تحقیقات
خواص المفردات
المعروف
خواص الاشیاء
حصہ اول (عضلاتی)
مصنفہ و مرتبہ
حکیم محمد یٰسین زبدۃ الحکما
شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی
یٰسین طبی کتب خانہ دنیاپور
LIKE US ON
facebook
Tibbi Books for
Atiba Karam

حکیم سخی محمد رضا

تحقیقات
خواص المفردات

حصہ اوّل (عضلاتی)

اس کتاب میں ان تمام اشیاء کے تفصیلی افعال و اثرات اور خواص و فوائد بیان کیے گئے ہیں جو قلب و عضلات کے فعل میں تحریک و تیزی پیدا کرتی ہیں۔ ان اشیاء افعال و اثرات قانون مفرد اعضا کی روشنی میں اس خوبی سے تحریر کیے ہیں کہ صرف ایک بار کے مطالعہ سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں جس سے معالج علم الادویہ پر مکمل دسترس حاصل کر کے بلند مقام پیدا کر لیتا ہے۔

مصنفہ و مرتبہ

حکیم محمد یسین زبدۃ الحکماء

شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

یسین طبی کتب خانہ ریلوے روڈ دنیاپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ اما بعد

ہم اپنی اس علمی و فنی کوشش کو جو خالص علاقے کے تحت قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں اپنے استاد محترم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انکے مشن کی تکمیل کیلئے کی گئی ہے تاکہ احیائے فن اور تجدید طب کا سلسلہ قائم رہے اور قارئین خواص الفردات کی صحیح حقیقت سے آگاہ ہو سکیں۔

اپنے محسن استاد گرامی عالی جناب حکیم انقلاب المعالج الحاذق دوست محمد صابر ملتانی بانی تحریک تجدید طب و موجد قانون مفرد اعضاء کے اسم گرامی پر نہایت عقیدت کے ساتھ معنون کرتے ہیں۔

خادم فن

حکیم محمد یٰسین و حکیم محمد شریف دنیاپوری

نام کتاب ---- تحقیقات خواص المفردات حصہ اول (عضلاتی)

نام مصنف ---- حکیم محمد لیسین و محمد شریف دنیاپوری

ناشر ---- لیسین طبی کتب خانہ دنیاپور

قیمت مجلد ---- /120 روپے علاوہ محصول ڈاک

پہلا ایڈیشن ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۷ء

دوسرا ایڈیشن دسمبر ۱۹۹۰ء

تیسرا ایڈیشن دسمبر ۱۹۹۳ء

چوتھا ایڈیشن اکتوبر ۱۹۹۷

پانچواں ایڈیشن اگست 2000

ملنے کا پتہ

(۱) لیسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دنیاپور ضلع لودھراں

(۲) لیسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

ماہنامہ
قانون مفرد اعضاء
دنیاپور
ماھنامہ "قانون مفرد اعضاء" سترہ سال سے باقاعدگی کے ساتھ جاری ہے۔ جو نہ صرف قانون مفرد اعضاء کی ترجمانی کر رہا ہے بلکہ طب یونانی کے ہر موضوع پر اپنی تحقیقات پیش کر رہا ہے۔
اس میں یکے بعد دیگرے چند موضوعات پر مسلسل مضامین پیش کیے جا رہے ہیں۔
مثلاً اب ادویہ سازی ، تحقیقات المجربات طبی اصطلاحات اور میرا مطب کے مضامین جاری ہیں تاریخ طب
ان مضامین کی اہمیت یہ ہے کہ جب تک کوئی شخص ان پر عبور حاصل نہ کرے حکیم نہیں بن سکتا۔
ماہنامہ کے سالانہ خریداروں کو خاص نمبر کی کتاب مفت دی جاتی ہے۔
چندہ سالانہ 125/- روپے
ملنے کا پتہ
یٰسین دواخانہ و طبی کتب خانہ
ریلوے روڈ، دنیاپور
ضلع لودھراں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ کُلَّہَا ۝ الخ

عالجوا المرضیٰ بعقاقیر ارضہم!
ترجمہ :- مریضوں کا علاج انکے وطن کی جڑی بوٹیوں سے کرو

پیش لفظ!

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ۔ اَمَّا بَعۡدُ

یہ امر ہمارے لئے باعث مسرت ہے کہ آج ہم نے اللہ تعالےٰ کی خاص مہربانی اور کرم نوازی سے تحقیقات خواص الاشیاء کا حصہ اول جو عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی ادویہ پر مشتمل ہے مکمل کرلیا ہے ہم رب العزت کے لاکھ لاکھ شکرگزار ہیں کہ جسنے ہمیں اتنی بڑی تحقیقاتی کتاب قانون مفرد اعضا کی روشنی میں جدید طرز پر لکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ۔

یوں تو ہم عرصہ پندرہ سال سے قانون مفرد اعضاء کے ساتھ منسلک ہیں اسوقت سے ہم اور ہمارے دیگر ساتھی قانون مفرد اعضاء کے تحت کتاب خواص المفردات کی ضرورت محسوس کرتے چلے آرہے ہیں اس ضرورت کے پیش نظر ہم نے استاد محترم جناب حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی کو ، خواص الاشیاء قانون مفرد اعضا کے تحت لکھنے کا مطالبہ کیا جس پر انہوں

خواص وفوائد بڑی
نے اپنی زندگی میں تقریباً ۵۰ جڑی بوٹیوں کے افعال واثرات خواص وفوائد بڑی شرح بسط سے ماہنامہ رجسٹریشن فرسٹ میں شائع کئے جو سوانح حیات موجد نظریہ مفرد اعضاء میں چھپ چکے ہیں آپ نے ہمارے لیے خواص الاشیاء لکھنے کے لئے بہت بڑی عمارت کی بنیاد رکھ دی ہے جکی تکمیل حاملین قانون مفرد اعضا کا فرض تھا۔ اراکین تحریک تجدید طب نے اس فرض کی ادائیگی کی ذمہ داری ہم پر ڈالی جسے ہم نے اپنے مخلص دوستوں کے تعاون اور اللہ تعالٰے کو حامی وناصر سمجھتے ہوئے قبول کیا تھا جو آج خدا تعالٰے بزرگ وبرتر کی مہربانی سے پایہ تکمیل کو پہنچ کر آپ کے مبارک ہاتھوں کو بوسہ دے رہی ہے یہاں ہم اس بات کی وضاحت کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ جب خواص الاشیاء کی کتب پہلے ہی کافی حد تک موجود ہیں تو ایک اور کتاب لکھنے کی کیا ضرورت تھی یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جو تحقیقات پہلے ہو چکی ہیں ان کی دوبارہ چھان بین ضروری ہے تاکہ اگر ان میں کسی قسم کی کمی رہ گئی ہو تو وہ دور کر دی جائے اور اگر غلط ہو تو اسکی جگہ نئی حقیقت پیش کر دی جائے۔

یہ سلسلہ روز ازل سے شروع ہے اور ابد تک جاری رہے گا اس حقیقت کا نام تجدید ہے یعنی ہر پرانی تحقیق کو موجودہ زمانے کے تحت پیش کیا جائے تاکہ موجودہ زمانے کے عوام اسکے فوائد سے پوری طرح مستفید ہو سکیں۔
چونکہ قانون مفرد اعضا ایک جدید کسوٹی ہے اسکے تحت ہر قسم کا علم وفن پرکھا اور جانچا جا سکتا ہے لہٰذا ہم نے بھی اس کتاب میں تمام دل وعضلات پر اثر انداز ہونے والی جڑی بوٹیوں کے خواص وفوائد اور افعال واثرات قانون مفرد اعضا کے تحت پیش کئے ہیں جس سے کتاب میں پہلی مفردات کی کتب سے درج ذیل خوبیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

۱:۔ آج تک کوئی ایسی مفردات کی کتاب نہیں لکھی گئی جس میں صرف مخصوص مزاج کی ادویہ اغذیہ کا ہی ذکر ہو یعنی اسمیں تمام خشک سرد یا خشک گرم کا ہی ذکر ہو

یا گرم خشک سے گرم تر ادویہ کا ذکر ہو۔ اس کتاب میں اولین خوبی یہی ہے۔

۲۔ پہلی کتاب میں ادویہ کے مزاج سنے سنائے یا ان کے افعال و اثرات کو مدنظر رکھے بغیر لکھے گئے ہیں جس کا سب سے بڑا نقصان نسخہ نویسی کے وقت ہوتا ہے مثلاً قلمی شورہ کا مزاج گرم خشک لکھا ہے حالانکہ یہ انتہائی مدر بول ہے۔ اور اس کے کثرت استعمال سے جسم پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے حالانکہ اس سے دل ڈوبنے لگتا ہے صفراوی علامات کا تریاق ہے اگر گرم خشک ہوتا تو مدر بول کیسے ہوتا صفرا کو خارج کیسے کرتا؟ اسی طرح مولی کو بھی گرم خشک لکھا ہے حالانکہ عام دیہاتی لوگ بھی اسے سرد مانتے ہیں۔

۳۔ خواص الاشیا میں ایک ہی دوا کے متضاد اثرات بیان کئے گئے ہیں جس سے نئے طالب علم ہمیشہ الجھن کا شکار رہے ہیں۔ یہ صورت علم الادویہ اور خواص الاشیاء کی توہین ہے اور اپنی فنی نااہلی کا ثبوت ہے مثلاً ایک ہی دوا مدر بول بھی ہے اور مدر حیض بھی یعنی وہ پیشاب بھی کھول کر لاتی ہے۔ اور دن حیض بھی خوب جاری کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مدر بول شے ہمیشہ تری کی حامل اور مدر حیض خشکی کی حامل ہوتی ہے۔ کتاب ہذا میں ایسی فنی غلطیوں کا ازالہ کیا گیا ہے۔

۴۔ بعض ادویہ کو مسہل سہ اخلاط یا مرکب القویٰ تسلیم کیا گیا ہے مثلاً ہلیلہ زرد، جمالگوٹہ وغیرہ لطف کی بات یہ ہے کہ ہلیلہ کو سرد خشک، اور جمالگوٹہ کو گرم خشک تسلیم کرتے ہوئے ہر سہ اخلاط کا مسہل تسلیم کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ نہ یہ مسہل سہ اخلاط ہیں اور نہ ہی مرکب القویٰ کیونکہ ہر سہ اخلاط کے نکل جانے سے تو موت واقع ہو جاتی ہے دوسرے ایک ہی دوا میں متضاد قسم کی قوتیں نہیں پائی جاتیں۔ کیونکہ یہ قانون فطرت کے خلاف ہے یاد رکھیں ہر ایک دوا میں ایک ہی مزاج اور ایک ہی قوت پائی جاتی ہے جو اپنے ہم مزاج عضو کو قوت دے سکتی ہے۔

کالحاظ رکھے ایسے ہی درج
۵:۔ مصلح ادویہ بغیر تحقیق اور مزاج وکیفیات کردی گئی ہیں مثلاً سنرسجان شیریں کی مصلح کتیرا، شکر اور زعفران کو لکھا ہے حالانکہ کتیرا اور شکر انتہائی سرد تر ہیں اور زعفران انتہائی گرم خشک وغیرہ۔

۶:۔ ہم نے زیر نظر کتاب میں تمام ادویہ کے افعال واثرات مرکب اعضا کی بجائے مفرد اعضا کے تحت پیش کئے ہیں یعنی ہر دوا کا اولین اثر کسی ایک حیاتی مفرد عضو پر محرک ثابت کیا گیا ہے باقی حیاتی اعضا پر بھی اسکے محلل وسکن اثرات وضاحت کے ساتھ لکھے گئے ہیں اسطرح کسی مجہول دوا کے اثرات سمجھنے اور پرکھنے میں آسانی رہتی ہے ایک معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا طالب علم کسی دوا کا کسی عضو پر محرک اثر جان کر دوسرے اعضا پر اسکے اثرات آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

۷:۔ کتاب ہذا میں بدل ادویہ نہیں دی گئیں کیونکہ قانون مفرد اعضا کے تحت ایک ہی مزاج والی ادویہ ایک دوسری کے بدل کے طور پر استعمال کی جاسکتی ہیں چونکہ اس کتاب میں ایک ہی مزاج اور کیفیات والی ادویہ درج کی گئی ہیں لہٰذا بدل کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

۸:۔ خواص الاشیاء جاننے کے لئے سب سے بڑا فائدہ قاری کے لئے یہ ہوتا ہے کہ وہ ضرورت کے مطابق نسخہ تجویز کرسکے لیکن اسکے لئے بھی نمونہ کے طور پر نسخہ جات کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ انکی راہنمائی میں نئے نسخے تجویز کرنے کا ملکہ پیدا ہوجائے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر عام اور مشہور ادویہ کے نسخہ جات اور انکا طریقہ استعمال وغیرہ درج کیا گیا ہے۔

۹:۔ بعض ادویہ کے افعال اثرات توہم پرستی کے طور پر درج کئے گئے تھے اس قسم کی غلطیوں کا ازالہ یادداشت کے عنوان کے تحت کیا گیا ہے جسمیں مدلل دلائل دیئے گئے ہیں۔ مثلاً ترش اشیا جو بلغمی کھانسی کا تریاق ہیں سے عام طور پر منع کیا جاتا ہے البتہ مریض اگر اپنی مرضی سے کھالے

اور فائدہ اٹھائے تو الگ بات لیکن حکیم و اطبا کبھی بھی نہیں بتایئں گے ۔

آلو بخارہ کے افعال و اثرات بیان کرتے وقت نہایت اچنبے سے لکھا گیا ہے کہ " باوجود ترش ہونے کے کھانسی کے لئے مفید ہے ۔ "

حالانکہ جوارش املی بنائی ہی بلغمی کھانسی والوں کے لئے جاتی ہے اور درست ہے کیونکہ بلغم اگر کھاری ہے تو سودا جو ترش ہے بلغم کا قاطع ہے لیکن اطبا حضرات اپنے فن کی مبادیات سے دور ہونے کی بنا پر ایسا کرنے پر مجبور ہیں ۔ کتاب ہذا میں ایسی غلطیوں کو رفع کیا گیا ہے ۔

۱۰:۔ مندرجہ بالا خوبیوں کے علاوہ کتاب نہایت آسان اور عام فہم زبان میں لکھی گئی ہے ۔ مشکل الفاظ کو استعمال کرنے سے احتراز کیا گیا ہے البتہ طبی اصطلاحات کی تشریح ضرورت کے مطابق کی گئی ہے تاکہ ادویہ کے افعال و اثرات آسانی سے سمجھ آسکیں ۔

۱۱:۔ تمام درج شدہ ادویات کے مشہور نام جلی حرفوں میں لکھے گئے ہیں ۔ انکے علاوہ انکے عربی ، فارسی ، بنگلہ ، سنسکرت اور انگریزی نام بھی درج کئے گئے ہیں تاکہ دوسری زبانیں جاننے والے بھی کتاب سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں

۱۲:۔ کتاب کی بہت سی خوبیوں پر مختصر روشنی ڈال دی گئی ہے کتاب کو مفید ترین بنانے کے لئے ہر قسم کی خامی کو دور کرنے کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے لیکن انسان مرکب الخطا و نسیان ہے ۔ کتاب میں کہیں آپ غلطی دیکھیں یا کمی محسوس کریں تو اس سے ہمیں مطلع کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں درستی کی جاسکے اسکے علاوہ اگر آپ کہیں نازیبا الفاظ یا لہجہ محسوس کریں تو اسکی معافی کے طلب گار ہیں ۔

خادم فن :۔ حکیم محمد یٰسین و حکیم محمد شریف دنیا پوری

مقدمہ

ادویہ کے افعال و اثرات

دوا کا اثر مفرد اعضاء پر جب بھی کوئی دوا و غذا اور شے کھائی جاتی ہے یا کسی طریق پر جسم انسان میں داخل کی جاتی ہے تو وہ کسی نہ کسی مفرد عضو کو متاثر کرتی ہے اس کے بعد اخلاط میں شریک ہوتی ہے پھر اسکے اثرات و افعال تمام جسم پر نمایاں ہوتے ہیں۔

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ہر دوا غذا اور شے کھانے کے بعد جسم پر کسی خاص خلط کا غلبہ اور مزاج و کیفیت کا اثر نمایاں ہوتا ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہی اثر کیمیاوی طور پر اخلاط میں پایا جائے گا اور یہی افعال کسی ایک مفرد عضو میں سر سے پاؤں تک پائے جائیں گے۔

لیکن یہ یاد رکھیں کہ ایک وقت میں صرف ایک خلط کا غلبہ ہوگا اور ایک ہی مفرد عضو میں تحریک ہوگی۔ البتہ جب تحریک کسی دوسرے مفرد عضو میں بدل جائے یا پیدا کر دی جائے تو اخلاط میں بھی کیمیاوی طور پر اسی قسم کی تبدیلی پیدا ہو جائیگی اور جسم پر بھی وہی افعال ظاہر ہوتے جائیں گے اس طرح مفرد اعضاء کی تحریک اور اخلاط میں تبدیلی کے اثرات و افعال نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہوگا کہ دونوں مفرد اعضاء یا دو اخلاط کا بیک وقت اثر ہو یا جسم میں بیک وقت دو مزاج ہوں۔ البتہ دو کیفیات ضرور پائی جاتی ہیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ مزاج، اخلاط اور مفرد اعضاء میں تبدیلی ہمیشہ کیفیات کے ذریعے ہی پیدا ہوا کرتی ہے کیونکہ انہی کیفیات کا اثر مزاج و اخلاط اور اعضاء پر یکساں کام کرتا ہے۔

قلب پر ادویہ کے اثرات

جب ہم کسی دوا غذا و زہر اور شے کے اثرات و افعال دل پر محسوس و معلوم اور مشاہدہ و تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو اسوقت ہمارے سامنے صرف دل کا وہ لوتھڑہ ہونا چاہیئے جو گوشت کا بنا ہوا ہے عضلاتی انسجہ (مسکولر ٹشوز) سے اسکی بافت و ساخت اور بناوٹ ہوتی ہے یہی عضلات (گوشت) جو تمام جسم کی ہڈیوں پر چڑھے ہوتے ہیں اور انہی سے جسم کی خوبصورتی قائم ہوتی ہے۔ یہی عضلات تمام جسم کے اعضا کی ساخت میں شریک ہیں جن میں پھیپھڑے اور معدہ خاص طور پر شامل ہیں۔ بعض اعضا پر اسکے پردے چڑھے ہوتے ہیں جن کو حجاب کہتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ دل کے افعال و تحریکات میں اسکے دونوں پردے شریک نہیں ہیں پہلا پردہ غدی مخاطی ہے جس کا تعلق جگر (غدد) کے ساتھ ہے جو انسجہ مخاطی (ایپیتھل ٹشوز) کا بنا ہوا ہے دوسرا پردہ اعصابی ہے جس کا ذکر ہم دماغ و اعصاب کے تحت کر چکے ہیں۔ کوئی دوا و غذا اور زہر و شے جب دل پر اثر انداز ہوگی تو اس کا اثر صرف عضلات پر ہوگا۔ مخاطی و عصبی دونوں پردوں پر نہیں ہوگا۔ البتہ دل کے افعال و اثرات سے متعلق ہوگا جو اثر دل پر ہوتا ہے وہ صرف دل تک محدود نہیں رہتا بلکہ تمام جسم کے عضلات پر کم و بیش ہوتا ہے۔

فرنگی طب کی غلطی

فرنگی طب نے جہاں دل پر کسی دوا و غذا اور زہر و شے کے اثرات بیان کیئے ہیں، اسنے دل اور اسکے دونوں پردوں کو بھی شامل کیا ہے بلکہ اسکی کواڑیوں کو بھی شامل کیا ہے جن کی بناوٹ خالص عضلاتی نہیں ہے ان پردوں اور کواڑیوں کو دل کے اپنے فعل میں شریک کرنا غلط ہے کیونکہ دونوں پردے جدا قسم کے بنے ہوئے ہیں۔

طب اسلامی کا کمال

طب اسلامی جب دل کا ذکر بیان کرتی ہے تو اسکو مفرد عضلات ہی میں شریک کرتی ہے اور اسکا مزاج گرم تر بیان کرتی ہے اور یہی عضلات کی صحیح غذا بیان کرتی ہے جب دل و عضلات میں تحریک ہوتی ہے تو اسکے فعل میں تیزی کے ساتھ ساتھ جسم میں دوران خون کی تیزی ہو جاتی ہے اسطرح دل کے صرف اسی حصہ کا ذکر ہوتا ہے جو النسجہ عضلاتی (مسکولر ٹشوز) کا بنا ہوا ہوتا ہے

دل کے افعال و اثرات،

دل مرکز عضلات ہے جو تین اعضائے رئیسہ میں سے ایک ہے یہی عضلات تمام جسم میں پھیلے ہوتے ہیں۔ اسلئے جب عضلات، کا ذکر کرتے ہیں تو ان میں دل ضرور شریک ہوتا ہے اور دل کا ذکر کرتے ہیں تو اسمیں عضلات ضرور شریک ہوتے ہیں۔

جب کوئی دوا، غذا اور زہر و شے دل اور عضلات پر اثر انداز ہوگی تو اسکی تین صورتیں ہونگی ۱۔ تحریک جس سے ان میں تیزی ہوگی ۲۔ تسکین جس سے ان میں سکون ہوگا۔ ۳۔ تحلیل جس سے ان میں ضعف پیدا ہوگا۔

جاننا چاہیئے کہ جسم میں ہر قسم کی حرکات صرف عضلات سے عمل میں آتی ہیں اگرچہ اسکی ذاتی تحریکات کے علاوہ دماغ و اعصاب کیطرف سے ان کو تحریکات ملتی رہتی ہیں۔ بہرحال ہر قسم کی حرکت جسم میں عضلات ہی انجام دیتے ہیں جیسے کھانا پینا، دیکھنا سننا، لکھنا پڑھنا، چلنا پھرنا بلکہ غور و فکر کرنا اور یاد کرنا وغیرہ لیکن ہر قسم کا احساس و ادراک کرنا، چکھنا و سونگھنا وغیرہ اعصاب کی تحریکات ہیں۔ اسلئے دماغ ساکن ہے اور اعصاب کے افعال احساس و ادراک کا مرکز ہیں اور دل متحرک ہے اور عضلات کی حرکات کا مرکز ہے یاد رکھیں جس طرح دل کی حرکات کا اثر عضلات پر پڑتا ہے اسی

اسی طرح عضلات کی حرکات کا اثر بھی دل پر پڑتا ہے۔

فرنگی طب کی ایک اور غلطی

فرنگی طب اور ماڈرن سائنس میں سرے سے عضلاتی امراض کا ذکر ہی نہیں ہے عضلاتی امراض کو دنیا میں پہلی بار ہم پیش کر رہے ہیں۔ اور ایک قانون و قاعدہ اور نظام کے تحت پیش کر رہے ہیں۔ طب اسلامی نے ان کو اخلاط کے تحت بیان کیا ہے جہاں تک امراض قلب کا تعلق ہے فرنگی طب نے اسکی دو صورتیں بیان کی ہیں۔ اول قلب کے فعل میں تیزی جس سے قلب میں انقباض بڑھ جاتا ہے دوسرے قلب کے فعل میں سستی، جس سے قلب پھیل جاتا ہے جب قلب کے فعل میں تیزی ہوتی ہے تو اسکو سست کرنے کے لیے مسکن اور مخدر ادویات مثلاً

بلیتن، ڈیجی ٹیلس، لفاح اور کافور وغیرہ دیتے ہیں جب قلب کے فعل میں سستی ہوتی ہے تو اسمیں تیزی پیدا کرنے کے لیے مقوی اور محرک ادویات مثلاً سپرٹ خصوصاً سپرٹ امونیا، ایرومیٹک، کچلہ و سنکھیا، دارچینی اور دیگر عصوی مرکبات وغیرہ دیتے ہیں۔

جہاں تک قلب کے فعل میں سستی کا تعلق ہے اسمیں تیزی تو مقویات و محرکات کے ساتھ پیدا کی جاسکتی ہے لیکن اسکے لئے بھی اسکے پاس کوئی قانون اور نظام نہیں ہے پھر بھی قابل قبول ہے لیکن جہاں تک قلب کے فعل میں تیزی کو سست کرنے کا تعلق ہے اسمیں مسکنات و مخدرات کا استعمال کرنا غلط ہے یہ کسی قانون اور نظم کے تحت نہیں ہے یہ عطائیانہ طریق علاج ہے اس سے انکی بے علمی و جہالت اور غلطی کا پتہ چلتا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ جب قلب کے فعل میں تیزی ہوتی ہے تو اسمیں انقباض ہوتا ہے۔ انقباض سردی سے ہوتا ہے سائنس کا مسئلہ ہے کہ ہر چیز سردی سے سکڑتی ہے اور گرمی سے پھیلتی ہے پھر ہر انقباض میں سوزش پیدا

ہو جاتی ہے چاہے وہ جس قدر کم کیوں نہ ہو یعنی درد کی بجائے اس میں صرف بے چینی ہو۔ اس کا علاج تسکین و تخدیر سے کرنا غلطی ہے کیونکہ وہ اکثر بارد ہوتی ہے جن سے انقباض کم ہو سکتا ہے اور نہ ہی سوزش ختم ہو سکتی ہے۔ اس انقباض اور سوزش کا علاج تحلیل سے ہو سکتا ہے ظاہر ہے کہ محلل ادویات گرم تر یا گرم خشک ہوتی ہیں جس کا نتیجہ ہارٹ فیل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ فرنگی طب میں ہارٹ فیل کے بہت کیس ہوتے ہیں بلکہ ہارٹ فیل ہونا بھی فرنگی طب کی پیدائش ہے۔

جہاں تک مقویات و مفرحات کا تعلق ہے یہ صورتیں بھی فرنگی طب میں نہیں پائی جاتیں۔ بلکہ ان کے ہاں انکا تصور بھی نہیں ہے طب اسلامی میں ان مقاصد کے لئے ذیل کی ادویہ استعمال کرتے ہیں۔

مروارید، مشک، عنبر، زعفران، جدوار، زہر مہرہ، جواہرات، ابریشم گاؤزبان، کشنیز، قرنفل، الائچی، گل سرخ، بیدمشک اور صندل وغیرہ اور مرکبات میں خمیرہ جات اور یاقوتیاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

کیفیات و اثرات

دنیا بھر میں ہر غذا، ہر دوا، اور زہر بلکہ ہر شئے کے دو کیفیاتی اثرات ہوتے ہیں یعنی وہ گرم تر ہوگی یا گرم خشک ہوگی اور اسی طرح وہ سرد تر یا سرد خشک ہوگی۔ ایسا ہرگز نہیں ہوتا کہ کوئی شئے صرف گرم یا صرف سرد ہو یا صرف تر یا صرف خشک ہو۔ ہر شئے کی دو کیفیات کا تحقیق کرنا طب قدیم کا بہت بڑا کمال ہے اسکا مقصد صرف یہ ہے کہ ہر شئے کی جب کیفیات بیان کی جاتی ہیں تو اسطرح اس سے دونوں افعال و اثرات بیان کرنا مقصود ہوتے ہیں۔ یعنی پہلی کیفیت کا اثر عضو کے افعال پر ہوتا ہے اور بالفعل کہلاتا ہے اور دوسری کیفیت کا اثر خون میں ہوتا ہے اور بالقوی کہلاتا ہے مثلاً کوئی شئے اگر گرم خشک ہے تو پہلی کیفیت کے اثر سے جگر پر اثر ہوگا اور دوسری کیفیت کے اثر سے

خون میں خشکی بڑھتی جائے گی۔ اسی طرح اگر کوئی شے گرم تر ہوگی تو جگر کے فعل میں تیزی کے ساتھ خون کی رطوبت بڑھنی شروع ہو جائے گی لیکن اگر کوئی شے خشک گرم ہوگی یا تر گرم ہوگی تو انکے اثرات انکے مطابق ہوں گے۔
بالکل یہی صورتیں سرد خشک و سرد تر اور خشک سرد و تر سرد کی ہوتی ہیں۔ اسی طرح اگر ماحول یا غذا یا اثرات میں یہ کیفیات پائی جائیں گی تو فوراً ان کے اثرات بالفعل اور بالقوی (مشینی و کیمیاوی) طور پر شروع ہو جائیں گے مثلاً سرد و تر ماحول یا خوف کے تحت اعصاب میں سردی اور خون میں تری بڑھنا شروع ہو جائے گی وغیرہ وغیرہ

یہ اثرات دوران خون کی وجہ سے بڑھتے اور گھٹتے رہتے ہیں مثلاً جب جسم میں تری کا اثر بڑھتا ہے تو رطوبات کی زیادتی سے خون گاڑھا ہو جاتا ہے اور اسی طرح جب خشکی کا اثر بڑھتا ہے تو رطوبات کی کمی کی وجہ سے خون زیادہ گاڑھا ہو جاتا ہے اور جب رطوبت کی کمی سے سوزش پیدا ہوتی ہے تو خون کے دباؤ میں اور بھی شدت پیدا ہو جاتی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ وہاں پر حرارت پیدا ہو جائے گی اور سوزش ختم ہو جائے گی اور دوران خون میں جو رکاوٹ پیدا ہوگئی ہے وہ جاری ہو جائے اور اسکا دوران اعتدال کے ساتھ ہو۔ بس یہی جسم کا نظام ہے۔

اعضاء پر کیفیت کے اثرات

انہی کیفیات کے اثرات جب اعضاء پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں

مثلاً جب جگر پر گرم خشک کیفیات کا اثر پڑتا ہے تو اسمیں حرارت کے ساتھ سوزش بھی پیدا ہو جاتی ہے جسکے نتیجے میں حرارت تو پیدا ہوتی ہے مگر چونکہ اخراج نہیں پاتی اسلئے خون میں بالقوی (کیمیاوی طور پر) جمع ہو کر رہتی ہے اسی طرح جب [illegible] کیفیت کا اثر ہوتا ہے تو اسمیں حرارت کے ساتھ رطوبت بھی پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے جسکے نتیجے کے طور جسم میں

حرارت تو پیدا ہوتی ہے مگر اسکا اخراج بھی ساتھ ساتھ ہوتا رہتا ہے۔

ہم نے اعضاء کے ان کیفیاتی اثرات کو اسطرح بیان کیا ہے کہ ان کے مشینی اور کیمیاوی (بالفعل اور بالقوی) اثرات بھی ظاہر ہوتے ہیں، اور انکا تعلق بھی قائم رہے اور یہی ان کی فطری صورتیں بھی ہیں۔ (قلب) دل کے فعل میں جب تیزی پیدا ہوتی ہے تو وہ جسم کی رطوبات کو جذب و خشک کرنا شروع کر دیتا ہے جس سے جسم میں روح کو طاقت ملتی ہے (دماغ) جب دماغ کے فعل میں تیزی پیدا ہوتی ہے تو جسم میں رطوبات کی پیدائش بڑھ جاتی ہے جس سے جسم میں سکون بڑھنا شروع ہو جاتا ہے (کبد) جب جگر کے فعل میں تیزی شروع ہوتی ہے تو جسم میں حرارت کی پیدائش بڑھنا شروع ہو جاتی ہے جس سے جسم میں انبساط پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے چونکہ ہر شے دو کیفیات رکھتی ہے اسلئے انکے اثرات بیک وقت دو اعضاء پر ہوتے ہیں۔ مثلاً گرم خشک شے کی کیفیات کا اثر ایک طرف جگر پر ہوتا ہے اور دوسری طرف دل پر پڑتا ہے ان میں جو کیفیت زیادہ ہوتی ہے اس کا اثر بالفعل ہوتا ہے اور جو کم ہوتی ہے اسکا اثر بالقوی ہوتا ہے اسی طرح تر شے کی کیفیات کا اثر ایک طرف جگر پر اور دوسری طرف دماغ پر ہوگا۔ بالکل اسی طرح سرد تر شے کی کیفیات کا اثر ایک طرف دماغ پر اور دوسری طرف دل پر پڑتا ہے اسی طرح سرد خشک شے کی کیفیات کا اثر ایک طرف دل پر ہوگا اور دوسری طرف دماغ پر ہوگا۔ اسی طرح اسکی کل ۶ صورتیں بن جاتی ہیں یعنی ہر عضو رئیس کی دو صورتیں ہیں۔ اء دل، دماغ کا تعلق، اور دل و جگر کا تعلق۔ اسطرح ہر شے کے بالفعل و بالقوی اثرات و افعال یقینی بے خطا اور آسان ہو جاتے ہیں اور علاج میں بھی سہولت رہتی ہے۔

چونکہ دماغ اعصاب کا مرکز ہے، دل عضلات کا مرکز ہے اور جگر غدد کا مرکز ہے اسلئے ہم نے مرکز کی بجائے اعصاب و عضلات اور

غدد کو ان کا قائم مقام بنایا ہے اور ان کی ۶ صورتیں بنیادی ہیں تاکہ خواص الاشیاء کے سمجھنے میں سہولت اور علاج میں آسانی ہو۔

دماغ کا تعلق (۱) اعصابی عضلاتی (۲) اعصابی غدی، دل کا تعلق (۳) عضلاتی اعصابی (۴) عضلاتی غدی، جگر کا تعلق (۵) غدی اعصابی (۶) غدی عضلاتی۔ بس ہر شے کے یہی چھ اثرات ہو سکتے ہیں۔ ان مفرد اعضا (انسجہ) کے باہر اور جسم پر نہ کوئی اثر ہے اور نہ کوئی فعل ہوتا ہے یہ ہیں ہماری جدید تحقیقات جن سے فرنگی طب لاعلم ہے اسلئے اسکا علم اور فن غیر سائنسی اور غلط ہے۔"

ترتیب حقیقت اشیاء

ہر قسم کی اغذیہ ادویہ اور زہروں کے افعال و اثرات، خواص و فوائد درج ذیل ترتیب [illegible] ہے۔

نام

ہر [illegible] انگریزی نام لکھا گیا ہے

تعارف

اس عنوان کے تحت ہر دوا کی ظاہر شکل، رنگ ذائقہ کے ساتھ وہ ضروری حصے جو نسخہ نویسی میں لکھے جاتے ہیں درج کیئے گئے ہیں ساتھ ہی ہر دوا کا مقام پیدائش بھی درج کیا گیا ہے۔

افعال

غذا دوا اور زہر کے استعمال سے وہ اعمال جو مفرد اعضا (انسجہ) میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یعنی جو شے بھی جسم انسان کے لیئے اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کرائی جائے گی۔ وہ یقیناً پہلے کسی نہ کسی مفرد عضو (انسجہ) پر اپنا فعل کرے گی اسکے بعد وہ خون میں جذب ہو کر اپنا اثر کرے گی۔ ہر شے کا یہی عمل عضوی عمل یا مشینی فعل ہے جسے ہم نے اس شے کے افعال کا نام دیا ہے۔ ہومیوپیتھی میں

اسکو پرمری ایکشن (عمل اول) کہا گیا ہے۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس کا اثر خون میں سرایت نہ کر جائے۔ بعض اشیاء ایسی شدید محرش ہوتی ہیں کہ جسم کو شدید بے چین کر دیتی ہیں اور منٹوں میں خون میں شامل ہو کر جسم پر غالب آجاتی ہیں اور اپنی علامات پیدا کر دیتی ہیں

اثرات غذا دوا زہر کے استعمال سے جب وہ خون میں جذب ہو جائیں پھر جو علامات ظاہر ہوں وہ ان ادویہ کے اثرات ہیں یہ اس شے کا کیمیائی عمل ہے اسکو ہومیو پیتھی میں اس کا سیکنڈری ایکشن (عمل ثانی) کہتے ہیں۔

غلطی فہمی فرنگی طب میں کسی دوا کے دو ایکشن نہیں ہیں صرف ہومیو پیتھی نے ہر شے کے دو عمل ظاہر کئے ہیں لیکن انہوں نے بھی اسکی تشریح نہیں کی جیسے ہم نے کی ہے یعنی کسی شے کے افعال (مشینی اعمال) اور اثرات (کیمیائی اعمال) یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے ہیں۔

ردعمل ہر شے کا ایک عمل اور بھی ہے جسکے متعلق فرنگی طب خاموش ہے اور ہومیو پیتھی غلط فہمی میں مبتلا ہے۔
یہ ہے کسی شے کے عمل کا ردعمل یعنی کسی مقام پر اگر سوزش ہو تو طبیعت مدبرہ بدن وہاں پر رطوبات یا خون کا اجتماع کر دیتی ہے یہ عمل صرف مشینی ہوتا ہے اور اس کا اثر صرف معزز عضو پر ہوتا ہے۔
ہومیو پیتھی اسکو سیکنڈری ایکشن کہتی ہے لیکن ردعمل ہرگز سیکنڈری ایکشن نہیں ہے سیکنڈری ایکشن صرف کیمیائی اثرات ہوتے ہیں اس ردِ عمل کی دو صورتیں ہیں یعنی سوزش کے بعد تحلیل یا تسکین۔ ان کو ہم نے اعضاء کے مشینی عمل کے بیان میں واضح کیا ہے۔

خواص کسی شے کے وہ افعال و اثرات جو اس شے کے ساتھ مخصوص ہیں یہ اسکی صورت نوعیہ کی وجہ سے اسکے بالخاصہ اثرات

ہوتے ہیں اور یہ خواص کسی دیگر شے میں نہیں پائے جاتے یہی اسکے حقیقی خواص ہیں۔

فوائد جن امراض و علامات میں کسی شے کے شفائی اثرات ظاہر ہوتے ہیں وہ اسکے فوائد ہیں۔

مزاج کسی شے کے کیفیاتی اثرات بھی کیمیاوی ہوتے ہیں اور اخلاط کے تغیر اور کمی بیشی کو ظاہر کرتے ہیں۔

مضرات! ہر شے کا ایک فعل ہوتا ہے جس سے اس کے خواص و فوائد پیدا ہوتے ہیں یہاں مضرات کا کوئی تصور پیدا نہیں ہوتا نہیں اگر وہ شے مقدار سے زیادہ استعمال کرا دی جائے تو مضر ہو سکتی ہے۔ یاد رکھیں مضرات کا اثر مقدار خوراک کی زیادتی سے ہو سکتا ہے لیکن اس شے میں مضرات کا تصور کرنا صحیح نہیں ہے۔

مصلح جس طرح کسی شے کے مضرات کا تصور کرنا غلط ہے۔ اسی طرح مصلحات کا تصور بھی ختم ہو جاتا ہے البتہ اگر کسی شے میں شدت ہو اور اسکا تنہا استعمال کرنا تکلیف دہ اور خطرناک ہو تو اسے کسی شے میں ملا کر استعمال کر لیا جاتا ہے اسکو مصلح کہہ سکتے ہیں لیکن کلی طور پر مصلح کا تصور کہیں نظر نہیں آتا اور نہ ہی اسکی ضرورت ہے۔

بدل یہ قانون فطرت ہے کہ دنیا میں ہم جنس بھی ایک دوسرے کے متبادل نہیں ہو سکتے البتہ ایک نوع، ایک ذائقہ ایک رنگ، ایک مزاج اور ایک قسم کے خواص و فوائد کی اشیاء ہو سکتی ہیں مثلاً زنجبیل کا ذائقہ چرپرا ہوتا ہے، یہی ذائقہ سرخ مرچ، دراز مرچ، سیاہ مرچ، رائی، خولنجان، لونگ، دارچینی اور پیاز وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ انکے افعال و اثرات خواص و فوائد میں جو فرق ہے اسے ہر اہل فن جانتا ہے مگر انکو ایک دوسرے کا بدل بھی کہہ سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا عنوانات کے تحت ادویہ کے خواص فوائد اور افعال اثرات لکھے گئے ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالے ہماری اس حقیری کوشش کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی خلق خدا کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین ناچیز۔ خادم فن

حکیم محمد یاسین و حکیم محمد شریف صابری

فہرست

اردو، ہندی، فارسی، عربی نام بہ ترتیب حروف تہجی

عضلاتی اعصابی ادویہ

پ

عضلاتی غدی ادویہ
ک

کوڑتمہ ۲۶۲

عضلاتی اعصابی ادویہ
گ

عضلاتی غدی ادویہ

آبکامہ (کانجی ولایتی)

کانجی
نام:- (عربی) مُری (فارسی) الکار سندھی، کانجی (بنگالی) کانجی
تعارف:- سرکہ کی مانند ایک ترش سیال ہے جسے جو کے آٹے، پودینہ، نمک اور اجوائن کو پیس کر اور پانی سے گوندکر کے آمیزے سے بناتے ہیں۔ جس
تنور میں روٹی پکاتے ہیں پھر اس روٹی کو توڑ مروڑ کر تین چار گنا پانی میں ڈبو دیتے ہیں اور پندرہ بیس دن کے لئے دھوپ میں رکھ دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ قوام میں خمیر پیدا ہو جاتا ہے اور تمام سیال سرکہ کی مانند ترش ہو جاتا ہے۔ تب اس نتھرے ہوئے سیال کو ایک صاف شیشے کے برتن میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ رنگ بھورا۔ بو تیز ترشی مائل اور ذائقہ ترش ہوتا ہے
مقدار خوراک:- ۶ ماشہ سے ایک تولہ۔ مزاج:- سرد خشک۔
افعال و اثرات: عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات کی پیدائش ختم کر کے خون میں سوداویت بڑھاتا ہے اور خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے۔
خواص:- قاطع بلغم۔ ہاضم۔ قاتل و مخرج کرم شکم۔ مشتہی۔ مسکن حرارت۔ مولد سودا
فوائد: عضلاتی اعصابی اثرات کا حامل ہونے کی وجہ سے دل کو بے حد تحریک و تقویت دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کانجی اور ہر قسم کا سرکہ یا ترش سیال محرک قلب کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ چونکہ آبکامہ سودا کا مزاج اور ذائقہ رکھتا ہے اس لئے اس کے استعمال سے بلغمی رطوبات کی پیدائش بند ہو جاتی ہے اور بڑھی ہوئی فاضل رطوبات سودا میں متبدل ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسے تنقیہ بلغم کے لئے کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ اس کے استعمال سے رطوبات خشک ہو جاتی ہیں اس لئے یہ آنتوں اور معدہ میں رطوبات کی سکریشن بند کر کے دست اور قے کو روکتا ہے۔ انہی افعال و اثرات کی وجہ سے اسے معدہ و امعاء کے لئے مقوی تسلیم کیا جاتا ہے۔ جب معدہ میں رطوبات کی کثرت سے بھوک بند ہو جائے تو ایسے موقع پر اس کا استعمال نہایت مفید ہوتا ہے۔ کھائی ہوئی غذا فوراً ہضم ہو جاتی ہے تازہ خون بننا شروع ہو جاتا ہے۔ چند دنوں میں شدید بھوک لگنا شروع ہو جاتی ہے۔ مریض کا نقر الدم دور ہو کر رنگت سرخ ہو جاتی ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

آبکامہ کا مزاج مفردات کی ہر کتاب میں گرم خشک اور ذائقہ ترش لکھا ہے یاد رکھیں کہ

ہر قسم کی ترشی محرک عضلات ہوا کرتی ہے اور سودا کے مزاج کی حامل ہوتی ہے۔ اور سودا کا مزاج سرد خشک ہے۔ اس لئے اس کا مزاج سرد خشک ہے نہ کہ گرم خشک۔

آبنوس

نام:۔ (عربی) آبنوس (فارسی) آبنوس (یونانی) آبانس (انگریزی) ابونی؛ ABONY

تعارف:۔ عناب کے درخت کے مشابہ ایک بلند درخت ہے۔ پتے صنوبر کے درخت جیسے مگر اس سے ذرا چوڑے ہوتے ہیں۔ بیج تخم خیار کی مانند ہوتے ہیں۔ اس میں پت جھڑ نہیں ہوتی۔ اس کی لکڑی بالکل سیاہ ہوتی ہے۔ یہی لکڑی دوا کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

ذائقہ:۔ پھیکا۔ قدرے تلخی مائل۔ مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ۔

مزاج:۔ سرد خشک۔ افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر سودا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کو خون میں جمع بھی کرتا ہے۔ خون کی رطوبات کو خشک کر کے اس کا قوام گاڑھا کرتا ہے۔

خواص:۔ رادع۔ حابس و قابض۔ مجفف رطوبات۔ دافع جوش خون۔ مندمل زخم اور مصفی خون۔ فوائد:۔ آبنوس میں تمام درختوں کی نسبت برقی رو گذارنے کی صلاحیت سب سے زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تجارتی لوگ اس کو بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ تقریباً ہر ریڈیو میں اس کی پتلی سی راڈ لازمی لگی ہوتی ہے۔ آبنوس میں ایک صفت مقناطیسی بھی پائی جاتی ہے اپنی اسی صفت کی وجہ سے یہ اپنے اندر لوہے کے سے اثرات رکھتا ہے کیونکہ لوہا بھی انہی صفات کا حامل ہوتا ہے۔ لوہے کی طرح نہایت اعلیٰ درجے کا رادع ہے۔ حابس و اور مجفف رطوبات ہے۔ سرد خشک ہونے کی وجہ سے خون کے جوش کو تسکین دیتا ہے۔ بہنے والے زخموں کی رطوبات خشک کر کے انہیں مندمل کرتا ہے۔ انہی اثرات کی وجہ سے اسے مصفی خون کہتے ہیں۔ مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے سیلان الرحم اور جریان منی کے لئے نہایت کارآمد دوا ہے۔ خنازیر پر اس کا مسلسل طلا کرنا خنازیر کو مکمل طور پر تحلیل کر دیتا ہے۔

آلو

نام:۔ اردو، پنجابی اور گجراتی میں آلو کہتے ہیں۔ (سندھی) بٹاٹا (انگریزی) پوٹیٹو (POTATO)

تعارف:۔ مشہور و عام سبزی ہے۔ کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۲۰ تولے تک بصورت سبزی۔

کاشت کیا جاتا ہے۔
مقام پیدائش:۔ ہندو پاکستان میں کثرت سے کاشت کیا جاتا ہے۔
مزاج:۔ سرد خشک ہے۔ غذائے دوائی ہے۔
افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔
خواص:۔ قابض، نفاخ، دیر ہضم اور ثقیل ہے۔
فوائد:۔ آلو عام طور پر تنہا یا گوشت کے ہمراہ پکا کر کھایا جاتا ہے اگرچہ غذائے دوا ہے لیکن ثقیل اور دیر ہضم ہے۔ قابض ہونے کے ساتھ ساتھ نفاخ بھی ہے۔ چونکہ مسکن درد و غثائے تحاطی ہے اس لئے آگ سے جلے ہوئے مقام پر اس کا طلا کرنا فوراً تسکین کا باعث ہوتا ہے۔ اور آبلہ پیدا نہیں ہونے دیتا۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ آلو کو ابال کر پکائیں پھر اسے کوٹ کر مقام سوختہ پر طلا کریں۔ جلد کے زخموں کو بند کرنے کے لئے بھی بہترین دوا کا کام دیتا ہے۔ عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے پھیپھڑوں کے افعال کو تیز کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی بلغمی مریض اس ترکاری کو کھائے گا اسی دن سے اس کے پھیپھڑوں کے افعال تیز ہو کر کھانسی آنا شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے چند دن میں تمام بلغم خارج ہو جاتا ہے۔ اگر مسلسل استعمال کیا جائے تو پھیپھڑوں میں سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تپ دق یا عضلاتی تحریک کے مریض کو سخت نقصان دیتا ہے۔ بلکہ موجد نظریہ مفرد اعضاء کے فرمان کے مطابق تپ دق و سل پیدا کرتا ہے۔ صرف مرطوب مزاج کے لوگوں کے لئے ہی مفید ہوتا ہے۔

آلو بخارا

نام:۔ (عربی) اجاص (فارسی) آلوے بخارا (اردو) آلو بخارا اور (انگریزی) پرون (PRUNES)

تعارف:۔ ایک مشہور عام پھل ہے۔ جو حجم کے لحاظ سے بیر سے لے کر آلو کے برابر ہوتا ہے۔
رنگ:۔ گہرا سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ ذائقہ:۔ ترش، چاشنی دار اور مزے دار۔
مقدار خوراک:۔ دس دانے سے لے کر بیس دانے تک بلکہ حسب منشاء
مزاج:۔ ترش آلو بخارا عضلاتی اعصابی ہے یعنی سرد خشک ہے۔ میٹھا اور شیریں سرد تر۔ غذائے دوا ہے۔ افعال و اثرات:۔ ترش آلو بخارا عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ شیریں آلو بخارا اعصابی عضلاتی ہے۔ یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے
خواص:۔ ملین، مسکن حرارت و صفراء، دافع جوشش خون۔
فوائد:۔ آلو بخارا چونکہ غذائے دوا ہے۔ اس لئے یہ پیٹ بھر کر کھایا جاتا ہے اس کا غذا

کے ساتھ کھانا ضعف معدہ اور قبض دائمی والے اشخاص کے لئے مفید ہے۔ مسکن حرارت و صفراء ہونے کی وجہ سے پیاس کی شدت کو تسکین دیتا ہے۔ منہ اور گلے کی خشکی جو پیاس کی وجہ سے محسوس ہو رہی ہو۔ کے لئے اس کو بھگو کر اس کا نقوع پلایا جاتا ہے۔ یا خشک آلو بخارا منہ میں رکھ کر چوسایا جاتا ہے۔ جو کہ بنسبت ترشی کے اچھا اثر رکھتا ہے۔ یاد رکھیں کہ ترشی عضلات میں نچوڑ کی صورت پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے رطوبات اخراج پانا شروع ہو جاتی ہیں تو انہی اثرات کی وجہ سے یہ گلے اور منہ کی خشکی دور کرتا ہے۔

آلو بخارا پانچ دانے۔ املی پانچ تولے پانی میں بھگو کر پلانا مسہل بلغم ہے۔ تپ و حرارت کی شدت کو دفع کرتا ہے۔ جگر میں تسکین پیدا کر کے صفراوی علامات کو روکتا ہے۔

یادداشت

مفردات کی ہر کتاب میں آلو بخارا ترش و شیریں کا مزاج سرد تر لکھا ہے۔ اسی طرح اس کے افعال کے متعلق بعض حکماء نے لکھا ہے کہ یہ باوجود ترش ہونے کے کھانسی کے لئے مضر نہیں ہے۔

شیریں آلو بخارا کا سرد تر ہونا تو قابل تسلیم ہے لیکن ترش آلو بخارا کو سرد تر تسلیم کرنا طب یونانی اور نظریہ مفرد اعضاء کے اصول کے خلاف ہے۔ کیونکہ اگر کسی شے کا ذائقہ تلخ ہے تو اس کا مزاج عضلاتی غدی تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شے چرپرے ذائقہ کی ہے تو اس کا مزاج غدی عضلاتی مانا جاتا ہے۔ نمکین ذائقہ کی اشیاء غدی اعصابی ہوتی ہیں۔ شیریں ذائقہ تر گرم ادویہ میں پایا جاتا ہے۔ اور پھیکے ذائقہ والی اشیاء اعصابی عضلاتی تسلیم کی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ ترش ذائقہ والی ادویہ سرد خشک اور مولد سودا تسلیم کی جاتی ہیں۔ لہذا ترش آلو بخارا کا مزاج سرد تر نہیں بلکہ سرد خشک اور مولد سودا ہے۔

دوسری غلط فہمی کہ آلو بخارا ترش ہونے کے باوجود کھانسی کے لئے مضر نہیں ہے کی تطبیق یہ ہے کہ اس کے یہ افعال و اثرات طب یونانی کے قوانین اثرات ادویہ کے مطابق ہیں یاد رکھیں کہ طب یونانی میں اخلاط کو ایک دوسرے کا قاطع تسلیم کیا جاتا ہے۔ یعنی بلغم کا قاطع سودا اور سودا کا قلع قمع کرنے والا صفراء تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح صفراء کا قاطع بلغم ہے۔ چونکہ کھانسی عموماً بلغم کی زیادتی سے ہی ہوا کرتی ہے اور بلغم مولد سودا ادویہ سے ختم ہوتی ہے۔ سودا ذائقہ میں ترش ہے۔ یعنی ترش ذائقہ والی ادویہ مولد سودا ہیں۔ لہذا آلو بخارا چونکہ ترش ہونے کے ساتھ ساتھ مولد سودا بھی ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے کھانسی کے مریض کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ میں اپنے بلغمی دمہ، بلغمی کھانسی زکام اور ریشہ والے مریضوں کو ہمیشہ اچار، بگوڑے، آلو بخارا اور ہر قسم کے ترش پھل کھانے کی ہدایت کیا کرتا ہوں۔ جس کے نتائج نہایت مفید ظاہر ہو رہے ہیں۔

آملہ

نام: (پنجابی۔ ہندی۔ گجراتی) آنبلہ (فارسی) آملہ (عربی) آملج (سندھی) آنورا (سنسکرت) امرت پھل۔ شری پھل۔ آملک

(انگریزی) EMBLIC MYTOBALAN

تعارف:۔ ایک درخت کا مشہور عام پھل ہے۔ آملہ کی دو اقسام ہیں۔ ایک جنگلی اور دوسرا پہاڑی جنگلی آملہ آلو کے مشابہ اور اخروٹ کے برابر ہوتا ہے۔ پہاڑی آملہ کا وزن صرف ۲ ماشے اور اس کا حجم بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ باغبانی آملہ کے درخت کو پیوند بھی کرتے ہیں۔ پیوندی آملہ سیب کے حجم کا پانچ چھ تولے وزن کا ہوتا ہے۔ بڑے آملوں کا مربہ بنایا جاتا ہے اور چھوٹے آملے خشک سفوف کی صورت میں مرکبات میں استعمال ہوتے ہیں جوارش آملہ اس کا مشہور مرکب ہے۔

رنگ:۔ تازہ پختہ پھل بھورا زردی مائل۔ خشک سیاہی مائل۔

ذائقہ:۔ ترش قدرے تلخی و خشکی لئے ہوئے۔ مقدار خوراک:۔ ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ۔

مقام پیدائش:۔ ہندو پاکستان کے سرد خشک اور پہاڑی علاقوں میں خود رو پیدا ہوتا ہے۔ بعض جگہوں پر باغوں میں بھی اس کی کاشت کی جاتی ہے۔

مزاج:۔ سرد خشک۔ افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات کی مقدار کم کرتا ہے اور اس کا قوام گاڑھا کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں خون میں سودا کی مقدار بڑھا کر اس کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے۔

خواص:۔ حابس و قابض۔ زیادہ مقدار میں ملین۔ مقوی معدہ۔ مقوی دماغ۔ محرک قلب مسکن جوش خون اور دافع بلغم ہے۔

فوائد:۔ چونکہ حابس و قابض ہے اس لئے بچوں کے دست روکنے کے لئے اسے دہی کے ساتھ کھلاتے ہیں۔ دافع بلغم اور مولد سودا ہونے کی وجہ سے بلغمی کھانسی اور بلغمی دمہ کے لئے اکسیر ہے۔ محرک قلب ہونے کی وجہ سے ضعف قلب اور دل کے ڈوبنے کے لئے اس کا مربہ نہایت مفید ہے۔ چونکہ حابس رطوبات ہے اس لئے اسے نزلہ زکام نزول الماء اور آشوب چشم کے لئے عام استعمال کرتے ہیں۔ مسکن جگر ہونے کی وجہ خون کے جوش حرارت کی زیادتی اور صفراء کی پیدائش بند کر دیتا ہے۔ معدہ و امعاء میں رطوبات کو خشک کر کے ان کی قوت ماسکہ میں اضافہ کرتا ہے۔ دست و قے رک جاتے ہیں۔ کھائی ہوئی غذا سے کیلوس و کیموس وافر مقدار میں جذب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نیا خون بننا شروع ہو جاتا ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ مریض اپنے اندر طاقت کی لہریں محسوس کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے

مربہ کو کمزور نحیف و نزار اور فقر الدم کے مریضوں کو کھلاتے ہیں۔
چونکہ خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے۔ اس لئے خون چاہے ناک سے آئے چاہے کھانسی کے ساتھ دونوں صورتوں میں اس کا اخراج روک دیتا ہے۔ رطوبتی اور متعفنی بخاروں اور وبائی بخاروں کے لئے بھی اکسیر ہے۔ آملہ کی سیاہی بالوں کی سیاہی قائم رکھنے بلکہ سفید بالوں کو سیاہ کرنے کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے اسے خضابوں وغیرہ میں شامل کرکے استعمال کیا جاتا ہے۔ آملہ ہیئر آئل اس کا مشہور مرکب ہے جو صرف بالوں کے لئے ہی بنایا جاتا ہے۔ آملہ تریپھلہ کا جزو اعظم ہے۔ تریپھلہ چونکہ اطریفل کا اولین ہے۔ اس لئے آملہ اطریفل کا بھی ضروری جزو ہے۔

آس

اس کو مورد بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک لمبا سا درخت ہوتا ہے جو عموماً گرم ممالک میں پایا جاتا ہے اور ہر موسم میں سرسبز رہتا ہے۔ اس کے پھل اور پتے بطور دوا مستعمل ہیں۔ اس کے پھل سیاہ مرچ سے کسی قدر بڑے ہوتے ہیں۔ اس میں آٹھ دس چکنے تخم ہوتے ہیں اور یہی تخم حب الآس کے نام سے مشہور ہیں اور پتوں کو ورق آس یا برگ مورد کہتے ہیں۔ رنگت اور ذائقہ:۔ پھول سفید اور خوشبودار ہونے میں اور پھل سیاہ لیکن پکنے کے بعد کھٹے ہو جاتے ہیں۔

مزاج:۔ خشک سرد۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے یعنی عضلات میں تحریک غدد میں تسکین اعصاب میں تحلیل اور کیمیاوی طور پر جسم میں بلغم غلیظ پیدا کرتا ہے۔

خواص:۔ مقوی قلب و کشش اور عضلات۔ مقوی معدہ اور امعاء۔ قابض و حابس خون و پسینہ۔ مسکن حرارت و مجفف اور مقوی بال۔

فوائد:۔ چونکہ محرک عضلات ہے اس لئے دل کے ڈوبنے اور اس کے بڑھ جانے میں نہایت مفید ہے اور اسی طرح معدے اور آنتوں کی کمزوری میں جب کہ غذا کھانے سے ہضم نہ ہو یا کھانے کے ساتھ ہی اسہال آ جائیں یہ دوا بے حد مفید ہے۔ جب کوئی شریان پھٹ جائے اور خون آ جائے تو اس کے استعمال سے وہ دباؤ دور ہو جاتا ہے۔ اعصاب میں تیزی سے اگر ان میں درد یا سر میں درد ہو تو اس کے اندرونی یا بیرونی استعمال سے فائدہ پہنچ جاتا ہے اگر جسم میں رطوبات کی کثرت سے بلغوں اور اسی قسم کے دیگر مقامات پر رطوبات کی زیادتی ہو تو اس کے اندرونی اور بیرونی استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کے اسہال و پسینہ اور

ہر قسم کے سیلان کو بند کرتا ہے۔ یعنی جسم میں جو رطوبات غلیظہ پیدا ہو جاتی ہیں یہ ان کو جذب کرتا ہے۔ اس کے پتّوں کی راکھ کھانسی خصوصاً بلغمی کھانسی میں بے حد مفید ہے۔ بیرونی طور پر رطوبات کو جذب کرتا ہے۔ مسامات کو کھولتا ہے اور وہاں کے اعضاء کو مضبوط کرتا ہے۔ اسی وجہ سے بالوں کے لئے مفید ہے۔ ان کو سیاہ رکھنے اور بڑھانے میں بہت مدد کرتا ہے۔ بالوں کو سیاہ کرنے کے لئے اس کو خضابوں میں شامل کرتے ہیں۔ آس کا مشہور مرکب شربت حب الآس ہے جو تقویت قلب و معدہ اور اسہال کے ساتھ ساتھ خون آنے کو بھی روکتا ہے۔

ابرک

نام:۔ (عربی) طلق (ہندی) بھوڈل (اردو) ابرک

تعارف:۔ ایک چمکدار معدنی شے ہے۔ جو ورق کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ آسانی سے ٹوٹ کر چمکدار ذروں میں بکھر جاتی ہے

رنگت و ذائقہ:۔ رنگت کے لحاظ سے ابرک دو قسم کا ہوتا ہے سفید اور سیاہی مائل اور بے مزہ ہوتا ہے۔

مزاج:۔ خشک سرد دوسرے درجے میں۔ اکثر کتب میں سرد خشک لکھا ہے۔ چونکہ خشکی غالب ہے اس لئے خشک سرد ہے

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی عضلات میں تحریک، اعصاب میں تحلیل اور غدد میں تسکین پیدا کرتا ہے۔ اپنے کیمیاوی اثرات کی وجہ سے خون کی رطوبات کو خشک کر دیتا ہے اور اس میں برودت کا اثر بڑھ جاتا ہے۔ ابرک سیاہ میں سفید کی نسبت قوت زیادہ ہے۔

خواص:۔ مقوی قلب بارد۔ دافع سوزش اعصاب و دماغ۔ مسکن جگر اور مقوی کلیہ۔ دافع صفراء۔ دافع حرارت۔ حابس قابض اور ممسک ہے۔

فوائد:۔ ضعف قلب اور عضلات کے لئے مفید ہے۔ دماغ اور اعصاب کی سوزش اور جلن کو دور کرتا ہے۔ جگر کی گرمی کو دور کر کے اس کو تسکین دیتا ہے۔ معدہ کو طاقت دے کر بھوک کو بڑھاتا ہے اور طاقت دیتا ہے۔ امعاء کو تقویت دے کر اسہال کو روکتا ہے۔ مثانہ کی سوزش کو دور کر کے منی کے اخراج کو روک کر امساک پیدا کرتا ہے۔ ذیابیطس کے لئے مفید ہے۔ نزلہ و زکام اور کھانسی و دمہ جو بلغمی ہوں ان کے لئے مفید ہے سیلان خون جسم میں کسی جگہ سے ہو اسے روکتا ہے۔ سیلان رطوبات میں مفید ہے۔ اندرونی و بیرونی زخموں کو بھرتا ہے۔ چونکہ دافع حرارت اور حابس ہے۔ اس لئے ہر قسم کے بخار یہاں تک

کہ سل ودق میں بھی مفید ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے جذام، آتشک اور ربرض میں فائدہ ہوتا ہے۔ مثانہ اور گردوں کو صاف کرتا ہے۔

استعمال:۔ ابرک ہمیشہ کشتہ کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔ **البتہ بیرونی استعمال نہیں ہے۔** چونکہ اس میں کیمیاوی طور پر سنکھیا اور پارہ دونوں کے اجزاء کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کو اکسیر میں شمار کیا جاتا ہے۔ بلغمی بخاروں میں تریاق تسلیم کیا گیا ہے جریان اور سرعت انزال کے لئے انتہائی مفید مانا گیا ہے۔

کشتہ ابرک:۔ ابرک کو کشتہ کرنے میں اس کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے کہ اس میں سے سنکھیا اور پارہ کے اجزاء ضائع نہ ہو جائیں۔ چونکہ دونوں ارواح میں شامل ہیں۔ اس لئے حرارت پر ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس کا بہترین کشتہ آب گھیکوار میں تیار ہوتا ہے۔ ایک چھٹانک ابرک کو پانچ چھٹانک آب گھیکوار میں کھرل کر کے ٹکیاں بنالیں اور خشک کر کے گل کوزہ میں بند کر کے آٹھ دس سیر لکڑیوں کی آگ دے دیں۔

مقدار خوراک:۔ ایک رتی سے چار رتی تک تازہ یا نیم گرم پانی سے استعمال کرائیں۔ غذا بھی اسی کے مطابق دیں۔ بہترین کشتہ تیار ہو جائے گا۔

اتیس

نام:۔ ہندی میں اس کو پتیس اور سنسکرت میں اس کو اتی رشا کہتے ہیں۔ انگریزی میں ایکونائٹ ہیریٹا فیلم کہا جاتا ہے۔

تعارف:۔ ایک بوٹی کی جڑ ہے جو ہمالیہ کے سات ہزار سے پندرہ ہزار فٹ کی بلندی پر بکثرت پائی جاتی ہے اور گلگاہل اور امرناتھ وادئ کشمیر میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔ اس کی ڈنڈی سیدھی پتوں والی ایک انچ سے بارہ انچ لمبی ہوتی ہے۔ اس کے نیچے سے اوپر تک شاخیں پھوٹی ہوتی ہیں۔ پتے دو سے چار انچ چوڑے بیضوی شکل کے اور گول ہوتے ہیں پھولوں کے گچھوں میں کافی پھول ہوتے ہیں اور پودے بے ترتیبی سے لگے ہوتے ہیں۔ یہ پھول تقریباً ایک انچ لمبے ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ، نیلا یا سبزی مائل بیگنی ہوتا ہے اور ان میں اودے اور ارغوانی رنگ کی دھاریاں پڑی ہوتی ہیں پھلیاں پانچ انچ لمبی ہوتی ہیں۔ لو نیچے کی طرف کو جھکی ہوتی ہیں۔ اس کی شکل مخروطی۔ بلقدر حد دار ہوتی ہے اور بیش سے مشابہت رکھتی ہے۔ اس لئے اس کو انگریزی میں ایکونائٹ کہتے ہیں لیکن [illegible]

بالکل نہیں ہوتا۔ گویا زہر کے بغیر میٹھا زہر ہے۔
رنگ و ذائقہ: جڑ ہیں باہر سے خاکی اور اندر سے سفید رنگ کی ہوتی ہیں۔ اس کا ذائقہ نہایت تلخ ہوتا ہے۔
مزاج: خشک دوسرے درجے میں سرد پہلے درجے میں ہوتا ہے۔
افعال و اثرات: عضلاتی اعصابی یعنی عضلات میں تحریک اعصاب میں تحلیل اور غدد میں تسکین پیدا کرتا ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات کو خشک کرتا ہے۔
خواص: انتہائی قابض و ممسک اور مقوی عضلات بارد دافع سوزش اعصاب و دماغ اور مقوی اعصاب۔ دافع رطوبت، مخرج بلغم اور قاتل کرم وغیرہ
فوائد: ضعف معدہ و امعاء اور پرانے اسہال کے لئے مفید ہے۔ نوبتی بخاروں میں بے حد مفید ہے اور اکثر کونین سے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ بلغمی کھانسی میں اکثر فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ آنتوں سے کرم نکالتا ہے۔ اکثر زہروں کا تریاق ہے۔ بے حد خشک ہونے کی وجہ سے مقوی باہ اور ممسک ہے۔ ایک قسم کا تلخ مقوی ہے اور امراض کے بعد کی کمزوری میں مقوی ثابت ہوا ہے۔ چونکہ عضلاتی محرک ہے اس لئے نزف الدم کے مریضوں کے لئے بھی نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ خصوصیت سے بچوں کے لئے زود اثر ہوتا ہے۔
مقدار خوراک: ایک ماشہ تک استعمال کریں جوشاندہ میں تین ماشے سے پانچ ماشے تک استعمال کر سکتے ہیں۔

ارہر

تعارف: ایک مشہور اناج ہے۔ جس کو عربی میں دجر، شاعر اور فارسی میں شاخل کہتے ہیں۔ اس کو دال کے طور پر پکا کر کھاتے ہیں۔
افعال و اثرات: عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی عضلات میں تحریک اعصاب میں تحلیل اور غدد میں تسکین پیدا کرتی ہے۔ کیمیاوی طور پر سوداویت کو بڑھاتی ہے۔ خون کو گاڑھا کرتی ہے مقوی عضلات، قابض اور دافع زہر ہے۔ مقوی اعصاب اور دماغ ہے۔
فوائد: حار اور قابض ہونے کی وجہ سے معدہ اور امعاء کو تقویت دیتی ہے اور قبض پیدا کرتی ہے۔ دستوں کے لئے مفید ہے۔ خون میں سے رطوبات کو خشک کر کے بھوک بڑھاتی ہے اور زیادہ تر بطور غذا مستعمل ہے۔ اس کی دال پکا کر کھاتے ہیں۔ اس سے غذائیت کم حاصل ہوتی ہے۔ دیر میں ہضم ہوتی ہے۔ نفخ اور تبخیر پیدا کرتی ہے۔ بعض اطباء ارہر کی پتیوں کو پیس کر چیچک کے آبلوں پر لگاتے ہیں اور افیون کے زہر کو دفع کرنے کے لئے پلاتے ہیں۔ بعض لوگ اس کو پانی میں پیس کر دو مرتبہ بالخورہ پر ضماد کرتے ہیں اور دوسرے روز بالخورہ کو کھجا کر کے ہوں

کا تیل ملا کر دھوپ میں بیٹھتے ہیں۔ اسی طرح دو تین مرتبہ کے عمل سے بالخورہ زائل ہو جاتا ہے اور بال نئے سرے سے بال نکل آتے ہیں۔ بعض اطباء برگ ارہر کو برگ نیم کے ہمراہ پیس کر اور چھان کر پینا مرض برابیسر کے لئے مفید بتاتے ہیں۔

اسپند، حرمل

تعارف:۔ عربی میں حرمل اور فارسی میں اسپند کہتے ہیں چونکہ یہ دوا عرب ہی سے یورپ پہنچی ہے اس لئے اس کو انگریزی میں بے گانم ہرمالہ کہتے ہیں اور اس کے جو تین کیمیائی اجزاء (الکلائڈز) ہیں ان کے نام بھی حرمل کی مناسبت سے رکھے گئے ہیں۔ (۱) ہرمالین (۲) ہرمین (۳) ہرمالون کہے جاتے ہیں۔ طب میں اس کے تخم بطور دوا استعمال ہوتے ہیں۔ یہ بوٹی جھاڑی کی شکل میں نصف گز سے ایک گز تک ہوتی ہے۔ یہ بوٹی تقریباً تمام پاک و ہند میں خود رو پیدا ہوتی ہے۔ اس کی کاشت نہیں کی جاتی۔ یہ ایک بے حد مفید بوٹی ہے۔ بلکہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ جیسے یہ دریافت ہوئی ہے اس سے سرخ رنگ تیار ہوتا ہے۔ اب اس کی طرف کچھ زیادہ توجہ دی جا رہی ہے۔ یہ بوٹی دو قسم کی ہوتی ہے۔ اس کا پھول چنبیلی کے پھول کی مانند ہوتا ہے جس کا رنگ بھی سفید ہوتا ہے اور خوشبو تیز ہوتی ہے۔ دوسری قسم کے پتے گول ہوتے ہیں، تخم اسپند دانہ رائی کے برابر ہوتے ہیں۔

رنگت و ذائقہ:۔ پھول سفید اور خوشبودار ہوتے ہیں تخم سیاہ سرخی مائل اور ذائقہ تلخی مائل ہوتا ہے۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی (شدید) ہے۔ عضلات میں شدید تحریک۔ اعصاب میں تحلیل اور غدد میں تسکین پیدا کرتی ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں کھاری پن اور غلظت پیدا کرتی ہے اور بلغم و رطوبت خشک کرتی ہے۔

مزاج:۔ خشک سرد ہے۔

خواص:۔ مقوی قلب، محرک عضلات اور منفث و مخرج بلغم و رطوبات۔ مولد سودا اور ریاح۔ قاتل کرم، خون میں جوش پیدا کرتی ہے فوائد:۔ چونکہ شدید محرک عضلات ہے۔ اس لئے ان میں سکیڑ پیدا کر کے ان کی رطوبات کو خارج کرتا ہے جس سے ان کے فعل میں تیزی اور قلب میں تقویت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے دل کے پھول جانے میں اکسیر ہے۔ بلغمی دمہ کا یقینی علاج ہے اس لئے بلغمی کھانسی کے لئے بھی مفید ہے۔ چونکہ مسکن غدد ہے اس لئے سوزش جگر و گردہ کے لئے بھروسہ کی دوا ہے جگر اور گردوں کے زخموں اور پھوڑوں کے لئے بے حد مفید ہے۔

جب سوزش جگر سے پاخانے آتے ہوں یا گردوں کی سوزش سے بار بار پیشاب آتا ہو تو یہ دوا تریاق کا کام کرتی ہے۔ آنتوں کی رطوبات خشک کر کے کرموں کو فنا کرتی ہے چونکہ محلل اعصاب ہے اس لئے سوزش اعصاب اور دماغ سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان میں بے حد مفید ہے۔ مثلاً آتشک۔ فالج۔ لقوہ۔ نسیان اور درد سر وغیرہ۔

چونکہ اس کے استعمال سے اعصاب و دماغ میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے بعض اطباء نے اس کو قوت باہ کے لئے استعمال کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اس کے استعمال سے بلغم اور رطوبت ختم ہو جاتی ہے اور عضلات میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے قوت باہ اور امساک کے لئے بے حد مفید ہے۔ جسم کی کمزوری کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔

چونکہ حرمل انتہائی طور پر رطوبات کو خشک کرتا ہے۔ اور آئندہ رطوبات کی پیدائش کو بھی روکتا ہے۔ اس لئے جسم میں رطوبات اور بلغم کی زیادتی یا اس میں تعفن سے جو علامات اور امراض پیدا ہو جاتے ہیں ان میں بے حد مفید ہے۔ جیسے نزلہ زکام بلغمی کھانسی۔ بخار اور خصوصاً طیریا میں یقینی دوا ہے۔ کیمیاوی طور پر ایک شدید قسم کی دافع تعفن دوا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا دھواں بھی دافع تعفن ہے۔ اس کے کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جسم میں تعفن سے کہیں بھی کیڑے پیدا ہو جائیں ان کے لئے مفید ہے۔

حقیقت ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ جسم میں اگر رطوبات کی زیادتی ہو تو خون کے دوران میں سستی پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے اخراج میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ جب جسم میں رطوبات خشک ہو جاتی ہیں تو دوران خون میں تیزی اور اس کے اپنے مخرج میں اخراج بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے اس دوا کے استعمال سے ادرار حیض شروع ہو جاتا ہے۔ اگر اس کا استعمال کچھ عرصہ جاری رہے تو پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔ خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ نکسیر پھوٹ پڑتی ہے اور سر میں شدید درد شروع ہو جاتا ہے۔

ایک غلط فہمی

بعض کتب میں حرمل کا نام کالا دانا لکھا ہوا ہے۔ جاننا چاہئے کہ دونوں الگ الگ دوائیں ہیں۔ تخم حرمل سیاہ رنگ کے سرخی مائل رائی کے برابر دانے ہوتے ہیں۔ لیکن کالا دانہ کو تخم عشق پیچاں کہتے ہیں۔ یہ سیاہ یا مٹیالے مائل مرچ سے کچھ بڑے ہوتے ہیں۔ یہ گول نہیں ہوتے بلکہ اس کے کئی پہلو ہوتے ہیں اور کوٹنے میں بے حد سخت ہوتے ہیں۔ اور یہ ایک شدید قسم کا مسہل ہوتے ہیں۔

دوسری غلط فہمی

اس کی انتہائی خشکی کی وجہ سے اکثر طبی کتب میں اس کو گرم خشک لکھا گیا ہے۔ لیکن جاننا چاہئے کہ یہ شدید خشکی سردی پر دلالت

کرتی ہے کیونکہ ہر شے سردی سے سکڑتی ہے اور گرمی سے پھیلتی ہے۔ اس میں جو تلخی ہے بعض نے اس کو بھی گرمی کی دلیل سمجھا ہے۔ لیکن کسی دوا میں معمولی تلخی بھی گرمی پر دلالت نہیں کرتی۔ یاد رکھیں کہ تلخی ہمیشہ ترشی کی شدت کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ حرمل کے خشک سرد ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس میں شدید قسم کی کھار ہوتی ہے جس کا زیادہ اثر سردی کے ساتھ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حرمل میں ایک بہترین قسم کا نباتی فولاد ہے۔ اس لئے حرمل مشینی طور پر مقوی قلب وشش اور معدہ و عضلات ہے اور کیمیاوی طور پر خون میں غلظت پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے حرمل ذیابیطس کی ایک یقینی اور بے خطا دوا ہے۔ یہ مفرد اور مرکب دونوں صورتوں میں استعمال ہو سکتا ہے۔ بلیلہ سیاہ اور دیگر عضلاتی اعصابی کے ساتھ اس کے ضرورت کے مطابق مرکب بنائے جا سکتے ہیں۔

مقدار خوراک۔ ۲ رتی سے ایک ماشہ ہمراہ آب تازہ یا نہار

افسنتین

(عربی) خترق (فارسی) مردہ (بلوچی) ترخ (ہندی) مختری (بنگالی) ستارہ کرمالہ (سنسکرت) اگ دمنی (انگریزی) ورم ووڈ

Worm Wood

ایک قسم کی گھاس ہے جس کا پھول بابونہ کے پھول کے مشابہ ہوتا ہے۔ پتے مانند صعتر کے اور بیج مانند اسپند کے۔ اس کے پتے اور پھول بطور دوا مستعمل ہیں۔

رنگ ؛ سبز مائل سرخی یا زردی یا سفیدی تین قسم **ذائقہ** تلخ اور بو تیز اور ناگوار

مزاج عضلاتی غدی۔ دوسرے درجے میں۔ نزد بعض گرم پہلے درجہ میں اور خشک درجہ دوم کے آخر میں کہتے ہیں۔ **مقدار خوراک** ۲ تا ۵ ماشے **مقام پیدائش** بلوچستان، چترال، گلگت۔ افغانستان میں پانچ ہزار سے سات ہزار فٹ کی بلندیوں تک ہوتی ہے۔

مصلح شربت انار و انیسوں **افعال و استعمال** مسہل ریاح، مدر بول اور مدر حیض

بلغمی امراض میں خاص نفع دیتا ہے۔ ورم جگر۔ ورم طحال۔ پرانے بخاروں اور نوبتی بخاروں میں اس کا جوشاندہ خاص اثر اور نفع رکھتا ہے۔ پیٹ کے کیڑے مار کر باہر نکال دیتی ہے اور ادرار حیض کے لیے اکثر اسی طریقہ اور اسی طرح نیم گرم اس کا جوشاندہ دیا جاتا ہے۔

بھوک بڑھاتی ہے۔ پسینہ بہت لاتی ہے۔ ورم جگر اور ورم طحال میں مناسب ادویہ کے ہمراہ اس کا ضماد کیا جاتا ہے۔ ہمراہ بادام روغن پکا کر کان میں ڈالنا بہرے پن، کان کے زخموں اور درد گوش کے لئے مفید ہے جس جگہ اس کی دھونی دی جائے وہاں سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں۔ نیز افسنتین کپڑوں میں کیڑا لگنے نہیں دیتی :۔

جھینگا اردو نام جھینگا عربی نام سمک او بیاں فارسی نام ماہی روبیاں سندھی نام گانگٹ انگریزی نام Prawns Lobters

تعارف معروف مچھلی ہے

مقام پیدائش کراچی کے سمندر میں عام پائی جاتی ہے مچھلی مارکیٹ کراچی میں عام فروخت ہوتی ہے

رنگ رنگت میں سرخی مائل ہوتی ہے

مقدار خوراک دوسری مچھلیوں کی طرح حسب منشا کھائی جاتی ہے

افعال و اثرات میں عضلاتی اعصابی ہے یعنی عضلاتی محرک اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے

خواص ہاضم مولد خون مقوی و محرک عضلات ہے حابس و قابض اور مغلظ منی ہے

فوائد ہاضم ہونے کی وجہ سے سنگرہنی پتلے پاخانوں کو روکنے کے لئے بے حد مفید ہے ہاضمے کا فعل تیز کر کے بھوک بڑھاتی ہے حابس و قابض ہونے کی وجہ سے لیکوریا اور اعصابی دستوں کو روکتا ہے

مولد خون ہونے کی وجہ سے کھانے والے کو ہم رنگ کر لیتی ہے اس کا

اپنا رنگ سرخ ہے اس لئے کھانے والے کا رنگ بھی سرخ کر دیتی ہے اس کے کھانے سے خون کی مقدار بڑھ جاتی ہے خون میں سرخ ذرات بنانا اس کا اولین کام ہے اس لئے جسم میں طبعی موٹاپا پیدا کرتی ہے منی کے قوام کو گاڑا کر کے امساک پیدا کرتی ہے چونکہ خشک مزاج کی حامل ہے اس لئے معدہ اور جگر کی حرارت کو تسکین دیتی ہے

حابس اور قابض ہونے کی وجہ سے نزول المناء کے لئے بہت مفید ہے

طریقہ استعمال گھی پیاز کے ساتھ بھون کر برشٹ انڈے کے ساتھ کھائی جاتی ہے اس طریقہ سے پکائی ہوئی مچھلی قوت باہ کو بڑھاتی ہے اگر عورتیں کھائیں تو ان کو کئی ظاہری اور پوشیدہ تکالیف رفع ہو جاتی ہیں

یاد رکھیں کہ مچھلی میں پروٹین وافر مقدار میں پائی جاتی ہے اس لئے اسے گوشت کا نعم البدل سمجھا جاتا ہے اگر مچھلی نہ پائی جائے یا اسے بازار سے غائب کر دیا جائے تو دنبہ بکری اور گائے کا گوشت بہت مہنگا ہو جائے اس مچھلی کا گوشت بھون کر خشک کر لیتے ہیں جسے مہینوں کے بعد بھی کھاتے ہیں۔

افیون

نام:۔ عربی میں لبن الخشخاش۔ فارسی میں شیر کوکنار۔ اردو میں افیون اور انگریزی میں اوپیم (OPIUM) کہتے ہیں۔ عام طور پر پوست کے نام سے مشہور بوٹی کا رس ہے۔

تعارف:۔ پوست (کوکنار) کا پودا پانچ فٹ تک اونچا ہوتا ہے ایک مشہور اور معروف پودا ہے۔ یہ پودا پاکستان کے تقریباً ہر حصے میں پایا جاتا ہے۔ یہ خودرو نہیں ہے بلکہ کاشت کیا جاتا ہے اس پودے کو انگریزی میں پاپاورس اور وائٹ پپی کہتے ہیں۔

یہ پودا پہلے پہل ایشیا مے کوچک میں پیدا ہوتا تھا۔ مگر اب دنیا کے اکثر حصوں میں ملتا ہے۔ خاص طور پر ہندوستان ایران، یونان، چین اور مصر و یورپ میں بکثرت ہوتا ہے۔

اس کے ثمر کو کوکنار، پوست اور ڈوڈا کہتے ہیں جو شکل میں بیضوی دو تین انچ قطر میں ہوتا ہے اور بر کنگرے دار ٹوپی اور نیچے گردن ہوتی ہے۔ کوکنار کے اندر نازک ورق یک دیواریں ہوتی ہیں

کوکنار میں تو۔ ان خانوں میں باریک اور سفید بیج ہوتے ہیں جن کو خشخاش کہتے ہیں۔ اسی لئے کوکنار کو جب
شدید نشہ ہوتا ہے مگر دانوں میں برائے نام نشہ ہوتا ہے۔
وہ خام حالت میں ہوتا ہے تو اس میں شام کے وقت شگاف لگا دیتے ہیں جن سے
دودھ کے رنگ کا رس نکلتا ہے جو دوسری صبح تک جم جاتا ہے اس کو کھرچ کر اکٹھا کر لیتے ہیں
اور پھر اس کو خشک کر لیتے ہیں۔ یہی خام افیون ہے اور نہ قابل استعمال ہے۔
رنگت و ذائقہ:۔ افیون ہلکی سرخی مائل سیاہ۔ ڈوڈا سفید خاکستری مائل۔ پھول لال اور
سفید رنگ کے ہوتے ہیں خشخاش کا رنگ سفید بھورا اور سیاہ ہوتا ہے۔ افیون کا ذائقہ تلخ۔ کوکنار
کا ذائقہ کسیلا اور خشخاش کا مزہ قدرے شیریں ہوتا ہے۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی۔ شدید زہر یعنی عضلات میں شدید تحریک۔ غدد میں تسکین
اور اعصاب میں تحلیل پیدا کرتی ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں کھاری پن بڑھ جاتا ہے اور جسم میں
رطوبات اور بلغم میں زیادتی ہو جاتی ہے۔

مزاج:۔ چوتھے درجے میں سرد اور چوتھے درجے میں خشک ہے

مقدار خوراک:۔ نصف چاول سے چار چاول تک۔

خاص افعال و اثرات:۔ ایک ہی قسم کے افعال و اثرات اور مزاج کی بہت سی ادویہ
و اغذیہ اور اشیاء ہوتی ہیں مگر ہر ایک میں اپنی مخصوص شکل و رنگت اور بو و ذائقہ کی وجہ
سے انہی افعال و اثرات اور مزاج میں نمایاں فرق ہوتا ہے
یاد رکھیں کہ یہ فرق افعال و اثرات اور مزاج میں نہیں ہوتا۔ البتہ ان میں کمی بیشی اور تقویت
میں پایا جاتا ہے۔ بعض ادویہ اپنے افعال و اثرات میں اس قدر تیز اور شدید ہوتی ہیں کہ وہ
فوراً تمام جسم میں سرایت کر کے خون میں پہنچ جاتی ہیں اور ان کے افعال و اثرات اس قدر
جلد متاثر کرتے ہیں کہ انسان پر غیر معمولی اثر ہوتا ہے اور اکثر نتیجہ موت ہوتا ہے۔ ایسی ادویہ کو زہر
کہتے ہیں۔ ایسی زہریلی ادویہ جماداتی و نباتاتی اور حیوانی وغیرہ ہر قسم کی ہو سکتی ہیں اور جو دوا
اتنی ہی تیزی اور شدت سے زہر کے افعال و اثرات کو باطل اور رفع کر دے اس دوا
کو تریاق کہتے ہیں۔
یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ جو مرکبات زہروں سے تیار کئے جاتے ہیں ان کو اکسیر کہتے ہیں۔
لیکن یاد رکھیں کہ اگر اکسیر ادویات کو بے پرواہی سے استعمال کیا جائے تو پھر اس کے
زہریلے اثرات نقصان پیدا کر دیتے ہیں جیسے روزانہ زندگی میں فرنگی زہریلی ادویات نقصان
دہ ثابت ہو رہی ہیں۔

خواص: مسکن، مخدر اور شدید منوم، مغلظ رطوبات، قابض، حابس الدم، مانع استقاط حمل، دافع سوزش، ناطح صفراء، دافع شدت وسمن بدن، سوزش جگر و گردہ اور مثانہ، مسکن اوجاع اور سوزش امعاء، دافع جریانات مزمن۔ افیون ایک عمومی مسکن و مخدر اور شدید منوم ہے ہر قسم کے دردوں اور سوزش اور ورم کی تکلیف میں استعمال کی جاتی ہے بلکہ شدید حالتوں میں یہاں تک کوشش کی جاتی ہے کہ مریض کو نیند آجائے اور جب بھی تکلیف کے ساتھ بیدار ہو تو اس کو افیون کھلا کر پھر سلا دیا جاتا ہے۔ یہ گناہ صرف عوام ہی نہیں کرتے۔ بلکہ فرنگی ڈاکٹروں میں تو مارفیا کا بھی استعمال عام ہے۔
یاد رکھیں کہ یہ طریقہ علاج نہ صرف غلط ہے بلکہ عطائیانہ ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے بلکہ علامات اور تجربات کے مطابق علاج کرنا چاہئے نہیں تو مریض ضائع ہو جائے گا۔ یا خراب ہو کر قابو سے باہر ہو جائیگا۔ جو معالج کے لئے بدنامی اور رسوائی کا باعث ہوگا۔
یاد رکھیں کہ درد اور سوزش کا علاج تسکین و تخدیر (شدید تسکین) ہوتا ہے یا تحلیل سے ہو سکتا ہے اور یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ تسکین و تخدیر میں جسم خصوصاً مقام تکلیف میں رطوبات کا اضافہ ہو کر وہاں تسکین و تخدیر کی صورت پیدا ہوتی ہے لیکن تحلیل کی صورت میں وہاں پر بذات خود دوران خون تیز ہو جاتا ہے جس سے وہاں پر تحلیل ہوتی ہے۔ نتیجتہً تسکین و تخدیر اور نوم رطوبات و بلغم اور سردی و تفریط قلب سے پیدا ہوتے ہیں اور تحلیل و بیداری خشکی و گرمی اور صفراء و افراط قلب سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس قانون کے تحت ہی افیون تسکین و تخدیر اور تنویم پیدا کر کے درد و سوزش دور کرتی ہے۔
افیون اور اس کے اجزاء اور مرکبات سے جسم میں رطوبات و بلغم کی پیدائش نہ صرف شدت سے بڑھ جاتی ہے بلکہ فوراً گاڑھی ہو کر جم جاتی ہے۔ اس لئے اس کے عمل سے اس قدر تیزی پیدا ہو جاتی ہے کہ عضلات و اعصاب کے افعال میں تسکین و تخدیر اور تنویم و تقبض شدید کا غلبہ پیدا ہو جاتا ہے۔
افیون شدید قسم کی حبس الدم اور ناطح صفراء ہے۔ ہم کئی بار اپنی کتب و رسائل میں لکھ چکے ہیں کہ جب جسم میں رطوبات بلغم کی زیادتی ہوتی ہے تو خون کا اخراج جسم سے بند ہوگا اور جب کسی حصہ جسم یا خارج سے رطوبات کا اخراج بند ہوگا تو یقیناً وہاں سے خون کا اخراج ہوگا۔ اخراج اور بندش خون کا یہ قانون یاد رکھیں کہ افیون بندش خون کے لئے اکسیر ہے یہ حقیقی طور پر قابض اور حابس نہیں ہے لیکن اس کا یہ عمل کثرت بردرت اور رطوبت سے ہوتا ہے۔

چونکہ افیون کے اثرات سے رطوبات کی زیادتی و خون، کی بندش اور درد و سوزش
میں تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اسقاط حمل میں نہایت مفید ہے۔ اسی طرح خونی پیچش
میں بھی تریاق کا حکم رکھتی ہے۔ اسی اصول کے تحت بول الدم اور نکسیر میں اکسیر کا درجہ رکھتی
ہے اور اسی طرح ناک و منہ اور پھیپھڑوں میں سے کسی جگہ سے خون آتا ہو تو اس کے
استعمال سے فوری طور پہ رک جاتا ہے۔ چونکہ مسکن گردہ جگر اور مثانہ ہے۔ اس لئے ان کے
درد و سوزش اور اورام کے لئے یقینی دوا ہے۔
حمیات مزمن (پرانے بخار) جو مزمن سوزش سے پیدا ہوتے ہیں۔ جس سے جسم میں ہلکا ہلکا
بخار یا حرارت رہتی ہے۔ اس مقصد کے لئے افیون ایک تسلی بخش دوا ہے لیکن یاد رکھیں
کہ اس کے استعمال میں احتیاط ضروری ہے۔

اقاقیا

عربی میں اقاقیا۔ فارسی میں عصارہ ببول اور انگریزی میں ایکسٹرکٹ آف
اکیشیا کہتے ہیں۔ ایک قسم کا عصارہ ہے۔ جو درخت کیکر یا ببکر کی
قسم کے درخت کی پھلیوں، پھولوں اور پتوں سے تیار کیا جاتا ہے اور پھر
اس کو خشک کر لیا جاتا ہے۔
کہتے ہیں کہ مصر میں ایک خار دار درخت ہے جس کا نام سنط یا سبط مشہور ہے جس
کے پھل کو قرظ کہتے ہیں۔ اس کا یا اس کے پتوں کا رُب تیار کر لیتے ہیں۔ اس کو اقاقیا کہتے
ہیں یہ درخت کیکر کی قسم کا ہوتا ہے۔ دونوں کے اثرات تقریباً ایک ہی جیسے ہوتے ہیں جو
خشک شکل میں بازار میں فروخت ہوتا ہے۔

اقاقیا بنانے کا طریقہ:۔ پوست کیکر تازہ پانچ یا دس سیر لے کر چھوٹے چھوٹے
ٹکڑے بنا لیں یا باریک کونپلیں یا پھول یا پھلیاں لے لیں۔ کوٹ کر پانی میں بھگو دیں۔ چوبیس
گھنٹے کے بعد آگ پر اس قدر پکائیں کہ پانی نصف رہ جائے پھر چھان کر پانی خشک کر لیں
جب قوام شہد کی طرح غلیظ ہو جائے تو سانچوں میں بھر لیں بس تیار ہے لیکن یاد رکھیں کہ اقاقیا کو
لوہے برتنوں میں تیار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ مٹی کے برتنوں میں تیار کرنا چاہیئے۔ سائنسی تحقیقات میں کیکر
کی چھال میں ایسا جوہر ثابت کیا گیا ہے جو مازو کی طرح سخت قابض اور حابس ہوتا ہے۔ اس کو
اقاقیا کا بدل مانا جاتا ہے۔

رنگت و ذائقہ:۔ اقاقیا سیاہ و سرخی مائل، پھلیاں زرد سفیدی مائل۔ پھول تیز زرد۔ ذائقہ بدمزہ
تلخی مائل، گوند پھیکا سفید سرخی مائل درخت کیکر سیاہ سرخی مائل، ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔

مقام پیدائش:۔ مصر و عرب اور برصغیر پاک و ہند۔

مزاج :۔ سرد خشک دوسرے درجہ میں۔ مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک۔
افعال و اثرات: عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی عضلات میں تحریک، غدد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل کیمیاوی طور پر خون میں کھاری پن کے ساتھ گاڑھا پن اور سوداویت کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ جاذب اور حابس رطوبات ہے۔
خواص :۔ جاذب رطوبات و حابس خون مجفف، رادع، قابض داغ سوزش و اورام، قاطع حرارت اور مفید ہے۔

فوائد :۔ رادع ادویات کے متعلق ہم لکھ چکے ہیں کہ ان میں سردی اور شدید کھار کی وجہ سے رطوبت کا اخراج جاری رہتا ہے اور خشکی کی وجہ سے رطوبات جذب بھی ہوتی رہتی ہیں۔ یہ بھی انہی ادویہ میں سے ایک رادع دوا ہے۔ اس کے استعمال سے منہ کے دانے و زخم، آنکھوں کی سوزش اور سوزشی اور خونی اسہال بلکہ جسم کے ہر عضو کے خون کو اندرونی اور بیرونی طور پر روکتا ہے اور رطوبات کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح سوزش مثانہ اور سیلان میں بھی مفید ہے۔ آنتوں کی رطوبات کو جذب کر کے خراج مقعد کے لئے بے حد مفید ہے۔ اسی اصول پر عضو سوختہ کیلئے تسکین کا باعث ہے۔ اس میں جو سیاہی پائی جاتی ہے وہ بالوں کو سیاہ کرنے دواؤں کے اثرات میں یہ خوبی ہے کہ ان سے رفتہ رفتہ پرانی اور نئی سوزش اور اورام ختم ہو جاتے ہیں۔ انگلیوں کے سروں پر جو ورم اور سوجن ہو جاتی ہے اور جس میں شدت سے درد ہوتا ہے اس پر اس کا لیپ کرنا باعث تسکین اور دافع ورم ہے اسی طرح جوڑوں پر اس کا لیپ ان کو مضبوط کرتا ہے۔
یاد رکھیں کہ پرانے اسہال کے لئے یہ ایک یقینی دوا ہے بے خطا قابض اور حابس ہے اس لئے پرانے زخموں کے لئے بے حد مفید اور مؤثر ہے۔

تسلیم ... اسہال ... (حاشیہ)

السی

نام :۔ عربی میں بزرالکتان۔ فارسی میں تخم کتان بنگالی میں تلسی سنسکرت میں بدگندھا اور انگریزی میں لینڈ کہتے ہیں۔

تعارف :۔ ایک پودے کے تخم ہیں۔ پھل غلاف نخود کے برابر تخموں سے بھرا ہوتا ہے۔ یہ تخم چھوٹے چھوٹے چمکدار چپٹے، بیضوی اور قدرے لمبے نوکدار ہوتے ہیں۔ یہی تخم اور ان سے نکالا ہوا روغن دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔
مقام پیدائش :۔ پاک و ہند، مصر، روس، ہالینڈ اور انگلستان۔
رنگت اور ذائقہ :۔ تخم سرخ سیاہی مائل اور پھول لاجوردی روغن زردی مائل اور ذائقہ پھیکا۔

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشے سے ایک تولہ تک۔
افعال واثرات:۔ عضلاتی اعصابی یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے
کیمیاوی طور پر خون میں ترشی اور گاڑھا پن پیدا ہوتا ہے۔
مزاج:۔ خشک دوسرے درجے میں اور سرد پہلے درجے میں ہوتی ہے اور روغن خشک تیسرے درجے میں اور گرم پہلے درجے میں ہوتا ہے۔
خواص:۔ نفاخ۔ منضج بلغم۔ محلل اورام۔ مسکن اوجاع، مخرج بلغم۔ مقئی۔ مولد ریاح اور ملین ہے۔
فوائد:۔ محلل اورام۔ ملین اعضاء منضج اخلاط اور مسکن اوجاع ہونے کی وجہ سے تقریباً تمام طبی کتب میں السی کو گرم تر اور بعض نے گرم خشک لکھا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ السی نہ گرم ہے اور نہ ہی تر ہے۔ تر لکھنے کی ایک وجہ یہ بھی ذہن میں آتی ہے کہ چونکہ السی میں سے ایک قسم کا روغن بھی نکلتا ہے۔ اس کی نرمی کی وجہ سے اس کو تر لکھ دیا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ بلکہ بہت سے روغن سرد بھی ہیں اور خشک بھی ہیں، جیسے کافور ایک قسم کا روغن ہے وہ سرد بھی ہے اور خشک بھی۔
جاننا چاہیئے کہ جو شے محلل و ملین اور منضج اور مسکن ہو اس کا گرم ہونا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ یہ افعال صرف خون اور دیگر اخلاط کے ہیں کسی شے کے نہیں ہیں۔ اشیاء وادویہ اور اغذیہ کا کام یہ ہے کہ وہ خون اور دیگر اخلاط کو مختلف اعضاء کی طرف اکٹھا کر دیتی ہے۔ جن سے وہاں پر ان کے افعال واثرات اور خواص ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یعنی جس مقام پر خون اکٹھا ہو جائے وہاں پر محلل و منضج کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس مقام پر صفرا اکٹھا ہو جاتا ہے۔ وہاں پر سوزش اور اکال کی سی حالت قائم ہو جاتی ہے۔ جس مقام پر بلغم اکٹھی ہو جائے وہاں ملین و مسکن کے اثرات وافعال میں گرم سرد کی کوئی قید نہیں ہے بلکہ ہر مزاج میں یہ صورت ظاہر ہو سکتی ہے کیونکہ ہر مزاج کی اشیاء ادویہ اور اغذیہ مختلف اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اور اخلاط کو مختلف اعضاء کی طرف تقسیم کر دیتی ہیں۔ اس تحقیق سے نہ صرف اخلاط کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ بلکہ نظریہ مفرد اعضاء کی تحقیق ہوتی ہے جس سے مفرد اعضاء اور انسجہ اور انشود کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔
جاننا چاہیئے کہ جو شے، دوا یا غذا جس کسی عضو پر اثر انداز ہوتی ہے، وہاں پر تحریک پیدا کر دیتی ہے۔ اس تحریک کے بعد کے عضو میں تحلیل ہوتی ہے اور اس کے بعد کے عضو میں تسکین ہوتی ہے۔ یہی صورت السی کی بھی ہے۔ یہ عضلات میں تحریک یعنی نفخ و ریاح اور خشکی کی حالت

پیدا کر دیتی ہے جس سے وہاں پر خشکی اور تیزی پیدا ہو جاتی ہے اور اعصاب میں تیزی ہو جاتی ہے۔ یعنی وہاں پر محلل و منفج کی صورت قائم ہو جاتی ہے۔ یعنی وہاں پر خون اکٹھا ہو کر سوزش اور درد کو ختم کر دیتا ہے اور وہاں کے مواد پختہ ہو کر اعتدال پر آجاتے ہیں۔ اور جگر و گردوں اور غدد میں بلغم اکٹھا ہو جاتا ہے۔ جس سے وہاں پر تحلیل اور گرمی کے اثرات دور ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس طرح السی کے افعال و اثرات اور خواص ظاہر ہوتے ہیں اس تحریک کی دیگر اشیاء و اغذیہ اور ادویہ کے بھی یہی افعال و اثرات اور خواص ہوتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ السی اور اسی تحریک کی دیگر ادویہ مثلاً ناریل وغیرہ کے استعمال سے اعصابی سوزش و درد اور پھوڑے پھنسیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اگر عضلاتی و غدی صورتیں ہوں تو مفید نہیں ہے۔ بعض معالج السی کی پلٹس کو تیز کرنے کے لئے اس پر رائی کا سفوف چھڑک دیتے ہیں۔ رائی کی تحریک بھی عضلاتی ہے۔ مگر اس میں کچھ حدت ہے۔ اس لئے اس کی تحریک عضلاتی غدی بن جاتی ہے۔

یہ بات پھر ذہن نشین کر لیں کہ عضلاتی تحریک میں رطوبات اور بلغم خشک ہو جاتی ہے اور مواد پختہ ہو کر باہر اخراج پاتا ہے۔ اسی طرح کبھی سرکہ میں ملا کر جسم پر لیپ کرتے ہیں سرکہ کی بھی یہی تحریک ہے۔ اس مرکب کے طلا کرنے سے چھائیں داد اور بثور لبنیہ دور ہو جاتے ہیں۔ اندرونی طور پر بھی یہی اثرات و افعال اور خواص پائے جاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے رطوبت اور بلغم خشک اور گاڑھا ہو کر باہر نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ بلغمی کھانسی۔ بلغمی دمہ اور گلے کی اعصابی سوزش کے لئے بے حد مفید ہے۔ شہد میں اس کا جوشاندہ بھی دیا جا سکتا ہے۔

روغن السی سے بہت زیادہ تیز ہے اور اثرات میں شدید ہے۔ اکثر بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اعصابی جلدی امراض میں مفید ہے۔ اسی مقصد کے لئے مرہموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ روغن السی اور چونے کے ہم وزن پانی کو ملا کر مرہم تیار کر کے جلے ہوئے مقام پر لگانا بے حد مفید ہے۔ فوراً درد و سوزش ختم ہو جاتی ہے اور زخم خشک ہو جاتے ہیں۔

املی

نام:۔ عربی اور فارسی میں تمر ہندی۔ بنگالی میں املی۔ سندھی میں گدامڑی اور انگریزی میں ٹے مرنڈس انڈیکا کہتے ہیں۔

تعارف:۔ املی کا درخت بہت بڑا اور سدا بہار ہوتا ہے۔ اس کا چھلکا سیاہ اور کھردرا ہوتا ہے۔ پتیاں سرس کی پتیوں کی طرح ٹہنی پر آمنے سامنے لگتی ہیں اور ایک ڈنڈی پر دس سے

پندرہ برس تک ان درختوں کو لگتے ہیں۔ اس کے پھول گرمیوں کے موسم میں نکلتے ہیں۔
اس کی پھلیاں تین سے چھ انچ تک لمبی ابتداء میں کیکر کی پھلیوں کے مشابہ ہوتی ہیں
پکنے کے بعد بادامی رنگ کی ہو جاتی ہیں۔ پھلی کا چھلکا پتلا اور سخت ہوتا ہے۔ ہر پھلی کے اندر
چار سے بارہ تک بیج ہوتے ہیں۔ ان بیجوں کے چاروں طرف ترش اور رس دار گودا ہوتا
ہے۔ یہی گودا زیادہ تر ادویات میں مستعمل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ املی کے تخم بھی ادویہ میں
استعمال ہوتے ہیں۔ املی دوا اور غذا میں کثرت سے استعمال کی جاتی ہے۔ اکثر شربتوں
اور بعض [illegible] میں اس کا ست استعمال ہوتا ہے جس کو ٹارٹرک ایسڈ کہتے ہیں۔
اس کے تخم میں قلیل مقدار میں ایک قسم کا روغن بھی پایا جاتا ہے۔

مقام پیدائش:۔ سلیمان بن حسان نے کہا ہے کہ املی یمن سوڈان اور ہندوستان میں
پیدا ہوتی ہے۔ بصرہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ پاکستان میں بھی کہیں کہیں پائی جاتی ہے لیکن
پنجاب کی آب و ہوا اس کے لئے موافق نہیں ہے۔

رنگت:۔ رنگت سرخ سیاہی مائل اور خام حالت میں سبز ہوتی ہے۔ اس کے تخم بھی
سرخ سیاہی مائل ہوتے ہیں۔

ذائقہ:۔ ذائقہ ترش ہوتا ہے۔

مزاج:۔ سرد درجہ اول میں اور خشک درجہ دوم میں

مقدار خوراک:۔ ۲ تولے سے پانچ تولے تک۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی یعنی عضلاتی محرک، اعصابی محلل اور غدی مسکن
پیدا ہو جاتی ہے اور اخلاط میں بلغم اور خالص سودا کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ تخم املی کے بھی یہی
ہے۔ خون میں کیمیاوی طور پر ترشی اثرات ہیں۔ لیکن ترشی نہ
ہے۔

خواص:۔ مولد سودا، دافع قے، مسہل بلغم، مقوی قلب
مغلظ بلغم، مقوی خون، دافع بخار بلغمی اور دافع پیاس ہے۔

فوائد:۔ ترشی جسم و خون کا ایک اہم اور موثر جزو ہے بلکہ زندگی اور کائنات
کا ایک لازمی عنصر ہے۔ گویا اس کے بغیر نہ صرف جسم و خون بلکہ زندگی اور کائنات بھی نہ
جاننا چاہئے کہ اس کائنات اور زندگی میں جس قدر بھی اشیاء ہیں چاہے وہ مادہ کی شکل
ہوں یا محلول اور ہوا کی صورت میں پائی جائیں وہ سب تین حالتوں، تین ذائقوں اور تین
رنگوں میں پائی جاتی ہیں۔ یہ تین حالتیں (۱) کھار (۲) ترشی اور (۳) نمک ہے۔ کھار کا رنگ سفید

آسمانی۔ ترشی کا رنگ سرخ اور نمک کا رنگ زرد تحقیق کیا گیا ہے۔ یعنی جب خون میں کھاری پن زیادہ ہو تو قارورہ سفیدی مائل ہوتا ہے۔ جب ترشی زیادہ ہو تو سرخ ہوتا ہے اور جب خون میں نمک کے اثرات زیادہ ہوں تو قارورہ کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ ترشی دو قسم کی ہوتی ہے۔ اول خشک جیسے املی انار ترش اور سرکہ وغیرہ جن کو ہم عضلاتی اعصابی کہتے ہیں۔ دوم مزاج گرم خشک جیسے کوئی اچار، انگور اور تیزاب گندھک وغیرہ جن کو ہم عضلاتی غدی کہتے ہیں۔ ترشی کے مؤثر جز کو ماڈرن میڈیکل سائنس میں وٹامن سی کہتے ہیں۔ لیکن ہم نے اس کے جن دو اقسام کی تحقیق کی ہے وہ اس تحقیقات اور ان کے افعال و اثرات کے اثرات کے فرق سے بے خبر ہے۔ یہ جاننا چاہیئے کہ ترشی کے افعال و اثرات میں بڑی بڑی غلط فہمیاں ہیں۔ ہر طبی کتاب نے یہ غلطیاں کی ہیں اور یہاں تک کہ جناب حکیم کبیرالدین نے علم الادویہ نفیسی کے ترجمہ میں بھی یہ غلطی کی ہے کہ املی مسہل صفرا ہے جو کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ جب طب کا یہ قانون ہے کہ ترشی کا مزاج سرد خشک ہے اور سرد خشک اشیاء سودا پیدا کرتی ہیں اور سودا کبھی بھی صفرا کا مسہل نہیں ہو سکتا۔ بلغم کا مسہل تو ہو سکتا ہے کیونکہ بلغم غلیظ ہو کر ہی سودا بنتا ہے۔ اگر ہم ترشی کا مزاج گرم خشک بھی قرار دے دیں جیسا کہ ہم نے تحقیق کیا ہے تو بھی گرم خشک مزاج مولد صفرا ہوتا ہے مسہل صفرا نہیں بن سکتا۔ اس لئے اس غلط فہمی کو ضرور مدنظر رکھیں جو صدیوں سے طبی کتب میں چلی آتی ہے۔ اس لئے املی مولد سودا مغلظ بلغم اور مسہل بلغم ہے۔

دوسری غلط فہمی املی کے متعلق یہ ہے کہ اس کو مفرح تسلیم کیا گیا ہے۔ کیفیت مفرح کے متعلق ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ جب تک کوئی دوا یا غذا دل اور عضلات میں تسکین پیدا نہ کرے اس وقت تک وہ مفرح نہیں بن سکتی۔ املی محرک عضلات اور قلب ہے اور ترشی کے مسلسل استعمال سے قلب اور عضلات میں سوزش پیدا ہو کر گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے املی کو مفرح کہنا غلط ہے۔ البتہ لذیذ کہا جا سکتا ہے۔ تیسری غلط فہمی یہ ہے کہ اس کو صفراوی بخاروں کے لئے مفید لکھا گیا ہے۔ جب یہ سودا کی پیدائش بڑھاتی ہے اور بلغم کا اخراج اور اس کو غلیظ کرتی ہے تو صفراوی بخاروں کے لئے کیسے مفید ہو سکتی ہے۔ البتہ بلغمی بخاروں کے لئے ضرور مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

چوتھی غلط فہمی یہ ہے کہ املی پیاس کو تسکین دیتی ہے یہ اس لئے کہ اس کو قاطع صفرا تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہم لکھ چکے ہیں کہ املی کا قاطع اور مخرج صفرا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جہاں تک پیاس کا تعلق ہے وہ بھی کبھی صفرا سے نہیں ہوتی بلکہ بلغم کی تیزی

راعصابی عضلاتی اسے کہتی ہے دوسرے الفاظ میں جب جسم میں کھاری پن بڑھ جاتا
ہے تو پیاس میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے برف کے استعمال سے پیاس
بڑھ جاتی ہے۔ اس کا علاج سوزش اعصاب کو ختم کرنا ہے، جو ترشی رطبی سودا سے ختم
ہو جاتی ہے۔ جو کہ ہم عضلاتی اعصابی کہتے ہیں جو ترشی اور املی کا مزاج ہے۔ اس سے دوران
خون اعصاب و دماغ میں تیز ہو جاتا ہے، جہاں یہ تحلیل ہو کر سوزش اعصاب ختم ہو جاتی
ہے۔ اور پیاس بجھ جاتی ہے۔ یہی پیاس کا راز اور علاج ہے عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے
یقینی طور پر مقوی قلب و مقوی معدہ اور مخرج لزوجت اور بلغم ہے۔
اسی طرح یہ امر بھی ذہن نشین کر لیں کہ تپ بھی جسم میں کھاری اثرات بڑھ جانے کی وجہ سے
آتی ہے اس کا باعث بھی بلغم کا بڑھ جانا ہے۔ جس کو ہم اعصابی عضلاتی تحریک کہتے
کا علاج بھی ترشی کے استعمال سے کیا جا سکتا ہے اس لئے املی تپ میں مفید ہے۔
تخم املی کے افعال و اثرات اور مزاج بھی وہی ہے جو املی کے ہیں یعنی عضلاتی اعصابی۔ لیکن
ترشی نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنے اثر میں بہت کم درجے ہے۔ البتہ سوختہ کرنے سے ان میں
کچھ قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کو زیادہ تر جسم کی تقویت اور حبس کے لئے استعمال کیا جاتا ہے
ان کے اندر غذائیت بھی پائی جاتی ہے۔

انجبار

تعارف:۔ ایک درخت کی جڑیں ہوتی ہیں۔ جو ملک شام میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ درخت تقریباً قد آدم ہوتا ہے شاخیں باریک ہوتی ہیں۔ جڑیں کھردری اور بے ڈھنگی ہوتی ہیں۔ جب اس کے پھول گر جاتے ہیں تو اس پر چھوٹے چھوٹے غلاف نمودار ہوتے ہیں جن میں باریک تخم بھرے ہوتے ہیں۔ علاج میں عام طور پر اس کی جڑیں یا اس کا چھلکا استعمال ہوتا ہے۔

رنگ:۔ جڑ سرخ سیاہی مائل اور پھول بھی سرخ ہوتے ہیں۔

ذائقہ:۔ ذائقہ پھیکا کسیلا ہوتا ہے۔

مزاج:۔ پہلے درجے میں خشک سرد ہوتا ہے بعض نے دوسرے درجے میں لکھا ہے۔
مقدار خوراک:۔ چھ ماشے۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی مقوی ہے یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن

ہے۔ کیمیاوی طور پر جسم میں گاڑھا پن پیدا کرتا ہے اور اخلاط میں سودا کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

خواص:۔ قابض۔ مغلظ رطوبات۔ مقوی معدہ اور رطوبات بندش خون۔ دافع جوش خون۔ مسکن صفرا اور حرارت۔

فوائد:۔ عام طور پر حکماء نے اس کے فوائد متضاد لکھے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس کی نہ تحقیق کی ہے اور نہ ہی سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اکثر سوداوی ادویہ اور اغذیہ کا یہی حال ہے۔

حکیم محمد کبیر الدین صاحب اپنی کتاب علم الادویہ نفیسی کے ترجمہ میں لکھتے ہیں "اسہال دموی۔ بول الدم۔ نفث الدم کثرت حیض اور جسم کے ہر حصہ سے سیلان خون کو روکنے کے کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ پرانے دستوں کے لئے بھی مستعمل ہے خواہ خونی ہوں خواہ غیر خونی۔ جراحیات سے سیلان خون کو روکنے کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہے۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جو دوا یا غذا جب کسی عضو سے خون کی آمد کو بند کر دے گی جس سے خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے یہ ناممکن ہے کہ ایک ہی دوا بندش خون بھی کرے اور حابس بھی ہو تو یہ ہو سکتا ہے کہ اپنی شدت سردی سے رطوبات کو گاڑھا کرے اور ان کا اخراج بند کر دے۔ اسی طرح اسہال اور زحیر دو مختلف امراض ہیں۔ دونوں کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ اسہال لانا زحیر کا علاج ہے۔ کیونکہ اسہال ہمیشہ سردی سے اور سوزش اعصاب سے آتے ہیں اور زحیر یعنی پیچش گرمی اور سوزش جگر سے ہوتی ہے اس لئے کوئی ایک دوا دونوں کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔

یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ خون ہمیشہ زحیر میں آتا ہے۔ اسہال میں نہیں آسکتا۔ اس لئے زحیر خونی تو ہو سکتی ہے۔ مگر اسہال دموی کبھی نہیں ہو سکتے۔

انجبار کو افعال میں حابس خون اور قابض لکھا ہے۔ جاننا چاہئے کہ حبس ہمیشہ رطوبات میں ہوتا ہے اور خون میں نہیں ہو سکتا ہے۔

یاد رکھیں کہ جس عضو سے خون آرہا ہو وہاں اگر حبس رطوبات کر دیا جائے تو خون کے آنے میں شدت ہو جائے گی۔ اسی طرح قبض میں رطوبات اور مواد تو رک سکتے ہیں۔ مگر خون نہیں رک سکتا۔ بلکہ قبض کی صورت میں زیادہ آتا ہے۔ بہرحال کسی دوا کے متضاد فوائد تسلیم کرنا علاج میں مشکل پیدا کر دیتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ جو ادویہ و اغذیہ خشک اور سرد ہوتی ہیں وہ جسم میں سودا پیدا کرتی

ہیں۔ سودا اپنی انتہائی سردی کی وجہ سے بلغم کو غلیظ کر دیتا ہے۔ جس سے ایک طرف تو رطوبات
جم جاتی ہیں اور دوسری طرف وہ خون کو وہاں سے واپس کر دیتی ہیں جس کو رادع کہتے ہیں
اس طرح دونوں عمل بیک وقت ہو جاتے ہیں۔

یہ بات بھی ذہن سے نکال دیں کہ سودا وہ خلط ہے جو جل چکی ہے۔ ایسا ہرگز نہیں
ہے۔ بلکہ سودا میں سردی کی شدت ہے جس کو ابھی تک گرمی کا کوئی اثر نہیں ملا ہے
یاد رکھیں کہ جلی ہوئی خلط رطوبات کو غلیظ نہیں کر سکتی کیونکہ جو ادویہ اور اغذیہ جل
چکی ہیں۔ ان کے اجزا منتشر ہو جاتے ہیں۔ منجمد نہیں رہ سکتے۔ وہ رطوبات کو کیسے غلیظ کر
سکتے ہیں اور خون کی تیزی کو کیسے روک سکتے ہیں۔

انجبار مقوی عضلات ہے اور اندرونی اور بیرونی طور پر اپنی سردی اور خشکی کی وجہ
سے تقویت کا باعث ہوتی ہے۔ رطوبات کو غلیظ کر کے خون میں تیزی کو روکتی ہے۔ اس کا
اثر تمام جسم پر پڑتا ہے۔ خون جسم کے کسی سے آ رہا ہو رک جاتا ہے۔ یہ خون ناک دہنہ۔ سینہ
و پیٹ اور پیشاب و پاخانہ کہیں سے بھی آ رہا ہو رک جاتا ہے۔ کھلانے کے علاوہ اگر بیرونی
طور پر بھی استعمال کیا جائے۔ تو بھی خون بند کر دیتا ہے۔ اگر عضلات چھلے بھی گئے ہوں تو بھی
اس کا لیپ مفید ہوتا ہے۔

چونکہ مقوی شے قابض ہوتی ہے اس لئے اندرونی اور بیرونی طور پر عضلات میں
تقویت کا باعث ہوتی ہے عضلات معدہ و امعاء کو تقویت دے کر قے و اسہال کو روکتی ہے
اور دیگر عضلات میں بھی تقویت اور انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔ میٹھے تیل میں ملا کر اس کی
مالش بھی عضلات میں تقویت دیتی ہے علم و فن طب میں یہ کثیر المنافع دوا خیال کی جاتی ہے
اس لئے کثیر الاستعمال ہے۔

انگور

تعارف:۔ عربی میں عنب۔ بنگالی میں داکھ اور انگریزی میں گریپ
کہتے ہیں۔ یہ ایک مشہور میوہ ہے جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے۔ انگور رنگت
و ذائقہ اور خصوصیت کے لحاظ سے کئی ایک قسم کا ہوتا ہے۔ رنگ کے لحاظ سے زرد۔ سبز اور
سیاہ رنگ میں پایا جاتا ہے۔ ذائقہ میں بہت میٹھا۔ کم میٹھا اور ترش ہوتا ہے۔ جس
انگور میں تخم نہ ہوں اور بہت میٹھا ہو وہ زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے۔ اس میں وزن کے لحاظ
سے بھی دو اقسام ہیں۔ ایک چھوٹا اور ایک بڑا حب ان کو خشک کر لیا جاتا ہے تو چھوٹے
کو کشمش اور بڑے کو منقی کہتے ہیں خشک ہونے پر یہ کئی سال تک خراب نہیں ہوتا۔

مقام پیدائش:۔ یہ عام طور پر علاقہ سرحد، بلوچستان، کشمیر، قندھار اور افغانستان میں پیدا ہوتا ہے۔ چمن کا انگور اپنی خصوصیت کے لحاظ سے خوش رنگ، شیریں اور لذیذ ہوتا ہے۔

رنگت اور ذائقہ:۔ رنگت اور ذائقہ کے لحاظ سے تین اقسام زرد، سبز اور سیاہ۔ ذائقہ میں شیریں۔ کم میٹھا اور ترش ہوتے ہیں۔ خام انگور سبز سخت اور انتہائی ترش ہوتا ہے۔ کشمش اور منقیٰ کا رنگ عام طور پر نسواری، سبز اور پیلا ہوتا ہے اور ذائقہ انگور کی قسم کے مطابق ہوتا ہے

مزاج:۔ تازہ شیریں گرم اور تر، خام سرد خشک۔ کشمش اور منقیٰ خشک گرم یعنی گرم ایک حصہ اور خشک دو حصے۔

افعال و اثرات:۔ تازہ شیریں غدی، خام عضلاتی اعصابی خشک عضلاتی غدی۔ کیمیاوی طور پر جسم میں حرارت اور صفراء پیدا کرتا ہے۔ مجموعی طور پر عضلات میں تحریک۔ غدد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل پیدا کرتا ہے۔

خواص:۔ مقوی قلب۔ ملین۔ مولد حرارت۔ مولد خون صالح، مشتہی مبہی اور جسم میں فربہی پیدا کرتا ہے۔ ایک انتہائی مقوی غذائی دوا ہے۔

فوائد:۔ انگور ایک قابل اعتماد غذائی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے دل میں انتہائی تحریک۔ اعصاب میں تقویت اور غدد میں حرارت پیدا ہوتی ہے۔ مسلسل استعمال سے دائمی قبض کا ہونا یقینی ہے۔ کشمش اور منقیٰ کے استعمال سے یہی اثرات زیادہ طاقت سے پیدا ہوتے ہیں۔ کشمش اور منقیٰ کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اگر بخار جسم کے اندر ہو تو ان کے استعمال سے بخار باہر آ جاتا ہے۔ اس سے جو شراب تیار کی جاتی ہے۔ وہ دنیا بھر میں بہترین قسم کی شراب شمار ہوتی ہے اور وہ اثرات کے لحاظ سے بھی وہی عمل رکھتی ہے جو کشمش اور منقیٰ کا ہے۔

اسلام میں شراب حرام ہے اور خصوصیت کے ساتھ انگور کی شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے کیونکہ شراب کے مسلسل استعمال سے خون میں کیمیاوی طور پر ایک ایسا زہر پیدا ہو جاتا ہے جس میں گوشت میں خمیر پیدا ہو جاتا ہے اور وہ پھول جاتا ہے۔ ایسی صورت میں شراب کے استعمال سے جسم میں گرمی پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ دل کی حرکت بالکل کمزور ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ انسان مر جاتا ہے۔

بہرحال انگور کشمش اور منقیٰ مقویات میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی طاقت کا اثر ہمیشہ کے لئے قائم رہتا ہے۔ ان کے استعمال سے نہ ہی جسم میں زہر پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی گوشت میں فساد پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی خون میں تعفن پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی خوراک ہے جو ہر کم

...ں دل کی تحریک، دماغ کی تقویت اور جگر کی حرارت کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے

اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔
اس کا سرکہ بھی تیار کیا جاتا ہے جو تمام سرکوں سے بہتر شمار ہوتا ہے۔ جس کے اثرات
خام انگور کے مطابق ہیں۔ یعنی عضلاتی اعصابی۔ غذا کے ساتھ سرکہ استعمال کرنا دل کی تقویت
کے لئے مفید ہے۔ یاد رکھیں کہ سرکہ میں غذائیت نہیں رہتی۔ صرف دوائیت ہوتی ہے۔ اس
کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ سکون قلب کے لئے مفید ہے۔

انار

تعارف:۔ عربی رمان۔ فارسی میں انار۔ سندھی میں داڑھو۔ بنگالی میں داڑم یا ڈالم اور انگریزی میں پومی گرینیٹ کہتے ہیں۔ ایک مشہور پھل ہے۔ اس کا پودا ۱۰ تا 15 فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اس کی ٹہنیاں اس قدر نازک ہوتی ہیں کہ وہ اس کے پھل کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتیں اور اکثر ٹوٹ جاتی ہیں یا جھک جاتی ہیں۔ اکثر باغات میں لگایا جاتا ہے ضروری پھلوں میں شمار ہوتا ہے۔

ذائقہ کے لحاظ سے یہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ شیریں۔ ترش اور کھٹ مٹھا تینوں استعمال ہوتے ہیں اور دوا کے طور پر ان کے علاوہ انار کا چھلکا، انار دانہ۔ گل انار اور انار کی چھال بھی استعمال ہوتی ہے۔ دوا کے طور پر تازہ انار اور اس کے رس کے علاوہ شربت انار اور رُب انار بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ وزن میں پاؤ سے نصف سیر تک ہوتا ہے۔

مقام پیدائش:۔ انار گرم موسم کا پھل ہے اور گرم علاقے میں پیدا ہوتا ہے۔ پاک و ہند میں اکثر مقامات پر پایا جاتا ہے۔ دیگر گرم علاقوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ بلکہ ایک عالمی پھل ہے قرآن حکیم میں بھی اس کا ذکر آیا ہے۔

رنگت اور ذائقہ:۔ انار کا چھلکا بھورا زردی مائل۔ گل انار سرخ۔ تازہ دانے سفید گلابی اور شوخ سرخ ہوتے ہیں۔ ذائقہ کے لحاظ سے چھلکا۔ چھال اور گل انار پھیکا تلخی مائل۔ تازہ دانے شیریں۔ ترش اور کھٹ مٹھے تین ذائقوں میں پایا جاتا ہے اور جن دانوں میں رس بھرا ہو اور دانے نرم ہوں وہ بہترین انار کہلاتا ہے۔

مزاج:۔ انار شیریں تر دوسرے درجے میں اور گرم پہلے درجے میں۔ انار ترش سرد دوسرے درجے میں اور پہلے درجے میں خشک ہوتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ آب انار نصف پاؤ سے نصف سیر تک چھلکا چھال اور گل انار ۲ ماشہ سے ۱ تولہ تک

افعال و اثرات:۔ انار شیریں اعصابی غدی مقوی۔ یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے۔ اسی طرح انار ترش عضلاتی اعصابی اور کھٹ مٹھا اعصابی غدی ہے کیمیاوی طور

پر خون میں کھاری پن پیدا ہوتا ہے اور اخلاط میں بلغم کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔

خواص:۔ انار شیریں مفرح قلب، مقوی اعصاب، دافع سوزش جگر و گردے۔ مدر بول اور مخرج صفرا۔ بندش خون بواسیر، بول الدم، قے الدم، تکسیر و زحیر خونی نیز دافع جریانات غدد، خصوصاً تپ دق میں بے حد مفید ہے۔ انار ترش مقوی معدہ و امعاء اور قلب، دافع سوزش جگر اور گردے۔ مدر بول۔ چھال و چھلکا اور گل انار مقوی معدہ و امعاء دافع کرم امعاء اور اسہال مزمن کے لئے اچھی قابض مقوی دوا ہیں۔

فوائد:۔ قرآن حکیم میں انار کو جنت کا پھل کہا گیا ہے۔ اگرچہ اس انار کو جنت کے انار سے کوئی مناسبت نہیں ہے تاہم ایک مشابہت ضرور ہے۔ قرآن حکیم نے جن اشیاء کو بیان کیا ہے ان کے خواص و فوائد اور افعال و اثرات کا ضرور پتہ چلتا ہے۔

سورہ رحمٰن میں انار کے متعلق اس طرح ذکر ہے فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ اس آیت کریمہ میں رمان کو پھل لکھا ہے۔ پہلے نخل کا ذکر ہے۔ بعد میں رمان کا ذکر ہے۔ اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نخل کا موسم آتا ہے اور پھر رمان کا موسم آتا ہے۔ اسی طرح اگر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اگر نخل کے کثرت استعمال سے جو خراب اور تکلیف دہ علامات جسم انسان میں پیدا ہوتی ہیں۔ یعنی سوزش بول، زحیر خونی۔ گھبراہٹ قلب وغیرہ، ان علامات کے لئے رمان کو استعمال کیا جائے تو ان کو یقینی آرام کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ گویا نخل اور رمان کو پہلے اور بعد میں استعمال کر کے دونوں کے خواص و فوائد کو بیان کر رہا ہے۔ پھر دونوں کو نعمت کہا ہے۔ ویسے بھی اس دنیا میں ہر شے نعمت ہے اور ساتھ ہی جن و انس دونوں کو تاکید کہا ہے کہ "تم اللہ تعالیٰ کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے"۔

ان خواص و فوائد سے زیادہ بہتر انار کے افعال و اثرات کیا ہو سکتے ہیں۔ یہاں یہ امر بھی ذہن نشین کر لیں کہ انار کے تمام اجزاء اپنے افعال و اثرات میں بہت حد تک ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ البتہ بنیادی تحریکات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

ب۔ باجرہ

نام:۔ عربی جاورس۔ فارسی گاورس۔ گجراتی باجرو۔ سندھی باجھری۔ سنسکرت ساجک۔ پنجابی باجری۔ انگریزی سپکڈ ملٹ۔

تعارف:۔ باریک باریک مثل موتی کے گول دانے ہوتے ہیں۔ اس کا پودا چار سے ۹ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ جوار کے پودے کی طرح پوریاں ہوتی ہیں۔ ہر پوری کے اختتام پر ایک

گانٹھ ہوتی ہے۔ گانٹھ کی جگہ سے تقریباً ڈیڑھ فٹ لمبے تپتے شل جوار کے ہوتے ہیں لیکن ان سے چوڑائی میں قدرے کم ہوتے ہیں۔ پودے کے سرے پر ایک یا دو بٹے نکلتے ہیں۔ جن پر بورا چڑھا ہوتا ہے۔ بٹے پر اس وقت تک بورا چڑھا رہتا ہے۔ جب تک سٹہ میں دانے پک کر پختہ نہیں ہو جاتے۔ یہی دانے بطور غذا استعمال کئے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ سستا ہوتا ہے۔ اس لئے غریب لوگ اسے بطور غذا بہت کھاتے ہیں۔ سردیوں میں تو شاید کوئی امیر یا غریب گھر ایسا ہو جہاں باجرہ استعمال نہ کیا جائے۔ اسے بڑی چاہت کے ساتھ لوگ کھاتے ہیں۔

مقام پیدائش:۔ ہندو پاکستان میں کثرت سے کاشت کیا جاتا ہے۔

رنگ:۔ بھورا۔ **ذائقہ:**۔ پھیکا۔ **مزاج:**۔ عضلاتی اعصابی (سرد خشک)

مقدار خوراک:۔ بقدر ہضم۔

افعال و اثرات:۔ محرک عضلات۔ محلل اعصاب۔ مسکن جگر۔ مولد سودا و ریاح۔ قاطع بلغم۔ اور خشک و قابض ہے۔ مجوف رطوبات ہے۔

خواص و فوائد:۔ قابض و دیر ہضم ہے۔ قاطع بلغم و مجوف رطوبات ہونے کی وجہ سے رطوبات زائدہ کو خشک کرتا ہے۔ چونکہ قابض و خشک ہے اس لئے خسرہ و موتی جھارا کے دانے نکالنے کے لئے مریض کو باجرہ کی روٹی کھلاتے ہیں۔

چونکہ محرک عضلات محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ ایسے دست جن میں غذا کچی و غیر ہضم اخراج پاتی ہو یا سنگرہنی کی شکایت ہو تو باجرہ بطور غذا اعلیٰ درجے کی غذائے دوائی ہے۔ چونکہ اس میں حرارت بہت ہی کم ہوتی ہے اس لئے یہ دیر ہضم اور نفاخ ہے۔ کمزور و ناتواں اعصابی مریضوں کے لئے اس کی کھچڑی نعمت غیر مترقبہ ہے۔ سرکہ میں اس کا آٹا گوندھ کر اس کی روٹی پکا کر بلغمی اورام پر باندھتے ہیں۔

چونکہ مولد سودا ہے۔ اس لئے بلغمی امراض خصوصاً آتشک، کالی کھانسی۔ چیچک و خسرہ۔ زکام چھینکیں آنا۔ کثرت بول اور مانع اسقاط جنین ہے۔ خون میں رطوبات کم کر کے غلظت پیدا کرتا ہے۔ جس سے ضعف عضلات کم ہو کر طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

یادداشت:۔ بعض لوگ اسے گرم خشک مانتے ہیں لیکن یاد رکھیں کہ جو چیز مولد ریاح و سودا ہو وہ گرم خشک نہیں ہو سکتی۔ دوسرے چونکہ باجرہ خون میں غلظت پیدا کرتا ہے لیکن گرم خشک دوا خون میں لطافت پیدا کرتی ہے اس لئے باجرہ سرد خشک ہے نہ کہ گرم خشک۔

بارتنگ (تخم)

نام:۔ عربی۔ بزر لسان الحمل (فارسی) تخم بارتنگ (انگریزی) سیڈز آف پلانٹیگو میجر۔

تعارف :۔ ایک بوٹی ہے جس کے پتے بکری کی زبان کے مشابہ ہوتے ہیں جو سبز بارتنگ کے نام سے مستعمل ہیں۔ اس کا پودا ایک گز تک لمبا ہوتا ہے۔ اس کا جھکاؤ عام طور پر زمین کی طرف ہوتا ہے ٹہنیوں پر زرد رنگ کے پھول نکلتے ہیں۔ انہی پھولوں کے مکمل ہونے کے بعد سیاہ رنگ کے گول بنفشی مائل بیج نکلتے ہیں۔ جو تخم بارتنگ کے نام سے مشہور ہیں۔ اس کی جڑ بھی دوا کے طور پر مستعمل ہے۔

رنگ :۔ برگ سبز۔ تخم سیاہی مائل۔ ذائقہ :۔ تلخ۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

مقدار خوراک :۔ آب بارتنگ ۵ تولہ سے ۷ تولہ تک۔ تخم بارتنگ ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک۔ جڑ ۷ ماشہ

افعال و اثرات :۔ محرک عضلات محلل اعصاب۔ مسکن غدد کیمیائی طور پر خون میں ٹھنڈک پیدا کرنے کے علاوہ سودا کی زیادتی کرتا ہے۔

خواص و فوائد :۔ یہ جوہر ارضی ومائی سے مرکب ہے۔ بہ سبب مائی کے تبرید کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ بارتنگ اپنے اس جوہر مائی کی وجہ سے تبرید کے ساتھ مسکن درد، حابس خون۔ نفث الدم بول الدم اور نکسیر کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جوہر ارضی بھی بہت پایا جاتا ہے اس لئے یہ قابض و حابس بھی ہے۔

باکلہ

نام :۔ (عربی) باکلہ (فارسی) باکلہ (سندھی) چونرا (انگریزی) PHYSASTICA MATUS SEMINA۔

تعارف :۔ مشہور عام چیز ہے۔ اس کی پھلی کے اندر سے چار پانچ دانے نکلتے ہیں جو چنے کے دانے سے قدرے بڑے ہوتے ہیں۔ اس کے اوپر سیاہ غلاف ہوتا ہے۔ اندر سے مغز سفید ہوتا ہے۔ پوست مانند لوبیا کے ہوتا ہے۔

رنگ :۔ سیاہ۔ ذائقہ :۔ پھیکا۔ مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

مقدار خوراک :۔ بقدر ہضم۔ غذائے دوائی ہے۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں غلظت اور سودا بڑھاتا ہے۔ ریاح کا اخراج بڑھا کر نفخ پیدا کرتا ہے۔

خواص و فوائد :۔ قابض، مغلظ رطوبات۔ دافع جوشش خون۔ مسکن صفرا و حرارت ہے۔ قابض ہونے کی وجہ سے دستوں کو روکتا ہے۔

یاد رکھیں کہ جو دوا نفاخ و محرک عضلات ہے۔ وہی دوا مقوی باہ و ممسک ہوتی ہے۔ چونکہ باکلہ کے بھی یہی افعال و اثرات ہیں اس لئے یہ بھی قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔ اسے بطور غذا پکا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ نفخ پیدا کرتا ہے۔ منفث بلغم ہونے کی وجہ سے بلغمی کھانسی کو تسکین

دیتا ہے۔ درموں کو پکانے کے لئے بطور پلٹس وضماد استعمال کرتے ہیں چہرے کی سیاہی کیل اور سیاہ داغوں کے لئے بطور ابٹن استعمال کیا جاتا ہے۔ عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے کمنظ مالا کے لئے مفید ہے (غیر سمی)

یادداشت:۔ خواص الاشیاء کی کتب میں تازہ باکلہ کو سرد درجہ اول اور تر درجہ دوم میں لکھا ہے اور خشک باکلہ سرد درجہ اول اور خشک درجہ دوم میں لکھا ہے۔ ساتھ ہی لکھا ہے کہ جب تازہ باکلہ پکا کر کھایا جائے تو پیٹ میں نفخ پیدا کرتا ہے۔

یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ جو شے مولد ریاح ہو وہ سرد تر نہیں ہو سکتی بلکہ سرد خشک مزاج کی حامل ہوگی اور یہی اس کا مزاج ہوگا۔ اس لئے باکلہ تازہ ہو یا خشک دونوں کا مزاج سرد خشک ہی ہوگا۔ دونوں میں صرف مدارج کا فرق ہوگا۔

باکلہ کا مصلح روغن بادام لکھا ہے جو ہر لحاظ سے غلط ہے۔ کیونکہ عضلاتی اعصابی ادویہ کی اصلاح ہمیشہ عضلاتی غدی ادویہ ہی کر سکتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں سودا کی سردی خشکی صفرا کی آمیزش سے خشکی گرمی میں ہی تبدیل ہوگی جو فطری طریق علاج ہوگا۔ اس لئے باکلہ کا مصلح روغن بادام غلط ہے۔ بلکہ عضلاتی غدی تمام ادویہ باکلہ کی مصلح ہیں۔

بال

نام:۔ عربی شعر (فارسی) موئے (سندھی) وار (سنسکرت) کیش (انگریزی) ہیئرز

تعارف:۔ انسان اور حیوان کے بال مشہور عام ہیں۔

رنگ:۔ سیاہ۔ سفید اور سرخ۔ مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

مقدار خوراک:۔ کھلائے نہیں جاتے۔ مرہموں وغیرہ کے کام آتے ہیں۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی محرک، غدی مسکن اور اعصابی محلل ہیں۔

خواص و فوائد:۔ مجفف قروح اور حابس رطوبات ہیں۔ جلا کر راکھ زخموں پر لگاتے ہیں۔ منہ آنے کو مفید ہیں۔ بشرطیکہ ہمراہ شہد استعمال کریں۔

مرداسنگ کے ہمراہ تنہ خارش کے لئے مفید ہیں۔ مسکن غدد ہونے کی وجہ سے پیس کر کانچ پر لگانے سے کانچ باہر نکلنا بند ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جلے ہوئے مقام پر لگانے سے تسکین دیتے ہیں۔

بانس

نام:۔ عربی قصب۔ فارسی نے۔ سندھی بونس۔ گجراتی بانش بنگالی دانس۔ سنسکرت ونش۔ انگریزی بمبو۔ مرہٹی ویلو

تعارف:۔ بانس کئی قسم کا ہوتا ہے۔ مثلاً مجفف۔ غیر مجفف۔ عصمت۔ آجامی اور غیر آجامی۔ مجفف سب اقسام میں بہتر سمجھا جاتا ہے۔ بانس زیادہ تر پانی کے کنارے آبدار زمین یعنی نمناک جگہ پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے جوڑ اونچے اور گرہیں ایک دوسرے سے دور ہوتی ہیں۔

اس کو نئے آچی کہتے ہیں اس لئے کہ یہ جزیرہ آچی سے آتا ہے۔ اس کی قلم بنائی جاتی ہے
ہر قسم کا بانس سخت۔ خوشی جوہر و خوش رنگ۔ سیاہی مائل سرخ یا قدرے سفید
بے ریشہ اور سیدھا ہوتا ہے جو ٹیڑھا ہو وہ بعد میں سیدھا کیا جاتا ہے۔ پھر اس کے
دستے باندھ کر بازار میں برائے فروخت بھیج دیا جاتا ہے۔ ناکارہ بانس جلانے کے کام آتا ہے۔

رنگ:۔ تازہ سبز۔ خشک سرخ سفیدی مائل بھورا۔

ذائقہ:۔ پھیکا اور قدرے تلخی مائل۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ خشک سرد۔

مقام پیدائش:۔ راوی کے مشرقی جانب کانگڑہ۔ ہوشیار پور، ہندوستان میں، مشرقی
پاکستان اور مغربی بنگال کے جزیرہ آچی میں عام پیدا ہوتا ہے۔

افعال و اثرات:۔ بانس عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے رطوبات فاضلہ کو کم کر کے
خون کا دباؤ بڑھا دیتا ہے۔ اس کی کونپلوں یا جڑ کا جوشاندہ بندش حیض و نفاس کو کھول
دیتا ہے۔ ایسی چھپاکی جو رات کے وقت اٹھتی ہو اس کے جوشاندے کو پلانے اور نہلانے سے
چند دن میں کلی طور پر آرام آجاتا ہے۔ اس کی جڑ کسی قدر مخرش ہے اس لئے اس کی جڑ کا
سفوف چیچک کے داغوں کو دور کرنے کے لئے بہترین چیز ہے۔ شہد میں ملا کر بطور لعوق
بلغمی کھانسی میں فائدہ مند ہے۔

چونکہ حابس رطوبات ہے اس لئے ایسے اشخاص جن کے دانت رطوبات و ریشہ
سے ہلنے لگ گئے ہوں یا رطوبات کی زیادتی سے درد کرتے ہوں تو اس کی جڑ کا جلایا ہوا
راکھ بطور منجن استعمال کرنے سے دانتوں کو مضبوط اور درد کو روک دیتا ہے۔ انتہائی سرد ہونے
کی وجہ سے نفث الدم کے لئے بھی مفید ہے۔ بانس کے شگوفہ کا ضماد بچھو کے کاٹے ہوئے
مقام پر لگانے سے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

اس کی کونپلوں کا اچار بھی بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔

برف

نام:۔ عربی ثلج۔ فارسی یخ۔ انگریزی آئس۔

تعارف:۔ مشہور عام ہے جب پانی انتہائی سردی سے جم جاتا ہے تو برف
کہلاتا ہے۔ برف دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک قدرتی۔ دوسری مصنوعی۔

رنگ:۔ سفید۔ نیلگوں۔ چمکدار۔

ذائقہ:۔ پھیکا۔ مفضل از خوراک:۔ حسب منشاء۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی یعنی عضلاتی محرک اعصابی محلل اور غدد میں انتہائی تسکین پیدا کرتی ہے۔

افعال و اثرات :۔ مخدر و مسکن یعنی جس مقام پر بھی لگائی جائے ۔ اس مقام کو کچھ دیر بعد بے حس اور سن کر دیتی ہے۔ جس مقام پر برف لگائی جائے چونکہ وہاں جگہ انتہائی سرد ہو جاتی ہے جس کے رفع کرنے کے لئے طبیعت مدبرہ بدن وہاں دوران خون تیز کر دیتی ہے۔ لہٰذا وہ جگہ سرخ ہو جاتی ہے اور اندرونی طور پر جلن محسوس ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی بچے کو برف پکڑائی جائے تو وہ یہی کہتا ہے کہ جلدی پکڑو میرے ہاتھ جل رہے ہیں۔

استعمال و فوائد :۔ برف میں چونکہ انتہائی سردی ہوتی ہے اس لئے جب بھی کسی مریض کو نکسیر کا عارضہ ہو سر پر برف لگائی جاتی ہے جس سے شریانوں میں انتہائی سکیڑ ہو کر فوراً خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ برف کا چوسنا قئی و متلی کو روکتا ہے۔ گرمی کی پیاس کو تسکین دیتی ہے۔ گرمی کے بخار کو بھی تسکین دیتی ہے۔ بخار کو تیز نہیں ہونے دیتی۔ اکثر حکماء تیز بخار میں جب سرسام کا خوف ہو، مریض کے سر پر برف رکھواتے ہیں۔

گرمی کے موسم میں جب گرمی کی شدت سے منہ خشک ہو رہا ہو۔ دل گھٹنا شروع ہو جاتا ہے اور پیاس کی شدت ہو تو برف آب حیات کا کام کرتی ہے۔

اس کے برعکس سردیوں میں اور سرد مزاج والوں اور بوڑھوں کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں۔ کیونکہ ان میں سردی پہلے ہی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے اعصاب سن ہو جاتے ہیں۔ تمام جسم میں درد ہونے لگتے ہیں۔ معدہ اور غذائی اعضاء سرد ہو کر ہضم کا فعل چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر انہیں پیاس لگ رہی ہو تو برف کے استعمال سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً نمونیہ کے مریض کو شدید پیاس ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے ایک طرف پیاس میں شدت ہو جاتی ہے اور دوسری طرف پھیپھڑوں کے اندر درد میں شدت ہو جاتی ہے جو موت کا سبب بن سکتی ہے۔ برف کا چبا کر کھانا دانتوں کو نقصان دیتا ہے۔

جب اتفاقی طور سے جونک حلق میں اٹک جائے یا چمٹ جائے تو برف کی چھوٹی سی ٹکڑی جونک کے ساتھ لگانے سے جونک فوراً اپنا منہ ڈھیلا کر دیتی ہے اور خارج ہو جاتی ہے۔

بڑھل (ڈھیو)

نام :۔ مرہٹی وٹار بھی۔ بنگالی ہانیالہ۔ گجراتی تھیچ۔ سنسکرت مکوچ انگریزی۔ آرٹو کارپس کوچا۔

تعارف :۔ مشہور و عام درخت ہے۔ اس کا پھل ناشپاتی کے برابر ہوتا ہے۔ یہ پھل بیرونی طور پر یکساں اور ہموار ہونے کی بجائے کہیں ابھرے ہوئے اور کہیں سے پچکے ہوئے ہوتے ہیں۔ پتے بادام کے درخت کے پتوں سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔ بلندی اور جسامت کے لحاظ سے بہت بڑا درخت ہوتا ہے۔

رنگ:۔ پتے سبز۔ گودا سرخ و سفید۔ کچا پھل سبز پکنے پر سرخ سبزی مائل۔ پھول زرد۔
ذائقہ:۔ شیریں ترشی مائل۔ مزاج۔ عضلاتی اعصابی۔
مقام پیدائش:۔ دہلی ریوبی کے باغات اور ضلع ہوشیار پور (مشرقی پنجاب) اس کی کثرت پیدائش چنت پرنی دیوی کے تیرتھ پر ہوتی ہے۔
افعال و اثرات:۔ محرک قلب۔ محلل دماغ اور مسکن جگر ہے۔ مولد ریاح اور دیر ہضم ہے۔
خواص و فوائد:۔ چونکہ پختہ کی نسبت کچے پھل میں حرارت انتہائی کم ہوتی ہے اس لئے یہ بے انتہا نفخ پیدا کرتا ہے اور دیر ہضم اور ثقیل ہے۔

جونہی پختگی حاصل کرتا ہے تو اس میں قدرے حرارت کا اثر بڑھ جاتا ہے۔ اس وقت نفخ کم پیدا کرتا ہے۔ بلغم کو خشک کر کے کم کرتا ہے۔ مسکن جگر ہونے کی وجہ سے صفراکی پیدائش روک دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکماء اسے دافع صفرا تسلیم کیا جاتا ہے حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ اعصابی ادویہ ہی دافع صفرا ہو سکتی ہیں جو صفرا خارج کرتی ہیں۔

اس کے بیج ملین اثر رکھتے ہیں۔ چونکہ اس کا پھل عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے ترش بھی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا اچار بھی بنایا جاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی ادویہ کا ہی اچار بنایا جاتا ہے۔ مثلاً لیموں کا اچار۔ مرچ کا اچار۔ ڈیلوں کا اچار۔ گلگل کا اچار۔ کیکر کے تازہ پھل کا اچار۔ آم کا اچار وغیرہ۔

یادداشت:۔ بڑھل کا مزاج اس کے افعال و اثرات اور خواص سے بالکل الٹ لکھا گیا ہے جب یہ بات تسلیم ہے کہ اس کا ذائقہ ترش ہے۔ یہ بے انتہا نفاخ اور مولد ریاح ہے تو پھر یہ سرد تر یا تر گرم کیسے ہو سکتا ہے۔ لہذا ان افعال و اثرات کی وجہ سے اس کا مزاج سرد خشک ہے جب پختہ ہو جاتا ہے تو قدرے حرارت آنے سے عضلاتی غدی بن جاتا ہے

بسد

نام:۔ عربی ناشف۔ سندھی۔ پاڑ مرجان۔ فارسی کا مد مرجان خرو سک بنگالی۔ پلا مینگا پونوریس۔

تعارف:۔ یہ دوا سرخ شنگرفی رنگ کے سوراخ دار بھیڑوں کے چھتہ کی مانند ہوتی ہے۔ بیخ مرجان کی مشابہت سے لالچی دکاندار دھوکہ سے ایک دوسری کی جگہ دے دیتے ہیں لیکن حقیقت میں مونگے (گھونگے) کی جڑ نہیں ہے بلکہ ایک قسم کا پتھر ہے۔
رنگ:۔ سرخ رنگ کا ایک خانہ دار پتھر ہے۔ ذائقہ:۔ پھیکا
مقام پیدائش:۔ سمندر کے کنارے۔ فرانس، یمن۔ مالدیپ کے ساحلی علاقے۔
بدل:۔ خرائن۔ ہڑتال گئودنتی اور گیرو۔

مزاج :- عضلاتی اعصابی۔

مصلح :- عضلاتی غدی ادویہ۔

افعال و اثرات :- محرک قلب۔ محلل دماغ۔ مسکن جگر ہے۔

خواص و فوائد :- مقوی قلب۔ قابض و حابس الدم ہے۔ دماغ میں رطوبت خشک اور خارج کر کے مقوی دماغ کی صورت پیدا کرتا ہے۔

چونکہ عضلاتی اعصابی ہے اور انتہائی سرد خشک ہے۔ اس لئے وقتی طور پر ہر قسم کے اعضاء سے خون کا اخراج بند کرتا ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ ادویہ چاہے عضلاتی اعصابی ہوں چاہے عضلاتی غدی دونوں کے استعمال سے خون کے اخراج میں زیادتی ہوتی ہے۔ کیونکہ خون صرف اسی وقت آسکتا ہے جب جسم میں رطوبات کی کمی ہو اور خشکی بڑھ کر زخم ہو جائیں اور ان کا علاج خشکی کو کم کر کے رطوبات بڑھانا ہے۔ لیکن اس کے استعمال سے خون کا اخراج وقتی طور پر بند ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ بسد انتہائی سرد خشک ہونے کی وجہ سے وقتی طور پر شریانوں میں سکیڑ پیدا کر کے ان کا منہ بند کر دیتا ہے۔ اگر طبیعت میں طاقت آ جائے تو دوبارہ خون نہیں آتا ورنہ اس کے دوران استعمال میں بھی خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔

حابس رطوبات ہونے کی وجہ سے اسے آنکھوں میں لگانے کے لئے نزول الماء، سوزش و سرخی چشم اور آشوب چشم میں بطور سرمہ استعمال کیا جاتا ہے۔

دانتوں میں اگر ریشہ و رطوبات سے درد ہونے لگے یا دانت ہلنے لگیں تو اس کو مسوڑھوں پر لگاتے ہیں۔ محرک قلب ہونے کی وجہ سے ضعف قلب میں اعلیٰ درجے کی دوا ہے۔

مقوی قلب

ھوالشافی :- بسد اتولہ۔ خون سیاؤشاں اتولہ۔ گیرو اتولہ

ترکیب تیاری :- بسد کا کشتہ کر کے یا ایسے ہی اگر باریک مثل میدہ ہو سکے تو باریک کر کے دوسری ادویہ کے سفوف میں شامل کر لیں۔

مقدار خوراک :- ا ماشہ سے ۲ ماشہ تک۔

افعال و اثرات :- ہر قسم کے خون کے اخراج کو فوراً روکتا ہے۔ محرک قلب ہے۔ دل کو طاقت دیتا ہے۔ بچوں کے ہرے پیلے دستوں کو بھی روکتا ہے۔ عضلاتی اعصابی ہے۔

سرمہ برائے نزول الماء

ھوالشافی :- بسد اتولہ۔ سرمہ سیاہ اتولہ۔ ہلیلہ سیاہ اتولہ۔ نیلا توتیا ارتی۔

ترکیب تیاری :- تمام ادویہ کو کئی دن کھرل میں عرق اجوائن ملا کر رگڑیں جب ایک پاؤ عرق

اجوائن ختم ہو جائے تو خشک کر کے شیشی میں محفوظ کر لیں۔ سرمہ برائے نزول الماء تیار ہے۔

فوائد:۔ آنکھوں سے پانی آنے کے لئے مفید ہے

یادداشت:۔ لبسد کی مصلح دوا ادویہ کتیرا اور طباشیر لکھی ہیں جو دونوں غلط ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ اگر طباشیر سرد خشک ہے تو کتیرا سرد تر ہے۔ دونوں مختلف مزاج کی ادویہ ایک دوا کی کیسے مصلح ہو سکتی ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر لبسد کا مزاج سرد خشک ہے تو طباشیر بھی بذات خود سرد خشک ہے۔ پھر ایک سرد خشک دوا دوسری سرد خشک دوا کی کیسے مصلح ہو سکتی ہے، اس لئے طباشیر اور کتیرا البسد کی مصلح نہیں ہیں۔ ہاں عضلاتی غدی ادویہ لبسد کی مصلح ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ ان میں سردی کی نسبت گرمی کا اثر غالب ہے۔

بلادر

نام:۔ عربی حب الفہم، حب القلب۔ ہندی بھلاواں۔ بنگلہ بھلایا بھیلوہ۔ مرہٹی بیبا۔ گجراتی بھلاماں۔ سنسکرت بھلاتک۔ انگریزی۔ مارکنگ نٹ۔

تعارف:۔ ایک پہاڑی درخت کا پھل ہے جو بیر کے برابر ہوتا ہے۔ اس کے سر پر ایک ٹوپی ہوتی ہے جس کو کلاہ بلادر کہتے ہیں۔ بلادر کو دبانے سے شہد کی مانند سیاہ رنگ کی گاڑھی رطوبت نکلتی ہے جس کو عسل بلادر کہتے ہیں۔ یہ پھل کسی قدر گول، چپٹا سا پرندے کے دل کی مانند ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو عربی میں حب القلب کہتے ہیں۔

رنگ:۔ باہر سے سیاہ اور اندر سے مغز سفید ہوتا ہے۔

ذائقہ:۔ تلخ اور بدمزہ ہوتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ مغز بلادر ایک رتی سے دو رتی تک۔ شہد بلادر نصف چاول سے ایک چاول تک ہمراہ مکھن۔

مقام پیدائش:۔ یہ درخت ستلج سے سکم تک۔ ہمالیہ اور کئی پہاڑی علاقوں پر خصوصاً مشرقی پاکستان میں پہاڑی و خشک علاقوں میں عام پایا جاتا ہے۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات:۔ محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں سودا کی پیدائش بڑھا دیتا ہے۔

خواص و فوائد:۔ عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے دافع امراض بلغمی۔ خنازیر۔ مرگی عصبی امراض کے لئے اعلیٰ درجے کی دوا ہے۔ چونکہ سرد خشک ہے لہٰذا سنگرہنی کے لئے بھروسہ کی دوا ہے۔ بلغمی دمہ میں مناسب مقدار میں استعمال کرنے سے خاطر خواہ فائدہ کرتا ہے۔

اگر زیادہ مقدار میں جلد پر لگایا جائے تو وہ مقام بہت جلد سرخ ہو جاتا ہے۔ وہاں پر خارش پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر اس کا دھواں جسم پر لگ جائے تو بھی جسم پر ورم آجاتا ہے۔ خصیے بڑھ کر بڑے بڑے ہو جاتے ہیں۔

بھلاوہ کے ان افعال واثرات کی وجہ سے اسے برص، بہق اور ایسی چھپاکی جو بلغمی اثرات سے ہوا کرتی ہو یا شام کے وقت دورہ کرتی ہو کے لئے بلادر کا اندرونی و بیرونی استعمال بے حد فائدہ مند ہے۔ آتشک کے زخموں کے بند کرنے کے لئے بے ضرر ہے۔ جسم میں فاضل بلغمی رطوبات ختم کر کے حافظہ کو تیز کرتا ہے۔

چونکہ جگر و غدد میں انتہائی تسکین پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا جگر و غدد میں سکون پیدا کر کے غدی زہروں کو بڑھنے سے روکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے درد کو فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ چونکہ کبدی نظام میں تحلیل پیدا نہیں کرسکتا اس لئے جگر کی بیماریوں کو مستقل طور پر دور نہیں کرسکتا بلکہ عارضی طور پر روکتا ہے۔ البتہ جو علامات عارضی اندرونی ہوتی ہیں ان کے لئے ضرور مفید ہے۔

یاد رکھیں کہ علاج بھی دو طریقوں سے ہی کیا جاتا ہے (۱) جس عضو کے فعل میں تیزی ہو اس میں تسکین پیدا کر دی جائے (۲) محرک عضو میں تحلیل پیدا کر دی جائے۔ اول طریقہ سے عارضی طور پر علامات مرض رکتی ہیں اور دوم طریقہ سے مرض ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔

اول طریق علاج ایلوپیتھی نے اپنا رکھا ہے۔ جونہی کوئی مریض آیا اس نے جو بھی علامت بیان کی اسے فوراً مسکنات و مخدرات دے کر دبا دیا جاتا ہے۔ جو مستقل شفا کے معاملے میں بالکل ناکام ہے۔

دوسرا طریق علاج طب یونانی، ایورویدک اور نظریہ مفرد اعضاء نے اپنایا ہے۔ جس کا نظریہ ہی یہ ہے کہ سوزش کے مقام پر تحلیل کر کے سوزش کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے یہ لازمی امر ہے کہ سوزش چاہے نئی ہو یا پرانی ہمیشہ آہستہ آہستہ ہی ختم ہوا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طب یونانی و دیسی طریق علاج کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ ان طریقہ علاج میں شفا دیر سے تو حاصل ہوتی ہے لیکن مرض جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ یہی طریقہ علاج نظریہ مفرد اعضاء کی بنیاد ہے۔

چونکہ اس کی ذرا سی مقدار زیادہ استعمال کرنے سے زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا اطبائے حاذقین نے اس کے نقصانات سے بچنے کے لئے اس کے استعمال کے کئی طریقے ایجاد کئے ہیں۔ کسی نے بھلاوہ کو آموں میں ڈال کر اور اوپر سے باندھ کر اور مرتبان میں

بند کر کے چھ چھ ماہ راروڑی (کھاد) میں دبا دیا پھر اسے کوپیس کر استعمال کیا۔ کسی نے بلادر کو کوٹ کر بطور کھاد میتھی میں ڈال دیا اور میتھی تیار ہونے پر بطور ساگ گوشت کے ساتھ استعمال کیا ہے اور کسی نے بلادر کو چھاچھ میں مدبر کرنا ضروری قرار دیا۔

لیکن کسی نے جس طریقے سے بھی اس کو استعمال کیا اس کی مقدار ہمیشہ زیادہ رکھی۔ جس سے نقصان اٹھایا پھر نئے نئے طریقے ایجاد کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن مقدار خوراک کم کرنے کی طرف کسی نے توجہ نہیں دی۔ ورنہ میرے خیال میں اگر اس کو مناسب مقدار میں استعمال کیا جائے تو اسے مدبر وغیرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرے ایسے موقع پر استعمال کیا جائے۔ جہاں اس کی ضرورت ہے تو کوئی نقصان نہیں دے گا۔ نقصان ہمیشہ اسی وقت ہوتا ہے جب کسی دوا کو بغیر ضرورت استعمال کیا جائے۔ یا اس کا وزن زیادہ ہو۔

بلادر کا مزاج ہر مصنف نے گرم خشک لکھا ہے۔ لیکن اس کے افعال واثرات کے مطابق مزاج قائم نہیں کیا۔ جبکہ بلادر بلغمی وعصبی امراض کے لئے مفید ہے۔ دوسرے مقوی قلب مولد سودا و رباح ہے تو اس کا مزاج سوداوی (سرد خشک) تسلیم کرنا چاہئے تھا نہ کہ گرم خشک جو کہ صفرا کا مزاج ہے۔

بلادر کا انتہائی سیاہی مائل ہونا بھی سودا کی دلیل ہے۔ لہذا اس کا مزاج عضلاتی اعصابی ہونا چاہئے۔ اسی طرح بلادر بالکل حیوان کے قلب کی مانند ہے۔ جس کا اپنا مزاج سوداوی ہے۔ بلادر کے استعمال سے صفرا کی بجائے سودا پیدا ہوتا ہے جو ہمارا اپنا ذاتی مشاہدہ ہے اور فاضل حکماء کے لکھے ہوئے افعال کے مطابق صحیح ہے۔ لہذا بلادر کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے جہاں تک اس کے مفرح و منعش ہونے کا تعلق ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ اس میں انتہائی سردی خشکی ہے۔ جس طرح برف کے استعمال سے دوران خون اس جگہ زیادہ آجاتا ہے جس جگہ برف لگائی جاتی ہے۔ لیکن اگر برف مسلسل لگی رہے تو وہاں انتہائی سکیڑ سے زخم بھی ہو جاتا ہے۔ بلکہ ایک ایسی قسم کی برف بھی پائی جاتی ہے جسے چھونے ہی زخم ہو جاتے ہیں اگر ہم اسے بھی مفرح ہونے کی وجہ سے گرم تسلیم کر لیں تو یہ ہمارا اپنا فیصلہ ہوگا طبی اصولی و قانونی نہیں ہوگا۔

بلادر کے سرد خشک ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس کے زہریلے اثرات کو کم کرنے کے لئے جو ادویہ استعمال کی جاتی ہیں۔ ان کا اپنا مزاج بھی عضلاتی غدی (خشک گرم) ہے مثلاً روغن اخروٹ۔ جدوار۔ مغز ناریل۔ تل مقشر اور روغن بنفشہ وغیرہ

نظریہ مفرد اعضاء کا قانون بھی یہی ہے کہ کیمیائی تحریک کو مشینی تحریک میں بدل دینے سے کیمیائی تحریک کی غیر طبعی علامات فوراً دور ہو جاتی ہیں۔

چونکہ بلادر بھی عضلاتی اعصابی ہے لہٰذا اس کے اثرات کم کرنے والی ادویہ بھی عضلاتی غدی ہی جو درست ہیں۔ بلادر کو گرم خشک مزاج والوں کے لئے مفر لکھا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے بلکہ بلادر سوداوی (خشک) مزاج میں مفر ہے۔

ھوالشافی: بلادر ۱ تولہ، کچلہ ۲ تولہ، افسنتین ۲ تولہ، اسطوخودوس ۲ تولہ، مصبر ۱ تولہ

ترکیب تیاری: بلادر کے علاوہ تمام ادویہ کو باریک کریں۔ پھر بلادر کو ٹوپی اتار کر باریک کریں۔ پھر تھوڑا تھوڑا کر کے باقی ادویہ کا سفوف ملائیں۔ جب سب سفوف مل جائے تو باریک چھلنی سے چھان کر حب بقدر نخود تیار کریں۔

مقدار خوراک: ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

افعال واثرات: عضلاتی غدی ہے۔ مندرجہ بالا تمام فوائد حاصل کرنے کے لئے بے مثل ہے۔

بلوط

نام: سندھی۔ شاہ بلوط۔ ہندی سیتا سپاری۔ انگریزی۔ اوک ٹری۔ OAK TREE

تعارف: ایک خوبصورت پہاڑی درخت کا پھل ہے جو گول طبوتر ا خاکستری مائل ہوتا ہے اس کے اندر ایک مغز ہوتا ہے جو اثرات میں ہر جز سے زیادہ تیز ہوتا ہے۔ بلوط کے بیرونی پوست کے نیچے اس کے مغز سے متصل ایک نازک پوست ہوتا ہے اسے جفت بلوط کہتے ہیں۔

ذائقہ: سیتا سپاری جسے شاہ بلوط بھی کہتے ہیں۔ اس کا مزا پھیکا یا قدرے شیریں ہوتا ہے۔ دوسری قسم کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔

رنگ: تازہ سبز۔ خشک خاکستری مائل زرد۔

مزاج: شیریں عضلاتی اعصابی سرد خشک۔ تلخ عضلاتی غدی۔

مقام پیدائش: مصر، شام۔ **مقدار خوراک:** ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ

افعال واثرات: محرک قلب وعضلات، محلل اعصاب ودماغ، مسکن جگر وغدد، کیمیائی طور پر خون میں سودا کا اضافہ کرتا ہے۔ حابس وقابض ہے۔

خواص وفوائد: قابض وحابس ہونے کی وجہ سے قے ودستوں کو روکتا ہے۔ اسی طرح سیلان الرحم، سیلان منی ومذی کو بند کرتا ہے۔

چونکہ عضلاتی اعصابی ہے۔ لہٰذا سلس البول اور بول فی الفراش میں خصوصیت سے مفید ہے۔ جفت بلوط قابض اور مجفف تاثیر میں بلوط کی نسبت زیادہ قوی الاثر ہے۔ اس کو سیلان رطوبات اور سیلان خون کو بند کرنے کے لئے کھلاتے اور بطور ضماد لگاتے ہیں سیلان الرحم میں اس کا سفوف پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھتے ہیں۔ رقت منی کے

بنے اندرونی طور پر کھلاتے ہیں۔ اس کا سفوف منہ میں لگانے سے قلاع الفم کو آرام آجاتا ہے۔ چونکہ اس میں حرارت بہت کم ہے اس لئے یہ نہایت ہی دیر ہضم ہے۔ قابض ہونے کی وجہ سے سُدہ پیدا کرتا ہے۔

چونکہ اس میں فولاد کا اثر بہت زیادہ ہے۔ اس لئے اسے پانی میں ملا کر بطور خضاب لگاتے ہیں جس سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔

ھوالشافی:۔ کمرکس۔ سپنا سپاری۔ ہلیلہ سیاہ۔ مازو۔ ہم وزن

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کا باریک سفوف تیار کریں۔

مقدار خوراک:۔ دو ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

افعال و فوائد:۔ مندرجہ بالا فوائد کے لئے بے ضرر ہے۔ اس نسخہ کا خشک سفوف پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھانے سے سیلان الرحم کی شکایت بہت جلد رفع ہو جاتی ہے۔ منہ کے اندر چھالوں پر لگانے کے لئے اس سفوف کو استعمال کیا جاتا ہے۔

بندا

نام:۔ عربی خرقطان۔ بنگالی باندو۔ سندھی گوساڑ۔ فارسی۔ دقو۔ سنسکرت درنک انگریزی CYMBIUM TESSALOIDES

تعارف:۔ امربیل (اکوط) کی طرح یہ بوٹی بھی زمین پر نہیں اگتی بلکہ درختوں پر ہی اپنی نشوونما قائم رکھتی ہے اور زیادہ تر پرانے درختوں پر پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً کیکر کا بندا۔ سرس کا بندا وغیرہ اس کا پھل کھرنی کے برابر ہوتا ہے اور گچھوں میں لگتا ہے۔

رنگ:۔ پھول سرخ سیاہی مائل۔ **ذائقہ:**۔ پھیکا۔

مقدار خوراک:۔ ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔ تازہ پتوں کا پانی ۲ تولہ تک۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی محرک۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ قابض۔ حابس رطوبات اور حابس الدم ہے۔

خواص و فوائد:۔ اپنے افعال و اثرات میں قابض و حابس رطوبات ہونے کی وجہ سے قے اور دستوں کو روکتا ہے۔

چونکہ مزاج میں انتہائی سردی خشکی کا حامل ہے اس لئے عارضی طور پر شریانوں میں سکیڑ اور خون میں انجمادی صورت پیدا کر کے ہر قسم کے اخراج خون کو روکتا ہے۔

جیسا کہ یہ حقیقت بالکل عیاں ہے کہ بچوں خصوصاً شیر خوار بچوں کا مزاج نہایت ہی رطوبتی (اعصابی عضلاتی) ہوتا ہے۔ جس سے بچوں کو دست، قے اور منہ میں چھالوں کی عام

شکایت ہوتی ہے۔ لیکن بندا ان علامات سے بالکل برعکس علامات رکھتا ہے۔ اس سے بندا کا استعمال مندرجہ بالا علامات کو رفع کرنے کے لئے انتہائی مفید ہے۔ منہ میں چھالے ہوں تو منہ میں چھڑکنا فائدہ مند ہے۔

اسی طرح چونکہ بندا بوٹی ہڈی کا مزاج رکھتی ہے اس لئے اس کے تازہ پتوں کا پانی چوٹ لگنے اور ہڈی ٹوٹنے کے لئے پلاتے ہیں۔

چونکہ اس کی پیدائش زمین کی بجائے درختوں پر ہوتی ہے اس لئے جس قسم کے مزاج والے درخت پر پیدا ہوگی۔ اس درخت کا اس کے مزاج پر واضح اثر ہو جاتا ہے۔ عام طور پر یہ بوٹی عضلاتی درختوں پر ہی پیدا ہوتی ہے جو اس کا اپنا مزاج ہے۔

کوڑتمہ

(عربی) حنظل (فارسی) خربزہ تلخ (پنجابی) کوڑتمہ (اردو) تمہ سندھی ٹوہ۔

ذائقہ نہایت کڑوا اور بدمزہ **رنگ** کچا پھل سبز دھاری دار ہوتا ہے خشک گودا زردی مائل سفید بیج سیاہی مائل خاکی۔ **مزاج** عضلاتی غدی خشک گرم اور عام طور پر اس کا مزاج گرم خشک لکھا ہے۔ تیسرے اور چوتھے درجے میں گرم اور دوسرے درجے میں خشک لکھا ہے یہ بالکل غلط ہے کیونکہ اگر گرم زیادہ اور خشک کم ہو تو گرم خشک نہیں بن سکتا۔ بلکہ گرم تر ہونا چاہیے لیکن اس میں خشکی اس کی گرمی سے بہت زیادہ ہے اس کا مزاج بھی مسلمہ طور پر گرم خشک ہے اس لئے گرم دوسرے درجے میں اور خشک تیسرے درجہ میں ہے اگر ایسا تسلیم نہ کیا جائے تو مولد صفرا نہیں بن سکتا۔

مقدار خوراک تازہ ایک ماشہ سے تین ماشہ خشک ۲ رتی سے ایک ماشہ۔

افعال و اثرات عضلاتی غدی مسہل ہے یعنی عضلاتی محرک اعصابی محلل اور غدی مقوی ہے کیمیاوی طور پر ترشی بڑھا کر اس کو صفرا میں تبدیل کرتا ہے **خواص** محرک و مقوی قلب و عضلات محلل اعصاب، جاذب رطوبات، مخرج بلغم و سودا مسہل بلغم سودا، مولد حرارت غریزی دافع

نزلہ زکام بنجار محرج جنین اور دافع کثرت بول **فوائد** اکثر معالج اندرائین کو مسہل اور
بارد علامات میں استعمال کرتے ہیں اس کے علاوہ اس کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے
لیکن حقیقت یہ ہے کہ اندرائین نہ صرف انتہائی محرک اور مقوی قلب وعضلات ہے
بلکہ مسہل بلغم اور سودا بھی ہے اس کی طاقت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔
کچلہ کے مقابل کی مقوی و محرک قلب وعضلات دوا ہے لیکن کچلہ زہر قاتل ہے مگر
اندرائین میں زہریلی علامات کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔

مدر حیض

ترکیب هوالشافی بلادر ایک تولہ حنظل تین تولہ رائی دو تولہ

تیاری سب کو باریک کر کے نخودی گولیاں بنالیں ایک تا دو گولی دن میں تین بار
ہمراہ پانی یا قہوہ افعال و اثرات میں عضلاتی غدی ہے

بوہڑ

نام :۔ اردو۔ بڑ۔ فارسی۔ برگد۔ بنگالی۔ بیٹ۔ ہندی۔ بڑھ۔ پنجابی بوہڑ۔
عربی۔ ذات الذوائب۔ سنسکرت۔ وٹ ورکش۔ انگریزی۔ بینین ٹری۔

تعارف :۔ پاک و ہند کا سب سے اونچا اور بڑا درخت ہے۔ بعض بوہڑ تو ایک دو
کنال زمین میں پھیلے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ زمین پر مفروش نہیں۔ پیپل کی طرح کا بلند درخت
ہے۔ اس کی ٹہنیوں پر چھوٹے چھوٹے بیر کی جسامت کا پھل لگتا ہے جسے پنجابی میں
بابیاں کہا جاتا ہے۔ ٹہنی اور پتے توڑنے سے دودھ نکلتا ہے جو دوا کے طور پر مستعمل
ہے۔ اس کے بڑے بڑے ٹہنوں سے باریک باریک ریشے نکل کر زمین کی طرف لٹکتے
ہیں جو بعض بوہڑوں کے تو زمین ہی میں جڑ کے طور پر گڑھ جاتے ہیں۔ ان ریشوں کو ریش
برگد یعنی برگد کی داڑھی کہتے ہیں۔ اگر جسم کے کسی حصہ پر اس کا دودھ لگ جائے تو سیاہ
نشان ڈال دیتا ہے۔ دودھ ہوا لگنے سے جم جاتا ہے۔ اس درخت کی عمر ہزار برس
سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

رنگ :۔ پتے سبز۔ پھل سرخ۔ داڑھی سرخ۔ دودھ سفید۔

ذائقہ :۔ پھیکا۔ خشک۔ پھل قدرے شیریں۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک درجہ دوم

حصہ اول

مقدار خوراک: کونپل ۲ سے ۵ ماشہ۔ دودھ ۲ سے ۳ قطرہ۔

مقام پیدائش: ہند و پاکستان کے میدانی علاقوں میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔

افعال و اثرات: محرک قلب۔ محلل اعصاب۔ مسکن جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر سوداکی پیدائش کرتا ہے۔ قابض۔ مجفف۔ محلل اورام ہے۔

خواص وفوائد: چونکہ عضلاتی اعصابی ہے۔ اس لئے شیر برگد رقت منی جریان منی کے لئے بکثرت مستعمل ہے۔ منی کو چند دنوں میں ہی شہد کی طرح گاڑھا کر دیتی ہے جس سے منی کے اخراج میں رکاوٹ ہو کر امساک کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح عورتوں کے لئے اس کا اندرونی و بیرونی استعمال لیکوریا اور کمزوری رحم کے لئے بہترین چیز ہے۔ چند دنوں میں عورت کو باکرہ کی طرح کر دیتا ہے۔

چونکہ برگد ایک طرف تو مرد کی منی کو گاڑھا اور طاقتور بناتا ہے۔ دوسری طرف عورت کے رحم میں فاضل رطوبات کو خشک کر کے مرد کی منی کو جذب کرنے کی صلاحیت بڑھاتا ہے۔ لہٰذا حکما اور اطبا اس کے اس فعل کی وجہ سے اسے مایوس مریضوں کو کھلاتے ہیں جو اولاد جیسی نعمت سے محروم ہوں۔ اس کے استعمال سے بہت جلد حمل ٹھہر جاتا ہے۔ لہٰذا یہ معین حمل ہے۔

چونکہ محلل ہے اس لئے اس کے دودھ کو گھرالی اور ورم کنج ران کو تحلیل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

چونکہ رطوبات میں غلظت پیدا کرتا ہے اس لئے اس کا استعمال دستوں کو روکنے کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔

یاد رکھیں کہ فاضل رطوبات جہاں بھی رکیں ان میں خمیر پیدا ہو کر جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں جن کا علاج ان رطوبات کا خشک کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے چونکہ برگد بھی رطوبات کو تباہ و برباد کرتا ہے اس لئے کیڑے کانوں میں ہوں یا انتڑیوں یا دانتوں میں ہوں برگد کا دودھ یا اس کی داڑھی کا سفوف اندرونی و بیرونی طور پر کھلانے سے کیڑے مر جاتے ہیں۔

ایسے زخم یا پھوڑے پھنسیاں جن سے مسلسل رطوبت بہتی رہتی ہو ان پر برگد کا دودھ یا داڑھی کا سفوف چھڑکنا فوراً مندمل کر دیتا ہے۔

اعصابی تحریک سے پستان بہت بڑے ہو جائیں یا لٹک جائیں تو ان کو سخت کرنے کے لئے ریشہ برگد کا ضماد کیا جاتا ہے۔

مخزن الادویہ کا مصنف زبدۃ الحکماء ڈاکٹر اللہ صاحب قریشی نے برگد کا مزاج گرم تر لکھا ہے۔ حالانکہ افعال و اثرات میں تمام اعصابی علامات کے لئے مفید لکھا ہے جن میں جریان

سی۔ لیکوریا اور دست قابل ذکر ہیں۔ جن کا علاج عضلاتی اعصابی ادویہ سے ہی ممکن ہے۔
اس لئے بوہڑ کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے نہ کہ گرم تر غدی اعصابی۔
چونکہ بوہڑ مولد ریاح، قابض اور مولد سودا ہے۔ اس لئے اس میں گرمی تری کا نام و نشان بھی نہیں ہو سکتا۔ جب کہ گرمی تری میں صفرا کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ لہذا بوہڑ کا مولد سودا ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ اس کا مزاج سرد خشک عضلاتی اعصابی ہے۔

معین حمل

ھوالشافی:۔ برادہ دندان فیل اور ریشہ برگد دونوں ہم وزن۔
ترکیب تیاری:۔ دونوں کو باریک پیس لیں۔
مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک۔
افعال و اثرات: میں عضلاتی اعصابی ہے۔
خواص و فوائد:۔ تین تین ماشہ دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی یا تھوڑہ بعد از فراغت حیض کھلانا معین حمل ہے۔ پرانے دستوں کو روکنے کے لئے بہترین چیز ہے۔

بھنگ

نام:۔ عربی قنب، یا ورق الخیال، فارسی حشیش یا بنگ، بنگالی سدھی۔ گجراتی بھانگیہ۔ اردو گانجا۔ ہندی بھنگ۔ انگریزی کنابس۔ انڈین ہیمپ

CANNABIS - INDIAN HEMP

تعارف:۔ بھنگ پاک و ہند میں ایک مشہور نشہ آور بوٹی ہے۔ اس کے اثرات کے مطابق ہی اس کے نام رکھے گئے ہیں۔ چونکہ اس کے استعمال کرنے کے فوراً بعد خیالات منتشر ہو جاتے ہیں۔ جس سے بعض اوقات انسان مخبوط الحواس ہو جاتا ہے۔ اس لئے عربی میں اسے ورق الخیال کہتے ہیں۔ چونکہ انتہائی طور پر نشہ دیتی ہے جس سے مریض کو تکالیف محسوس نہیں ہوتیں بلکہ سرور اور لطف محسوس ہوتا ہے۔ اس لئے اسے نشاط افزا، فلک سیر اور عرش نما کہتے ہیں۔
بھنگ کا پودا ایک گز سے تین گز تک لمبا ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک لیسدار رال کی مانند رطوبت نکل کر جم جاتی ہے اسے چرس کہتے ہیں۔ اس کو حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک شخص چمڑے کا کپڑا پہن کر صبح سویرے جب اوس پڑ رہی ہو بھنگ کے کھیتوں میں پھرتا ہے۔ پودوں کی رگڑ سے تمام چرس چمڑے پر لگ جاتی ہے۔ بعد ازاں چمڑے کو دھو کر پانی کو خشک کر لیتے ہیں۔ خشک ہونے پر جو شے حاصل ہوتی ہے وہ چرس ہی ہے۔
بھنگ کے پودے کی چھوٹی چھوٹی پتیاں، شاخیں اور پھول ہوتے ہیں۔ چرس سے

موٹے مواد کو گانجا کہتے ہیں۔ بھنگ کے پتے کسی قدر نیم کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔
اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مونث۔ دوسری مذکر۔ مادہ قسم نر قسم سے بلند ہوتی ہے اس کے
پتے زیادہ گھنے اور سیاہی مائل ہوتے ہیں حقیقت میں دونوں نشہ آور ہیں۔

مقام پیدائش:۔ ہند و پاکستان میں بکثرت خودرو پیدا ہوتی ہے۔ پنجاب میں تو دریائے راوی کا علاقہ اس کے لئے مشہور ہے۔ دریا کے کنارے لاہور کے نزدیک بکثرت پیدا ہوتی ہے۔

رنگ:۔ سبز۔ ذائقہ:۔ تلخ اور تیز۔

مقدار خوراک:۔ ۴ رتی سے ایک ماشہ تک۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات:۔ محرک قلب۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں خلط سودا کا اضافہ کرتی ہے۔ قابض۔ مقوی معدہ۔ مشتہی اور نہایت عمدہ مفتی۔ منوم۔ مسکن اوجاع۔ دافع تشنج۔ ممسک اور مبہی ہے۔

خواص و فوائد:۔ بھنگ عجیب قسم کی نشہ آور شے ہے۔ اکثر ہندو فقرا نشہ کے طور پر اس کو استعمال کرتے ہیں۔ جن سے اول دل میں تحریک ہو کر دوران خون تیز ہو جاتا ہے جس کا فوری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم میں چالاکی اور چستی پیدا ہو جاتی ہے۔ طبیعت میں بشاشت اور خیالات خوش پیدا ہوتے ہیں۔ جب اس کا نشہ ذرا زیادہ ہو جائے تو انسان نشہ کی حالت میں کبھی ہنستا، کبھی گاتا اور کبھی ناچتا ہے۔ بعض دفعہ رونے لگتا ہے۔

جس شخص نے پہلی بار ہی بھنگ پی ہو اسے بھوک اتنی زیادہ لگتی ہے کہ اس کا پیٹ غذا سے بھر جاتا ہے۔ لیکن بھوک اسے پھر بھی محسوس ہوتی ہے جیسے کچھ کھایا ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھنگ خوردہ شخص بے اندازہ کھانا کھا جانے کی وجہ سے بدہضمی کا شکار ہو جاتا ہے اور اسے قے اور ٹٹیاں لگ جاتی ہیں۔

یاد رکھیں کہ بھنگ کے استعمال سے جو سخت بھوک لگتی ہے۔ وہ سودا کی وجہ سے ہے سودا کی ہی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بھوک خوب لگاتا ہے۔ چونکہ بھنگ عضلاتی اعصابی ہونے کے ساتھ ساتھ نشہ آور بھی ہے۔ اس لئے انسان کھانے پر کھانا کھائے جاتا ہے نشہ کی حالت میں اسے اور کچھ نہیں سوجھتا۔ چونکہ کسی بھی چیز کا ضرورت سے زیادہ استعمال صحت کے لئے مضر ہے۔ اس لئے جونہی انسان ضرورت سے زیادہ کھانا کھاتا ہے تو وہ ہضم نہیں ہو سکتا جس سے قے اور دست شروع ہو جاتے ہیں۔

اگر کسی شخص کو بھوک زیادہ نہ لگے تو اسے جماع کے لئے تحریکات پیدا ہو جاتی ہیں۔ چونکہ

بھنگ سرد خشک ہے۔ اس لئے مادہ منویہ میں غلظت پیدا کر کے جلد خارج ہونے سے روکتی ہے۔ دوسرے چونکہ انسان نشہ میں چور ہو چکا ہوتا ہے اس لئے جماع کی کیفیت میں مبتلا ہو کر جماع پر جماع کئے جاتا ہے۔ لیکن دل کی سیری نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ اسے نشاط افزا اور فلک سیر کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔

چونکہ بھنگ کے کھانے سے جس کسی بھی علامت میں تیزی پیدا ہو جائے تو وہ حد سے زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر بھوک زیادہ لگے تو معدہ بیکار ہو جاتا ہے۔ اگر تحریکات باہ پیدا ہو جائیں تو جسم میں کمزوری بہت زیادہ محسوس ہونے لگتی ہے۔ دوسرے اس کا عادی ہو جانے کا خطرہ ہے۔

چونکہ بھنگ اپنے مزاج میں کسی قدر رطوبات کا اثر بھی رکھتی ہے جو اس کی سردی کی زیادتی کی وجہ سے اعصاب کو سُن کر دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے انسان کو اپنے ہوش و حواس قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات مریض کو بے خوابی کی کیفیت رفع ہو کر خوب نیند آ جاتی ہے اور بعض دفعہ بیہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ چونکہ عصبی نظام میں مخدر، منوم اور مسکن اثر رکھتی ہے اس لئے اس کے استعمال سے وجع المفاصل اور عصبی دردوں کو خاص کر فائدہ ہوا کرتا ہے۔

مندرجہ بالا افعال و اثرات کی وجہ سے اسے درد سر بلغمی، زکام، قروح معدہ، بے خوابی، دافع تشنج، مرض کزاز اور باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے مریض کو دیا کرتے ہیں۔ جس سے مریض کو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔

بھنگ مرض کزاز میں جب تھوڑی تھوڑی دیر بعد دورے اور تشنج پڑ رہے ہوں فوری طور پر دورے رکنے اور تشنج رفع کرنے کے لئے دینا مریض کے لئے آب حیات سے کم نہیں ہے۔ اسی طرح پاگل کتے کے کاٹے ہوئے انسان کو جسے پاگل پن ظاہر ہو چکا ہو اس کا تھوڑی تھوڑی دیر بعد استعمال مفید ہوا کرتا ہے۔

چونکہ عضلاتی اعصابی (سرد خشک) ہے اور غدد و جگر میں سکون پیدا کرتی ہے اس لئے پیچش، ہیضہ کی وجہ سے خروج مقعد کا عارضہ ہو یا رحم باہر آتا ہو جسے خروج الرحم کی بیماری کہتے ہیں کے لئے بھنگ ان اعضاء میں سکون پیدا کر کے فوراً غیر طبعی علامات کو رفع کر دیتی ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ اس کا مسلسل استعمال انسان کو نشہ کا عادی بنا دیتا ہے۔

اس کے اسی مسکن اثر کی وجہ سے اسے بواسیری مسّوں پر لگاتے ہیں۔ جس سے فوراً درد رک جاتا ہے۔ نشاط آور ہونے کی وجہ سے اسے مقوی باہ اور ممسک معاجین میں شامل کرتے

ہیں۔ چنانچہ معجون فلک سیر کا نوجزواعظم ہے۔
یاد رکھیں کہ حقیقی امساک نہ تو عضلاتی اعصابی (سرد خشک) ادویہ قائم رکھتی ہیں اور نہ ہی غدی عضلاتی (گرم خشک) ادویہ۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ عضلاتی اعصابی ادویہ میں سردی کی انتہا ہوتی ہے جس سے رطوبات خاص کر مادہ منویہ وقتی طور پر منجمد ہو جاتا ہے اور اس میں تحریک نامکمل ہونے کی وجہ سے مستقل گاڑھاپن پیدا نہیں ہوتا۔ یونہی عضلاتی غدی تحریک بڑھنا شروع ہوتی ہے وہ صورت ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن عضلاتی غدی ایک ایسی تحریک ہے جس میں رطوبات خشک ہو کر مادہ منویہ میں گاڑھاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف عضلات اپنی مشینی تحریک کی وجہ سے انتہائی طاقتور ہوتے ہیں اور انتشار کو دیر تک قائم رکھتے ہیں یہی امساک کی صحیح صورت ہے۔
لیکن جب غدی عضلاتی تحریک بڑھتی ہے تو عضلات میں تحلیل ہونا شروع ہو جاتی ہے جس سے ان میں انتشار کی کیفیت کا قائم رہنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غدی تحریک سے سرعت انزال کا مرض ہو جاتا ہے۔
چونکہ بھنگ عضلاتی اعصابی اثر رکھتی ہے اس لئے اس سے وقتی طور پر عارضی امساک تو پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن مستقل نہیں۔ اس کے برعکس لونگ۔ جائفل۔ جلوتری۔ شنگرف اور کچلہ ایسی عضلاتی غدی ادویہ ہیں جن سے مستقل امساک پیدا ہوتا ہے۔ لہذا بھنگ کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے نہ کہ غدی عضلاتی۔ گرم خشک۔
عضلاتی اعصابی ادویہ میں اعصابی عضلاتی تحریک کی رطوبات سردی کی وجہ سے بستہ تو ہو جاتی ہیں۔ لیکن ختم نہیں ہوتیں۔ جس کی وجہ سے مسکن و مخدر اور منوم صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً افیون بھی ایک ایسی عضلاتی اعصابی دوا ہے جو انہی اثرات کی حامل ہے۔ لیکن افیون کو کسی بھی خواص الاشیاء کے مصنف نے گرم خشک نہیں لکھا۔ لہذا چونکہ افیون بھی عضلاتی اعصابی اثرات رکھتی ہے۔ اس لئے بھنگ بھی عضلاتی اعصابی سرد خشک ہے نہ کہ گرم خشک۔

معجون فلک سیر

ھوالشافی:۔ مغز فندق۔ مغز اخروٹ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز کدو۔ مغز کاہو۔ افیون۔ بھنگ ایک ایک تولہ۔ جوز بوا۔ جلوتری آٹھ آٹھ ماشہ۔ مشک۔ عنبر ہر ایک ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ۔
ترکیب تیاری:۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد ملا کر معجون تیار کریں۔
مقدار خوراک:۔ ۲ سے چھ ماشہ دن میں تین بار

افعال و اثرات میں عضلاتی غدی ہے۔
خواص و فوائد :۔ مقوی باہ و ممسک ہے۔ جریان کو دور کرتا ہے۔ پیشاب آور ہے۔ دست اور قے بند کرتا ہے۔

حب بخار

ھوالشافی :۔ برگ بھنگ، کرنجوہ، آملہ، پھٹکڑی، افسنتین ہر ایک ہم وزن۔
ترکیب تیاری :۔ سب کو پیس کر حب بقدر نخود تیار کریں۔
مقدار خوراک :۔ ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ پانی۔
فوائد :۔ ملیریا اور بلغمی بخار کے لئے بہترین دوا ہے۔ بخار میں جو درد یں ہوا کرتی ہیں انہیں بھی روکتا ہے۔ باری کے بخار کو روکنے کے لئے نوبت سے گھنٹہ دو گھنٹے پہلے کھلائیں قبض ہو تو قبض کشا دوا ساتھ دیں۔

ضماد برائے قوت باہ

ھوالشافی :۔ جائفل، جلوتری، قرنفل، بھنگ ہر ایک ایک تولہ۔ دھتورہ کا پانی ہم تولہ
ترکیب تیاری :۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے دھتورہ کے پانی میں ملا کر رگڑیں۔
استعمال :۔ بوقت جماع ۱ ماشہ دوا پانی میں ملا کر عضو تناسل پر لیپ کریں۔ پندرہ منٹ بعد صاف کر کے لطف اندوز ہوں۔
نوٹ :۔ ایلوپیتھی میں بھی بھنگ کے کئی مرکبات تیار کئے جاتے ہیں جن میں ایکسٹریکٹ اور ٹنکچر قابل ذکر ہیں۔

بھنگ کے بیج

نام :۔ عربی بزر القنب۔ اردو شہدانہ۔ فارسی تخم بنگ۔
انگریزی کینابس سیڈیز۔

تعارف :۔ مشہور عام تخم ہے۔ موٹھ کے برابر قدرے گول تخم ہے۔
رنگ :۔ خاکستری مائل سیاہ۔ ذائقہ :۔ تلخ۔
مقدار خوراک :۔ ڈیڑھ ماشہ سے ۳ ماشہ تک۔
مزاج :۔ عضلاتی اعصابی
افعال و اثرات :۔ قابض، مسکر، منوم اور نشہ آور ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں سودا بڑھا کر دل کے فعل کو تیز کرتا ہے۔ محل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔

خواص و فوائد: چونکہ عضلاتی اعصابی ہے اس لیے مادہ تولید کو گاڑھا کر کے جریان منی کو روکتا ہے۔ امساک پیدا کرتا ہے۔ قابض ہونے کی وجہ سے دستوں کو بند کرتا ہے رحم میں رطوبات کو خشک کر کے حمل کی استعداد بڑھاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے معین حمل ادویہ میں خصوصیت سے شامل کرتے ہیں۔
مسکن و منوم ہونے کی وجہ سے نیند لاتا ہے۔ آج کل اس کا تیل صابن بنانے کے کام میں لایا جاتا ہے۔ برگ بھنگ سے سمیت میں کم ہے۔

یادداشت: بھنگ کے بیجوں کا مزاج بھی عضلاتی اعصابی ہے۔ کیونکہ کسی دوا کا اس وقت تک گرم خشک مزاج قرار نہیں دے سکتے جب تک وہ صفرا پیدا نہ کرے۔ چونکہ تخم بھنگ مولد سودا و ریاح ہے اس لئے اس کا مزاج سرد خشک ہے۔

حب نرینہ

ھوالشافی: تخم بھنگ۔ مازو۔ گڑ پرانا ہر ایک تولہ۔ ٹکیہ مور ۴ عدد۔ کستوری ۱ ماشہ
ترکیب تیاری: تمام ادویہ کو باریک کر کے ان میں مور کی ٹکیہ کو قینچی سے کاٹ کر کھرل میں باریک کر کے شامل کر لیں اور گولیاں بقدر جنگلی بیر بنا لیں۔
مقدار خوراک: ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔
افعال و اثرات: انشاء اللہ یقیناً خوبصورت چاند جیسا لڑکا پیدا ہوگا۔ یہ ہمارا خاندانی نسخہ ہے جو شائقین نظریہ مفرد اعضاء کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ بنا کر استعمال میں لائیں اور دکھی لوگوں سے دعائیں لیں۔
نوٹ: حب نرینہ کا استعمال اس وقت کریں جب حمل کو پورے دو ماہ ختم ہو جائیں اور تیسرا مہینہ شروع ہو جائے۔ اس دوا کے ساتھ غذا عضلاتی غدی کھلائیں تاکہ کامیابی یقینی ہو۔

بھوج پتر

نام: فارسی۔ توز
تعارف: ایک پہاڑی درخت ہے جو پچاس سے ساٹھ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کی چھال مثل ابرک کے ہوتی ہے۔ تمام پردے اس کے سبک نازک کاغذ کی طرح کے ہوتے ہیں۔ اس کی چھال پر لکھ بھی سکتے ہیں۔ اس کے پتے لمبے اور کٹوار ہوتے ہیں۔ بھوج پتر کے بیج کے دونوں طرف روئیں ہوتے ہیں۔
رنگ: سرخی مائل۔ **ذائقہ:** چرپرا کسیلا۔
مقدار خوراک: چھ ماشہ تک جوشاندہ کی صورت میں۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ (خشک سرد)۔
مقام پیدائش :۔ کوہستان ہمالیہ، کشمیر، سکم اور بھوٹان۔
افعال و اثرات :۔ محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ حابس و قابض ہے
خواص و فوائد :۔ چونکہ حابس و قابض ہے۔ اس لئے اس کا جوشاندہ پلانا دستوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ اس کی چھال کی دھونی چیچک کے دانوں کو دی جائے تو ان پر خارش نہیں ہوتی اور بہت جلد خشک ہو کر ختم ہو جاتے ہیں۔
کان کے زخموں کے لئے اس کے جوشاندہ سے پچکاری کرنا اندر کے زخم صاف کرکے مندمل کرتا ہے۔ اگر درد ہو تو فوراً رک جاتا ہے۔

بوبھلی

نام :۔ عربی عقربیل، سندھی۔ منڈھیری، پنجابی۔ کرنڈ۔ انگریزی کارکورس (CARCHORUS)

تعارف :۔ ایک پھلدار مفرش بوٹی ہے جو ماہ ستمبر اور اکتوبر میں خودرو پیدا ہوتی ہے۔ زمین پر نصف فٹ سے ایک فٹ کے دائرہ میں زمین پر پھیلتی ہے۔ جس ٹہنی کو بھی موڑیں، سوکھی لکڑی کی طرح ٹوٹ جاتی ہے۔ ہر ٹہنی کی شاخوں کے نیچے زمین کے بالکل ساتھ سینکڑوں پھلیاں ہلالی شکل کی لگتی ہیں۔ اسی وجہ سے اسے بہُپھل یعنی بہت پھل والی کہتے ہیں پتے باریک ہوتے ہیں۔ مٹیالے رنگ کی بوٹی چھلکے پتے اور ڈنڈی خستہ ہو، دوا کے طور پر مستعمل ہے۔ زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول لگتے ہیں۔
رنگ :۔ پتے سبز۔ پھول نہایت زرد اور چھوٹے۔
ذائقہ :۔ تلخ و تیز۔ منہ کے اندر خشکی پیدا کرنے والا۔
مقام پیدائش :۔ جنوب مغربی پنجاب اور سندھ کے خشک میدانی علاقوں اور قبرستانوں میں بکثرت پائی جاتی ہے۔
مزاج :۔ عضلاتی اعصابی (سرد خشک) درجہ دوم
مقدار خوراک :۔ ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک۔
افعال و اثرات :۔ محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے کیمیائی طور پر خون میں سودا پیدا کرکے غلظت پیدا کرتی ہے، مقوی باہ، مغلظ منی اور ممسک ہے عبر کمی ہے۔
خواص و فوائد :۔ بوبھلی چونکہ عضلاتی اعصابی ہے۔ اس لئے اسے ضعف باہ اعصابی (نامردی) جریان منی اور رقت منی و لیکوریا کی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے، مسکن جگر ہونے کی وجہ سوزاک، تقطیر البول میں برابر وزن چینی ملاکر تھوڑی۔ تھوڑی

دیر بعد کھلاتے ہیں۔ جس سے فوراً جلن اور درد بند ہو جاتا ہے۔
بچوں کو اس کا ایک ایک ماشہ سفوف دن میں چار بار ہمراہ قہوہ دینے سے دست بند ہو جاتے ہیں۔
سنگرہنی ایک نامراد بیماری ہے جس میں کھانا کھانے کے فوراً بعد پاخانہ آجایا کرتا ہے غذا بغیر ہضم خارج ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے بھوک بھی زیادہ لگتی ہے۔ ایسے مریضوں کے لئے بھو پھلی نہایت فائدہ مند ہے۔
زکام۔ چھینکوں کی زیادتی میں اسے بے دھڑک استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بخاروں میں چیچک کا بخار۔ بلغمی بخار اور باری کے بخار کے لئے کرنجوہ۔ آملہ اور افسنتین کے ہمراہ دینے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔

ھوالشافی:۔ پوست انار۔ مازو۔ ہلیلہ سبز۔ کرنڈا بو پھلی اکر کس۔ ہر ایک ہم وزن
ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو باریک پیس لیں۔
مقدار خوراک:۔ تین ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی۔
خواص وفوائد:۔ مزاج و کیفیات میں عضلاتی اعصابی شدید ہے۔ زکام۔ درد سربلغمی۔ دست ونزلے اور جریان و لیکوریا کے لئے بے حد فائدہ مند ہے۔ لیکوریا کی مریضہ کو اگر چھ ماشہ کی مقدار نرم پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھا جائے چند دنوں میں لیکوریا کا نامراد مرض ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔

ھوالشافی:۔ برگ بھنگ۔ لونگ۔ جائفل۔ ہر ایک ہم وزن
ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں۔
مقدار خوراک:۔ دو، دو ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی۔
خواص وفوائد:۔ ضعف باہ کے ایسے مریضوں کے لئے بے حد مفید ہے جو مردانہ قوت بالکل کھو بیٹھے ہوں۔ چند دن کے اندر ہی پہلے جیسا جوش، ولولہ، نوجوانی کی جو بنا لوٹ آتی ہے۔ جریان۔ لیکوریا۔ درد کمر۔ درد سر میں بھی مفید ہے۔

بہی

نام:۔ عربی۔ سفرجل۔ فارسی بہ۔ انگریزی کا ونس QUINCE
تعارف:۔ عام ملنے والا مشہور میوہ ہے۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے (۱) ترش (۲) شیریں بہی کے اندر جو تخم ہوتے ہیں انہیں بہیدانہ کہتے ہیں۔ بہی ترش قابض اور شیریں ملین و ملطف ہے۔
رنگ:۔ زرد اور سفید۔ **ذائقہ:۔** شیریں، چاشنی دار۔ دوسری قسم ترش۔
مقام پیدائش:۔ ہندو پاکستان کا مشہور پھل ہے۔

مقدار خوراک:۔ حسب خواہش۔ تخم ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک
مزاج:۔ ترش عضلاتی اعصابی اور شیریں اعصابی عضلاتی۔
افعال و اثرات:۔ ترش محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے اور شیریں محرک اعصاب، محلل جگر اور مسکن قلب ہے اور ملطف۔ مفرح قلب، مقوی و مولد روح حیوانی ہے۔
خواص و فوائد:۔ ترش بہی عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے تالیف اثر رکھتا ہے۔ اس لئے اسے دست و سنے میں بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ بہی ترش کا مربہ، شربت اور رب بنا کر بھی اسی مقصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ دل کو تحریک دے کر ضعف قلب کو روکتا ہے۔ بہی شیریں مفرح قلب اور دماغ کو قوت دینے کے لئے کھلاتے ہیں۔

بہیڑہ

نام:۔ عربی بلیلج۔ فارسی بلیلہ۔ گجراتی۔ بیڈال، بنگلہ بہیڑ۔ انگریزی۔ بیلارک مائی رو بیلانس۔ BELERIC MYROBALANS

تعارف:۔ اخروٹ سے ذرا کم گول قسم کا پھل ہے۔ اس کا درخت ۸۰ سے سو فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ بہیڑا کے درخت کے پتے جب چھوٹے ہوتے ہیں اس وقت ان کا رنگ بالکل تانبے جیسا ہوتا ہے۔ مکمل پتا آٹھ انچ لمبا بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔ اس کی چھال کھردری اور مٹیالی ہوتی ہے۔ اس پر نیلے دھبے ہوتے ہیں۔ اپریل سے جون تک پھول اور سردیوں کے آغاز میں پھل لگتے ہیں۔
رنگ:۔ بھورا، زردی مائل۔ ذائقہ:۔ تلخی مائل بدمزہ اور ترش۔
مقام پیدائش:۔ ضلع کانگڑہ۔ ڈیرہ دون، نینی تال اور ریاست جموں میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ پاکستان میں راولپنڈی کے مشرقی علاقے میں بھی پایا جاتا ہے۔ جن علاقوں میں ہرڑ ملتی ہے۔ ان علاقوں میں بھی بہیڑہ پایا جاتا ہے۔
مقدار خوراک:۔ ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک
مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ درجہ دوم۔
افعال و اثرات:۔ محرک قلب۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں سوداد خشکی بڑھاتا ہے۔ کچا پھل ملین اور پختہ تالف ہے۔
خواص و فوائد:۔ عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے مولد سودا ہے۔ چونکہ سودا بلغم ختم ہونے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے بہیڑہ بلغم، زکام، ریشہ دار کھانسی کے رفع کرنے والے مرکبات میں بکثرت مستعمل ہے۔ اس مقصد کے لئے اکثر اطلات بنائے جاتے ہیں جن میں بہیڑہ جزو اعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہاضمہ درست ہوتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔
چونکہ ہیڑہ مولد سودا ہے۔ صالح سودا سے آنکھوں میں جلا پیدا کرتا ہے۔ آشوب
ہے۔ بلغمی رطوبات کو تحلیل کرکے دماغ کو صاف کرتا ہے۔
چشم اور دردِ سر بلغمی میں بے حد مفید ہے۔

یادداشت:۔ مفردات کی تقریباً ہر کتاب میں ہیڑہ کو مسہل سودا لکھا ہے۔ یعنی مادہ سودا کو براہ دست خارج کرتا ہے۔ ساتھ ہی اس کا مزاج سرد خشک لکھا ہے جو خود سودا کا مزاج ہے حیرت کا مقام ہے کہ جو شے جس مادہ کو پیدا کرتی ہے۔ اسے خارج کیسے کر سکتی ہے یہی صورت ہیڑہ کی ہے۔ ہیڑہ کا مزاج سرد خشک ہے جب کہ سودا کا مزاج بھی سرد خشک ہے۔ اس لئے بلیلہ مولد سودا تو ہو سکتا ہے مخرج سودا نہیں ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جو ادویہ مولد سودا ہیں۔ وہ مسہل بلغم ہوا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس سے جتنے بھی مرکبات تیار کئے جاتے ہیں۔ وہ مسہل بلغم و قاطع بلغم ہوتے ہیں، نہ کہ مسہل سوداء خلا ہر قسم کے اطریفلات وغیرہ۔

اطریفل

ھوالشافی:۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ سیاہ بریاں۔ آملہ مقشر۔ تربد سفید برگ سنائی۔ بسفائج۔ اسطوخودوس مصطگی۔ افتیمون۔ کشمش۔ مویز منقی۔ ہر ایک دو تولے۔ گل سرخ ۲ ۱/۲ تولے۔

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو باریک کرکے گھی سے چرب کرکے شہد خالص ایک سیر سے کر قوام بنالیں۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی۔

خواص و فوائد:۔ دماغ کو بلغمی فضلات سے صاف کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔ دردِ سر کے لئے بہترین مرکب ہے۔

بیج بند

نام:۔ تخم پیاز کی مانند کون نما چمک دار تخم ہیں۔ اس کا پودا ایک گز تک بلند ہوتا ہے۔ پتے چنے کے پتوں سے مشابہ۔ پھول سفید رنگ میں چھوٹا سا شاخ کے سرے پر لگتا ہے۔ پھول کے مرجھا جانے کے بعد ایک بند قبہ سا رہ جاتا ہے جو باریک باریک چمک دار بیجوں سے بھرا ہوتا ہے۔

رنگ:۔ بھورا سیاہی مائل۔ **ذائقہ:** پھیکا اور بدمزہ۔

مقدار خوراک:۔ تین ماشے سے چھ ماشے تک۔

مزاج :- عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک ہے۔
افعال و اثرات :- عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں سودا بڑھاتا ہے۔ مولد ریاح ہے نفخ پیدا کرتا ہے۔ محلل اور ممسک ہے۔
خواص و فوائد :- عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے رقیق منی کو شہد کی طرح گاڑھا کرتا ہے۔ اور امساک پیدا کرتا ہے۔ چونکہ منی میں گاڑھا پن پیدا کرتا ہے۔ اس لئے جریان منی کو چند دنوں میں روکتا ہے۔

بیج بند کے عضلاتی اثرات کی وجہ سے اعصاب پر مقوی۔ محلل اثر پڑتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب پٹھوں کی سردی اور سرد رطوبات کی شدت سے کمر میں درد اور کمزوری ہو تو اس وقت بیج بند کھلاتے ہیں۔ جونہی اعصاب پر محلل اثر بڑھتا ہے۔ فوراً کمر میں طاقت آجاتی ہے۔ سفوف بیج بند اس کا مشہور مرکب ہے۔

پھوڑے پھنسیوں پر اس کی پلٹس باندھنے سے ورم فوراً تحلیل ہو جایا کرتا ہے۔ السی۔ بیج بند اور نالکھانہ سب ایک ہی قبیلہ کی دوائیں ہیں۔

سفوف بیج بند

ھو الشافی :- نالکھانہ۔ گوکھرو۔ اندر جو شیریں۔ بیج بند ہر ایک ہم وزن۔
ترکیب تیاری :- سب کو باریک پیس کر سفوف بنا لیں۔
مقدار خوراک :- ۴ سے ۶ ماشہ تک دن میں چار بار۔
خواص و فوائد :- مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

بیر

نام :- عربی۔ پھل کو نبق۔ درخت کو سدر۔ فارسی کنار۔ بنگلہ۔ گل پھل۔ گجراتی بور۔ پنجابی بیری کا بیر۔ انگریزی جوجوبی فروٹ۔ JUJUBE - FRUIT

تعارف :- ایک مشہور خاردار درخت کا پھل ہے۔ اس کا درخت ۴۰ فٹ تک بلند ہوتا ہے بعض جگہ چھوٹے چھوٹے آٹھ یا دس فٹ اونچے ہوتے ہیں۔ اسکی تین قسمیں ہیں۔ ایک بڑا درخت جو تیس چالیس فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اس کے بیر کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ دوسری قسم جنگلی بیری کی ہے۔ اس کا درخت بڑا نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ پانچ سے دس فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اس کے بیر کا رنگ بھی سرخ ہوتا ہے۔ لیکن بیر بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے۔ اندازاً ریٹھے کے سیاہ دانے جتنا بلکہ بعض اوقات اس سے بھی چھوٹا ہوتا ہے۔ چھوٹا بیر بڑے بیر سے زیادہ میٹھا ہوتا ہے۔ تیسری قسم کی بیری کا درخت پیوندی بیری کہلاتا ہے۔ اس کا بیر دونوں قسم کے بیروں

سے بڑا ہوتا ہے۔ میٹھا بھی کافی ہوتا ہے۔ تجارتی طور پر اسے زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ اس کا رنگ سبز، زرد سرخی مائل ہوتا ہے۔

رنگ:۔ سرخ۔ سبز اور زرد۔ ذائقہ:۔ کچا ترش اور پختہ میٹھا۔

مقدار خوراک:۔ حسب منشا بقدر ہضم۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ دوائے غذا ہے۔

مقام پیدائش:۔ ہند و پاکستان میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ لیکن جنگلی بیر ریگستانوں یا ریتلے علاقوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ پیوندی بیری زیادہ تر باغوں میں لگائی جاتی ہے۔

افعال و اثرات:۔ محرک قلب۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیائی طور پر سودا پیدا کرتا ہے قلیل الغذا اور دیر ہضم ہے۔ زیادہ مقدار میں کھانا ٹھیں اثر رکھتا ہے۔

خواص و فوائد:۔ بیر موسم گرما کا بہترین میوہ ہے۔ چونکہ بیر کو جتنا بھی کھا لیا جائے اس کے استعمال سے کسی خاص کیفیت میں اضافہ نہیں ہوتا۔ اس لیے یہ بہت عمدہ غذا ہے لیکن چونکہ اس میں سردی خشکی کی کیفیت غالب ہے۔ اس لئے یہ دیر ہضم ہے۔

چونکہ دوائے غذائی ہے اس لئے اس کا فضلہ زیادہ بنتا ہے اور غذائی اجزا کم جذب ہوتے ہیں۔ مسلسل کھانے سے خون وافر مقدار میں پیدا کرتا ہے۔ جسم کا رنگ اپنے ہم رنگ یعنی سرخ کرتا ہے۔ جسم میں چستی اور قوت اور توانائی بڑھ جاتی ہے۔ مولد بلغم کیفیت کو توڑ دیتا ہے۔

بعض بیریوں کے بیروں میں تو اتنی خشکی ہوتی ہے کہ گلا بند ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں گل گھوٹو بیر کہتے ہیں۔ جنگلی بیروں کو جن میں ابھی تک گٹھلی نہ پڑی ہو خشک کر کے بلغمی و اعصابی دستوں کو روکنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

اعصابی تحریک کی وجہ سے جب بالوں کو غذائیت ملنا بند ہو جائے یا کم ہو جائے جس سے بال گرنا شروع ہو جائیں۔ اس وقت بیری کے پتوں کے جوشاندہ سے دھوتے ہیں۔ اس عمل سے چند دنوں میں بال گرنا بند ہو جاتے ہیں۔

چونکہ مولد سودا ہے۔ اور سرد خشک ہے۔ اس لئے جنگلی بیری کی چھال کو سایہ میں خشک کر کے سفوف بنا کر جریان اور سیلان الرحم میں بکثرت کھلاتے ہیں۔

یہی سفوف علاج الفم خصوصاً بچوں کے منہ کے چھالوں کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے یہی سفوف چار چار رتی دن میں چار بار ہمراہ شہد کھلاتے ہیں اور تھوڑا تھوڑا چھالوں پر چھڑکتے ہیں۔ دن دو دن میں چھالے ختم ہو جاتے ہیں اور بچہ بڑی آسانی سے ماں کا دودھ پینے لگتا ہے۔ پیٹ میں اعصابی تحریک سے پیدا شدہ کیڑوں کو مارتا ہے۔

چھلکا بیخ جنگلی بیری اپنے اندر بکرگس کے سے اثرات رکھتا ہے جب اعصابی تحریک سے کمر کے اعصابی نظام میں انتہائی سکیڑ پیدا ہو جائے اور کمر کو ذرا سی حرکت دینا مشکل ہو جائے معمولی سی حرکت سے مریض درد کی شدت سے چیخیں مارنے لگ جائے اور یہ کیفیت کسی طور روا سے دور نہ ہوتی ہو تو اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے میرے تجربہ و مشاہدہ میں اس سے اچھی دوا نہیں ہے۔ اس تکلیف کو رفع کرنے کے لئے جنگلی بیری کی جڑ کا چھلکا اس کے دو چند وزن گھی اور چھلکا کے دو چند وزن کھانڈ ملا کر بقدر آدھ پاؤ ہمراہ قہوہ صبح اور آدھ پاؤ ہمراہ قہوہ شام کو کھلائیں، چند دنوں کے اندر ہی درد کافور ہو جاتا ہے۔ کمر بخوبی حرکت کرنے لگتی ہے۔

بیری کے پتے اپنے اندر محلل اثرات رکھتے ہیں۔ پھوڑے پھنسیوں کو پکانے اور پھوڑنے کے لئے اس کے پتوں کو کوٹ کر اور گرم کر کے ورم پر لگاتے ہیں۔ اس ترکیب سے ورم میں اول درد بند ہو جاتا ہے۔ پھر ورم میں پیپ پڑ کر پھٹ جاتا ہے۔ دو ایک دن میں ورم صاف ہو کر آرام ہو جاتا ہے۔

یادداشت:۔ بیر کے افعال و اثرات میں ہر کتاب کے مصنف نے متضاد باتیں لکھی ہیں۔ مثلاً کتاب المفردات مصنفہ حکیم محبوب عالم صاحب جگر کے سدے کھولنے کے لئے مفید بتاتے ہیں۔ جو غدی اعصابی ادویہ کے افعال ہیں۔ جبکہ حکیم صاحب نے بیر کا مزاج عضلاتی اعصابی (سرد خشک) تسلیم کیا ہے۔

حکیم مظفر حسین اعوان اپنی کتاب المفردات میں خونی دستوں کو بند کرنے والی دوا بتاتے ہیں جو اعصابی ادویہ کے افعال ہیں۔ لیکن مزاج سرد خشک تسلیم کرتے ہیں۔

حکیم محمد کبیر الدین صاحب اپنی کتاب المفردات میں صفراوی دستوں کے لئے مفید بتاتے ہیں (جن کا علاج اعصابی ادویہ سے ہی ممکن ہے) ساتھ ہی لکھتے ہیں کہ خشک کئے ہوئے بیروں کا سفوف جریان منی و سیلان الرحم میں مفید ہے۔ جبکہ ان علامات کا علاج عضلاتی ادویہ سے ہی ممکن ہے۔

یاد رکھیں کہ ہر عضلاتی دوا جگر میں سکون تو پیدا کر سکتی ہے جس سے اس میں سُدّے اور رطوبات جمع ہو جاتی ہیں۔ لیکن سدے کھول نہیں سکتی۔

اسی طرح ہر عضلاتی دوا سیلان خون جاری تو کر سکتی ہے لیکن بند نہیں کر سکتی۔ اگر کسی دوا میں انتہائی سردی خشکی ہو تو وہ عارضی طور پر تو خون بند کر سکتی ہے۔ لیکن مستقل طور پر خون بند نہیں کر سکتی۔ بلکہ جسم میں خشکی کا اضافہ کر کے نقصان کا باعث ہو سکتی ہے۔

لہٰذا چونکہ بیر میں عضلاتی اعصابی اثرات واضح ہیں۔ ان کا ذائقہ ترش ہے۔ جو سوداکا

ہے۔ اس لئے اس کا مزاج عضلاتی اعصابی درست ہے۔

بیل گری

نام:۔ بنگلہ۔ بلوا۔ بیل۔ بیل پھل۔ مرہٹی۔ بیل۔ پنجابی۔ بل۔ عربی۔ بیل۔ سندھی کاٹھوری۔ گجراتی۔ بلی۔ بیلو۔ سنسکرت۔ بلو۔ بلوا۔ انگریزی۔ BAEL FRUIT

تعارف:۔ بیل گری ایک درخت کا پھل ہے جسے بیل کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ درخت ۲۰ سے ۲۵ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ پھل جسے بیل گری کہتے ہیں حجم میں انار کے برابر ہوتا ہے۔ خام پھل سبز اور نرم ہوتا ہے۔ پختہ ہونے پر زرد رنگ کا اور بہت سخت ہو جاتا ہے۔ اس کا چھلکا نہایت سخت۔ گودا لعابدار زرد سرخی مائل خوشبودار اور قدرے شیریں تیزابیت لئے ہوئے ہوتا ہے میرٹھ کے علاقے میں ہونے والا کاغذی بیل بہترین سمجھا جاتا ہے۔

بیل کا درخت خاردار ہوتا ہے۔ اس پر جو کانٹے ہوتے ہیں وہ بہت تیز اور مضبوط ہوتے ہیں اس کے پتے تین تین اکٹھے لگتے ہیں۔ دو برابر اور ایک دونوں کے سامنے۔ برابر والے پتے چھوٹے اور سامنے والا بڑا ہوتا ہے۔ البتہ موسم گرما میں تمام پتے جھڑ جاتے ہیں اور چیت بیساکھ میں نئے پتے نکل آتے ہیں۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا عجیب کرشمہ ہے کہ جب اس کے پتے جھڑتے ہیں، اس وقت اس کا پھل لگتا اور پختہ ہوتا ہے۔ شاخوں پر سوائے پھل کے کچھ نظر نہیں آیا کرتا۔

ہندو لوگ اسے بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کو ضائع کرنا گناہ سمجھتے ہیں انتہائی عقیدت و احترام کی وجہ سے اس کے پتوں کو شیو جی کی مورتی پر چڑھاتے ہیں بیل گری کے درخت کے سوائے جڑ کے تمام اجزاء دوا کے طور پر مستعمل ہیں۔

موسم سرما کے آخیر میں اس پر سفید رنگ کے پھول لگتے ہیں، جن سے شہد کی مانند خوشبو آتی ہے۔ ایلوپیتھی میں اس کا ایکسٹریکٹ استعمال کیا جاتا ہے۔ جسے ایکسٹریکٹ بیلا کہتے ہیں۔ ویدک حضرات دشمول میں استعمال کرتے ہیں۔

رنگ:۔ کچا پھل سبز، بیلگوں۔ پختہ، زرد۔ اندر سے سرخی مائل زرد

ذائقہ:۔ پھل شیریں تیزابیت لئے ہوئے۔ پوست تلخی لئے ہوئے کسیلا۔

مقام پیدائش:۔ یو۔پی۔ جنوبی ہندوستان اور برما۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی، سرد خشک درجہ دوم

مقدار خوراک:۔ پوست ۶ ماشہ سے ایک تولہ۔ خشک پھل کا گودہ ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ۔ تازہ پھل ڈھائی تولہ سے ۵ تولہ تک۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی محرک، اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ قابض اور حابس ہے

خواص و فوائد :۔ قابض و مجفف ہونے کی وجہ سے پرانے دستوں کو بند کرتا ہے چونکہ حابس رطوبات ہے اس لئے زکام، خراش دار کھانسی اور سلسل البول کے لئے بہترین دوا ہے۔ عورتوں میں رحم کی خرابیاں لیکوریا، سیلان الرحم، خروج الرحم اور ضعف رحم میں خصوصیت سے مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے اسے اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ وید حضرات اسے عرق و شمول میں شامل کرکے استعمال کرتے ہیں۔ یہ عورتوں کی پوشیدہ بیماریوں کے لئے بہترین دوا ہے۔ اعصابی بخار جن میں دست دستے آتے ہوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ چونکہ مسکن جگر ہے اس لئے پیچش اور آؤں آنے کے لئے استعمال کرتے ہیں جو کسی قدر فائدہ مند ہے۔ یہ بھی اس وقت، جب مریض کو پہلے کسٹر آئل یا کوئی اور اعصابی ملین دوا دی گئی ہو۔

یاد رکھیں کہ پیچش غدی تحریک کی ایک علامت ہے۔ جس میں عموماً قبض کی وجہ سے کوئی سُدہ رکا ہوا ہوتا ہے۔ طبیعت اسے خارج کرنے کی کوشش کرتی ہے جب بار بار تحریک کی وجہ سے مریض کی انتڑیوں میں مروڑ کے ساتھ درد بھی ہوا کرتا ہے۔ ایسے موقع پر کوئی اعصابی ملین دوا دینی پڑتی ہے۔ جن میں کسٹر آئل۔ بادام روغن۔ دودھ گھی اور گلقند قابل ذکر ہیں اور ان کے استعمال سے ایک تو سُدہ خارج ہو جاتا ہے۔ دوسرے غددی تحریکات رک جاتی ہیں اور ان میں تحلیل ہو کر سوزش ختم ہو جاتی ہے۔ درد۔ آؤں اور خون آنا بند ہو جاتا ہے جو بالکل ایک سائنٹیفک علاج ہے۔

لیکن جب اعصابی ادویہ دینے کی بجائے عضلاتی ادویہ دی جاتی ہیں تو قبض ہو کر مرض میں اضافہ ہو جایا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایلوپیتھی کا تیار کردہ ایکسٹریکٹ بیلا پیچش کے لئے شافی علاج ثابت نہیں ہو سکا۔ اسی وجہ سے اسے برشش نارما کوپیا سے خارج کر دیا گیا ہے۔ بیل کا پھل بوٹکڑے ٹکڑے کرکے خشک کر لیا جاتا ہے۔ بیل گری کے نام سے پنساریوں کے ہاں بکتا ہے۔

یادداشت :۔ بیل گری کے مزاج میں بھی دوسری ادویہ کی طرح حکماء میں اتفاق نہیں ہے۔ کوئی اسے گرم خشک تسلیم کرتا ہے۔ کوئی اس کے بالکل برعکس اسے سرد خشک مانتا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ان حکماء صاحبان نے جنہوں نے اسے گرم خشک قرار دیا ہے۔ اس میں کونسی گرمی کی علامت پائی ہے جب کہ خود انہوں نے ہی اس کے افعال و اثرات میں گرم خشک علامات کے لئے مفید لکھا ہے جن میں پیچش اور سیلان خون قابل ذکر ہیں۔ جب کہ ان علامات کے علاج کے لئے گرم تر سے تر گرم ادویہ استعمال کی جاتی ہیں۔

لیکن چونکہ انہوں نے اس میں حابس وقابض اور خشک اثر تسلیم کیا ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے اسے پرانے دستوں اور سنگرہنی جیسی نامراد اعصابی علامات کے لئے اکسیر لکھا ہے۔ اس لئے یہ تر بھی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے لامحالہ اس کا مزاج سرد خشک تسلیم کرنا پڑے گا جسے نظریہ مفرد اعضا میں عضلاتی اعصابی قرار دیا گیا ہے۔

ھوالشافی:۔ گتھہ۔ نارجیل دریائی۔ زہر مہرہ خطائی اور بیل گری ہر ایک ہم وزن۔

ترکیب تیاری:۔ سب کو باریک پیس کر سفوف بنا لیں۔

مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ سے تین ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

افعال و اثرات:۔ حابس وقابض۔ عضلاتی اعصابی مقوی۔

خواص و فوائد:۔ مزمن سنگرہنی، نئے پرانے دست۔ لیکوریا۔ سیلان الرحم۔ خروج الرحم کے علاوہ اس نسخہ سے وہ تمام فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں جو مندرجہ بالا سطور میں درج ہیں۔

بینگن

نام:۔ عربی بادنجان۔ ملتانی وتاؤں۔ سندھی وانگن۔ مرہٹی بانگے۔ انگریزی BRINJALS۔ بنگالی بیگن۔

تعارف:۔ ہندو پاکستان کی مشہور سبزی ہے۔ سیاہی مائل انار کے برابر گول قدرے لمبوترا ہوتا ہے۔ بیرونی طور پر نہایت ملائم اور چمک دار ہوتا ہے۔ اس کے اندر گودا میں سیاہ رنگ کے بیج ہوتے ہیں۔ اس کا پودا ایک گز سے ڈیڑھ گز تک اونچا ہوتا ہے۔ پتوں اور ٹہنیوں پر کانٹے لگے ہوتے ہیں۔

رنگ:۔ سفید سیاہی مائل۔ **ذائقہ:۔** پھیکا

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ خشک سرد دوسرے درجہ میں۔

مقدار خوراک:۔ بینگن بصورت ترکاری کھایا جاتا ہے۔ حسب منشا کھا سکتے ہیں۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ کیمیائی طور خون میں خشکی اور ریاح بڑھاتا ہے۔

خواص و فوائد:۔ بینگن غذائے دوائی ہے۔ اس لئے بینگن کو تنہا یا گوشت کے ہمراہ سالن پکا کر کھاتے ہیں۔ لیکن اس کو بہترین ترکاریوں میں شمار نہیں کیا جاتا۔ غریب لوگ اسے بہت کھاتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب سبزیوں سے سستا ہے۔ اس کو گرم کرکے بطور بھرتہ کھاتے ہیں۔ چونکہ عضلاتی اعصابی ہے۔ اس لئے پیٹ میں نفخ و قبض اور فاسد مواد پیدا کرتا ہے۔ بعض اوقات اس کے کھانے سے ڈراؤنے خواب بکثرت آیا کرتے ہیں۔ جو سرطان کی علامت ہیں۔ السی کی طرح اپنے اندر محلل اثر رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے آگ میں نیم گرم

کرکے سرد اورام پر باندھتے ہیں۔ جو بہت جلد تحلیل ہو جاتے ہیں۔

اعصابی محلل ہونے کی وجہ سے کمر درد اور کولہے کے درد میں اس کا سالن یا جھلسائے ہوئے بینگن کا پانی پانچ تولہ میٹھا کر کے پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

یادداشت:۔ بینگن ایک عام ملنے والی سبزی ہے جسے ہر امیر و غریب اور حکماء اور دیگر صاحبان مزے دار کھاتے ہیں۔ اور ہر ایک کے تجربات میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بینگن قابض، نفاخ اور دیر ہضم ہے۔ بلکہ کتاب المفردات کے مصنف حکیم و ڈاکٹر اللہ رکھا صاحب قریشی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ بینگن مجفف رطوبات غریبہ، قاطع عرق الدم اور تولیخ پیدا کرتا ہے۔ آگے لکھتے ہیں کہ بینگن مقوی معدہ اور سدہ کھولتا ہے۔ مگر خود سدہ جگر و طحال میں پیدا کرتا ہے۔ ان افعال کے ساتھ ہر ایک مصنف نے بینگن کا مزاج گرم خشک رغدی عضلاتی، درجہ دوم میں تسلیم کیا ہے۔

میں حیران ہوں کہ انہوں نے اپنے ہی قوانین کی خلاف ورزیاں کیسے کیں۔ کسی دوا یا غیر کے متعلق تو پھر شک و شبہ رہ سکتا ہے۔ کیونکہ وہ عام کھائی نہیں جاتی۔ لیکن یہ عام استعمال کی چیز ہے پھر بھی اتنی غلطیاں۔ طب یونانی کا قانون و اصول ہے کہ قابض و نفاخ چیزیں سودا پیدا کرتی ہیں۔ سودا کا مزاج عضلاتی اعصابی سرد خشک ہے۔ پھر یہ گرم خشک کیسے ہو گئی۔ جب کہ یہ خود بھی سودا پیدا کرتی ہے۔ گرم خشک چیزیں صفراء پیدا کرتی ہیں جو ان علامات کو نیست و نابود کرتا ہے۔

یاد رکھیں کہ عضلاتی اعصابی ادویہ اور اغذیہ ہی سے جگر میں سکون ہوا کرتا ہے یہی رطوبات بستہ ہو کر سدوں کا باعث بنتی ہے۔ اسی وجہ سے جگر و طحال میں عظم ہو جایا کرتا ہے۔ لہذا چونکہ بینگن جگر میں سدے پیدا کرتا ہے اس لئے اس کا مزاج عضلاتی اعصابی سرد خشک ہے۔

بعض مصنفوں نے ہر دوا کا نفع خاص۔ اس کا مفر اثر اور اس کا مصلح لکھا ہے۔ یہی صورت حکیم محمد کبیر الدین صاحب نے بھی اپنائی ہے۔ وہ بینگن کے متعلق لکھتے ہیں کہ اسے تنہا یا گوشت کے ہمراہ پکا کر کھاتے ہیں۔ لیکن اس کو بری ترکاری سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ قبض و نفخ پیدا کرتا ہے اور فاسد مواد پیدا کرتا ہے۔ نفع خاص میں لکھتے ہیں کہ مقوی معدہ و مسکن اوجاع ہے۔ مفر اثر میں لکھتے ہیں کہ مورث بواسیر و سودا ہے۔ مصلح اشیاء میں لکھتے ہیں کہ گوشت۔ روغن اور سرکہ۔ مزاج گرم خشک لکھا ہے۔

میں یہ باتیں کسی بغض یا عناد کی وجہ سے نہیں لکھ رہا۔ بلکہ تجدید طب اور احیائے فن کے لئے تحریر کر رہا ہوں تاکہ طبی کتب میں جو جو فنی کوتاہیاں ہوئی ہیں انہیں دور کر دیا جائے اور فن طب کو خس و خاشاک سے پاک کر کے دنیائے طب کے سامنے پیش کیا جائے۔

حکیم محمد کبیر الدین صاحب نے جو بینگن کے متعلق مضمون تحریر کیا ہے وہ لورے فیصد غلط ہے

مثلاً جب انہوں نے بینگن کو قابض ولفاخ اور فاسد مواد پیدا کرنے والا لکھا ہے تو پھر وہ مقوی معدہ وسکن اوجاع کس لحاظ سے ہے۔ کیا لفخ وتبض اور فاسد مواد سے معدہ جو طاقت آیا کرتی ہے مضر اثر میں جب مورث بواسیر اور مولد سودا لکھا ہے جو سردی خشکی کی پیداوار ہیں تو اس کا مزاج انہوں نے کس قانون کے تحت گرم خشک لکھا ہے۔

مصلح اشیاء ہیں جو تین چیزیں لکھی ہیں وہ ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ وہ کس قانون کے تحت ایک ہی شے کے مضر اثرات کو دور کر سکتی ہیں یا اس کا مصلح بن سکتی ہیں۔ مثلاً گوشت اگر گرم خشک ہے تو روغن گرم تر اور سرکہ سرد خشک۔

افسوس تو اس بات کا ہے کہ وہ جس شے کا مزاج گرم خشک لکھ رہے ہیں جو صفرا کا مزاج ہے تو انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ جو شے صفرا پیدا کرتی ہے اس سے سودا (سردی خشکی) کس طرح پیدا ہو جائے گا۔ چونکہ بینگن کے افعال واثرات قابض لفاخ اور مولد سودا ہیں۔ اس لئے اس کا مزاج عضلاتی اعصابی سرد خشک ہے۔

یادداشت:۔ جہاں تک بینگن کے محلل اورام ہونے کا تعلق ہے یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح السی محلل اورام ہے۔

یاد رکھیں کہ عضلاتی اعصابی ادویہ میں حرارت بہت ہی کم ہوا کرتی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے حکماء ان اشیاء کو آگ پر گرم کر کے باندھتے ہیں۔ مثلاً السی۔ تالمکھانہ بینگن بیری کے پتے۔ اور جال کے پتے وغیرہ۔

لیکن جن اشیاء میں حرارت عنصری طور پر ہی ہوتی ہے ان کو گرم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ انہیں ایسے ہی باریک کر کے طلاؤں، ابٹنوں۔ لیپ کرنے والی دواؤں میں شامل کر کے استعمال کرتے ہیں جن میں جمال گوٹہ۔ تیلنی مکھی اور رائی وغیرہ شامل ہیں۔

چونکہ بینگن کو گرم کئے بغیر استعمال نہیں کر سکتے۔ لہذا اس میں حرارت نام کو نہیں ہے۔ دوسرے قابض ولفاخ ہے جو خشکی کی علامت ہے۔ اس لئے بینگن سرد خشک (عضلاتی اعصابی) مزاج رکھتا ہے نہ کہ غدی عضلاتی (گرم خشک) ہے۔ (شریف ومحمد یٰسین)

پاڈھل

نام:۔ ہندی پاڑھل۔ مرہٹی پاڈھل۔ گجراتی پاڈل۔ بنگالی پاڑل۔ سنسکرت پاٹلہ انگریزی بگنونیا BIGNONIA

تعارف:۔ جامن کے ہم شکل ایک طویل القامت درخت ہے۔ اس کا پھل نصف گز لمبا ہوتا ہے اور چوڑائی میں چار انگل ہوتا ہے اور اس سے روئی کی طرح کا ریشہ برآمد ہوتا ہے۔ اس کے بیج تسبیح کی طرح جڑے ہوتے ہیں۔ شکل میں سرس کی طرح کے ہوتے ہیں۔ ہندوؤں

کے تہوار بسنت کے دنوں میں اسس کو نہایت خوشبودار پھول لگتے ہیں۔ جن کے اندر شہد نما مٹھاس بھری ہوتی ہے جسے پھولوں کے مکمل ہونے پر جھاڑ کر اکٹھا کر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سنسکرت میں اسے مدھو دوتی یعنی شہد دینے والا درخت کہتے ہیں۔

اقسام:۔ پاڈھل کی دو قسمیں ہیں۔ لال پھولوں والا پاٹلہ۔ زرد پھولوں والا کاشٹ پاٹلہ۔

رنگ:۔ پھول سفیدی مائل سرخ۔ بعض سیاہی مائل سرخ۔ چھال کا رنگ زردی مائل راکھ نما ہوتا ہے۔ **ذائقہ**:۔ کسیلا۔

مقام پیدائش:۔ کوہ ہمالیہ کے مرطوب مقامات پر عام پایا جاتا ہے۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ پھول غدی اعصابی۔

مقدار خوراک:۔ چھ ماشہ سے ایک تولہ تک۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی محرک۔ غدی مسکن اور اعصابی محلل ہے۔

خواص و فوائد:۔ پاڈھل کی جڑ کا چھلکا عرق دشمول بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو عضلاتی ادویہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ عرق زچگی کے دنوں میں رحم کی بہت سی خرابیاں دور کرنے کے لئے پلایا جاتا ہے جن میں سب سے اہم رحم کے فضلات کا خارج نہ ہونا اور پرسوت کے بخار کا چڑھنا شامل ہیں۔

یاد رکھیں کہ رحم میں یہ خرابیاں اعصابی تحریک سے ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ جن کے علاج کے لئے عضلاتی ادویہ ضروری ہیں۔ چونکہ پاڈھل بھی عضلاتی محرک ہے اس لئے یہ رحم کی جملہ خرابیوں کے لئے تریاق ہے۔ چونکہ اس کے پھول غدی اعصابی ہیں اس لئے اس کے پھولوں کی گلقند شہد کی مدد سے بنا کر دینے سے شدید قسم کی ہچکی دور ہو جاتی ہے۔

گلے میں خشکی اور گلا بیٹھ جانا اور بلند آواز نکلنے میں دشواری ہونا وغیرہ علامات میں اس کے پھولوں کی گلقند بے حد مفید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندی شاعروں نے پاٹلہ کے پھولوں کی بے حد تعریف کی ہے۔ چونکہ کاشٹ پاٹلہ کی جڑ خصوصیت سے عضلاتی اثر رکھتی ہے اس لئے اس کی جڑ کا جو شاندہ بخاروں میں پیاس کی بے چینی اور ٹھنڈک پہنچانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

اس کے چند روزہ استعمال سے تیز بخار کم اور کم بخار بالکل ختم ہو جاتے ہیں۔ پیاس و بے چینی رفع ہو جاتی ہے۔ اعصابی سوزش اور اس سے پیدا ہونے والے پھوڑے پھنسیوں کو چند دنوں میں ختم کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے مصفی خون بھی کہتے ہیں۔

پرسیاؤشاں	نام:۔ عربی شعر الارض۔ شعر الجبال۔ ہندی ہنسراج۔ پنجابی کھوہ بوٹی بنگلہ گوپائے لتا۔ انگریزی MAIDEN HAIR FERN

تعارف:۔ مرطوب جگہ کی ایک گھاس ہے جو زیادہ تر کنوؤں میں ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسے کنوہ بوٹی بھی کہتے ہیں۔ اس کی شاخیں باریک نیلگوں سیاہی مائل اور بعض سرخی مائل ہوتی ہیں۔ اس کے پتے دھنیا کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں لیکن ذرا چھوٹے اور رنگت میں نیلگوں سیاہی مائل ہوتے ہیں، اسے پتوں اور شاخوں سمیت استعمال کیا جاتا ہے۔

اقسام:۔ اس کی کئی قسمیں ہیں عمدہ وہ ہے جو کرفس سے مشابہ ہوتی ہے۔

مقام پیدائش:۔ ہندوستان میں کشمیر، پاکستان میں مری اور ایران و افغانستان کے پہاڑی اور نمناک مقامات پر عام پیدا ہوتی ہے۔

رنگ:۔ پتے سبز سیاہی مائل، نیچے سے سرخی مائل، شاخیں سیاہ سرخی مائل۔

ذائقہ:۔ قدرے تلخ۔ مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

مقدار خوراک:۔ ۴ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن شدید ہے۔

خواص:۔ محلل مجفف۔ منفج بلغم۔ مدر حیض و نفاس۔

فوائد:۔ منفج بلغم ہونے کی وجہ سے ذات الصدر، ذات الریہ، زکام، بلغمی کھانسی و بلغمی دمہ میں نہایت فائدہ کرتا ہے۔ حمیات بلغمی میں بھی بطور منفج بلغم اور ادویہ منفجہ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے مدر حیض و نفاس ہے۔ فاضل رطوبات کو نہ صرف خشک کرتا ہے بلکہ لیکوریا جیسی نامراد علامت کو بھی رفع کرتا ہے۔

مجفف و محلل ہونے کی وجہ سے قروح رطبہ اور سفید پھنسیوں اور چیچک کو دور کرنے کے لئے اسے بطور جوشاندہ استعمال کیا جاتا ہے۔ انہی افعال و اثرات کی وجہ سے اسے قلاع الفم اور ثبور دہن اطفال میں بطور ذرور استعمال کیا جاتا ہے۔ ضماد کے طور پر صلابات خنازیر اور دیگر بلغمی اورام پر لگاتے ہیں۔ اس کے جوشاندہ کا پینا سگ گزیدہ کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔

جوشاندہ بلغمی کھانسی

ھوالشافی:۔ گل بنفشہ۔ انجیر۔ پوست عناب۔ خوب کلاں۔ ملٹھی۔ پر سیاؤشان ہر ایک چھ ماشہ۔ پانی آدھ سیر۔

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو آدھ سیر پانی میں بھگو دیں۔ دو گھنٹے بعد ابالیں۔ جب پانی ڈیڑھ پاؤ رہ جائے تو اتار کر ٹھنڈا کر لیں۔

دمہ، بلغمی کھانسی اور تشنجی کھانسی میں بے خوف و خطر دے سکتے ہیں۔

پرشٹ پرنی

نام :۔ ہندی۔ پھٹون۔ سنسکرت پرشنی پرنی۔ بنگالی چاکلے۔ مرہٹی پٹھونڑ۔ گجراتی پیٹھونڑ۔ لاطینی یوریریا پکٹا URARIA PICTA

تعارف :۔ پرشٹ پرنی کی دو اقسام ہیں۔ ایک گول پتے والی۔ دوسری لمبے پتوں والی۔ گول پتوں والی کا پودا ایک ہاتھ اونچا ہوتا ہے جس پر بیل کے پتوں کی مانند تین تین پتے شاخوں پر نکلتے ہیں۔ دو پتے برابر اور تیسرا پتہ سامنے سرے پر نکلتا ہے۔ بسنت کے موسم میں چھوٹے چھوٹے بینگوں پھول لگتے ہیں۔ جن میں بعد میں گول سفید رنگ کے بیج پیدا ہو جاتے ہیں۔ موسم گرما میں بیج خشک ہو کر زمین پر جھڑ جاتے ہیں۔

لمبے پتوں والی کا پودا ڈیڑھ ہاتھ اونچا ہوتا ہے۔ ہر شاخ پر سات سات پتے لگتے ہیں۔ یہ پتے کھردرے اور انگلی کے برابر لمبے اور چوڑے ہوتے ہیں۔ اس کے پتے بھی تین تین لگتے ہیں۔ ان پتوں کا درمیانی حصہ سفیدی مائل ہوتا ہے۔ موسم بہار کے آغاز میں بڑ ڈنڈی پر خوشے نکلتے ہیں۔ جن پر چھوٹے چھوٹے بینگوں پھول لگتے ہیں۔ پکنے پر ان میں سفید رنگ کے گول بیج نکلتے ہیں۔ موسم گرما میں تمام شاخیں اور پتے خشک ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کی جڑ محفوظ رہتی ہے جو موسم برسات میں پھر ہری بھری ہو جاتی ہیں۔ پرشٹ پرنی کے پانچوں انگ دوا کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔

رنگ :۔ بیج سفید۔ پھول بینگوں ۔ ذائقہ :۔ شیریں۔

مقام پیدائش :۔ گول پتے والی پرشٹ پرنی اموڑہ۔ بنگال پنجاب۔ نیپال اور برما میں پیدا ہوتی ہے۔ لمبے پتوں والی بہار۔ بنگال اور بنارس کے علاقوں میں ملتی ہے۔

مقدار خوراک :۔ چھ ماشہ سے ایک تولہ تک۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں غلظت پیدا کر کے خلط سودا بڑھاتی ہے۔ مولد حرارت غریزی۔ مجفف بلوبات۔ دافع بلغم اور ملین ہے۔

خواص و فوائد :۔ دافع بلغم ہونے کی وجہ سے بلغمی کھانسی اور بلغمی دمہ کے لئے اکسیر ہے۔ عضلاتی اعصابی (سرد خشک) ہونے کی وجہ سے خون میں غلظت پیدا کر کے خون بند کرتی ہے۔ خونی کے اسہال بھی وقتی طور پر رک جاتے ہیں۔ لیکن مسلسل استعمال سے پھر خون آنے لگتا ہے۔ کیونکہ خون آنا ہی عضلاتی تحریک سے ہے۔ مسلسل سردی خشکی سے شریانیں پھٹ جاتی ہیں۔ پھر جب تک شریانوں میں تحلیل نہ ہو خون بند نہیں ہوتا۔ رطوبات کی زیادتی سے جب نے اور دست آ رہے ہوں اور ساتھ ہی شدید پیاس لگ رہی ہو۔ جیسے ہیضہ میں ہوتا ہے ایسے موقع پر یہ دوا

بلغمی بخاروں کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ ایک ایک ماشہ کی مقدار میں دینے سے فوراً فائدہ کرتی ہے۔

قبض دور کرتی ہے۔

چونکہ عضلاتی محرک ہے اس لئے جب عورت کے بچہ پیدا ہو رہا ہو تو رحم کی تمام چیز ہے۔ ملین ہونے کی وجہ سے قبض دور کرتی ہے۔ الائشش خارج کرنے کے لئے اسے دوسری ادویہ کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔ اگر ایک عورت کو پرسوت کا بخار بھی آ رہا ہو تو فوراً رک جاتا ہے۔ اسے ویدک حضرات کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ دشمول کا جزو اعظم ہے۔

دشمول

دشمول ویدوں کی اصطلاح میں دس جڑوں کو کہتے ہیں۔

هوالشافی: (۱) شالپرنی (۲) پرشٹ پرنی (۳) کٹائی خورد (۴) کٹائی کلاں (۵) گوکھرو (۶) بل (۷) ارلو (۸) کنبھاری (۹) پاڈھل (۱۰) ارنی۔ صحیح وزن کا علم نہیں ہو سکا۔

ان ادویہ کا عرق بنا کر زچہ کو پلاتے ہیں۔

پنّا

نام: عربی و فارسی زمرد۔ بنگلہ پانا۔ سندھی زمرد۔ انگریزی ایمارالڈ EMARALD

شناخت: ایک مشہور قیمتی پتھر ہے۔ اس کی کئی اقسام ہیں۔ جو زبابی (سبز مکھی کے رنگ والا) برگ ریحان کے مانند، فستقی (پستہ جیسا) اور سلقی وغیرہ۔

رنگ: سبز **ذائقہ:** پھیکا۔

مقام پیدائش: مصر اور سوڈان۔

مزاج: عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک درجہ دوم۔

مقدار خوراک: ۲ رتی سے ایک ماشہ۔ کشتہ بھی اسی وزن میں استعمال کر سکتے ہیں۔

افعال و اثرات: عضلاتی اعصابی سدہ یعنی قلب و عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کرتا ہے۔ اعصاب میں تحلیل اور جگر کی گرمی زائل کر کے سکون پیدا کرتا ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں غلظت اور گاڑھا پن پیدا کر کے سوداکی مقدار بڑھا دیتا ہے۔ فاضل رطوبات کو خشک کر کے دل و دماغ کو تقویت دیتا ہے۔

خواص: حابس و قابض ہے۔ مقوی معدہ۔ دافع نفث الدم و جریان خون ہے۔ دافع جوشش خون۔ مسکن صفراء و حرارت ہے۔

فوائد: عام طور پر اطباء اور حکماء اس کے فوائد متضاد لکھتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ اس کی تحقیق کی ہے اور نہ اسے سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اکثر سوداوی اغذیہ اور ادو۔

کا بھی حال ہے۔

مثلاً کوئی اسے مقوی اعضائے رئیسہ اور مفرح اعضائے رئیسہ قرار دے رہا ہے۔ کوئی مانتا ہے کہ یہ مولد اروراح اور دل و دماغ اور جگر و معدہ کو قوت بخشتا ہے۔ پیشاب بار بار آنے میں اس کا باریک سفوف کھلاتے ہیں۔

اسی طرح کوئی کہتا ہے کہ مرگی۔ جنون۔ جلودھر۔ جذام اور پیشاب دیر میں آنے کے لئے مفید ہے۔ یعنی مدر بول بھی ہے۔ اسی طرح نفث الدم۔ خفقان۔ ضعف معدہ۔ ضعف جگر۔ استسقاء ضعف گردہ۔ اسہال الدم اور یرقان کو مفید بتاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی نے بھی حقیقت کی نگاہ سے پرکھنے کی کوشش نہیں کی۔ جو کچھ کسی نے غلط یا صحیح بتایا یا کسی کتاب میں پڑھا ہو ہو نقل کر دیا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ کوئی دوا تمام اعضائے رئیسہ کے لئے مقوی یا محرک نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہر دوا کا مزاج یا اس کا تعلق کسی نہ کسی ایک عضو رئیس کے ساتھ ہوتا ہے۔ دوسرے جو دوا مفرح قلب ہے وہ محرک دماغ تو ہو سکتی ہے لیکن محرک قلب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اعصابی دوائیں قلب و عضلات کی گرمی و تحلیل کو اپنی رطوبات سے بجھا کر ہی مفرح صورت پیدا کرتی ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ نفث الدم۔ قے الدم۔ اسہال الدم شدید عضلاتی غدی تحریک کے مظہر ہیں۔ لیکن یرقان۔ استسقاء خفقان شدید غدی تحریک سے ہوتے ہیں۔ پھر ایک ہی دوا سے کس طرح ٹھیک ہو سکتے ہیں جب خون (خشکی) سودا کی زیادتی سے آیا کرتا ہے اور یرقان و استسقاء صفراء و گرمی کی زیادتی سے ظاہر ہوتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ جس عضو سے خون آ رہا ہو وہاں انتہائی درجے کی خشکی ہوا کرتی ہے جس سے شریانیں پھٹ جاتی ہیں۔ جونہی اس مقام پر حرارت کی زیادتی کی جاتی ہے فوراً تحلیل ہو کر نہ صرف خون بند ہو جاتا ہے بلکہ زخم تک بند ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غدی اعصابی اغذیہ اور ادویہ اعلیٰ درجہ کی خون بند کرنے والی غذ یہ اور ادویہ ہیں۔ ان سے جریان خون ایک دفعہ بند ہو جائے تو دوبارہ نہیں آ سکتا لیکن اگر عضلاتی اعصابی ادویہ یا اغذیہ سے بند ہو جو اپنی قوت رادع سے بند کرتی ہیں تو عارضی اور وقتی ہوتا ہے اور دوبارہ کسی وقت بھی آ سکتا ہے۔

زمرد بھی عضلاتی اعصابی ادویہ میں شامل ہے جو انتہائی سرد خشک ہے۔ یہ اپنی انتہائی سردی کی وجہ سے بلغم کو غلیظ کر دیتا ہے جس سے ایک طرف تو رطوبات جم جاتی ہیں دوسری طرف خون واپس ہو جاتا ہے۔ یہی رادع ادویہ کا خاصہ ہے۔

چونکہ نہایت اعلیٰ درجے کا محرک قلب و عضلات ہے اس لئے یہ علامات دیا بیدست

نے۔ طاعون، ہیضہ اور چیچک وغیرہ کے لئے اعلیٰ درجے کی دوا ہے۔ اعصابی زہروں کے لئے تریاق ہے جب اعصابی تحریک سے انتہائی ضعف قلب ہو۔ دل ڈوب رہا ہو، مریض کی جان لبوں پر ہو ایسے موقعوں پر اس کا استعمال عجائبات سے کم نہیں ہے کیونکہ یہ مولد حرارت غریزی ہے۔
حکیم محمد کبیرالدین صاحب اس کے مضرات میں لکھتے ہیں کہ یہ مثانہ کے لئے مضر ہے لیکن خود مدربول لکھ رہے ہیں، پھر یہ نہیں لکھا کہ مثانہ کے لئے کیوں مضر ہے۔

کشتہ زمرد جواہر والا

هوالشافی:۔ مرجان اتولہ۔ یاقوت ۳ ماشہ۔ عنبر ا ماشہ۔ ورق نقرہ ۳ ماشہ۔ ورق طلاء ا ماشہ زمرد ۵ ماشہ۔

ترکیب تیاری:۔ عرق کیوڑہ میں خوب کھرل کریں۔ پھر ٹکیہ بنا کر گل حکمت کر کے دس سیر اپلوں کی آنچ دیں۔

مقدار خوراک:۔ ۲ چاول تا ۴ چاول ہمراہ خمیرہ مروارید یا قہوہ۔ دن میں دو بار۔

خواص و فوائد:۔ عضلاتی اعصابی مقوی ہے۔ مقوی دماغ ہے۔ نسیان اور دردسر کے لئے مفید ہے۔ چیچک، خسرہ، توری، مبارکی میں بے حد مفید ہے۔ دست اور قے کو روکتا ہے۔

پوست

نام:۔ عربی قشر الخشخاش۔ فارسی پوست خشخاش۔ سندھی ڈوڈی انگریزی وائٹ پوپی WHITE. POPPY۔

تعارف:۔ مشہور عام ہے، لیکن حکومت کی منظوری کے بغیر کاشت نہیں کر سکتے۔ اس کے عصارے کو کوکنار کہتے ہیں اور اس کے پھل کو پوست کہتے ہیں۔ یہ گول یا بیضوی یا قدرے لمبا ہوتا ہے۔ قطر میں دو تین انچ نیچے کی طرف گردن اور اوپر کی جانب کنگرہ دار چوٹی ہوتی ہے۔ رنگت زردی مائل، جن میں کہیں کہیں سیاہ دھبے ہوتے ہیں۔ اندرونی ساخت خانہ دار ہوتی ہے جن کی دیواریں نہایت نازک اور باریک ہوتی ہیں، ان میں بہت چھوٹے چھوٹے تخم ہوتے ہیں جو خشخاش کے نام سے مشہور ہیں۔

اقسام:۔ اس کی دو اقسام ہوتی ہیں (۱) بستانی (۲) بری۔ بستانی پوست سے سفید خشخاش نکلتی ہے اور بری پوست سے سیاہ خشخاش حاصل ہوتی ہے۔

رنگ:۔ زردی مائل۔ اندر سے خانہ دار سفیدی مائل، تخم سفید و سیاہ۔ پھول سفید لیکن سرخی مائل۔ ذائقہ:۔ تلخ

مقدار خوراک:۔ پوست (ڈوڈہ) ایک تا دو ماشہ۔ جوشاندہ میں ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔

مقام پیدائش:۔ پوست کی کاشت انقلاب ۱۹۴۷ء سے پہلے سارے ہندوستان میں بے روک ٹوک ہوتی تھی۔ مگر اب اس کی کاشت محکمہ آبکاری کے احکام کے ماتحت محدود طور پر ہوشیار پور۔ دکن (جو اب ہندوستان کے قبضہ میں ہیں) میں ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں لاہور، سیالکوٹ اور پاکستان کے دیگر علاقوں میں کاشت کرایا جاتا ہے۔

مزاج:۔ سرد خشک۔ چوتھے درجے میں سرد اور چوتھے درجے میں خشک۔

افعال واثرات: عضلاتی اعصابی۔ یعنی قلب وعضلات میں تحریک۔ غدد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل۔ کیمیائی طور پر خون میں کھاری پن قائم رہتا ہے اور رطوبات وبلغم کا اخراج رک کر ان کی زیادتی ہو جاتی ہے۔

قابل توجہ بات: یاد رکھیں کہ پوست کے افعال واثرات بالکل افیون سے ملتے جلتے ہیں فرق صرف ان میں کمی بیشی اور تقویت میں پایا جاتا ہے۔ افیون میں اس قدر تیزی اور شدت پائی جاتی ہے کہ وہ فوراً تمام جسم میں سرایت کرکے خون میں پہنچ جاتی ہے اور انسانی جسم کو اس قدر جلد متاثر کرتی ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اگر زیادہ مقدار میں دی جائے تو دماغی توازن بگڑ جاتا ہے۔ بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور نیند ہی کی حالت میں انسان راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔ بالکل یہی اثرات پوست کے ہیں۔ فرق صرف شدت اور کمی کا ہے۔

خواص:۔ مسکن۔ مخدر۔ منوم۔ مغلظ رطوبات۔ قابض وحابس الدم۔ مانع اسقاط حمل۔ دافع سوزش۔ دافع خشونت۔ مسمن بدن۔ سوزش جگر ومثانہ۔ مسکن اوجاع اور دافع سوزش امعاء ہے۔

فوائد:۔ پوست کا جوشاندہ منوم ومسکن درد۔ مخدر، مغلظ رطوبات ہے۔ پوست میں قوت تخدیر اور قوت رادع بے حد پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قسم کے شدید ورم میں اندرونی بیرونی طور پر استعمال کرنے سے نہ صرف دوران خون وہاں کم ہو جاتا ہے۔ بلکہ درد میں بھی کمی آ جایا کرتی ہے۔ لہذا اسے دردسر، درد عصابہ، شقیقہ، ذات الجنب اور درد کمر میں اندرونی بیرونی طور پر استعمال کراتے ہیں۔ اس کا لعوق خشک کھانسی اور ملامات سینہ میں مفید ہے۔

اس کا جوشاندہ بالفرع قابض نہیں ہے۔ لیکن اس کا جرم (سفوف) قابض۔ اس میں اس فرق کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ اس میں جوش دینے سے کسی قدر حرارت شامل ہو جاتی ہے جو مانع قبض ہے۔ پوست کا مسلسل استعمال افیون کی طرح انسان کو عادی بنا دیتا ہے۔ جو شخص مسلسل پوست پیا کرتا ہے اسے پوستی کہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح افیون کھانے والے کو افیونی کہتے ہیں۔ پوست کا سفوف یا جوشاندہ ورم امعاء اسہال اور پیچش میں بے حد مفید ہے۔

پوست میں جو مختلف ومتضاد قسم کے افعال واثرات پائے جاتے ہیں۔ ان کی تشریح و

توضیح افیون کے مضمون میں کردی گئی ہے۔ طالب علم اپنے شک و شبہات دور کرلیں۔ کیونکہ
یہاں دوبارہ تفصیلات لکھنا طوالت کا باعث ہے۔
پوست سے کئی قسم کے مرکبات تیار کیے جاتے ہیں۔ جن میں معجونیں۔ جلوے۔ جوشاندے
شربت۔ خمیرے اور لعوق مشہور ہیں۔
نوٹ:۔ چونکہ پوست یا افیون کے استعمال سے رطوبات کا اخراج کسی حد تک بند ہو جاتا ہے۔
بلکہ رطوبات بستہ ہو جاتی ہیں۔ اس لئے افیون کو ایسے دستوں میں جن میں پیٹ میں ہوا بھر جاتی
ہو قطعاً نہیں دینی چاہیے۔ اسی طرح جب پھیپھڑوں میں رقیق بلغم جمع ہو چکا ہو۔ خصوصاً بچوں اور
بوڑھوں میں تو ایسے موقع پر اس کا استعمال موت کو دعوت دینا ہے۔

لعوق سپستان

ھوالشافی: سپستان پچاس دانے۔ عناب بیس دانے۔ پوست خشخاش۔ دو تولہ۔ بہیدانہ
اصل السوس۔ تخم خطمی سفید ہر ایک چھ ماشہ۔ چینی تمام ادویہ کے وزن کے تین گنا۔ پانی ایک سیر
ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو پانی میں بھگو دیں۔ کم از کم بارہ گھنٹے بعد جوش دیں۔ جب پانی
تیسرا حصہ رہ جائے تو چھان کر چینی ملا کر قوام تیار کر لیں۔ بعد میں جو مقشر۔ مغز بادام شیریں۔ تخم
خشخاش ہر ایک ایک تولہ۔ گوند کیکر۔ گوند کتیرا۔ رب السوس ہر ایک تین ماشہ باریک کر کے تھوڑا تھوڑا
کر کے شامل کر دیں۔ بس تیار ہے۔
مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے ۶ ماشہ تک دن میں تین بار۔
فوائد:۔ اس کا دوسرا نام لعوق سعال ہے۔ نزلہ۔ خشک کھانسی کے لئے کثرت سے استعمال
کیا جاتا ہے۔ سینہ کو صاف کرتا ہے۔

پھٹکڑی

نام:۔ عربی۔ زاج ابیض۔ شب یا شب یمانی۔ فارسی۔ زاک سفید۔ ذمہ۔ بنگلہ
پھٹکڑی۔ نٹکڑی۔ مرہٹی پھٹکی۔ سندھی پھٹکی۔ انگریزی۔ ایلم۔ ALUM
تعارف:۔ پھٹکڑی نہایت قدیمی دوا ہے۔ شیشہ نمک کی مانند سفید ڈلیاں ہوتی ہیں۔ جو نمک کی
نسبت وزن میں ہلکی ہوتی ہے۔ اس کی کئی اقسام ہیں۔ سفید و سرخ دو قسم کی بہت مشہور ہیں۔
پھٹکڑی قدرتی طور پر پہاڑوں سے بھی نکلتی ہے اور کچھ مصنوعی طور پر تیار کی جاتی ہے۔ چنانچہ جو پھٹکڑی
پہاڑوں سے ٹپک کر جمتی ہے اسے یہاں سے دوسرے ممالک کو بھیج دیا جاتا ہے۔ اسے شب
یمانی کہتے ہیں۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب میں پھٹکڑی بنانے کے دو کارخانے قائم ہیں۔ ایک
کالا باغ میں اور دوسرا کوہاٹ میں ہے۔

رنگ :۔ سفید نمک شیشہ کی طرح ۔سرخ ۔بریاں کرنے پر نہایت سفید اور ہلکی۔
ذائقہ :۔ شیریں ۔کسیلہ اور ترش ۔
مقام پیدائش :۔ کالا باغ پنجاب ۔ بہار ۔ کچھ سٹیٹ (بمبئی)، اٹلی ۔ فرانس ۔ انگلستان ۔ جرمنی ۔
مقدار خوراک :۔ ۲/۱ رتی سے چار رتی تک ۔ ڈیڑھ ماشہ سے تین ماشہ تک قے آور ہے ۔
مزاج :۔ عضلاتی اعصابی ۔سرد خشک ۔یعنی سرد دو درجے اور خشک دو درجہ ۔
افعال و اثرات :۔ محرک قلب ۔محلل دماغ اور مسکن جگر ہے ۔کیمیائی طور پر خون میں سودا اور غلظت بڑھاتی ہے ۔
خواص :۔ مسکن درد ۔محلل اورام ۔مقوی معدہ ۔منفث بلغم ۔ نافع ہیضہ ۔ قابض ۔ مجفف ۔ حابس الدم اور دافع نوبت تپ بلغریا ہے ۔ منفی ۔ جالی ۔ مندمل اور اکال ہے ۔
فوائد :۔ پھٹکڑی چونکہ عضلاتی اعصابی ہے ۔اس لئے بلغم ۔بلغمی کھانسی ۔ آشوب چشم ۔آنکھ کے زخم اور سوزش چشم کے لئے بے حد مفید ہے ۔جب آنکھوں میں سے رطوبات بہت زیادہ خارج ہو رہی ہوں اور وہ آنکھ کے باہر پیپ کی شکل میں جم جاتی ہوں ۔ایسے موقع پر پھٹکڑی پانی میں حل کرکے آنکھوں کو دھوتے ہیں ۔

مسکن جگر ہونے کی وجہ سے سوزش جگر میں بھی تسکین پیدا کر دیتی ہے ۔یہی وجہ ہے کہ اسے سوزاک ۔تقطیر بول ۔زخم گردہ و مثانہ کے لئے اندرونی طور پر دیتے ہیں اور اس کی پچکاری کرنے سے یہ علامات فوراً رک جاتی ہیں ۔

سوزاک کے لئے تو مجربات اکبری کا مصنف لکھتا ہے کہ جب پیشاب آنے لگے تو اسے پھانک لیں اور اوپر سے ترش لسی پی لیں ۔اسی طرح پانچ دن پئیں ۔جوان آدمی کے لئے دو ماشہ تک پھٹکڑی استعمال کرائی جا سکتی ہے ۔دافع تعفن ہونے کی وجہ سے گندے سڑے زخموں کو بند کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔اعصابی تحریک سے اگر دانت ہلنے لگیں تو اس کے محلول سے کلیاں کرنا بے حد فائدہ مند ہے ۔

چونکہ خروج الرحم اور کانچ نکلنا غدی تحریک کی علامات ہیں ۔اس لئے ان پر اس کا محلول لگاتے ہیں ۔چونکہ انتہائی سرد خشک ہے ۔اس لئے اس کے سٹرانگ سلوشن میں کپڑا تر کرکے رحم میں رکھتے ہیں تاکہ جریان خون نہ ہو ۔بلکہ اگر جاری ہو تو وہ بھی فوراً بند ہو جاتا ہے ۔ قابض و مجفف ہونے کی وجہ سے قے ۔دست ۔ہیضہ ۔استرخائے لثہ اور اسہال مزمن میں بصورت سفوف کھلائی جاتی ہے ۔

حابس رطوبات ہونے کی وجہ سے سیلان الرحم میں اس کے آب محلول (ایک تولہ پھٹکڑی

آدھ سیر پانی میں ڈال کر ڈوش کرنا بے حد مفید ہے۔
پھٹکڑی کا ہی محلول جریان خون کو خصوصاً رحم سے اگر ہو تو اس کی پچکاری بہت فائدہ کرتی ہے۔ کیونکہ پھٹکڑی اپنی سردی خشکی سے ایک طرف تو شریانوں میں اس حد تک سکیڑ کر دیتی ہے کہان کے منہ بند ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف تھوڑی دیر بعد اس کے رادع عمل سے خون واپس جانا شروع ہو جاتا ہے۔
محلل ہونے کی وجہ سے چوٹ کے واسطے دودھ کے ہمراہ پینا بے حد مفید ہے یہاں بھی اس کے رادع و محلل عمل سے فائدہ ہوتا ہے۔ دافع تپ دق ہونے کی وجہ سے داخلی طور پر نوبتی بخاروں میں خصوصاً تیسرا بخار کے لئے ہر تین گھنٹے بعد دینے سے نوبت رک جاتی ہے۔ نوبت روکنے کے لئے پھٹکڑی کے ساتھ کا مسہل دوا ضرور دینی چاہئے ورنہ نتیجہ جلد بر آمد نہیں ہوتا۔
پھٹکڑی اکال ہونے کی وجہ سے خراب گوشت کو دور کرنے کے لئے بدبودار گندے گوشت اور زخموں پر چھڑکتے ہیں۔ جس سے چند ہی دنوں میں زخم بھرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی نسبت سے مندمل ادویہ میں شمار کرتے ہیں۔
پھٹکڑی میں ایک صافی کیفیت پائی جاتی ہے جو نہ صرف خون صاف کر دیتی ہے بلکہ اس کی غلاظتوں کو دور کر دیتی ہے۔ گدلے پانی (نہری پانی) کو بالکل صاف کر دیتی ہے پانی صاف کرنے کے لئے فی سیر ۳ رتی کے حساب سے باریک کی ہوئی پھٹکڑی ڈال دیتے ہیں اور پھر بارہ گھنٹے پڑا رہنے دیتے ہیں۔ اس طرح سب کثافتیں تہ نشین ہو جاتی ہیں۔
قاطع بلغم و مخرج بلغم ہونے کی وجہ سے امراض صدر میں بلغمی کھانسی اور کالی کھانسی میں بکثرت مستعمل ہے۔ پھٹکڑی کی خشک تاثیر کی وجہ سے اسے ضعف باہ کو دور کرنے والی ادویہ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔
مقئی اور مخرج بلغم ہونے کی وجہ سے بچوں کے امراض صدر میں اسے قے آور مقدار میں استعمال کراتے ہیں۔ جس طرح ترش ہونے کی وجہ سے دودھ کو پھاڑ دیتی ہے اسی طرح بلغم کو جمیل کر کے بذریعہ قے خارج کر دیتی ہے۔ یاد رکھیں کہ ۳ ماشہ کی مقدار میں قے آور ہے۔ کالی کھانسی میں دو سے چار رتی تک استعمال کرانے سے فائدہ ہوتا ہے اور قے رک جاتی ہے۔
جب اعصابی تحریک کی وجہ سے ضعف عضلات انتہا کو پہنچ چکا ہو جس میں وضع حمل میں رکاوٹ ہو جائے۔ اس وقت اخراج جنین و مشیمہ کے لئے اس کا مطبوخ پلاتے ہیں اور اس کے محلول کی پچکاری کراتے ہیں جس سے چند منٹوں میں بچہ باہر آ جاتا ہے۔
یادداشت:۔ مفردات کی ہر کتاب میں پھٹکڑی کا مزاج گرم خشک لکھا ہے لیکن اس کے

افعال واثرات میں کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ اگر اسے کسی صفراوی علامت میں استعمال کیا گیا تو اس کے استعمال سے نقصان ہو گا۔ دوسرے اسے گرم خشک تسلیم کرنے کے باوجود مولد صفرا تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔

اس کے برعکس بلغمی علامات: بلغمی کھانسی۔ بلغمی دمہ۔ لیکوریا۔ سیلان الرحم۔ آشوب چشم۔ نوبتی بخار۔ مسکن درد اور رادع تسلیم کیا گیا ہے جو عضلاتی اعصابی ادویہ کے افعال ہیں۔ اسی طرح اسے جریان خون اور سوزاک وغیرہ میں فائدہ مند لکھا ہے۔ جن کے علاج کے لئے گرم خشک دوا کی صورت میں بھی فائدہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ہر عضو کی سوزش رفع کرنے کے لئے دو ہی صورتیں ہیں ایک سوزشناک عضو میں تحلیل پیدا کر دی جائے جس سے مرض ہمیشہ کے لئے جڑ سے اکھڑ جاتا ہے دوسرے سوزش کے مقام پر تسکین پیدا کر دی جائے۔

چونکہ سوزاک، غدی سوزش ہے اس لئے اس میں تحلیل پیدا کرنے والی دوا تر گرم یا تر سرد ہو گی۔ لیکن پھٹکڑی میں گرمی تو تسلیم کر سکتے ہیں لیکن تری نام کو بھی نہیں ہے۔ اس لئے اسے تر گرم یا تر سرد تسلیم نہیں کر سکتے۔

چونکہ پھٹکڑی سوزاک میں فائدہ کرتی ہے اور عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ اور اشیاء جگر و غدد اور ان کی سوزش میں تسکین پیدا کرتی ہیں، اس لئے لامحالہ پھٹکڑی کو سرد خشک عضلاتی اعصابی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کیونکہ عضلاتی غدی ادویہ سے بھی غدد میں سوزش بڑھنا شروع ہو جایا کرتی ہے جس سے ان کی سوزش رفع ہونا ناممکن ہے۔

یاد رکھیں کہ خون بھی دو صورتوں میں ہی بند ہوا کرتا ہے۔ ایک عضلات میں تحلیل سے اور دوسرے عضلات میں تسکین سے۔ ایک تیسری صورت بھی ہوتی ہے جو عارضی طور پر خون بند کرتی ہے وہ رادع صورت ہے۔ چونکہ پھٹکڑی میں غدی تحریک پیدا کرنے کی کوئی بھی علامت نہیں پائی جاتی بلکہ یہ تو غدی علامات کو روکتی ہے اس لئے اسے گرم خشک یا گرم تر تسلیم نہیں کر سکتے۔

پھٹکڑی میں اعصابی تحریک کی (تری گرمی یا تری سردی) کی کوئی علامت بھی نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ اگر پھٹکڑی اعصابی تحریک پیدا کرتی ہو تو اسے زکام، نزلہ، ریشہ اور رطوبات میں اضافہ کرنا چاہئے تھا۔ لہٰذا اسے اعصابی بھی تسلیم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اسے مسلمہ طور پر خشک تسلیم کیا جا چکا ہے جو عملی طور پر بھی ثابت ہے۔ اس لئے تیسری صورت ہی باقی رہ گئی ہے جو رادع ہے۔ چونکہ رادع ادویہ عضلاتی اعصابی (سرد خشک) ہوا کرتی ہیں۔ اس لئے پھٹکڑی بھی رادع ہے اور اس کا مزاج بھی سرد خشک ہے۔ نہ کہ گرم خشک۔ نظریہ مفرد اعضاء میں پھٹکڑی کو فارماکوپیا میں شامل کیا گیا ہے۔ جو عضلاتی اعصابی نسخہ کا جزو ہے۔

ھوالشافی:۔ کرنجوہ۔ ا تولہ آملہ ا تولہ۔ پھٹکڑی ۲ تولہ۔ ہلیلہ سیاہ بریاں ۴ تولہ
ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں۔
مقدار خوراک:۔ تین ماشہ ہمراہ پانی دن میں تین بار۔
افعال واثرات:۔ عضلاتی اعصابی یعنی محرک عضلات وقلب۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔
فوائد:۔ مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا نسخہ ہے۔

مُعیّن حمل

ھوالشافی:۔ پھٹکڑی بریاں تین ماشہ ماہواری سے فارغ ہونے پر دینے سے معین حمل ہے صرف تین دن تک دینا ہی کافی ہو گا۔

پیپل

نام:۔ عربی شجرۃ المرتعش۔ فارسی درخت لرزاں۔ سندھی پیپر۔ بنگالی اشوتھ۔ مرہٹی پیپل۔ گجراتی پیپلو۔ سنسکرت آتم۔ انگریزی میپل MAPLE۔

تعارف:۔ ہندو پاکستان کا مشہور انتہائی بڑا درخت ہے۔ ہندو اسے مقدس سمجھتے ہیں اور ہر صبح اشنان (نہا دھو) کرنے کے بعد پیپل کو جل چڑھانا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ اس کے پتے ریشہ اور چھال دوا کے طور پر مستعمل ہیں۔ پیپل کے پتے کسی قدر پان کے پتے کے مشابہ نوک دار اور مضبوط ہوتے ہیں۔ اوپر سے چکنے، ملائم اور چمکدار ہوتے ہیں۔ لیکن نیچے سے بغیر چکناہٹ اور چمک کے ہوتے ہیں اس کے چھوٹے چھوٹے بیروں کی مانند پھل لگتے ہیں جنہیں باٹیاں کہتے ہیں۔ پیپل کی اونچائی ۸۰ فٹ سے ۹۰ فٹ تک۔ تنے کی گہرائی ۲۵ سے ۳۰ فٹ تک اور گولائی ۱۶ سے ۲۵ فٹ تک

رنگ:۔ پتے سبز۔ چھال خاکی اور پھل نسواری رنگ کا ہوتا ہے۔ تازہ کونپلوں پر پتوں کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے۔ **ذائقہ**:۔ بدمزہ۔ قدرے تلخی مائل۔

مقام پیدائش:۔ ہندو پاکستان کے ہر حصے میں پایا جاتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ خشک پتے کا سفوف ڈیڑھ ماشہ سے تین ماشہ تک۔ ریشہ ا ماشہ سے دو ماشہ تک اور چھال ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال واثرات:۔ مجفف رطوبات۔ معین حمل۔ دافع قے دست اور تہوج۔ محلل ومندمل اورام۔ مغلظ منی وممسک۔ دافع ریشہ دار کھانسی اور دمہ بلغمی کو دور کرنے کی تاثیر رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ لنظر بہ مفرد اعضاء ہیں اسے محرک قلب، محلل اعصاب اور مسکن جگر وغدد تسلیم کرتے ہیں۔

فوائد:۔ مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے اس کی چھال کی مسواک اور سفوف دانتوں پر

ملنے سے دانت بہت قوی ہو جاتے ہیں۔ اندرونی طور پر اس کے پتوں یا ریشہ یا چھال کا سفوف معدہ و امعاء میں رطوبات خشک کر کے نئے، دست اور ابکائی کو روکتا ہے۔ اس کے پتوں کی جلی ہوئی راکھ سے بھی یہی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ حابس رطوبات ہونے کی وجہ سے جریانِ مرداں و زناں میں دیگر ادویہ کے ہمراہ بے حد مفید ہے۔

غدی مسکن ہونے کی وجہ سے اسے سوزش غدد، کثرت صفراء اور حدت خون کے لئے کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ محلل ہونے کی وجہ سے اس کی چھال یا پتوں کو پانی میں پکا کر پھوڑوں پر باندھتے ہیں جو بہت جلد تحلیل ہو جاتے ہیں۔

معین حمل ہونے کی وجہ سے اس کی ریشہ (داڑھی) کا سفوف حیض سے فارغ ہونے کے بعد چودہ روز تک کھلانا معین حمل ہے۔ بہت سی بانجھ عورتوں کا بانجھ پن دور ہو جاتا ہے۔ رطوبتی زخموں پر اس کی چھال کا سفوف چھڑکنا زخموں کو درست کرتا ہے۔

معینّ حمل

ھوالشافی: ۔ ریشہ پیپل اور برادہ ہاتھی دانت برابر وزن باریک کر کے ماہواری سے فارغ ہو کر ۲ ماشہ پانی سے دن میں تین بار معین حمل ہے۔

تاڑ

نام: ۔ گجراتی میں تاڑ کہتے ہیں۔ عربی طارہ۔ فارسی تال۔ بنگالی تال۔ سندھی ٹاری۔ انگریزی۔ PALMYRA PALM

تعارف: ۔ تاڑ ایک قسم کا درخت ہے۔ جو قریباً ۲۴ گز سے ۱۰۰ گز تک بلند ہوتا ہے۔ اس کے پتے بڑے بڑے پنجے کی شکل کے اور پھل نارجیل کے برابر۔ اس کے پھل کا مغز مستعمل ہے۔ اس درخت سے گوند کیکر کی طرح ایک رطوبت تراوش پاتی ہے اسے "تاڑی" کہتے ہیں۔ چونکہ اس کے پتے بہت چوڑے ہوتے ہیں۔ اس لئے پہلے زمانے میں اس کے پتوں پر لکھا کرتے تھے۔ اس کا پھل خرما کی مانند ہوتا ہے۔ اس کا سرکہ بھی بناتے ہیں جو نہایت ترش ہوتا ہے۔

رنگ: ۔ پھل چکنا چمکدار۔ اندر سے پیلے رنگ کا ریشہ دار گودا ہوتا ہے۔

مقدارِ خوراک: ۔ پھل حسب منشا۔ تخم دو ماشہ سے تین ماشہ۔

ذائقہ: ۔ قدرے شیریں بدبودار۔ **مقام پیدائش:** ۔ جنوبی ہند۔

مزاج: ۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ تخم سرد تر۔

افعال و اثرات: ۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔

خواص: ۔ مقوی باہ۔ منجمد منی۔ دافع قے و دست۔ بندش جریان خون۔ مسکن حرارت و

صفرا، دافع پیاس و بخار ہے۔

فوائد:۔ تاڑ کا خشک پھل مغلظ منی اور مقوی باہ ہے۔ عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے قابض و حابس ہے سنے و دست کو روکتا ہے۔ انتہائی سردی خشکی کی بنا پر جریان خون کو بند کر دیتا ہے۔ مسکن جگر ہونے کی وجہ سے غدی سوزش کو بڑھنے سے روکتا ہے۔

بعض مصنفوں نے یہ بات بڑے اپنے حقیقے کے ساتھ لکھی ہے کہ تاڑ کے پھل کی اوپر کی رطوبت نفخ پیدا کرتی ہے۔ منی کو گاڑھا کرتی ہے اور قوت باہ کو طاقت دیتی ہے۔ پیاس بجھاتی ہے۔ لیکن اس کی سردی خشکی کی طرف بالکل دھیان نہیں دیا کہ جب اس میں عضلاتی اثر (سرد خشک) پایا جاتا ہے تو اس کے افعال و اثرات میں حیران ہونے کی کیا بات ہے۔ عضلاتی ادویہ کا تو خاصہ ہی یہی ہے ہاں اس کے تخم میں سردی تری ذاتی موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے سفید رنگ کا پیشاب کثرت سے آیا کرتا ہے۔ اس کے تخم کا سفوف بھی جریان خون بند کر دیتا ہے۔

تاڑ کے پتوں کی جڑ کے ساتھ باہر کی طرف روئی کی طرح ایک ہلکی ادھوری چیز ہوتی ہے۔ اس کو زخموں سے بہتے ہوئے خون کو بند کرنے کے لئے زخم پر لگاتے ہیں۔ تاڑ کے پھولوں کی راکھ صفرا دفع کرنے کے لئے پلاتے ہیں جو نہایت مفید رہتی ہے۔

یاد رکھیں کہ راکھ میں اصل چیز کا نمک بہت بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ چونکہ پھولوں میں پہلے ہی سردی تری کا اثر پایا جاتا ہے اس لئے تاڑ کی راکھ صفراوی علامات دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے تازہ پھولوں کے توڑنے سے جو تازہ رس نکلتا ہے اس کو پلانے سے پیشاب کا ادرار ہو کر استسقاء زقی جاتا رہتا ہے۔

تاڑ کے پتوں کے پانی یا کھار میں ہینگ ملا کر قہوہ کے ساتھ پلاتے ہیں تاکہ گردہ و مثانہ سے چربی کا ادرار نہ ہونے پائے۔ ہندو عورتیں اس کی اس جڑ کو جو درخت کے جنوب کی جانب ہو زمین سے نکال کر بدن کے برابر لمبے دھاگے سے عورت کی کمر میں باندھتی ہیں جس کے نتیجہ میں آسانی سے بچہ پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ اس کے رس سے جنوبی ہند میں دیسی کھانڈ تیار کی جاتی ہے۔ اس کی تاڑی نشہ آور ہے۔

تاڑی

نام:۔ بنگالی تال۔ سندھی ٹاری۔ گجراتی تاڑ۔ انگریزی ٹاڈی TODDY

تعارف:۔ تاڑ کے درخت کے جس مقام پر پھل لگتا ہے۔ اس مقام کو زخمی کرنے سے جو رس یا رطوبت نکلتی ہے۔ اسے تاڑی کہتے ہیں۔ وہ تاڑی یا رطوبت جسے ابھی ہوا نہ لگی ہو اور جوش نہ دیا ہو تو نشہ نہیں لاتی۔ جب جوش میں آتی ہے تو نشہ لاتی ہے۔ یہ اتنی لطیف ہے کہ

تھوڑی سی گرمی یا دھوپ لگنے سے فوراً جوش آجاتا ہے اور ترش ہو جاتی ہے نہایت نشہ آور ہے۔ اسے زیادہ تر رات کو حاصل کرتے ہیں۔ دن کو حاصل کی ہوئی تاڑی میں نشہ ہوتا ہے۔ کیونکہ دن کو رات کی نسبت گرمی زیادہ ہوتی ہے۔

رنگ :۔ سفیدی مائل۔ ذائقہ :۔ شیریں۔ ترشی مائل۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ بو :۔ مکروہ قسم کی رکھتی ہے۔

مقدار خوراک :۔ حسب خواہش۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک قلب محلل اعصاب۔ مسکن جگر و حرارت ہے۔

خواص :۔ نشہ آور۔ ملین۔ مسکن حرارت اور مقوی باہ ہے۔

فوائد :۔ تاڑی زیادہ تر شوقین لوگ پیتے ہیں۔ بے حد فرحت اور سرور پیدا کرتی ہے۔ مسکن حرارت ہونے کی وجہ سے پیاس بجھاتی ہے۔ پیشاب کی نالی میں سوزش کو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔ اعصابی تحریک کی رطوبات سے پیدا شدہ جراثیم و پیٹ کے کیڑے مارنے کے لئے انتہائی مفید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیٹ کے کیڑے مارنے کے لئے اسے نہار منہ پیتے ہیں۔ ملین ہونے کی وجہ سے دائمی قبض کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے مقوی باہ ہے۔

عضلاتی مقوی ہونے کی وجہ سے تھکے ماندے اشخاص اس کو پینے کے بعد تازہ دم ہو جاتے ہیں۔ ضعیف اور ناطاقت اشخاص اس کے متواتر استعمال سے طاقتور اور فربہ ہو جاتے ہیں۔

یادداشت :۔ تاڑی کا مزاج ہر کتاب المفردات میں سرد تر لکھا ہے۔ اس کے برعکس اس کے افعال و اثرات عضلاتی اعصابی (سرد خشک) لکھے ہیں۔

مثلاً اسے مقوی باہ تسلیم کیا ہے۔ لیکن اعصابی ادویہ تو ضعف باہ پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے اسے اعصابی عضلاتی تسلیم نہیں کر سکتے۔

اسی طرح معمولی حرارت سے اس میں خمیر آجاتا ہے اور نشہ کے لئے گرم کر کے جوش دے کر ہی پیتے ہیں۔ خمیر میں ترشی ضروری ہے۔ اس لئے اس کا مزاج سرد خشک ہی بنتا ہے چونکہ اس کے استعمال سے لذت و مسرت حاصل ہوتی ہے اور یہ جذبات عضلاتی تحریک کے مظہر ہیں اس لئے اس کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے نہ کہ اعصابی عضلاتی سرد تر۔

خاص نقطہ :۔ چونکہ تاڑی شراب کی قائم مقام ہے۔ شراب خود عضلاتی اعصابی سرد خشک ہے۔ دوسرے شراب کی طرح خمیر آنے سے ہی نشہ [illegible] چونکہ خمیر و ترش اشیاء سے عضلاتی اعصابی تحریک بڑھتی ہے اور تاڑی کے بھی یہ [illegible] اثرات ہیں اس لئے یہ عضلاتی اعصابی ہے

تباشیر

نام :۔ عربی طباشیر۔ فارسی بنسلوچن۔ بنگلہ بنشلوچن۔ بنس کپور۔ سندھی تباشیر انگریزی CALCI CARBONAS PRECIPITATED یا ممبو مینا BAMBOO MANNA کہتے ہیں۔

تعارف :۔ مشہور دوا ہے۔ جسے تقریباً ہر شخص جانتا ہے۔ یہ ایک قسم کے بانس سے نکلتی ہے یعنی یہ ایک قسم کے بانس کی رطوبت ہے جو باہر آکر جم جاتی ہے۔ جب تک بانس کے اندر ہو کسی قدر نرم ہوتی ہے۔ پانی یا ہوا لگتے ہی سخت ہو جاتی ہے جس بانس میں یہ پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات تو وہ خود بخود پھٹ جاتا ہے یا لوگ اسے چیر دیتے ہیں۔ اس طریقے سے حاصل کی ہوئی تباشیر سب اقسام سے بہتر ہے۔ ہندی میں اسے بنسلوچن کہتے ہیں۔

تباشیر کے متعلق ایک حکایت یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس کے درخت کے جوف میں جب بارش کے قطرے گرتے ہیں۔ تب تباشیر پیدا ہوتی ہے۔

کیمیاوی طور پر تباشیر میں ۷۰ فی صد سلیکیٹ اور تیس فی صد پوٹاشس وچونا ہوتا ہے اگر اس کی رنگت نیلگوں ہو تو اسے تباشیر کبودی کہتے ہیں۔ چونکہ اس کی رنگت چاندی سے ملتی جلتی ہے اس لئے اسے تباشیر نقرہ بھی کہتے ہیں۔ بہترین تباشیر وہ ہے وزن میں سبک و ہلکی اور رنگت میں انتہائی سفید شفاف مائل بہ کبود صدف کے مشابہ ہو۔ اس کو تباشیر صدفی یا تباشیر کبودی بھی کہتے ہیں۔

رنگ :۔ انتہائی سفید و نیلگوں۔ وزن میں انتہائی ہلکی۔

ذائقہ :۔ پھیکا۔ خوشبودار۔ زبان پر اس کا ٹکڑا اس طرح چمٹ جاتا ہے جس طرح لوہے کا برادہ مقناطیس کو۔ مقدار خوراک :۔ ڈیڑھ ماشہ سے تین ماشہ

مزاج :۔ سرد خشک۔ سرد دوسرے درجہ میں۔ خشک دوسرے درجہ میں (عضلاتی اعصابی)

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی۔ یعنی محرک قلب۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات و بلغم میں گاڑھا پن پیدا کرتی ہے اور خون میں خلط سودا کی مقدار بڑھاتی ہے۔

خواص :۔ حابس رطوبات و بلغم۔ قابض۔ مبرد۔ مجفف۔ مقوی معدہ۔ ہاضم۔ بندش خون۔ جوش خون۔ مسکن صفراء و حرارت۔ محسس۔ جاذب۔ رادع۔

فوائد :۔ عضلاتی اعصابی مقوی ہونے کی وجہ سے قلب کو تقویت بخشتی ہے۔ انتہائی ضعف قلب حار و رطب و بے قراری میں انتہائی مفید ہے۔ مسکن جگر ہونے کی وجہ سے خفقان حار اور قے صفراوی کو دور کرتی ہے۔

چونکہ تباشیر قابض و مجفف ہے اس لئے یہ معدہ و آنتوں کو خشک کر کے نئے اسہال

اور ہیضہ جیسی موذی مرض کے لئے فوری اثر رکھتی ہے۔ اس کے استعمال سے فوراً قلب میں تحریک آکر گھبراہٹ، بے چینی اور ضعف قلب دور ہو جاتا ہے۔ اعصابی تحریک سے جگر میں تحلیل ہونے کی وجہ سے جب جسم میں آگ سی لگ رہی ہو تو تباشیر اپنا سرد اثر مسکن جگر اثر دکھاتی ہے۔ ایسے موقع پر اس کی ایک ایک خوراک آبحیات ثابت ہوتی ہے۔

چونکہ اس کے استعمال سے قلب میں طاقت و قوت آجاتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے مفرح قلب کہتے ہیں۔ حالانکہ مفرح قلب ادویہ اغذیہ اور اشیاء ہمیشہ اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی ہی ہوا کرتی ہیں۔ جو اپنی رطوبات قلب پر چھڑک کر اس کی تحلیل کو رفع کر دیتی ہیں جس سے قلب میں ایک طرف تو تحلیل ختم ہو کر سکون ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف ضعف قلب دور ہو کر مفرح صورت قائم ہو جاتی ہے۔ اس لئے تباشیر مقوی و محرک ہے مفرح قلب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ خود قلب میں تحریک پیدا کرتی ہے جو مفرح صورت سے جدا صورت ہے۔ تباشیر کو حابس خون اور قابض بھی سمجھا جاتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ حبس ہمیشہ رطوبات میں ہوتا ہے۔ خون میں نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ جس عضو سے خون آرہا ہو اگر وہاں حبس رطوبات کر دیا جائے تو خون آنے میں شدت ہو جاتی ہے اسی طرح قبض ہے رطوبات اور مواد تو اخراج پانے سے رک جاتے ہیں مگر خون نہیں رک سکتا۔ بلکہ قبض کی صورت میں زیادہ آتا ہے۔ لہذا یاد رکھیں کہ کسی دوا کے متضاد فوائد تسلیم کرنا علاج میں مشکل پیدا کر دیتا ہے۔

یاد رکھیں کہ جو ادویہ اغذیہ اور اشیاء سرد خشک ہوتی ہیں وہ ہمیشہ سودا پیدا کیا کرتی ہیں جو اپنی انتہائی سردی کی وجہ سے بلغم و رطوبات کو غلیظ کر دیتی ہیں جس سے ایک طرف تو رطوبات جم جاتی ہیں اور دوسری طرف خون کو وہاں سے واپس کر دیتی ہیں۔ ان کے اس عمل کو رادع کہتے ہیں۔ اس طرح دونوں عمل بیک وقت ہوتے ہیں۔

چونکہ تباشیر بھی انہی افعال و اثرات و خواص کی حامل ہے۔ اس لئے اسے بھی رادع کہتے ہیں جو درست ہے۔ سرد مسکن صفراء و حرارت ہونے کی وجہ سے اسے پھوڑے پھنسیوں اور جلے ہوئے مقامات پر طلاء کے طور پر لگاتے ہیں۔ اسی طرح جب اعصابی تحریک سے منہ میں چھالوں میں شدید جلن ہوا کرتی ہے تو اسے قلاع الفم، قروح و بثور دہن میں تنہا یا گل سرخ کے ہمراہ منہ میں لگاتے ہیں۔ خصوصاً بچوں کے منہ میں تباشیر کثرت سے لگائی جاتی ہے۔

چونکہ حابس رطوبات ہے لہذا جب رطوبات دراثیہ سے دانت گرنے یا ہلنے لگ جائیں تو تقویت دنداں کے لئے اس کا سفوف مسوڑھوں پر لگاتے ہیں۔

چونکہ محرک عضلات ہے۔ اس لئے جب کسی مریض کو اعصابی تحریک سے شدید پیاس لگ رہی ہو اور قے، دست اور ہیضہ جیسی علامات پیدا ہو چکی ہوں تو تباشیر ایسے موقع پر آب حیات کا کام کرتی ہے۔

یہاں اس غلط فہمی کا ازالہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض حکماء شدید پیاس قے دست کو صفرا و گرمی کی زیادتی کا سبب سمجھتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ گرمی کی زیادتی کی علامات نہیں ہیں ورنہ گرمی کی شدت سے اتنی پیاس لگتی ہے۔ ہاں اگر پیاس لگے بھی تو وہ ٹھنڈا پانی پینے سے دور ہو جاتی ہے۔ لیکن قے، دستوں اور ہیضہ کے مریض کو ٹھنڈا پانی پینے سے اور زیادہ لگتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات فوراً موت واقع ہو جاتی ہے جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ گرمی تو شدت کے ساتھ خارج ہو رہی ہوتی ہے طبیعت ان علامات کے تحت گرمی کی طلب کرتی ہے اگر اس کی منشا پوری نہیں ہوتی تو نتیجہ ہمیشہ موت ہی ہوا کرتا ہے۔

پھر سمجھ لیں کہ جہاں تک پیاس کا تعلق ہے وہ کبھی بھی صفرا سے نہیں لگتی۔ بلکہ بلغم و رطوبات کی تیزی یا اعصابی عضلاتی سے لگتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں جب جسم میں کھاری پن بڑھ جاتا ہے تو پیاس میں شدت ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ برف کے استعمال سے پیاس بڑھ جاتی ہے۔

اس کا علاج سوزش عضلات کو ختم کرنا ہے۔ جو طبعی سودا پیدا کرنے والی عضلاتی اعصابی اغذیہ و ادویہ اور اشیاء سے ہی ممکن ہے ان سے دوران خون اعصاب و دماغ کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے۔ جہاں پر تحلیل ہو کر سوزش اعصاب ختم ہو جاتی ہے اور پیاس، قے و دست وغیرہ بند ہو جاتے ہیں۔

تباشیر کو میات حارہ کے لئے بھی مفید لکھتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ ہمیشہ بخار جسم میں سردی کی زیادتی اور کسی عضو کی سوزش کے مطابق ہوا کرتا ہے۔ بخاروں کے متعلق تجربہ نقطہ یاد رکھیں کہ بخار تو غریزی کی کمی کی علامت ہے۔ جس سے سردی و سوزش رفع کی جا رہی ہے۔

سوزش کی حقیقت کے متعلق بھی جان لیں کہ کسی بھی عضو میں سوزش سردی و انقباض کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور سوزش کا علاج تحلیل ہے۔ جو بغیر گرمی کے ناممکن ہے۔

لہذا یاد رکھیں کہ بغیر سوچے سمجھے بخاروں میں سرد تر یا مخرج حرارت اور مبردات و مدرات ادویہ کا استعمال نہ کریں بلکہ پہلے عضو رئیس کی سوزش و تحریک کو دیکھیں۔ جہاں تحریک ہو وہاں تحلیل پیدا کرنے کے لئے اس کے بعد والے عضو میں تحریک پیدا کر دیں۔ اس وقت اگر بالفعل کوئی دوا سرد تر یا سرد خشک بھی ہو گی تو بھی اس سے تحلیل اثر ظاہر ہو گا۔ مثلاً غدی تحریک و سوزش کو رفع کرنے کے لئے غدد میں تحلیل پیدا کرنا ضروری ہے۔ جو نظریہ مفرد اعضاء کے تحت اعصابی ادویہ سے ہی ممکن ہے جن میں تر گرم و تر سرد ادویہ شامل ہیں۔

بالکل اسی طرح اعصابی و دماغی سوزش کو رفع کرنے کے لئے ان میں تحلیل عضلات میں تحریک دینے سے ہو گی جن میں ضرورت کے مطابق سرد خشک اور خشک گرم اشیاء ادویہ اور اغذیہ شامل ہیں۔

چونکہ تباشیر عضلاتی اعصابی سرد خشک ہے اس لئے اس سے اعصابی تحریک و سوزش سے شدید قسم کے ہونے والے بخار بہت جلد رفع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ موسمی بخاروں میں اسے ست گلو کے ساتھ بہت مفید پایا گیا ہے۔

دوسری طرف چونکہ یہ مسکن جگر ہے اس لئے غدی تحریک کے بخاروں میں بھی یہ کسی قدر تسکین دیتی ہے۔ لیکن مستقل فائدہ اعصابی ادویہ، اغذیہ اور اشیاء سے ہی ممکن ہے۔

عضلاتی محرک، اور حابس رطوبات و مجفف ہونے کی وجہ سے یہ جریان منی، ضعف باہ بوجہ جریان، لیکوریا، خروج الرحم بوجہ رطوبات کے لئے بہترین دوا ہے۔ اسی طرح بلغمی کھانسی بلغمی دمہ اور رقیق کھاری ریشہ کو دور کرنے کے لئے مفید دوا ہے۔

یادداشت: ۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ ہر مصنف نے اس کا مزاج سرد خشک تو تسلیم کر لیا ہے اور سرد خشک اشیاء، ادویہ اور اغذیہ بالفعل دافع بلغم و مخرج بلغم۔ دافع جریان، مقوی باہ۔ دافع قے درست تسلیم کیا ہے۔ لیکن تباشیر کو مضر ضعف باہ اور ششش (پھیپھڑہ) لکھا ہے جو نہ صرف غلط ہے بلکہ اپنے بنیادی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔

یاد رکھیں کہ پھیپھڑے بالفعل عضلاتی ہیں اور ان کا مزاج بھی خشک یعنی عضلاتی ہے۔ جو دوا ان کو تحریک دے گی تو وہ ان کے مفر کس لحاظ سے ہو گی۔ چونکہ تباشیر مزاجاً عضلاتی اعصابی ہے۔ اس لئے یہ پھیپھڑوں کے لئے اس وقت انتہائی مفید ہو گی جب پھیپھڑے بلغم و ریشہ سے پر ہو کر انتہائی کمزور ہو چکے ہوں گے۔

اسی طرح جریان منی سے ضعف باہ یقینی امر ہے۔ جب تباشیر جریان کو روک دیتی ہے تو اس ضعف باہ کے لئے کس طرح مضر ہو گی۔

تباشیر بے شمار مرکبات میں استعمال کی جاتی ہے۔ میں یہاں دق الاطفال کے لئے ایک لاجواب نسخہ تحریر کر رہا ہوں۔ جو میرے ایک دوست پیر نذر حسین شاہ صاحب (موضع رحیم شاہ نزد جہانیاں منڈی) کا چوٹی کا نسخہ ہے۔

برائے دق الاطفال

ھوالشافی: ۔ طباشیر ۶ ماشہ، شکر تیغال ۶ ماشہ، مغز کدو ۹ تولہ، ست گلو ۶ ماشہ، کشتہ ابرک سفید

۲ماشہ کشتہ ابرک سیاہ ۲ ماشہ. الائچی خورد ۶ ماشہ. ست ملٹھی ۶ ماشہ

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے کشتہ جات شامل کر کے محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک:۔ ۴ رتی سے ۱ ماشہ تک بچوں کے لئے۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ اعصابی تحریک سے ہونے والے ہر قسم کے بخاروں جن میں سرفہرست دق الاطفال ہے کے لئے اعلیٰ درجے کی دوا ہے۔ چند دنوں میں بچے کا بخار اور کھانسی رفع ہو جاتی ہے۔ دست اور قے بند ہو جاتے ہیں۔

نوٹ:۔ بڑوں کے لئے دو ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ دے سکتے ہیں۔

تپتی (تین پتوں والی بوٹی)

نام:۔ پنجابی. کھٹی بوٹی. کھٹکل بوٹی. امبی بوٹی. گجراتی امبوتی سندھی تپتی. بنگلہ آمرول شاک. سنسکرت چانگیری. انگریزی انڈین سورل INDIAN SORREL۔

تعارف:۔ یہ ایک چھوٹی اور نازک بوٹی ہے۔ جو مرطوب مقامات خصوصاً باغات میں پیدا ہوتی ہے اس کی نازک و نرم شاخوں پر تین تین پتے لگتے ہیں۔ اسی نسبت سے اسے تپتی یعنی تین پتوں والی کہتے ہیں۔ اس کے پتوں اور شاخوں کا مزہ ترش ہوتا ہے۔

رنگ:۔ پتے سبز. پھول گہرے زرد۔

ذائقہ:۔ پتوں اور شاخوں کا مزہ ترش ہوتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک۔

مزاج:۔ پتے عضلاتی اعصابی. سرد خشک۔ پھول عضلاتی غدی مقوی (خشک گرم)

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی یعنی محرک عضلات. محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے کیمیائی طور پر خون میں سردی خشکی اور خلط سودا بڑھاتی ہے۔ حرارت کی شدت کو کم کرتی ہے۔

خواص:۔ مسکن جگر. محرک و مقوی قلب. مقوی معدہ۔ دافع دست. قے و ہیضہ وبائی۔

فوائد:۔ اس بوٹی کا ساگ پکا کر کھاتے ہیں جو بہت لذیذ ہوتا ہے۔ اعصابی مریضوں خصوصاً ضعف قلب. ضعف معدہ. سدر دوار اور ضعیف اشخاص کے لئے بہترین دوا ہے۔ چونکہ مسکن جگر ہے اس لئے غدی تحریک و سوزش میں تسکین کے لئے مستعمل ہے اس وجہ سے اسے یرقان کے مریضوں کو کھلاتے ہیں۔

تپتی کے پتے بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر رگڑ کر لگانے سے فوراً سکون حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ تپتی کا یہ فعل غدد میں تحریک کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ تو عضلات میں تحریک اور غدد میں سکون پیدا کرتی ہے جس سے کسی قدر آرام محسوس ہوتا ہے۔ اس کا پانی درد چھاپہ

کے مریض کے ناک میں ٹپکانے سے فوراً فائدہ کرتی ہے۔
یاد رکھیں کہ اس میں اگزیلک ایسڈ پایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کا ذائقہ ترشش ہوتا ہے۔ چونکہ انتہائی سرد ہے اس لئے اسے مرض نقرس اگاؤٹ) میں ممنوع لکھتے ہیں۔
سنیاسی لوگ اس کے پانی سے کشتہ فولاد تیار کرتے ہیں۔

هوالشافی: ۔ مرچ سیاہ۔ املی۔ زرشک ترشں۔ تپتی۔ نبات شیرہم وزن۔ چینی سرچند
ترکیب تیاری: ۔ املی کو پانی میں اچھی طرح گھول لیں۔ پھر دوسری اشیاء باریک کرکے چینی کے تیار شدہ گاڑھے شیرے میں ملالیں۔
مقدار خوراک: ۔ ۲ سے ۶ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔
افعال و اثرات: ۔ عضلاتی اعصابی سرد خشک ہے۔ قلب پر مقوی اثر رکھتی ہے۔
خواص و فوائد: ۔ تیز بخاروں۔ گھبراہٹ۔ بے چینی۔ دست اور ہیضہ۔ دل کا ڈوبنا کے لئے انتہائی فائدہ مند ہے۔ جوارش املی کا بدل ہے۔

تخم ریحان

نام: ۔ تخم ریحان فارسی نام ہے۔ عربی تخم شاہسفرم۔ بزرالریحان بنگالی توک ماری۔ ہندی پبری کے بیج۔ سندھی نازبو۔ انگریزی SEEDS OF OCIMUM BASILICUM

تعارف: ۔ یہ تلسی کی ایک قسم نازبو کے چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے مشہور بیج ہیں۔ اس کے درخت کو نازبو اور ریحان الملک اور سلطان الریاحین کہتے ہیں۔ اس کے پتے شاخیں اور تنا سرخ ہوتا ہے۔ پھول نیلگوں بعض سرخ سیاہی مائل گچھوں میں لگتے ہیں۔ تلسی اور ریحان (نازبو) دونوں کا فارسی نام اور عربی مشترک نام شاہسفرم ہے۔ کیونکہ یہ آپس میں قریب قریب ہیں۔ شکل میں تخم ریحان۔ تخم السی اور تخم بادرنجبویہ سے ملتے جلتے ہیں۔ مگر تخم ریحان بادرنجبویہ کے بیجوں سے قدرے بڑے اور السی سے چھوٹے ہیں۔

رنگ: ۔ سیاہ۔ **ذائقہ:** ۔ پھیکا لعاب دار۔
مقام پیدائش: ۔ ہندو پاکستان اور ایران۔
مقدار خوراک: ۔ ۲ سے ۶ ماشے تک۔
مزاج: ۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
افعال و اثرات: ۔ عضلاتی اعصابی یعنی سرد خشک ہے فعلی طور پر قلب میں تحریک ما اعصاب میں تحلیل اور جگر میں انتہائی سکون پیدا کرتا ہے۔ کیمیاوی طور پر بلغم کو غلیظ کرکے سوداکی پیدائش بڑھا دیتا

خواص:۔ مقوی قلب، مقوی معدہ وامعاء قابض وحابس، مسکن حرارت۔ اگر تخم ریحان کو منہ میں رکھ کر چبائیں تو تھوڑی دیر بعد منہ میں لعاب ہی لعاب ہو جاتا ہے۔ بلکہ اگر پانی میں بھگو دیں تو پھول کر سفید اور لعاب دار ہو جاتے ہیں۔

فوائد:۔ عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے معدہ وامعاء کو طاقت دیتا ہے۔ خصوصاً اس وقت جب غذا کھانے سے ہضم نہ ہو یا کھانے کے ساتھ ہی اسہال آ جائیں۔ اس مقصد کے لئے اسے بریاں کر کے کھلاتے ہیں جو نہایت ہی مفید رہتا ہے۔

جب بلغم کے دباؤ سے کوئی شریان پھٹ جائے اور خون آنے لگے تو اس کے استعمال سے دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اعصاب میں تیزی سے اگر ان میں درد یا سر میں درد ہو تو اس کے اندرونی اور بیرونی استعمال سے بے حد فائدہ ہوتا ہے۔ اگر رطوبات کی کثرت سے بغلوں میں اور اسی قسم کے دیگر مقامات پر رطوبات کی زیادتی ہو تو یہ فوراً دور کر دیتا ہے۔ ہر قسم کے اسہال و پسینہ اور ہر قسم کے سیلان کو بند کرتا ہے۔ ہر قسم کے سیلان خون کو بھی اپنی سردی خشکی سے روکتا ہے۔ پیچش کے مریض کے لئے کیسٹر آئل دینے کے بعد اس کا بریاں کیا ہوا سفوف بے حد مفید رہتا ہے۔

ترنج

نام:۔ اردو بجورا، عربی اترج، فارسی ترنج، یونانی مارسلیقا، ہندی بجوڑہ، انگریزی لیمن LEMON۔

تعارف:۔ لیموں کی قسم کا ایک پھل ہے اس کا درخت درمیانے قد کا۔ پتے لمبے اور چوڑے سبز رنگ کے خوشبودار ہوتے ہیں۔

رنگ:۔ پھول سفید خوشبودار پتے سبز، چھلکا زرد۔

ذائقہ:۔ اس کا ذائقہ ترش ہوتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ پانی چھ ماشہ سے ایک تولہ، شربت ۲ تولہ تا ۵ تولہ

مقام پیدائش:۔ جنوب مغربی ہند کے باغات۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال واثرات:۔ عضلاتی اعصابی یعنی محرک قلب، محلل اعصاب اور مسکن جگر، [illegible] ہے

خواص:۔ مسکن جگر اور صفراء، مقوی معدہ وامعاء، مقوی جگر، مقوی قلب۔ یعنی طبعی طور پر تینوں اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتا ہے۔ فعلی طور پر صرف مقوی قلب ہے، قابض۔ دافع یرقان اور دل کا ڈوبنا روک دیتا ہے۔ یہ اس کا سب سے اول فعل ہے۔ مولد سودا ہے۔

خواص:۔ اترج کو مسکن جگر و قابض ہونے کی وجہ سے صفراوی دستوں کو روکنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ غدی تحریک سے صفراوی دست کبھی بھی نہیں آیا کرتے

بلکہ جب جگر صفراء کو خارج کرتا ہے تو پیچش یا مروڑ کے ساتھ پاخانے آیا کرتے ہیں۔ البتہ جب اعصابی تحریک ہوتی ہے تو صفراوی رطوبات بذریعہ اسہال خارج ہوا کرتی ہیں۔ ان کا رنگ بھی زرد ہوتا ہے۔ بچوں کو عموماً ہرے پیلے دست اور قے آیا کرتی ہے۔ اسس وقت انہیں غدی تحریک نہیں ہوا کرتی بلکہ اعصابی تحریک شدید ہوا کرتی ہے۔ جس کے علاج کے لئے بھی تباشیر، زہر مہرہ خطائی زرشک شیریں، الائچی کلاں اور ہر قسم کی ترش اشیاء کھلائی پلائی جاتی ہیں۔ جن کے استعمال سے فوراً ایسے دست و قے بند ہو جایا کرتے ہیں۔ اسس لئے چونکہ ترنج بھی عضلاتی اعصابی اثر رکھتا ہے اس لئے یہ ہر قسم کے ہرے اور پیلے دستوں اور قے کو روکتا ہے۔

اسی طرح قے صفراوی و پیاس کو بھی گرمی اور حرارت کی زیادتی سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بھی اعصابی تحریک کا مظہر ہوتا ہے۔ اعصابی تحریک سے چونکہ کھار اور الکلی بڑھ جاتی ہے جو مخرج صفراء اور قاطع حرارت ہے۔ طبیعت مدبرہ بدن حرارت کی کمی کا اظہار پیاس اور بے چینی اور ضعف قلب کی صورت میں کرتی ہے۔ چونکہ حقیقی حرارت قلب کے فعل کو تیز کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اسس لئے چونکہ ترنج بھی قلب کے فعل میں تیزی پیدا کرتا ہے اسس لئے یہ ضعف قلب، دل کا ڈوبنا، گھبراہٹ، ہیضہ، پیاس اور بے چینی کو فوراً رفع کر دیتا ہے۔

معدہ و امعاء پر اسس کا محرک اثر پڑتا ہے۔ نتیجہ کے طور پر بھوک پیدا کرتا ہے۔ قوت ماسکہ تیز کرتا ہے اور دست و قے بند کرتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس گھر میں اترج ہو، وہاں شیطان وارد نہیں ہو سکتا۔

مسکن جگر ہونے کی وجہ سے بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر اسس کے تخم یا سفوف کا لیپ کرنا درد کو تسکین دیتا ہے۔ ترنج کا چھلکا بھی بطور دوا کے عام استعمال ہوتا ہے۔ اسس کے افعال و اثرات بھی ترنج سے ملتے جلتے ہیں۔

یادداشت: ۔ مخزن الادویہ مصنفہ حکیم اللہ رکھا صاحب نے اس کا مزاج گرم خشک لکھا ہے لیکن افعال و اثرات میں مسکن جگر لکھا ہے۔ حالانکہ جو شے گرم خشک ہے وہ اپنے ہم مزاج عضو رئیس کو تحریک دیا کرتی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جگر کو تحریک دیتا۔ جگر پر اسس کا مسکن اثر واقع پڑتا ہے۔ قلب پر محرک اثر ہوا کرتا ہے اس لئے اس کا مزاج خشک سرد عضلاتی اعصابی ہے۔

تلسی

نام: ۔ فارسی شاہ سپرم، بنگالی تلشی، ہندی برنڈا، انگریزی ہولی بیسل Holy Basil

تعارف: ۔ مشہور عام ہے۔ اسس کا پودا ایک سے دو فٹ تک بلند ہوتا ہے پتے چھوٹے چھوٹے ترچھے کنارے دار ہوتے ہیں۔ شاخیں متفرق ہوتی ہیں۔ پھولوں کے خوشے لگتے ہیں۔ اسس کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ تلسی۔ اس کو ہندو بہت متبرک مانتے ہیں اور اس کی پوجا کرتے ہیں۔ اس کا پودا ایک گز سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے۔ اس کا پھول بالکل سفید ہوتا ہے۔

۲۔ رام تلسی۔ اس کا پودا بھی اسی قدر بڑا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے پودے میں سیاہ پھول لگتے ہیں۔

۳۔ بھومیں تلسی۔ یعنی زمین کی تلسی۔ اس تلسی کے بیج تخم ریحان کی طرح ہوتے ہیں۔ اسی نسبت سے اسے ناز بو (ریحان) کی قسم کہتے ہیں۔ لیکن ناز بو (ریحان) کے پودے اور اس کے پودے میں بہت فرق ہوتا ہے۔ اس کے پھول سفید سیاہ اور نیلگوں ہوتے ہیں۔ لیکن ناز بو کے پودے کی جڑیں، شاخیں اور پتے سرخ ہوتے ہیں۔ پھول بھی نیلگوں سرخ اور بعض سیاہ ہوتے ہیں۔ تلسی کاشت بھی کی جاتی ہے اور خودرو بھی پیدا ہوتی ہے۔ خودرو پیدا ہونے والی کو جنگلی تلسی یا بن تلسی بھی کہتے ہیں۔ افعال و اثرات دونوں کے تقریباً ایک سے ہوتے ہیں۔ اس کے تخموں کو تخم شربتی کہتے ہیں۔

رنگ:۔ پتے سبز۔ پھول سفید، سیاہ، نیلگوں سرخی مائل۔

ذائقہ:۔ قدرے چرپرا ہوتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ تازہ چار رتی سے ڈیڑھ ماشہ پانی ایک تولہ سے تین تولہ۔

مقام پیدائش:۔ چھوٹا پودا ہر جگہ پایا جاتا ہے۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی۔ یعنی محرک قلب۔ محلل اعصاب۔ مسکن جگر۔ کیمیائی طور پر خون میں گاڑھاپن پیدا کر کے خون کی سرخی میں اضافہ کرتا ہے۔ بلغمی رطوبات کو فنا کر کے سودا میں تبدیل کرتا ہے۔

خواص:۔ دافع تپ بلغمی، مفرح قلب، دافع کھانسی بلغمی، مصفی خون، ہاضم، دافع درد معدہ ریاحی، قاتل مچھر، دافع زہر حشرات الارض۔

فوائد:۔ تلسی ایک ایسی بوٹی ہے۔ جس کے متعلق بے شمار متضاد قسم کے افعال و اثرات لکھے ہوئے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ایک ہی مصنف نے اگر ایک جگہ اسے صفرا بڑھانے والی لکھا ہے تو دو سطر بعد خود ہی دافع صفرا لکھا ہے۔

مثلاً خزائن الادویہ صفحہ ۱۸۶ میں یوں تحریر ہے: "صفرا بڑھانے کے لئے اس کے پتوں کا پانی پلانا چاہئے۔" اس کے مضرات میں یوں تحریر ہے کہ "تلسی صفرا پیدا کرتی ہے اور اعضاء میں اس سے سوزش ہو جاتی ہے۔"

دوسری جگہ یوں تحریر ہے کہ "ایسی کھانسی کہ جس سے بدبودار بلغم نکلتا ہو دفع کرتی ہے۔ وجع اور صفرا کے لئے نافع ہے۔"

ایک اور جگہ یوں تحریر ہے: "الائچی کے بیجوں کا سفوف اس کے رس میں ملا کر چٹانے سے بلدی اور صفرا کی قے بند ہو جاتی ہے"۔

جنگلی تلسی کے بیان میں اسے مولد سودا لکھا ہے۔ لیکن مزاج گرم خشک صفراوی لکھا ہے۔ اسی طرح کہیں اس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ خون کے ادرار میں اضافہ کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے مدر حیض لکھا ہے۔ آگے اسی مضمون میں لکھا ہے کہ اس میں خاصیت خون نکسیر بند کرنے کی ہے۔ دوسری کتب میں بھی اس کے افعال و اثرات تقریباً اسی طرح لکھے ہیں۔ اگر کچھ فرق ہے تو وہ غلط ہے۔ یعنی قوانین علم الادویہ کے خلاف ہے۔

مثلاً مخزن المفردات مصنفہ حکیم محمد کبیر الدین میں لکھا ہے کہ یہ مفرح و مقوی قلب ہے۔ مدر بول و حیض ہے۔ آگے لکھا ہے کہ ضعف قلب اور خفقان میں مفید ہے۔ اس کی پتیوں کے سونگھنے سے غشی دور ہو جاتی ہے۔

مصلح عنوان میں لکھا ہے کہ سرکہ، کھیرا اور خرفہ۔

خزائن الادویہ کے قطعات کی تشریح کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حکیم محمد کبیر الدین کی کتب سے لئے ہوئے قطعات کی تشریح درج کئے دیتا ہوں۔

یاد رکھیں کہ مفرح قلب ادویہ اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی ہوا کرتی ہیں۔ مفرح اشیاء کے متعلق یہ حقیقت یاد رکھیں کہ اغذیہ ادویہ اور اشیاء دل اور عضلات میں تحلیل کی کیفیت کو ختم کر کے تسکین پیدا نہ کر دیں اس وقت تک وہ مفرح نہیں ہو سکتیں۔ تلسی کے مسلسل استعمال سے قلب اور عضلات میں سوزش پیدا ہو کر گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اسے مفرح نہیں کہہ سکتے بلکہ مقوی قلب و معدہ کہہ سکتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ مدر بول اور مدر حیض دو مختلف مزاج ادویہ کے خواص ہیں۔ کیفیت ادرار بول میں رطوبات کی پیدائش اور رطوبات کا اخراج شدید ہوتا ہے۔ لیکن کیفیت ادرار حیض میں حبس اور سوزش ہوتی ہے۔ لہذا ایک ہی دوا کے دو متضاد قسم کے افعال و اثرات پیدا ہونے ناممکن ہیں۔ چونکہ تلسی میں خشکی کے اثرات بہت زیادہ پائے جاتے ہیں اس لئے یہ مدر حیض تو ہو سکتی ہے۔ مدر بول نہیں ہو سکتی۔

ضعف قلب اور خفقان قلب بھی دو متضاد علامتیں ہیں جو قلب میں پیدا ہوتی ہیں۔ ضعف قلب اعصابی تحریک کا مظہر ہے۔ جسے دل کا ڈوبنا بھی کہا جاتا ہے۔ جب اعصابی تحریک سے قلب میں رطوبات کا اجتماع اور شدید تسکین پیدا ہو جائے تو قلب کی رفتار میں بے حد کمی ہو جایا کرتی ہے۔ بعض اوقات تو دل رکنا شروع ہو جایا کرتا ہے۔ ایسی صورت کو عام دخراگ

دل کا ڈوبنا یا ضعف قلب یا دل کا گھٹنا کہتے ہیں۔
اس کے برعکس خفقان قلب میں قلب کے اندر اور عضلات میں دوران خون کی شدت ہوتی ہے جس سے ان میں تحلیل کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ رفتار قلب میں بھی کمی آ جایا کرتی ہے اسے عرف عام میں خفقان قلب کہتے ہیں۔
چونکہ ضعف قلب میں رطوبات کی شدت اور خفقان قلب میں خون کی شدت ہوتی ہے جو دو متضاد کیفیت علامتیں ہیں۔ اسی لئے ایک ہی دوا سے دونوں کا پیدا ہونا ناممکن ہے بلکہ تلسی سے دونوں میں سے کوئی علامت بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اگر اس کے کثرت استعمال سے کوئی غیر طبعی صورت پیدا ہو سکتی ہے تو وہ ہے اختلاج قلب (دل کا دھڑکنا) کیونکہ یہ خود بھی محرک عضلات ہے۔
غشی اور بے ہوشی دو متضاد علامتیں ہیں جو بالترتیب غدی اور اعصابی تحریکوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ تلسی چونکہ محرک عضلات ہے اسی لئے یہ بے ہوشی کے لئے تو مفید ہے لیکن غشی میں نہیں۔
مصلح ادویہ میں کھیرا، خرفہ اور سرکہ بھی متضاد کیفیت ادویہ ہیں۔ کھیرا اور خرفہ اعصابی عضلاتی ادویہ ہیں جن میں رطوبات کی شدت ہوتی ہے۔ بلکہ ان کے کثرت استعمال سے ہیضہ جیسی خوفناک علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس کے برعکس سرکہ ہیضہ وغیرہ کے لئے تریاق ہے۔
دوسرے کھیرا اور خرفہ میں کھاری پن اور سرکہ میں ترشی کی زیادتی ہوتی ہے جو افعال و اثرات میں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ تلسی کے استعمال سے ہونے والے نقصان کو یہ دونوں قسم کی ادویہ کس طرح اصلاح کرتی ہیں جبکہ عضلاتی ادویہ سے ہونے والے نقصانات غدی ادویہ سے رفع ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں تلسی کے ساتھ اگر سرکہ کا استعمال کرایا جائے تو یہ مرکب نہایت مقوی معدہ و مقوی قلب ہو گا۔
تلسی کے عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے اس کے پتے دافع بخار، نزلہ و زکام نافع رکھتے ہیں، مخرج بلغم اور دافع بلغمی کھانسی ہیں، چونکہ اس کے استعمال سے رطوبات میں غلظت اور گاڑھا پن آ جاتا ہے، اسی لئے یہ مقوی باہ، ممسک اور مغلظ منی ہے۔
ہندو لوگ اسے پوجتے ہیں۔ بلکہ ہندو گھرانوں میں بڑی حد تک اسے مذہبی لفظ لفظ سے لگایا جاتا ہے۔ موسمی بخاروں میں اسے افسنتین اور مرچ سیاہ کے ساتھ رگڑ کر پلاتے ہیں۔
یاد رکھیں کہ مچھر، مکھی، کھٹمل وغیرہ ناسد رطوبات کی پیداوار ہیں۔ تلسی میں رطوبات کو ننا، خشک کر دینے کی خاصیت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ بلکہ تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ

مناک اور رطوبتی جگہ پر اگر اس کے پودے لگائے جائیں تو وہ جگہ بہت جلد خشک ہو جایا کرتی ہے۔ اس لئے چونکہ یہ رطوبات کو ختم کر دینے والی بوٹی ہے۔ اس لئے متعفن رطوبات سے پیدا ہونے والے حشرات الارض اس سے فنا ہو جاتے ہیں۔ جن میں ملیریا پیدا کرنے والے مچھر و مکھی اور کھٹمل قابل ذکر ہیں۔ بلکہ اگر تلسی کے پتوں کا رس جسم کے ننگے حصوں پر مل دیا جائے تو مچھر قریب نہیں آتے۔ جہاں تک تجربات کئے گئے ہیں کہ جس وقت وکٹوریہ گارڈن قائم کیا جا رہا تھا۔ مزدور مچھروں سے پریشان تھے۔ انہوں نے یہ تدبیر کی کہ باغ کے چاروں طرف تلسی کے پودے لگا دیئے۔ مچھروں سے فوراً نجات مل گئی۔

اسی طرح یہ بات بھی تجربہ میں آچکی ہے کہ اگر تلسی کے پتوں کو جوش دے کر ان کے پانی سے ہاتھ منہ دھو کر شہد کی مکھیوں کے چھتہ کو توڑیں تو کوئی مکھی قریب نہیں آتی۔ بلکہ اس کی چند پتیوں کو منہ میں چبا کر مکھیوں کے چھتے پر تھوک دیا جائے تو تمام مکھیاں چھتہ چھوڑ کر بھاگ جاتی ہیں۔ تلسی کے بیج بھی دوا کے طور پر مستعمل ہیں اور اپنے اثرات کے لحاظ سے تلسی کے پانی اور اس کے پتوں سے کم نہیں ہیں۔

برائے سنگرہنی اسپرو

ھوالشافی: ۔ برگ تلسی۔ جائفل۔ مازو۔ زہر مہرہ خطائی۔ ہم وزن۔

ترکیب تیاری: ۔ سب کو باریک پیس کر سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک: ۔ ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

فوائد: ۔ ضعف معدہ۔ ضعف امعا اور ضعف قلب کے لئے اعلیٰ درجے کی دوا ہے۔ بدہضمی سے ہونے والے دستوں کو فوراً روکتی ہے۔ یاد رکھیں کہ سنگرہنی بھی اعصابی تحریک سے ہوا کرتی ہے۔ اس کے رفع کرنے کے لئے میرے خیال میں اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔

یہ بات پھر یاد رکھیں کہ کسی بہترین نسخہ پر ہی اکتفا نہیں کر لینا چاہئے۔ بلکہ اس نسخہ کی تحریک (مزاج) کے مطابق غذا بھی ہونی چاہئے تاکہ جلد سے جلد آرام کی صورت پیدا ہو سکے۔ جن لوگوں کا منہ پکا (قلاع الفم) رہتا ہو ان کے لئے بھی یہ دوا اکسیر ہے۔

تریاق مچھر

ھوالشافی: تلسی کے پتوں کا رس جسم کے ننگے حصوں پر مل دیں۔

فوائد: ۔ مچھر، مکھی، کھٹمل اور بچھو وغیرہ انسان کے قریب نہیں آتے۔

تمباکو

نام :- عربی تنباک. سندھی تماڑ. بنگالی تماکو. انگریزی ٹوبیکو TOBACCO

تعارف :- تمباکو کا پودا دو سے چار فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اس کے پتے لمبے اور چوڑے ہوتے ہیں۔ تمباکو کی بیسیوں اقسام ہیں۔ لیکن عام طور پر چار قسم کا تمباکو مشہور ہے۔

۱۔ دیسی تمباکو۔ اس کے پتے لمبے۔ مگر چوڑے کم نوکدار ہوتے ہیں۔ اور رنگ گہرا سبز سیاہی مائل ہوتا ہے۔ اس کا پھول گلابی رنگ کا ہوتا ہے۔

۲۔ یورپی تمباکو۔ اس کے پتے لمبے اور تعداد میں کم ہوتے ہیں۔ یہ کڑوا بھی کم ہوتا ہے۔ صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ اس کے پتے زیادہ چوڑے ہوتے ہیں اور رخ اوپر کو کھڑا ہوا نہیں ہوتا بلکہ چاروں طرف جھکے رہتے ہیں۔

۳۔ کلکتے کا تمباکو۔ اس کا پھول دیسی تمباکو سے چھوٹا ہوتا ہے اور زرد سے ہرے رنگ کا ہوتا ہے۔ پتے گول اور مڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

۴۔ گجرات اور مالوے کا تمباکو۔ اس تمباکو کے پتے سبز اور بڑے ہوتے ہیں پتوں پر چھوٹے چھوٹے رونگٹے اور مخصوص قسم کی بھاری بو ہوتی ہے۔ ذائقہ تلخ۔ خراش دار جی متلانے والا ہوتا ہے۔ اس تمباکو کے بیجوں سے سبزی مائل زرد رنگ کا تیل نکالا جاتا ہے جو زہر کا اثر رکھتا ہے برصغیر کی تقسیم سے پہلے گجرات کا تمباکو جسے سورتی تمباکو کہتے تھے بہترین سمجھا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ مالوے کا تمباکو بھی اچھا سمجھا جاتا تھا۔ لیکن پاکستان میں پنجاب کے دیسی تمباکو کے مقابلہ میں اور کوئی تمباکو نہیں ہے۔

تمباکو کی ابتدائی تاریخ اور اس کے نام کی وجہ تسمیہ

تمباکو اصل میں سنسکرت کے لفظ تامرکٹ کا بگڑا ہوا نام ہے۔ ابتدا میں اسے تامرکوٹا بھی کہتے تھے۔ جہاں تک اس کی تاریخ کا تعلق ہے۔ یہ بہت پیچیدہ ہے۔

ابتدائی تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اول اول یہ پودا ۱۵۶۰ء میں پرتگال آیا اور ۱۵۸۲ء میں سر والٹر ریلے اس کو انگلستان میں لایا۔ اسی وقت سے اس کا استعمال شروع ہے صرف استعمال کے طریقے مختلف تھے۔ وہ زیادہ تر بدہضمی کو رفع کرنے کے لئے اسے پتے تھے یورپ میں تمباکو امریکہ کے دریافت ہونے کے بعد آیا۔ کیونکہ امریکہ میں اس کی کاشت کی جاتی تھی۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سو سال قبل مسیح مقام بازاک بائی کے سپینز ڈیڈ پر امریکہ کے انڈین حملہ آور ہوئے تھے تو یہ امریکہ کے انڈین اصلی باشندے، تمباکو چبایا کرتے تھے۔ ان کا ایک اور طریق استعمال بھی تھا۔ یعنی وہ تمباکو کو کوٹ کر ایک نلی میں جلا کر ناک میں

رکھنے تھے جس کا دھواں حلق میں کھینچتے تھے۔
امریکہ کو دریافت کرنے والے سراغ رساں کولمبس نے بھی امریکیوں کو تمباکو پیتے دیکھا تھا۔
برصغیر ہند و پاک میں اکبر بادشاہ کے آخری دور میں تمباکو باہر سے آیا۔ جہانگیر بادشاہ نے اپنی تاریخی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے کہ یہ کام کی چیز امریکہ سے ہمارے ملک میں آئی ہے اور میرے باپ اکبر کے دور میں ہی آئی تھی۔ دارا شکوہ نے ہندوستان میں اس کی تاریخ ۱۰۱۲ھ عہد اکبر بادشاہ میں فرنگستان کی طرف سے آیا۔
آج دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں جہاں تمباکو پیدا نہ ہوتا ہو۔ یا اس کا استعمال نہ ہوتا ہو۔ آج کل اس کے خشک پتوں کو ہاتھ سے باریک کر کے گڑ یا شکر میں ملا کر حقہ کی چلم میں آگ کے نیچے ڈال کر اس کا دھواں کھینچتے ہیں۔

نشہ کی اقسام

نشہ آور اشیاء کی تعداد سینکڑوں نہیں ہزاروں تک پائی جاتی ہے۔ لیکن ان سب کے افعال و اثرات ایک جیسے نہیں ہیں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ایک شے کے استعمال کے بعد غنودگی اور مسکن صورت بلکہ شدت کی صورت میں بے ہوشی تک ہو جاتی ہے تو دوسری نشہ آور شے اس کے بالضد علامات ظاہر کرتی ہے۔ جن کا خاصہ ہے کہ ان کے استعمال سے بے خوابی۔ جسم میں سرور کی لہریں، لذت و مسرت کی شدت۔ جذبات بے تابو۔ نفسیاتی خواہشات کی کثرت و شدت کی صورت میں انسان بے تابو ہو کر ہنسنے لگتا ہے۔ کبھی روتا ہے۔ الٹی سیدھی باتیں کرنے لگتا ہے کبھی اپنے آپ کو پیر فقیر سمجھنے لگتا ہے۔ کبھی بادشاہ بن بیٹھتا ہے۔ غرض نفس امارہ کی تمام علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔
اول نشہ کی علامات اعصابی ادویہ کی ہیں اور دوم عضلاتی نشہ آور ادویہ کی ہیں۔ ایک تیسری صورت بھی ہے جسے غدی نشہ آور ادویہ پیدا کرتی ہیں۔ ان ادویہ کا زیادہ خاصہ یہ ہے کہ غشی طاری کر دیتی ہیں۔ یا ان کے استعمال سے انسان نفسانی خواہشات سے اس قدر بچتا ہے کہ اپنے آپ کو تنہائی میں رکھنا پسند کرتا ہے۔ عضلاتی نشہ کی تمام علامات کے بالکل برعکس علامتیں پیدا ہوتی ہیں۔

اعصابی نشہ میں چرس۔ بھنگ۔ افیون وغیرہ شامل ہیں۔
عضلاتی نشہ میں شراب۔ تمباکو۔ دھتورا۔ کچلہ۔ چائے وغیرہ شامل ہیں۔
غدی نشہ میں لفاح وغیرہ شامل ہے۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات، مسکن جگر، محلل اعصاب ہے
کیمیائی طور پر خون میں سوداویت و خشکی بڑھاتا ہے۔
خواص:۔ حابس رطوبات و بلغم، منقی، محلل اعصاب۔ تھوڑی مقدار میں ہاضم۔ ملین۔ معطش۔ قبض کشا اور مسکن درد ہے۔
فوائد:۔ تمباکو زیادہ تر حقہ۔ پائپ۔ سگریٹ اور بیڑی میں پینے اور پان میں کھانے کے کام آتا ہے۔ تمباکو کا دھواں جہاں پھیپھڑوں سے رقیق بلغم کو غلیظ کر کے خارج کرتا ہے وہاں انتڑیوں کی حرکت اخراجیہ کو تیز کر کے قبض رفع کرتا ہے۔

دمہ کے لئے اور بلغمی کھانسی میں چار پانچ ماشہ پتوں کو جوش دے کر یا پانی میں پیس کر پلاتے ہیں تاکہ قے آ کر سینے سے جمع شدہ بلغم خارج ہو جائے۔

تمباکو کا کھار یعنی نمک پان میں رکھ کر کھلاتے ہیں۔ مسکن درد ہونے کی وجہ سے دانتوں کے درد کو دور کرنے کے لئے منہ میں رکھ کر چباتے ہیں۔ سنون تمباکو اس کا مشہور مرکب ہے جن اعضاء میں رطوبت کی کثرت ہو۔ عضلاتی اعصابی محرک ہونے کی وجہ سے اس کے لئے بے حد نافع ہے۔ اگر رطوبات کی وجہ سے بینائی کمزور ہو جائے تو اسے بڑا نفع دیتا ہے۔

چونکہ تمباکو کا رطوبات جسم پر خاص اثر ہے اس لئے اس کا مسلسل استعمال جسم کو دبلا پتلا کر دیتا ہے۔

گلے یا ناک میں اگر جونک چمٹ جائے تو اسے اتارنے کے لئے اس کے پتوں کا سفوف یا حقے کی میل جونک کے منہ کے قریب لگانے سے فوراً علیحدہ ہو جاتی ہے۔

تمباکو کسی قدر محرش بھی یہی وجہ ہے کہ اس کے پتوں کو پیس کر نسوار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس کا ذرا سا سفوف سونگھنے سے شدت سے چھینکیں آتی ہیں۔

تمباکو کے نقصانات

منہ میں چبانے سے تھوک بہت نکلتا ہے۔ عادت نہ ہونے سے اس کی تھوڑی سی مقدار بھی ضعف طاری کر دیتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ سر گھومتا ہے۔ کثرت سے سرد پسینہ آتا ہے۔ نبض بیٹھ جاتی ہے جس کے بعد اکثر موت واقع ہو جاتی ہے۔

جوہر تمباکو جس کو نکوٹین کہتے ہیں ایک زہر ہے جو ایک آن میں دل کی حرکت بند کر کے ہلاک کر دیتا ہے۔ یورپ کے ماہرین سائنس نے تجربہ کر کے ثابت کیا ہے کہ نکوٹین کی ایک رتی

کھلانے سے انتہائی طاقتور آدمی دو منٹ میں مر سکتا ہے۔

خوش قسمتی سے نکوٹین کی ایک رتی ایک سیر تمباکو میں پائی جاتی ہے۔ ایک سیر تمباکو کوئی نہیں کھا سکتا۔ ورنہ خدا جانے کتنے آدمی تمباکو سے ہلاک ہوا کرتے۔

تمباکو کے مسلسل استعمال سے دل و دماغ۔ معدہ اور پھیپھڑوں پر بہت برا اثر پڑتا ہے چنانچہ اس کے کثرت استعمال سے ضعف حافظہ۔ بے خوابی۔ گلے کی خراش۔ کھانسی۔ بھوک نہ لگنا۔ ذراسی محنت سے سانس کا چڑھ جانا۔ دل کا دھڑکنا اور ضعف باہ وغیرہ کے عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ مضر اثر بصارت پر ہوتا ہے۔ ابتدا میں دونوں آنکھوں کی نظر دھندلا جاتی ہے۔ باریک حروف پڑھے نہیں جاتے۔ اگر مضر عادت جاری رکھی جائے تو نابینا ہونے تک نوبت جا پہنچتی ہے۔ اسے ڈاکٹری میں ٹوبیکو ایمبلی اوپیا کہتے ہیں۔

نابالغوں میں اس کے نقصانات زیادہ محسوس ہوتے ہیں۔ جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ نابالغ اور چھوٹے بچوں کی نشوونما کے لئے مسلسل رطوبت کی وافر مقدار میں ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ ان کا جسم نشوونما پاکر مکمل اور توانا ہو سکے اور جوان ہو کر جوانی کی نعمتوں سے مستفید ہو سکے یہ بات یاد رکھیں کہ جوانی کے لئے خشکی اور حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جوں جوں بچے میں خشکی کے اثرات بڑھتے جاتے ہیں' توں توں اس میں جوانی کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جن امیر گھرانوں میں بچوں کو زیادہ سے زیادہ گوشت اور گرم خشک مرغن غذائیں کھلائی جاتی ہیں ان میں قبل از وقت جوانی کے سے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ لڑکیوں کے پستان بڑے ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ خون حیض جاری ہو جاتا ہے۔ لڑکوں کے داڑھی اور مونچھیں آ جاتی ہیں۔ جنسی اعضاء میں تحریکات شروع ہو کر احتلام اور بے خوابی ہونا شروع ہو جاتی ہے ان کا قبل از وقت جوان ہونا ان کے لئے بے حد نقصان دہ ہوتا ہے۔ ایسے بچے جوانی کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں اور معاشرہ کے لئے وبال جان بن جاتے ہیں۔ اعضاء میں مکمل طور پر نشوونما نہ ہونے کی وجہ سے تمام عمر مختلف قسم کے امراض کا شکار رہتے ہیں۔

بالکل یہی اثرات بچپن میں تمباکو کے استعمال سے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ بلکہ تمباکو سے اعضاء کو زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ ڈاکٹر سر پی ڈبلیو رچرڈسن کی تحقیقات کے مطابق تمباکو کے استعمال سے مختلف اعضاء میں مندرجہ ذیل خلل واقع ہوتا ہے:۔

۱۔ خون میں کثافت پیدا ہو جاتی ہے۔

۲۔ معدہ کمزور ہو کر ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔

دل کے فعل میں خلل آجاتا ہے۔
۳۔ حواس خمسہ کو آہستہ آہستہ ناکارہ کر دیتا ہے۔
۴۔ حلق اور نتھنوں میں خشکی پیدا کر دیتا ہے۔
۵۔ پھیپھڑوں میں ایسی کیفیت پیدا کر دیتا ہے جس سے دائمی بلغم کا اندیشہ ہوتا ہے۔
۶۔ دماغی ترقی کو روک دیتا ہے۔
۷۔ یاد رکھیں کہ علی الصبح ناشتہ کرنے سے قبل تمباکو نوشی سے اس کا مضر اثر اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

یادداشت:۔ تمباکو کے افعال و اثرات اور اس کے مزاج میں بھی بہت تضاد پایا جاتا ہے خزائن الادویہ میں حکیم نجم غنی صاحب تمباکو کے خواص و فوائد کے شروع میں لکھتے ہیں کہ اس کے استعمال سے قوت جاذبہ کم ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کیموس جذب ہونا رک جاتا ہے۔ اسی وجہ سے کھال میں خشکی اور سختی آجاتی ہے۔

یاد رکھیں کہ غذا کو جزو بدن بننے تک چار قوتیں کام کرتی ہیں جن کے علیحدہ علیحدہ مزاج ہیں۔ کسی مریض میں کوئی قوت تیز ہو جاتی ہے کسی میں کوئی۔ قوتیں یہ ہیں:۔
۱۔ ماسکہ۔ عضلاتی تحریک کے تحت کام کرتی ہے۔
۲۔ ہاضمہ۔ غدی تحریک کے تحت کام کرتی ہے۔
۳۔ دافع۔ اعصابی تحریک کے تحت کام کرتی ہے۔
۴۔ قوت جاذبہ مشترک قوت ہے جو تینوں حیاتی اعضاء میں فرداً فرداً ان کے مزاج کے مطابق پائی جاتی ہے۔ اگر یہ قوت ہر عضو جس میں نہ پائی جائے تو وہ اپنی غذا کس طرح خون سے جذب و حاصل کرے۔

چونکہ قوت جاذبہ کا کسی خاص عضو کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔ اس لئے ہر عضو کی قوت جاذبہ کو اس سے نقصان نہیں ہو سکتا۔ اگر ہو گا بھی تو اعصابی مریضوں اور اشخاص میں ہو گا کیونکہ تمباکو دماغ و اعصاب میں شدید تحلیل پیدا کر دیتا ہے جس سے اس میں رطوبت جذب ہونے کی بجائے اخراج پا جاتی ہے۔

یادداشت:۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ اگر کثرت رطوبات کی وجہ سے بواسیر ہو جائے تو اس کو تحلیل کرتا ہے۔

یاد رکھیں کہ بواسیر خشکی کی علامت ہے۔ رطوبت اس کا علاج ہے۔ رطوبت کی وجہ سے بواسیر کبھی بھی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے تمباکو بواسیر کو ذرا بھر بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔

مزاج اس کا کوئی گرم خشک مانتا ہے کوئی سرد خشک۔ حالانکہ جو شے رطوبت کو ختم کرتی ہے وہ لامحالہ خشک ہے۔

دوسری طرف جس شے سے سرد پسینے آئیں نبض بیٹھ جائے۔ حرکات قلب سست رہیں۔ تشنج اور بے ہوشی ہو وہ گرم خشک کیسے ہو سکتی ہے۔

چونکہ خشکی اس میں مسلم ہے۔ دوسرے جسم گرم ہونے کی بجائے سرد پڑ جاتا ہے۔ لہذا اس کا مزاج سرد خشک ہے۔

تیندو

نام :۔ ہندی تیمرو۔ سنسکرت تندوک۔ بنگالی گاب۔ انگریزی وائلڈ مینگوسٹین WILD MANGOSTEEN

تعارف :۔ آبنوس کی قسم کے ایک صحرائی بلند ترین درخت کا پھل ہے جو آملہ کے برابر ہوتا ہے۔ اس کے اوپر بینگن کی مانند ٹوپی ہوتی ہے۔ اس کے پھل کے چھلکے میں ٹینک ایسڈ بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس کے پتے مہوے کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔

رنگ :۔ پھل خام حالت میں سبزی مائل۔ پختہ پھل زردی مائل ہوتا ہے۔

ذائقہ :۔ کچا پھل کسیلا۔ پختہ پھل شیریں ہوتا ہے۔

مقام پیدائش :۔ مالوہ میں بکثرت ہوتا ہے۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب۔ مسکن جگر ہے۔

خواص :۔ حابس رطوبات۔ مولد سوداء۔ مقوی قلب۔ مولد ریاح۔

فوائد :۔ حابس رطوبات ہونے کی وجہ سے تیندو خام کا سفوف۔ باجوشاندہ پرانے دستوں اور سنگرہنی کے لئے بے حد مفید ہے۔ اسی طرح سیلان الرحم۔ جریان منی اور رقت منی کے لئے عجیب الاثر ہے۔ انتہائی سرد خشک ہونے کی وجہ سے خون میں انجماد کی قوت بڑھا کر اندرونی اعضاء سے خون آنے میں مفید ہے۔

چونکہ رطوبات میں انتہائی حبس و قبض پیدا کرتا ہے۔ اس لیے اس کے مسلسل استعمال سے دائمی قبض کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے پیٹ میں ریاح پیدا کرتا ہے۔

تیندو کے خام پھل کے پانی میں برادہ فولاد کشتہ ہو جاتا ہے۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ نمک اور کانجی کے ساتھ تین دن رگڑیں۔ پھر تیندو کے پانی میں براد۔ ڈال کر برتن کا منہ بند کر کے دھوپ میں رکھ دیں اور دن میں کئی بار ہلا دیا کریں۔ جب پانی سوکھ جائے تو اور ملا دیا کریں۔ چند بار ایسا کرنے سے اس میں جوشش پیدا ہوگا۔ جب جوشش جاتا رہے تو تازہ پانی

سے غسل دے دیں۔ فولاد کشتہ کی صورت میں دستیاب ہوگا۔ اس کے پھل سے حلوہ بھی بناتے ہیں۔

حلوہ ٹینڈو (ٹمرو)

ھوالشافی: ۔ پکے ہوئے ٹمرڈوں کا گودا ایک سیر۔ مغز بنولہ اور مغز پستہ ہر ایک آدھ پاؤ زعفران ۲ ماشہ۔ گھی ۵۰ تولے۔ مصری ایک سیر۔ الائچی دانہ ۲ تولہ۔

ترکیب تیاری: ۔ حسب معمول ٹمرڈوں کے گودا کو گھی میں بریاں کریں اور دوسری طرف مصری کو پانی میں ملا کر چاشن تیار کریں۔ جب گودا بھون جائے تو شیرہ مصری ملا دیں۔ قوام گاڑھا ہو جائے تو دوسری اشیاء کو باریک کر کے ملا دیں۔ بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: ۔ ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک دن میں دو بار۔

فوائد: ۔ مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کے لئے مفید ہے۔

جامن

نام: ۔ پنجابی جامن۔ سندھی، جموں۔ مرہٹی جامبل۔ تامل۔ تول۔ بنگالی۔ کالاجام انگریزی جمبل JUMBUL۔ لاطینی جمبولینا۔ JUMBULINA

تعارف: ۔ مشہور عام درخت کا پھل ہے۔ جو عام بیر سے قدرے بڑا ہوتا ہے۔ اپریل، مئی کے مہینوں میں اس کا پھل پختہ ہوتا ہے۔ لوگ بڑے شوق سے اسے کھاتے ہیں۔ اس کے اندر ایک گٹھلی ہوتی ہے جو دوا کے طور پر مستعمل ہے۔ خشک کئے ہوئے جامن کو خستہ جامن کہتے ہیں۔ اس کا درخت عام طور پر پندرہ سے تیس فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ لیکن صحرائی درخت ۷۰ سے ۸۰ فٹ بلکہ بعض جگہوں پر ۹۰ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔

رنگ: ۔ پھل کا رنگ سیاہ قدرے سرخی مائل۔ پتے گہرے سبز چمکدار اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ چھال گہرے بھورے رنگ کی۔

ذائقہ: ۔ قدرے شیریں۔ ترشی لئے ہوئے۔

مقدار خوراک: ۔ تازہ جامن ۵ تولہ تا ۱۰ تولہ۔ خشک (خستہ) جامن ۳ ماشہ۔ گٹھلی جامن ۱ تولہ

مقام پیدائش: ۔ ہند و پاکستان میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ پاکستان کے شمال میں کثرت سے باغوں میں اگایا جاتا ہے۔

مزاج: ۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ سرد درجہ دوم۔ خشک درجہ دوم

افعال و اثرات: ۔ عضلاتی اعصابی یعنی محرک قلب۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیائی طور پر خلط سودا پیدا کر کے رطوبات جسم کو کم کر دیتا ہے۔ خون کے قوام میں گاڑھا پن

پیدا کرتا ہے۔ اس کا براہ راست اثر قلب پر ہو کر گردوں کے عضلاتی پردوں پر ہوتا ہے جس سے رطوبات جو پیشاب کے ذریعے اخراج پاتی ہیں۔ کم ہو کر اعتدال پر آجاتی ہیں۔

خواص:۔ حابس رطوبات۔ قابض و مغلظ۔ محرک معدہ و اشتہا۔ بندش خون۔ دافع جوش خون۔ مسکن صفرا و حرارت۔ قاطع بلغم۔ اعصابی مریضوں کے لئے مقوی اثر ہے۔

فوائد:۔ جامن حابس رطوبات ہونے کی وجہ سے پرانے دستوں، سوزشی پاخانوں جن میں سنگرہنی جیسی خوفناک تکلیف شامل ہے کو فوراً فائدہ کرتا ہے۔ اسی طرح لیکوریا جریان منی سلسل بول۔ بول فی الفراش اور آشوب چشم کے لئے نہایت اعلیٰ درجے کی دوا ہے بعدہ امعاء میں فاضل رطوبات کو خشک و خارج کرکے بھوک لگاتا ہے اور قوت ہاضمہ کو زیادہ کرتا ہے اس مقصد کے لئے اس کا سرکہ استعمال کیا جاتا ہے۔

منی کے قوام میں گاڑھا پن پیدا کرکے قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔ انتہائی سرد خشک ہونے کی وجہ سے جوش خون کو درست کرتا ہے۔ اس کے اخراج کو بند کر دیتا ہے۔ قاطع بلغم ہونے کی وجہ سے بلغمی کھانسی، بلغمی دمہ اور بلغمی دستوں کے لئے بے حد فائدہ مند ہے۔

چونکہ کا اس کا بالفعل اثر قلب و عضلات اور بلبلہ (بانقراس) اور گردوں کے عضلاتی پردوں پر محرک اثر پڑتا ہے۔ اس لئے یہ گردوں کے فعل کو درست کرکے ذیابیطس جیسی خوفناک بیماری کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ ذیابیطس اور شوگر کے مریض میں مٹھاس (شوگر) جزو بدن ہونے کی بجائے اخراج پاتی رہتی ہے۔ جو بذریعہ پیشاب اخراج پاتی ہے۔ مٹھاس (شوگر) کا مزاج سرد تر بلغمی۔ اعصابی عضلاتی اور سائنسی طور پر الکلی کی زیادتی ہوتی ہے۔

طب یونانی میں سردی تری (بلغم) کا علاج سودا ہے اور سائنس کی نگاہ میں الکلی کا علاج ترشی و تیزابیت ہے۔ چونکہ جامن مولد سودا اور قاطع بلغم ہے اور سرد خشک ہونے کے ساتھ ساتھ ترشی و تیزابی اثر بھی رکھتا ہے۔ اس لئے یہ ذیابیطس کے لئے براہ راست مفید ہے پھر یاد رکھیں کہ عضلاتی اعصابی (سرد خشک) اور ترشی و تیزابی اشیاء جسم میں الکلی و مٹھاس کو جزو بدن بناتی ہیں اور فاضل مواد کو خارج از بدن کرتی ہیں۔ لہٰذا جامن مندرجہ بالا افعال و خواص کا حامل ہونے کی وجہ سے براہ راست ذیابیطس شکری کے لئے مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے اس کے خشک پھل کا مغز یا اس کے تازہ پھل کا رس یا خشک پتوں کا سفوف استعمال کیا جاتا ہے۔ سب سے بہتر اس کا پھل ہے۔

جامن کے پوست میں بھی بے انتہا طاقت حابسہ و قابضہ ہے۔ لہٰذا پوست درخت

جامن کے جوشاندہ سے مضمضہ (کلی یا غرغرہ) کرایا جاتا ہے جو کہ استحکام دندان کے لئے نہایت مفید اور موثر ہے۔
اسی طرح درخت جامن کی لکڑی کا کوئلہ بنا کر بطور منجن استعمال کرنے سے دانتوں کے ہلنے اور ان سے خون آنے کے لئے مفید ہے۔ اس کے علاوہ قلاع الفم کے لئے بہترین دوا ہے جامن کے پتوں کے پانی سے کشتہ فولاد تیار کیا جاتا ہے۔ پکی جامن کے رس سے سرکہ تیار کیا جاتا ہے جو معدہ و امعاء کے لئے بہترین چیز ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ غذا کو فوراً ہضم کرتا ہے اور دست و قے بند کرتا ہے۔ مسکن جگر ہونے کی وجہ سے پیچش۔ مروڑ اور آؤں آنا کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

یادداشت: میں نے خواص الاشیاء کی تمام کتابوں میں سرد خشک اشیاء کے افعال و اثرات کے بارے میں بے انتہا تضاد پایا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جس عضو کے لئے کوئی دوا محرک و مقوی ہے، اس کے سکون سے پیدا ہونے والی تمام غیر طبعی علامات کے لئے کم و بیش مفید لکھنا تھا تاکہ ادویہ کو ان کے صحیح مزاج کے مطابق امراض و علامات کے رفع کرنے کے لئے مفید پایا جاتا۔ اور تمام ادویہ کو مزاج کی صحیح قید میں بند کرکے ایک ایک لڑی میں پرو دیا جاتا اور ان میں انفرادی حیثیت قائم ہو جاتی۔ جس کا سب سے بڑا فائدہ نسخہ نویسی میں ہوتا۔
یہی وجہ ہے کہ آج کل نسخوں میں بڑا نقص پایا جاتا ہے۔ جن میں ہاضم۔ مقوی باہ اور مسہل نسخے شامل ہیں۔ مثلاً کسی ہاضم نسخہ میں جہاں لونگ۔ دارچینی اور سینگ وغیرہ عضلاتی ادویہ کسی نسخہ کے جزو ہیں، وہاں اسی نسخہ میں اجوائن۔ نمک مرچ سیاہ غدی ادویہ کے ساتھ سونف۔ میٹھا سوڈا۔ گل سرخ۔ دھنیا اور سہاگہ جیسی اعصابی ادویہ بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے نسخوں میں ست لیموں۔ املی۔ زرشک اور انار دانہ جیسی سرد خشک اشیاء بھی ملائی ہوئی ہوتی ہیں۔ جس میں مزاج۔ کیفیات اور اخلاط کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ ایسے نسخوں کو چوں چوں کا مربہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔
بالکل اسی طرح مسہل نسخوں میں بھی تضاد پایا جاتا ہے۔ ان میں اگر کبھی نسخہ میں مصبر تجویز ہوا ہے تو نسخہ نویس نے اس کے اثر کو بڑھانے کے لئے اس میں جمال گوٹہ اور سقمونیا جیسی متضاد ادویہ بھی لکھ دی ہیں۔ جو نسخہ نویس کی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ مثلاً طب مخفی میں صفحہ ۱۹۲ پر حب قبض کشا کے اجزاء یہ ہیں:
ھوالشافی: کتیرا۔ سقمونیا۔ تربد سفید مقشر ہر ایک ایک تولہ۔ سونٹھ۔ عصارہ ریوند۔ ہمبر ہر ایک ۲ تولہ۔ گلقند اتنی ملائیں کہ تمام سفوف کی گولیاں بن سکیں۔ مزاج ادویہ

کے تحت آپ خود اندازہ لگالیں۔

اسی طرح مقوی باہ نسخوں کا حال ہے۔ بعض اجزار اصل اجزار کے بالکل متضاد ہوتے ہیں اور انتہائی مہنگے بھی ہوتے ہیں۔ لیکن مریض یا طالب بنانے پر مجبور ہے۔ ایسے بے تکے نسخوں سے مریضوں کا خواہ مخواہ مالی نقصان ہوتا ہے۔ شفا تو دور کی بات ہے۔

یہاں میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ادویہ کے افعال و اثرات اور خواص مزاج کے تحت نہیں لکھے۔ بلکہ سنے سنائے ہوئے ہیں۔ ورنہ اگر ہر دوا کے خواص و فوائد و افعال مزاج کے تحت لکھے جاتے تو نسخہ نویسی میں اتنی غلطیاں نہ ہوتیں۔ مثلاً پارہ کو ہی لے لیجئے۔ پارہ کا مزاج تمام طبی مفردات کی کتب میں سرد تر لکھا ہوا ہے۔ لیکن ہر ایک نے اس کے افعال و اثرات اور خواص و فوائد مصفی خون۔ مقوی باہ اور ممسک لکھا ہوا ہے جو اس کے مزاج کے برعکس ہے۔ یعنی پارہ کا مزاج عضلاتی غدی ہے۔

اسی طرح قلمی شورہ کا مزاج ہر مصنف نے گرم خشک لکھا ہے۔ لیکن افعال و اثرات میں لکھا ہے کہ محرک اعصاب، مدر بول، مخرج پتھری، دافع سوزاک، پیچش میں مفید بلکہ اکسیر لکھا ہے۔ جو اس کے مزاج کے برعکس علامتیں ہیں۔ یہی سوچنے کا مقام ہے کہ کوئی دوا اپنے مزاج کے برعکس علامتیں کیسے پیدا کر سکتا ہے۔ یعنی اگر قلمی شورہ گرم خشک ہے تو اسے مدر بول نہیں ہونا چاہئے۔ اور نہ ہی یہ سوزاک اور پیچش جیسی ہم مزاج علامتوں کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ چونکہ قلمی شورہ کا مزاج اعصابی عضلاتی (سرد تر) ہے اس لئے مندرجہ بالا علامات کے لئے بے حد مفید ہے۔

بالکل یہی صورت جامن اور اس کے مزاج کے متعلق ہے۔ بعض نے اسے ایسی علامات کے لئے مفید لکھا ہوا ہے۔ جن سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ مثلاً حکیم محمد کبیر الدین صاحب نے اسے جگر کو تقویت دینے کے لئے مفید لکھا ہے حالانکہ اس کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے جو قلب، کو تحریک دیتا ہے۔ جگر کو تقویت دینے والی ادویہ ہمیشہ غدی محرک ہوتی ہیں جن کا مزاج غدی عضلاتی ہوتا ہے۔ اسی طرح اسے صفراوی دستوں کو بند کرنے والا اور گرم مزاجوں کے موافق لکھا ہے۔

یاد رکھیں کہ صفراوی دست غدی تحریک والوں کو ہونے چاہئیں اور گرم مزاج والوں کے لئے مفید ہونے کا مطلب بھی یہی ہے کہ ایسے اشخاص کے جگر و گردے پہلے سے طاقتور اور تحریک میں ہیں۔

غدی تحریک کا علاج اعصابی تحریک پیدا کرنا ہے جو اعصابی تحریک پیدا کرنے والی

ادویہ سے ناممکن ہے۔ لیکن عضلاتی تحریک کی ادویہ سے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ہاں عضلاتی تحریک کی ادویہ اعصابی تحریک سے پیدا ہونے والی علامات کے لئے تو مفید ہو سکتی ہیں۔ لیکن غدی تحریک کے لئے کوئی فائدہ نہیں دے سکتیں۔

چونکہ جامن کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے اس لئے یہ اعصاب و دماغ سے پیدا ہونے والی تمام غیر طبعی علامات کے لئے بے حد مفید ہے۔

برائے ذیابیطس

ھوالشافی:- مغز جامن - تج - تالمکھانہ - سمندر سوکھ - حرمل - ہم وزن

ترکیب تیاری:- سب ادویہ کا سفوف کر لیں۔

مقدار خوراک:- ۲ تا ۴ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ۔

فوائد:- ذیابیطس کے لئے مفید ہے۔ چند دنوں کے استعمال سے شوگر آنا ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتی ہے۔

برائے اسہال کہنہ

ھوالشافی:- مغز خستہ جامن - مغز خستہ آم - ہلیلہ سیاہ - طباشیر - ہم وزن

ترکیب تیاری:- سب کا باریک سفوف تیار کر لیں۔

مقدار خوراک:- ۳ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

فوائد:- پرانے سوزشی دستوں اور سنگرہنی کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

سرکہ جامن

ھوالشافی:- حسب ضرورت جامن کا پانی حاصل کر لیں۔ پھر کسی گھڑے میں ڈال کر منہ بند کر دیں اور دھوپ میں رکھ دیں۔ دو ماہ بعد جب اس میں ترشی بہت زیادہ بڑھ جائے تو اسے چھان کر رکھ لیں۔ اگر ترشی جلد پیدا کرنی ہو تو کوئی ترش شے ملا دیں یا اس میں رائی کی تھوڑی سی مقدار ملا دیں۔

مقدار خوراک:- حسب ضرورت۔

فوائد:- مندرجہ بالا فوائد اس سرکہ میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ قے۔ سوء ہضمی ہیضہ۔ کالی کھانسی۔ بلغمی کھانسی کے لئے بہترین چیز ہے۔

برائے سلسل بول و ذیابیطس

ھوالشافی:۔ گڑمار بوٹی۔ ست سلاجیت۔ کشتہ فولاد۔ گٹھلی جامن۔ تخم۔ ہم وزن اگر تمام ادویہ کا دسواں حصہ افیون ملالیں تو بہتر ہے۔

ترکیب تیاری:۔ سب ادویہ کا باریک سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

فوائد:۔ سلسل بول اور ذیابیطس کے لئے بہترین دوا ہے۔

جلاپا

نام:۔ سندھی جلاپو۔ پنجابی جلاپا گنڈی۔ ہندی جلاپا۔ اردو ہرڑ جلاپہ۔ انگریزی JALAPA

تعارف:۔ ایک درخت کی جڑ ہے۔ جس کی پیدائش امریکہ میں ہوتی ہے۔ میکسیکو واقع امریکہ میں جلاپا ایک شہر کا نام ہے۔ جہاں بہ کثرت پائی جاتی ہے۔ اسی لئے اس کو اس شہر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ سخت مسہل تاثیر رکھتی ہے۔ جس کی تھوڑی سی مقدار کھانے سے کافی جلاب آجاتے ہیں۔ اسی لئے اس کا نام جلاپا گنڈی رکھا گیا ہے۔

یہ جڑ گرہ دار ہوتی ہے۔ مگر بے قاعدہ کسی قدر بیضوی۔ بعض ملبوتری قسم کی ہوتی ہیں۔ اس کی بیرونی سطح پر بے قاعدہ طور پر نالیاں اور جھریاں پڑی ہوتی ہیں۔ کیمیاوی طور پر اس میں دس فیصد رال پائی جاتی ہے۔

رنگ:۔ باہر سے سیاہی مائل بھوری۔ اندر سے زرد اور بھورا پن لئے ہوئے۔

بو:۔ ہلکی کسی قدر شیرینی لئے ہوئے۔ خراشدار۔ جی متلانے والی۔

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک۔ بطور مسہل ۲ ماشہ تک دے سکتے ہیں۔

مقام پیدائش:۔ میکسیکو (امریکہ)

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک ہے۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی محرک ہے۔ یعنی محرک قلب۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات کو خشک کرکے خون کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے۔ سودا کی پیدائش میں اضافہ کرتی ہے۔

خواص:۔ مخرج یعنی مرطوبات۔ شدید حابس۔ مسہل بلغم۔ تھوڑی مقدار میں قابض۔ [illegible] یعنی درد۔

فوائد:۔ نہایت اعلیٰ درجے کی مسہل بلغم ہے۔خوب دست لاتی ہے۔چونکہ اس سے اسہال میں بلغم و مائیت خارج ہوتی ہے۔اس لئے یہ نزلہ زکام بلغمی کھانسی اور دمہ کو بہت جلد روک دیتی ہے۔اس کے علاوہ اعصابی نالج۔عرق النسا اور اعصابی قبض کو بے حد فائدہ مند ہے۔لیکن اگر یہ تھوڑی مقدار استعمال کی جائے تو قبض کرتی ہے۔ کیچوے جو کئی فٹ لمبے ہوتے ہیں انہیں ہلاک کرکے براہ دست خارج کر دیتی ہے۔

یادداشت:۔ خزائن الادویہ جناب حکیم نجم الغنی صاحب اور مخزن الادویہ مصنفہ حکیم اللہ رکھا صاحب نے اس کا مزاج گرم خشک درجہ دوم لکھا ہے۔لیکن افعال و اثرات میں لکھا ہے کہ یہ خالص بلغم کا مسہل ہے۔ساتھ ہی لکھا ہے کہ یہ حقیقت مدر صفرا بھی ہے۔حکیم اللہ رکھا صاحب لکھتے ہیں کہ یہ گرمی پیدا نہیں کرتا۔

آپ خود اندازہ لگائیں کہ جو شے بلغم کی مسہل ہے وہ مدر صفرا کس طرح ہو سکتی ہے دوسرے جس شے کا مزاج ہی گرم خشک ہے وہ گرمی خشکی پیدا نہیں کرے گی تو اور کیا کرے گی؟ یاد رکھیں کہ عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی ادویہ کم و بیش اثرات کے ساتھ مخرج مسہل بلغم ہوا کرتی ہیں اور اپنے مزاج کی خلط سودا کی پیدائش بڑھایا کرتی ہیں۔

ہرڑ جلا بہ نظر بہ مفرد اعضاء کے فارماکو پیا کے نسخہ عضلاتی اعصابی مسہل کا جزو اعظم ہے جس کا نسخہ یہ ہے:۔

هوالشافی:۔ آملہ ۱ حصہ۔کرنجوہ ۱ حصہ۔پھٹکڑی ۲ حصہ۔ہرڑ سیاہ (جنگی ہرڑ) ۴ حصے۔جلاپہ ۸ حصے۔

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر رکھ لیں عضلاتی اعصابی مسہل تیار ہے

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

فوائد:۔ مندرجہ بالا فوائد کا حامل ہے۔

جَو

نام:۔ عربی شعیر۔بنگالی جب۔سندھی جو۔انگریزی بارلے-BARLEY پنجابی جوں۔اردو جو۔

تعارف:۔ مشہور غلہ ہے۔جو چاولوں کے تخموں (دھان) کی طرح کا دو پتلے سروں والا تخم ہے۔درمیان سے قدرے موٹے ہوتے ہیں۔گندم کی طرح ایک گہرا درمیانی دراڑ اس کے ایک طرف ہوتی ہے۔باقی جسم پر لمبائی میں دھاگے کی طرح ابھار ہوتے ہیں۔اس میں نشاستہ۔نائٹروجنی مادہ اور فاسفورک ایسڈ پایا جاتا ہے۔

رنگت:۔ ہلکا سفید۔سروں کی طرف قدرے زردی مائل۔

بو :۔ بے بو۔ ذائقہ :۔ بے ذائقہ۔

مقام پیدائش :۔ ہند و پاکستان کے تمام میدانی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے

مقدار خوراک :۔ حسب منشاء۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی کیمیاوی طور پر قلب کے فعل میں تیزی پیدا کرتا ہے۔ اعصاب و دماغ کی سوزش کو تحلیل کرتا ہے۔ جگر میں سکون پیدا کر کے جوشش خون کو کم کرتا ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں سوداکی مقدار زیادہ کرتا ہے۔

خواص :۔ قابض، مسکن حرارت اور کثیر الغذا ہے۔ وٹامن سی کا حامل ہے۔ مولد سودا اور نفاخ ہے۔

فوائد :۔ چونکہ مسکن حرارت ہے۔ اس لئے جوشش خون کو کم کر کے تسکین پیدا کرتا ہے۔ اور حرارت کی شدت، پیاس اور گرمی کی حدت کو توڑتا ہے۔ گرمی کی وجہ سے ہونے والے بخاروں کو روکتا ہے۔ موسم گرما میں پیاس کو کم کرنے کے لئے جو کا ستو میٹھے پانی یا شربت میں ملا کر پیتے ہیں۔

ستو بنانے کا طریقہ یہ ہے۔ تازہ فربے جو صاف ستھرے کر کے بھون لیتے ہیں اور انہیں پیس کر محفوظ کر لیتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت دو تولے سے دس پندرہ تولے تک استعمال کریں۔

جو میں گندم کی نسبت غذائیت بہت کم ہوتی ہے۔ لیکن دوسرے اناجوں سے کہیں زیادہ۔ اس کی روٹی قدرے قابض اور دیر ہضم ہوتی ہے۔ لیکن اگر اعصابی عضلاتی مریض کو کھلائیں تو بے حد مفید اور فوری ہاضم ہوتی ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے نفخ اور ریاح پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

چونکہ عضلاتی اعصابی ہے۔ اس لئے چربی کو تحلیل کرتا ہے۔ بلغم کو خشک کر کے ختم کرتا ہے۔ جسم کے بلغم اور چربی کی وجہ سے ہونے والے موٹاپے کو دور کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی روٹی زیادہ تر فربہ آدمیوں کو پتلا کرنے کے لئے کھلاتے ہیں۔ گرمیوں کے موسم میں جو کی روٹی کھانا زیادہ فائدہ مند ہے۔

جو میں تحلیل اورام اور صفائی بدن کی خاصیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے زیادہ تر بلغمی اورام کو تحلیل کرنے کے لئے سرکہ، انجیر، خشخاش اور بھنگ وغیرہ میں ملا کر استعمال کرتے ہیں۔ اور بدن کی صفائی کے لئے اسے تنہا یا دوسری ادویہ کے ہمراہ

ابٹن بناکر استعمال کرتے ہیں۔

ڈاکٹر لوگ اس سے مالٹ ایکسٹریکٹ بناتے ہیں جس کی تیاری سے پہلے اسے پانی میں بھگو دیتے ہیں۔ پھر اسے زمین میں اگنے کے لئے بو دیتے ہیں۔ جب جو اگنے لگیں تو انہیں نکال کر بھاڑ یا بھٹی میں خشک کر لیا جاتا ہے۔ اس وقت یہ نہایت مقوی اور زود ہضم غذا بن چکا ہوتا ہے۔ بلکہ اس وقت اس میں دوائی اثرات زیادہ پیدا ہو چکے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت اس میں وٹامن سی بڑی مقدار میں پیدا ہو چکی ہوتی ہے۔

یادداشت: یہاں میں یہ بتا دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ جتنی خواص الاشیاء کی کتب میرے سامنے موجود ہیں۔ جن کا اکثر ذکر پہلے بھی کر چکا ہوں۔ ان میں ہر ایک مصنف نے جو کو گرم اورام۔ بلغمی سرد اورام اور سخت ترین اورام کے لئے مفید لکھا ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ تمام اورام ایک ہی مزاج کے نہیں ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی بلغمی اورام۔ کوئی سوداوی اور کوئی صفراوی اورام ہوتے ہیں۔ اس لئے ایک ہی دوا گرم اورام (صفراوی اورام۔ بلغمی اورام اور سخت اورام (سوداوی اورام) کے لئے کبھی مفید نہیں ہو سکتی۔

چونکہ جو کا مزاج سرد خشک ہے اس لئے یہ بلغمی اورام کے لئے تو مفید ہے لیکن صفراوی اور سوداوی اورام کے لئے قطعاً مفید نہیں ہے۔ اورام کی صحیح تشخیص کے لئے مریض کا قارورہ۔ نبض اور ورم کا رنگ و شکل دیکھنا ضروری ہے۔ جب صحیح تشخیص ہو جائے تو جس عضو کا ورم معلوم ہو جائے اس کے بعد والے عضو کو تحریک دینے والا نسخہ استعمال کرائیں۔ مثلاً اعصابی و بلغمی ورم ہو تو محرک قلب دوا دیں۔ اگر سوداوی ورم ہو تو محرک جگر دوا اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کرائیں۔

جو پتی اچھلنا کے لئے بھی بہترین دوا ہے۔ اسے اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔

درد سر میں سرکہ میں پیس کر اس کا لیپ کرنا بے حد فائدہ مند ہے۔ چونکہ اپنے اندر خشکی کے اثرات رکھتا ہے اس لئے یہ زکام اور بلغمی کھانسی کے لئے بیحد مفید ہے

جدوار

نام: عربی جدوار یا ابشلہ۔ یونانی ساطریوس۔ ہندی نربسی۔ فارسی ماہ پروین۔ پشتو زہر بوٹی۔ نیپالی نیلو بکھ۔ انگریزی کارکوما زیڈوآریا (CARCUMA ZEDOARIA)

تعارف: جدوار کا پودا تین سے چار بالشت اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے

پانچ بغیر رویں کے ہوتے ہیں۔ ہر ایک ڈنڈی میں صرف ایک پھول لگتا ہے۔ جس میں نیلے یا خاکستری رنگ کی پانچ پنکھڑیاں ہوتی ہیں۔ جدوار کی پانچ مشہور اقسام ہیں۔ جو مختلف علاقوں کی وجہ سے شکل و شباہت میں بھی ایک دوسری سے ملتی جلتی ہیں صرف بیرونی و اندرونی رنگوں میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ کوہستانی خطے سے ایک قسم کی جدوار آتی ہے جسے جدوار خطائی کہتے ہیں۔ یہ باہر سے سیاہ اور اندر سے بنفشی مائل سرخ ہوتی ہے۔ یہی جدوار سب سے اعلیٰ اور افضل سمجھی جاتی ہے۔

۲۔ جدوار تبتی جو تبت سے آتی ہے۔ یہ جدوار خطائی سے دوسرے درجے پر سمجھی جاتی ہے۔ یہ اندر باہر سے سیاہ ہوتی ہے۔ شکل میں عقربی ہوتی ہے۔

۳۔ نیپالی جدوار۔ اس کی منڈی کلکتہ ہے جہاں زرردار کے نام سے فروخت ہوتی ہے۔ یہ بھی اندر باہر سے سیاہ ہوتی ہے۔ اس کے سفوف میں نیلے رنگ کی جھلک ہوتی ہے

۴۔ جدوار دکنی۔ یہ دکن کے پہاڑوں سے آتی ہے۔ یہ بھورے رنگ کی سیاہی مائل اور بقدر ثمر زیتون ہوتی ہے۔ یہ ادنیٰ درجہ کی سمجھی جاتی ہے۔

۵۔ جدوار اندی۔ یہ سیاہ و نرم اور ذائقہ میں تلخ ہوتی ہے اور بقدر ایک بالشت ہوتی ہے اور اکثر بیش کے ساتھ اگتی ہے۔ اسے مقامی لوگ اثمبہ بھی کہتے ہیں۔

چونکہ جدوار بچھناگ (بیش) کے مشابہ اور بعض علاقوں میں اس کے پاس ہی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی شناخت بیش سے کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ بیش جدوار کی نسبت ایک خطرناک زہر ہے۔

۱۔ عام طور پر جدوار کا پودا بیش سے بڑا ہوتا ہے۔ دوسرے بیش کا رنگ سرخی مائل اور جدوار سیاہی مائل ہوتی ہے۔

۲۔ اگر بیش کو تراش کر زبان پر رکھا جائے تو سوزش اور خدر معلوم ہوتا ہے ایسی صورت میں اگر جدوار کو چبائیں تو بیش کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

۳۔ بعض لالچی دکاندار جدوار کو رنگ دے کر فروخت کرتے ہیں جس کی پہچان یہ ہے کہ اگر اس کو پانی سے بھگو کر کپڑے سے صاف کریں تو اس کا رنگ اتر جاتا ہے اور اگر اس کو گرم پانی میں ڈالیں تو پانی رنگین ہو جاتا ہے۔ مگر اصل کا رنگ نہیں اترتا۔

۴۔ اگر جدوار کو توڑیں تو اصل جدوار کا رنگ ایک جیسا ہوتا ہے۔ لیکن جعلی جدوار کا رنگ کم و بیش ہوتا ہے۔

۵۔ جدوار ذائقہ میں تلخ ہوتی ہے۔ اس کے برعکس بیش میٹھی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جدوار کو میٹھا زہر کہتے ہیں۔

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ خشک سرد۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک قلب۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں سوداویت کا اضافہ کرتی ہے۔

خواص:۔ تریاق سموم اعصابی۔ مسکن درد والم۔ دافع بلغمی رطوبات۔ جالی۔

فوائد:۔ اعصابی زہروں کی تریاق ہونے کی وجہ سے طاعون اور ہیضہ کے لئے بہترین دوا ہے۔ چونکہ بچھناک ایک زبردست اور قاتل زہر ہے اس لئے جدوار تریاق ہونے کی وجہ سے بیش خوردہ انسان کے لئے نعمت عظمیٰ ہے۔

مسکن درد والم ہونے کی وجہ سے اندرونی و بیرونی اعصابی دردوں کے لئے تریاق ہے۔ چنانچہ بیرونی اعضاء کے دردوں پر طلا کرنے اور اندرونی دردوں کے لئے نصف ماشہ کی مقدار میں کھانے سے فوراً نفع بخش ہے۔

محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے اعصابی اورام کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ انہیں فوراً تحلیل کر دیتی ہے۔

جالی ہونے کی وجہ سے برص و بہق۔ چھائیں اور چہرے کے دوسرے بدنما نشانات کو دور کر دیتی ہے۔

اسی طرح زکام۔ ریشہ۔ بلغمی کھانسی۔ مرگی۔ اعصابی فالج۔ استرخاء اور خدر کے لئے بے حد فائدہ مند ہے۔ مذکورہ افعال ہی سے بچوں کے امراض دماغی مثلاً ام الصبیان میں مستعمل ہے۔ مسکن جگر ہونے کی وجہ سے درد گردہ۔ سوزاک اور تقطیر البول کے لئے مفید ہے چونکہ عضلاتی محرک ہے۔ اس لئے یہ بعض مقوی باہ معاجین میں اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔

ایک زبردست مغالطہ کا ازالہ

جدوار کے متعلق تمام مفردات کی کتب میں ایک زبردست مغالطہ پایا جاتا ہے کہ جدوار تریاق سموم ہونے کی وجہ سے جملہ اقسام کے سموم حارہ و بارد مشرو بہ و ملدوغہ کے لئے مستعمل ہے۔

اسی طرح اسے مفرح اور مقوی اعضائے رئیسہ مانتے ہیں۔
لیکن جدوار کے متعلق یہ بات درست نہیں ہے۔ بلکہ جس طرح دوسری ادویہ اپنا ایک مخصوص مزاج رکھتی ہیں۔ اسی طرح جدوار کا بھی ایک مزاج ہے۔ اپنے مخصوص مزاج کی ہی وجہ سے مخصوص مزاج کے زہروں کی تریاق ہو سکتی ہے۔ یہ ناممکن ہے جو مزاج جدوار کا ہے۔ اسی مزاج کی زہروں کے لئے نافع ہو۔
حب جدوار اس کا مشہور مرکب ہے۔

ھو الشافی: ۔ اجوائن خراسانی ۵ گرام۔ بادرنجبویہ ۷ گرام۔ بسفائج ۵ گرام۔ بہمن سرخ ۷ گرام۔ بہمن سفید ۷ گرام۔ بیخ لفاح۔ تخم خرفہ ۱۰ گرام۔ جاوتری ۷ گرام۔ جدوار ۷ گرام جائفل ۵ گرام۔ کشیرہ ۵ گرام۔ گوند کیکر ۵ گرام۔ مصری یا چینی ۵ ۱ گرام۔ مغز بادام ۱۰ گرام مغز چلغوزہ ۱۰ گرام۔ افیون ۱۲ گرام۔ زعفران ۳ گرام۔ روغن بلسان ۱۵ گرام۔ ورق نقرہ ضرورت کے مطابق۔

ترکیب تیاری: ۔ ورق نقرہ کے علاوہ تمام ادویہ کو باریک کر کے ملائیں بعد میں ورق نقرہ ملا کر حب نقد نخود تیار کریں۔

فوائد: ۔ یہ گولیاں قوت امساک پیدا کرتی ہیں۔ بے حد مقوی باہ ہیں۔ جریان منی ورقت منی کے لئے بہترین ہیں۔ بلغمی کھانسی کے لئے بہترین دوا ہے۔ ان گولیوں کی ایک بہترین صفت یہ بھی ہے کہ ان کے استعمال سے افیون کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔

چائے

نام: ۔ فارسی۔ چائے خطائی۔ سندھی چانھ۔ پنجابی چاہ۔
انگریزی۔ ٹی TEA۔

تعارف: ۔ مشہور عام ہے۔ چھوٹے چھوٹے درختوں کی پتیاں ہیں۔ اس کا درخت بڑی کوشش اور حفاظت سے پرورش پاتا ہے۔ اول ایک قطعہ میں اس کے بیج بو کر پودے تیار کئے جاتے ہیں جسے پوٹی کہتے ہیں۔ پھران کو اکھیڑ کر بڑے وسیع قطعوں میں برابر فاصلے پر قطار در قطار لگا دیتے ہیں۔ جب اس کا درخت تین سال کا ہو جاتا ہے تو پتے چننے شروع کر دیتے ہیں۔ سال میں تین بار پتے توڑے جاتے ہیں پھر سبز پتوں کو کڑاہیوں میں ڈال کر بھونتے ہیں۔ جب بھون کر خشک ہو جاتے ہیں تو انہیں ڈبوں میں بند کر کے برآمد کرتے ہیں۔
چائے کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ حقیقت میں ان کے پودوں میں کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ بلکہ جو اختلاف ہمیں رنگ اور ذائقہ وغیرہ محسوس ہوتا ہے۔ وہ ان پتیوں کے

جمع کرنے کے وقت کے اختلاف سے ہوتا ہے۔ یعنی جب چھوٹی پتیوں کو جمع کر کے بھونتے ہیں تو سبز چائے ہوتی ہے۔ جب بڑی پتیوں کو جمع کرکے بھونتے ہیں، تو یہ سیاہ چائے ہو جاتی ہے۔
چائے کا پھول نہایت خوشبودار اور سفید جنگلی گلاب کا سا ہوتا ہے۔ جب پھول کھلتے ہیں تو دور دور تک جنگل معطر ہو جاتا ہے۔
رنگ:۔ چائے رنگت کے لحاظ سے تین قسم کی ہوتی ہے (۱) سفید (۲) سبز اور (۳) سیاہ۔ پھول سفید خوشبودار۔
بو:۔ خوشبودار۔ پتوں اور پھولوں میں خوشبو ہوتی ہے۔
ذائقہ:۔ قدرے تلخ۔ خشکی لئے ہوئے۔
مقام پیدائش:۔ بنگلہ دیش رسابقہ مشرقی پاکستان۔ کانگڑہ۔ دارجلنگ۔ دکن آسام۔ نیپال۔ چین۔ یورپ۔
مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک قلب۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں خشکی و سوداکی زیادتی کرتی ہے۔ چونکہ سرد خشک ہے اس لئے اسے عام طور پر بصورت جوشاندہ ابال کر پیتے ہیں۔
خواص:۔ محلل و مسخن اعصاب۔ ہاضم۔ مسکن عطش کاذب۔ معرق۔ مقوی قلب و اعصاب اور مفرح ہے۔
فوائد:۔ محلل و مسخن اعصاب اور محرک قلب ہونے کی وجہ سے فالج عصبی۔ سرنہ۔ ضیق النفس بلغمی کے لئے بہترین دوا ہے۔
مقوی و محرک قلب ہونے کی وجہ سے کئی نفسیاتی امراض کے لئے اعلیٰ درجے کی دوا ہے۔ جن میں خوف۔ پریشانی اور غم و اندوہ قابل ذکر ہیں۔ جب دل خوف یا پریشانی سے ڈوب رہا ہو تو اس کے ایک پیالہ قہوہ سے فوراً قرار پکڑ لیتا ہے۔ چائے سے تیار کردہ ایک پیالہ قہوہ پینے سے جونہی قلب و عضلات میں تحریک ہوتی ہے۔ فوراً ان میں پھیلاؤ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ایک دم سارے جسم پر پسینہ آ جاتا ہے جس سے تمام جسم کھل جاتا ہے۔ اعصاب و پٹھے گرم ہو کر نرم ہو جاتے ہیں۔ ان میں کھچاوٹ، درد اور تکان دور ہو جاتی ہے۔ اس کے اسی اثر کی وجہ سے اسے معرق یعنی پسینہ آور کہتے ہیں۔

رحم کے عضلات میں تحریک دے کر احتباس حیض کو دور کرتی ہے۔ چائے کی پتی کو پکا کر اورام صلبہ پر باندھنے سے درد کو تسکین دیتی ہے۔

موجودہ زمانے میں چائے کا استعمال بعد از غذا ضروری سمجھا جاتا ہے چنانچہ ہر امیر و غریب اسے غذا یعنی کھانا کھانے کے بعد ضرور پیتے ہیں۔ ہوٹلوں اور قہوہ خانوں میں سب سے زیادہ چائے ہی استعمال ہوتی ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ چائے میں کسی قسم کی کوئی غذائیت نہیں ہوتی ہے۔

چونکہ اپنے اندر خشکی کے اثرات رکھتی ہے اس لئے اس کی کثرت سے نیند کی کمی ہو جاتی ہے اور بیداری بڑھ جاتی ہے۔ دیہاتی لوگ اس کے اس نقص کو دودھ کی آمیزش سے دور کرتے ہیں۔

جب مریض ضعف قلب کی وجہ سے نزع کی حالت میں ہو تو چائے سے تیار کردہ ایک پیالہ قہوہ جس میں چند لونگ اور تھوڑی سی دارچینی ابال دی گئی ہو مریض کے لئے آب حیات ثابت ہوتا ہے۔ ایک دم جسم گرم ہو جاتا ہے ضعف قلب دور ہو کر مفرح صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

اسی طرح رقیق بلغم سے جب دم کشی کی صورت پیدا ہو جائے اور بلغم خارج ہونے کا نام نہ لیتی ہو تو ایسی صورت میں بھی اس کے قہوہ کا استعمال آب حیات سے کم نہیں ہے۔ چند منٹوں میں بلغم کے غلفے خارج ہو کر سانس کی تنگی دور ہو جاتی ہے۔ آشوب چشم میں چائے کی پتی کو گرم کر کے پوٹلی بنا کر آنکھوں پر باندھنے سے فوراً درد دور ہو جاتا ہے اور تڑپتا ہوا مریض سو جاتا ہے۔

جہاں چائے کے اتنے فوائد ہیں وہاں اس کی کثرت سمی علامات پیدا کر دیتی ہے۔ چنانچہ غشی، خارش، کسل مندی، چڑچڑا پن اور خون کا دباؤ بڑھا دیتی ہے۔

چائے یا قہوہ تیار کرتے وقت اسے زیادہ نہیں ابالنا چاہیئے۔ صرف دو تین جوش یا ابال کافی ہوتے ہیں۔ ورنہ چائے سے ٹے نین خارج ہو کر قہوہ میں شامل ہو جاتی ہے جو صحت کے لئے بے حد مضر ہے۔

چرس ولایتی

نام :۔ عربی روح البنج۔ فارسی عصارہ بنگ، بنگلہ چور روس انگریزی چرس۔ CHARAS۔

تعارف :۔ بھنگ کے پتوں کی لیسدار رطوبت ہے۔ جو بصورت شبنم جمی ہوتی ہے جن شگوفوں پر جمتی ہے انہیں توڑ کر پانی میں جوش دے کر اس کو گاڑھا کر لیتے ہیں۔ اس کو

حقے وغیرہ میں رکھ کر پیتے ہیں۔ جتنی غلیظ اور چکنے والی ہو۔ اتنی ہی عمدہ ہوتی ہے۔
چرس کو مقررہ مقدار سے زیادہ استعمال کرنا خطرناک ہے۔ کیونکہ بعض اوقات یہ
اپنی کمال قوت کی وجہ سے ہلاک کر دیتی ہے۔
چرس کو حاصل کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بھنگ کے پتوں پر جو لیسدار رطوبت
جمی ہوتی ہے اسے کسی شے سے کھرچ کر جمع کر لیتے ہیں۔ اس طرح سے جمع کی ہوئی
چرس بہترین سمجھی جاتی ہے۔

رنگ :۔ سیاہ ذائقہ :۔ تلخ

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک درجہ چہارم

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں سوداویت اور غلظت پیدا کرتی ہے۔ رطوبت میں شدید سردی پہنچا کر اعصاب کو سن کر دیتی ہے۔

خواص :۔ ممسک و مغلظ منی ہے۔ مسکن و مسکر و منشی ہے۔

فوائد :۔ عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے شدید امساک پیدا کرتی ہے۔ چونکہ چوتھے درجے میں سرد خشک ہے۔ اس لئے رطوبات کو غلیظ کر کے اور سرد کر کے اعصاب پر مخدر و مسکن اثر ڈالتی ہے جس سے چرس خوردہ انسان پر نشہ طاری ہو جاتا ہے۔ اگر زیادہ مقدار میں کھائی جائے تو غشی اور بے ہوشی کی حالت طاری ہو جاتی ہے حواس ظاہری و باطنی کو مکدر کرتی ہے۔
اپنے شدید مسکن و مخدر اثر کی وجہ سے شدید قسم کے دردوں اور بے خوابی کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ افیون کی طرح اسے استعمال کرنے والے بہت جلد اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔ حکماء اسے ممسک و مغلظ ہونے کی وجہ سے معجون فلک سیر میں شامل کرتے ہیں۔

نوٹ :۔ نشہ آور اشیاء جن میں شراب۔ دھتورہ۔ بھنگ۔ افیون اور چرس وغیرہ شامل ہیں۔ انہیں شدید ضرورتوں کے سوا کبھی استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ یہ سخت قسم کی بد عادتیں پیدا کرنے والی اشیاء ہیں۔ ان سے جتنا دور رہا جائے بہتر ہے۔

چرونجی

نام :۔ اردو چرونجی۔ ہندی پیالہ۔ عربی حب السمنہ۔ فارسی نقل خواجہ گجراتی چارولی۔ بنگلہ پیالی۔ سندھی نیزامیوو۔ انگریزی کوڈاپہ آلمنڈ۔ CUDDAPAH ALMOND

تعارف :- ایک درخت کے پھل کا تخم ہے۔ پھل گچھوں کی شکل میں لگتا ہے۔ پھل کے اندر دو خانے ہوتے ہیں، جن کے اندر سیاہ رنگ کے بیج بھرے ہوتے ہوتے ہیں جو مسور کے دانے کے برابر ہوتے ہیں۔

چرونجی کے درخت کی لکڑی سخت اور رنگ میں سرخ ہوتی ہے۔ اس کے پتے چھ انچ سے۔ اانچ تک لمبے ہوتے ہیں۔

رنگ :- باہر سے لکڑی سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ لیکن اندر سے سیاہ۔ پھول سبزی مائل سفید گچھوں کی شکل میں۔ پھل سیاہ اور پتے سبز۔

ذائقہ :- پھیکا۔ خوشں ذائقہ و چکنا۔

مقدار خوراک :- ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک۔ غذائے دوا ہے۔

مقام پیدائش :- یہ درخت ہندوستان اور برما کے گرم خشک علاقوں میں خودرو پایا جاتا ہے۔

مزاج :- عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات کم کرکے سودا بہت بڑھاتی ہے۔ مشینی طور پر مولد ریاح ہے۔

خواص :- مسمن بدن۔ مقوی باہ۔ جالی۔ مولد ریاح۔ دافع جوشش خون۔ مصفی خون حابس و قابض۔ دافع بدن و چھائیاں۔ غذائے دوائی ہے۔

فوائد :- عضلاتی اعصابی محرک ہونے کی وجہ سے فاضل اور ردی رطوبات کو ختم کرتی ہے۔ جس سے خون کی اصلاح ہوکر جسم میں نکھار پیدا ہو جاتا ہے۔ جلدی علامات میں برص چھائیاں اور جلد کی رنگت صاف ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے مصفی خون کہتے ہیں۔

چونکہ اپنے اندر غذائی اثرات رکھتی ہے۔ اس لئے اعصابی کمزوری دور کرکے جسم میں نشوونما کی حالت پیدا ہو جاتی ہے جس سے جسم موٹا تازہ اور فربہ ہو جاتا ہے۔ جہاں رطوبات کی رقت کو دور کرکے غلظت پیدا کرتی ہے۔ وہاں منی کے قوام میں گاڑھا پن بھی پیدا کرتی ہے جس سے قوت امساک بڑھ جاتی ہے اور انتشار دیر تک قائم رہتا ہے۔ انہی افعال کی وجہ سے یہ مقوی باہ ہے۔

چونکہ مسکن جگر ہے۔ اس لئے خون کا اعصاب کی طرف پھیر دیتی ہے جس سے حرارت خارج ہوکر خون کا جوشش و تیزی ختم ہو جاتی ہے۔ انہی افعال کی وجہ سے اسے

دافع جوشش خون کہتے ہیں۔ حابس وقابض ہونے کی وجہ سے قے اور دستوں کو روکنے کے لئے کثرت سے مستعمل ہے۔ اس کے درختوں کا گوند بھی دستوں کو بند کرتا ہے۔ پیاس کو بجھاتی ہے۔

بمبئی کے لوگ اس کے پھل کو بیروں کی طرح کھاتے ہیں۔ اگر ان کو بھون کر کھایا جائے تو نہایت لذیذ ہوتی ہے۔

چرونجی چونکہ جوشش خون کو دفع کرتی ہے۔ اس لئے یہ چھپاکی کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ حتیٰ کہ اگر چھپاکی کسی دوا سے نہ جا سکے تو اسے آخری دوا سمجھیں۔

چرونجی میں ایک قسم کا تیل پایا جاتا ہے جو ملین ہوتا ہے۔ جس میں حرارت برائے نام ہوتی ہے۔ لالچی دکان دار اس تیل کو بادام روغن میں ملا کر فروخت کرتے ہیں حقیقت میں یہ تیل بادام روغن کا کبھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ایک خاص بات

چرونجی کا مزاج جو حکماء نے گرم تر لکھا ہے شائد انہوں نے اس کے روغن کی وجہ سے لکھا ہے۔ حقیقت میں اس کا مزاج گرم تر نہیں ہے۔

یاد رکھیں کہ روغن ہر مزاج کی ادویہ میں پائے جاتے ہیں۔ صرف تر مزاج کی ادویہ میں پایا جانا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً باداموں میں بھی جو روغن پایا جاتا ہے۔ وہ واقعی گرم تر ہے۔ لیکن لونگ اور دار چینی میں بھی تو روغن پایا جاتا ہے جب کہ لونگ اور دار چینی میں خشکی کے ساتھ گرمی تسلیم شدہ امر ہے۔ کیا روغن کی وجہ سے لونگوں کو بھی گرم تر تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ نہیں، ہرگز نہیں۔

یاد رکھیں کہ بادام اور بادام روغن دافع ریاح۔ مرطب دماغ اور منوم ہے۔ مقوی باہ اور اشتہا کو زیادہ کرنے کی قوت اس میں بالکل نہیں پائی جاتی۔ جو گرم خشک ادویہ کے خواص ہیں۔

اس کے برعکس چرونجی مولد ریاح۔ حابس رطوبات اور محلل دماغ ہے۔ اس کے ساتھ ہی مقوی باہ اور شدید انتشار پیدا کرنے والی ہے۔ جالی اور مصفی خون بھی ہے۔ چونکہ یہ افعال واثرات عضلاتی اعصابی ہیں اس لئے یہ عضلاتی اعصابی ہے

دوائے چھپاکی و جوشش خون

ھوالشافی: ۔ ناگ کیسر۔ چرونجی۔ ہم وزن

ترکیب تیاری :۔ دونوں کو پیس کر سفوف بنالیں۔
مقدار خوراک :۔ ۲ ماشہ سے چار ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔
افعال خواص وفوائد :۔ پرانی سے پرانی چھپاکی اور جوشش خون کو ٹھنڈا کرنے کے اعلیٰ ترین دوا ہے۔

چمک پتھر

نام :۔ عربی مقناطیس، باجرالحدید۔ فارسی سنگ آہن ربا۔ ہندی چمک پتھر۔ انگریزی لوڈسٹون LOAD STONE

تعارف :۔ ایک قسم کا پتھر ہے۔ جو لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ بعض دفعہ اس میں لوہا کھینچنے کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں اسے سرکہ میں رکھ دینا چاہئے۔ فوراً لوہا کھینچنے کی کشش پیدا ہو جاتی ہے۔
رنگ :۔ سیاہ کسی قدر سرخی مائل۔
مقام پیدائش :۔ کوہستان۔ گوالیار۔
مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ۔ ذائقہ :۔ بدمزہ
مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
افعال واثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے
خواص :۔ جاذب آہن۔ قابض۔ قاطع نزف الدم۔
فوائد :۔ چونکہ سنگ مقناطیس جاذب آہن ہے۔ لہذا جس کسی شخص کو برادہ آہن کھلایا گیا ہو یا کسی شخص یا بچے نے غلطی سے لوہے کی گولی یا لوہے کا ٹکڑا نگل لیا ہو۔ ایسی صورت میں چمک پتھر کا برادہ کھلاتے ہیں۔ یہ ان کو جذب کرکے اپنے اخراج کے ساتھ ان کو خارج کر دیتا ہے۔ قابض ہونے کی وجہ سے اسہال بند کرنے کے لئے اسے استعمال کرتے ہیں۔ مجفف اور منقی ہونے کی وجہ سے آہنی آلات کی جراحات لئے ضرورت کے مطابق استعمال کیا جاتا ہے۔
چونکہ قاطع نزف الدم بھی ہے اور کیلشیم کے اثرات رکھتا ہے۔ لہذا جراحت کے مقام سے سیلان خون کو روکنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ زخموں کو مندمل کرتا ہے۔ سرکہ میں غسل دیا ہوا چمک پتھر اس مقصد کے لئے زیادہ مفید ہے۔
یادداشت :۔ چمک پتھر کا مزاج مفردات کی تمام کتب میں گرم خشک لکھا گیا ہے جو حقیقت کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ اس کے افعال واثرات بالکل لوہے سے ملتے جلتے ہیں۔ مثلاً لوہا اگر سیلان خون روکنے اور اسہال بند کرنے کے لئے استعمال ہوتا

ہے تو یہی افعال و اثرات اور خواص اس کے بھی ہیں۔
اگر لوہے میں مقناطیس کی قوت ہے جو لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے تو یہی
افعال و خواص چمک پتھر کے بھی ہیں۔ چونکہ لوہے کا مزاج سرد خشک ہے۔ ایک اور وجہ
بھی اس کا مزاج لوہے کے مزاج سے ملتا ہے۔ خلاء اگر پتھر مٹی کی ترقی یافتہ صورت
ہے تو لوہا بھی مٹی کی ترقی یافتہ صورت ہے۔ صرف ان میں لطافت اور کثافت کا فرق ہے
لہذا اگر مٹی یا پتھر کا مزاج سرد خشک ہے تو لوہے کے مزاج سے تطابق ضروری ہے
لہذا اسے گرم خشک ماننا درست نہیں ہے۔

بابچی

اردو نام بابچی گجراتی بواچی بنگالی بلچی بمبئی باوچی انگریزی بابچی سیڈز Babchi Seeds

تعارف یہ ایک موسمی بوٹی کے تخم ہیں جو جسامت میں موٹھ کے برابر اور درمیان سے چپٹے ہوتے ہیں پودا پر گچھوں کی صورت میں پھول لگتے ہیں جو تعداد میں بیس پچیس ہوتے ہیں پھولوں کے خشک ہونے پر تخم لگتے ہیں یہی تخم دوائی مستعمل ہیں

رنگ بیرونی چھلکا سیاہ اندر کی گری زرد

ذائقہ قدرے چرپرا

مقدار خوراک ایک سے دو ماشہ

مقام پیدائش ہندو پاکستان کے بنجر اور غیر آباد علاقے میں خود رو پائی جاتی ہے راجپوتانہ کی بابچی بہترین سمجھی جاتی ہے

مزاج خشک گرم عضلاتی غدی

ایک سوال

مزاج کے معاملے میں اطباء بھی الجھے ہوئے ہیں بہت سے اطباء یہ

نہیں جانتے کہ سرد خشک اور خشک سرد میں کیا فرق ہے اور اسی طرح خشک گرم اور گرم خشک کا فرق بہت کم ہی سمجھتے ہیں

قانون مفرد اعضاء نے اس سوال کا جواب علمی اور فنی طور پر پیش کیا ہے چونکہ خواص المفردات اس وقت تک نہیں لکھے جاتے جب تک ان کا کوئی مخصوص مزاج قائم نہ کیا جائے لہذا ہر مصنف اور محقق نے مزاج کی لڑی میں پرو کر گرم خشک گرم تر سرد خشک اور سرد تر چاروں صورتوں میں لکھا لیکن مزاج کی یہ صورتیں نامکمل ہیں کیوں کہ کیفیات یک لخت تبدیک نہیں ہوا کرتیں بلکہ ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت میں تبدیل ہوا کرتی ہیں مثلاً گرمی خشکی کے بعد گرمی تری ہوگی سردی خشکی نہیں ہوگی جمہور اطباء سمجھتے آئے ہیں اس طرح گرمی تری اول تری گرمی میں تبدیل ہوگی جب تری گرمی پر غلبہ پالے گی تو تری سردی میں تبدیل ہو جائے گی بالکل اسی طرح تری سردی، سردی تری میں تبدیل ہوگی اور جب سردی نے تری پر غلبہ پایا تو سردی خشکی میں ظاہر ہوگی سردی خشکی میں جب تبدیلی آئے گی تو خشکی سردی بن جائے گی جب خشکی نے سردی پر غلبہ پایا تو یہی خشکی سردی، خشکی گرمی میں ظاہر ہوگی ہم ان کیفیات کو عملی طور پر موسموں میں بھی دیکھتے ہیں مثلاً جب گرمی کے موسم کی ابتدا بہار ہوتی ہے تو اس وقت موسم میں خشکی زیادہ اور گرمی کم ہوتی ہے قانون مفرد اعضاء میں اس موسم کو عضلاتی غدی کہتے ہیں جوں جوں گرمی بڑھتی ہے فضاء کی ہر شے خشک اور تپنے لگتی ہے اسی موسم میں لوئیں چلتی ہیں قانون مفرد اعضاء میں اس موسم کو غدی عضلاتی موسم کہتے ہیں آہستہ آہستہ جب گرمی خشکی پر غلبہ پاتی ہے تو گرمی تری کا موسم آجاتا ہے عرف عام میں اسے برسات کا موسم بارشوں کا موسم کہتے ہیں قانون مفرد اعضاء میں اسے غدی اعصابی گرم تر موسم کہتے ہیں یاد رکھیں جس طرح قدرت موسموں کی کیفیات ترتیب وار تبدیل

کرتی ہے اسی طرح مزاجوں کی تبدیلی اور امراض کے دفیعہ کے لئے قدرت کے طریقہ کار کو مد نظر رکھنا چاہیے

قانون مفرد اعضا کی بنیاد چونکہ فطری قوانین پر رکھی گئی ہے لہذا اس میں ادویہ کے مزاج بھی فطری قوانین کے تحت ترتیب دیے گئے ہیں مثلاً جن ادویہ میں خشکی زیادہ اور گرمی کم ہے ان کو عضلاتی غدی ادویہ کا نام دے کر علیحدہ باب میں لکھا ہے اور جن میں گرمی زیادہ اور خشکی کم ہے ان کو غدی عضلاتی ادویہ کے نام دے علیحدہ باب میں لکھا ہے باپچی بھی ان ادویہ کی اولین دوائی ہے جس میں خشکی زیادہ اور گرمی کم ہے لہذا اسے عضلاتی غدی خشک گرم مزاج والی ادویہ لکھا جا رہا ہے

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات مقوی غدد اور محلل اعصاب ہے کیمیائی طور پر حرارت غریزی کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کی حفاظت بھی کرتی ہے کیونکہ اس میں کافی مقدار میں گندھک پائی جاتی ہے

خواص مصفی خون کاسر ریاح ملین قاتل کرم شکم مولد حرارت غریزی مقوی جگر ہے

فوائد باپچی کی اولین صفت خون کے فضلات کو صاف کرنا ہے اس صفت کی وجہ سے مصفی خون کہلاتی ہے چنانچہ پھوڑے پھنسی خارش چنبل دھدر برص سفید داغ چھیپ ہلکی سفید داغ اور اندرونی بیرونی سوزش دور کرنے کے لئے خصوصیت سے استعمال کرتے ہیں باپچی چونکہ ملین ہے اسلئے مولد حرارت غریزی کی حامل ہے لہذا اس کے استعمال سے اعصابی تحریک سے پیدا ہونے والے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں خصوصاً کیچوے چونکہ اس میں کافی مقدار گندھک کی پائی جاتی ہے لہذا یہ سوزش معدہ اور امعاء درد معدہ اور معدہ کی

ہوا خارج کرنے کے لئے بہترین ہے۔
جب عضلاتی اعصابی تحریک تلی میں جگر میں تسکین ہو کر عظم الطحال عظم کبد کی صورت صورت پیدا ہو جائے ایسی صورت میں باپچی ان کو کیمیائی طورو پر طاقت دے کر اصلی حالت پر لے آتی ہے اسی وجہ سے مقوی جگر اور طحال کہتے ہیں

یادداشت بعض حکماء نے باپچی کو زیادہ وزن میں کھلایا جس سے دستوں گھبراہٹ اور ضعف قلب کی شکائت پیدا ہو گئی انہوں نے محسوس کیا کہ یہ باپچی کے کسی سمی اثر کا نتیجہ ہے وہ اس کے زہریلے اثر کو ختم کرنے کے لئے اس کی مقدار خوراک کم کرنے کی بجائے اسے مدبر کرنے کی تدبیروں پر عمل کرنے لگے حالانکہ باپچی کیا پانی بھی بغیر ضرورت کے زہر کا درجہ رکھتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ محققوں اور مجددوں نے قاتل زہروں کو بھی بغیر کشتہ مدبر کئے صرف مقدار خوراک کم کر کے بے شمار فوائد حاصل کئے ہیں

یاد رکھیں کہ ہر شے چاہے وہ غذا کا درجہ رکھتی ہے چاہے دوا یا زہر کا وہ اس وقت ہی نقصان دیتی ہے جب اسے زہریلی مقدار میں یا بغیر ضرورت استعمال کیا جاتا ہے جہاں تک ادویہ اور زہروں کی اصلاح کا تعلق ہے وہ اس حد تک ہی ہے کہ انہیں جسم میں تحلیل اور جزو بدن بننے کے قابل بنلیا جائے مثلاً ہم چنے یا گندم کھانا چاہتے ہیں لیکن یہ چبائے نہیں جا سکتے ہم انہیں بھون لیتے ہیں یا آٹا بنا کر روٹی بنا کر کھا لیتے ہیں جسے ہمارا معدہ آسانی سے ہضم کر لیتا ہے اسی طرح گوشت نہ تو پیسا جا سکتا ہے اور نہ ہی چبانے سے ریزہ ریزہ ہوتا ہے اگر ایسے ہی کھاتے ہیں تو تحلیل نہیں ہوتا جس سے پیٹ میں درد مروڑ اور پیچش ہو جاتی ہے ہم اسے ہانڈی میں پکا کر کھا لیتے ہیں تو شرائط آسانی سے پوری ہو جاتے ہیں اور پورے فوائد حاصل ہو جاتے ہیں یہ تو اغذیہ ہیں زہریلی ادویہ میں کچلہ ہی کو لے لیں یہ نہ تو پیسا جا سکتا ہے اس کو مدبر کر لیں یا بریاں کر لیں یا

کسی اور طریقہ سے باریک پوڈر بنالیں تو یہ فوری جاذب اور جسم میں تحلیل ہونے کے قابل ہو جائے گا اسے بغیر کسی خوف و خطر مقدار خوراک پر استعمال کر سکتے ہیں اگر کشتہ یا مدبر کیا ہوا کچلہ بھی مقدار میں زیادہ کھلایا گیا تو زہریلا اثر ظاہر کرے گا اسی طرح سنکھیا ہڑتال ورقیہ شنگرف رسکپور دارچکنا وغیرہ کو کسی ترکیب سے زیادہ جاذب بنایا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

جیا پوتا

پنجابی نام جیوا پتر ہندی نام جیا پوتا گجراتی پتر جیوک سندھی بھاگ بھری لاطینی Putrajiva Roseburghi

تعارف ہنگوٹ کے درخت کا ہم شکل سدا بہار درخت ہے جس کا درمیانہ قد ہوتا ہے

رنگ اس کے پتے سیاہی مائل سبز رنگ کے ہوتے ہیں پھول چھوٹے چھوٹے گچھوں میں لگتے ہیں موسم گرما کے وسط میں جون جولائی میں نیم کی نبولی جیسے لگتے ہیں

مقام پیدائش یوپی اور صوبہ دہلی میں اس کے درخت عام ہوتے ہیں پنجاب میں کہیں کہیں ملتے ہیں

افعال و اثرات عضلاتی اعصابی ہے یعنی اعصابی محلل عضلاتی محرک اور غدی مسکن ہے کیمیائی طور پر خون میں ترشی و سوداویت بڑھا کر خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے

خواص حابس و قابض ہے مولد و سودا محرک عضلات معین حمل اور مقوی باہ ہے

فوائد چونکہ حابس و قابض ہے اس لئے بلغمی رطوبات کو ختم کر کے حابس و قابض اثرات پیدا کرتا ہے خون کے رنگ کو سرخ اور قوام کو گاڑا کرتا ہے

محرک عضلات ہونے کی وجہ سے دل کے فعل کو تیز کر کے تسکین قلب کو رفع کرتا ہے رفتار قلب اعتدال پر لاتا ہے جب تسکین قلب کی وجہ سے دل چند حرکات کے بعد رکنے لگے تو نبض میں بھی وقفہ ہونے لگتا ہے ایسی نبض کو فترہ نبض کہتے ہیں اس کے چند روز استعمال سے فترہ نبض اعتدال پر آجاتی ہے یعنی نبض میں وقفہ ہونا ختم ہو جاتا ہے

دودھی۔ ہزاردانی

(عربی) سوسفند (فارسی) شیرک۔ شیرگیاہ۔ (گجراتی) دودیلی (بنگلہ) دوہیا (سندھی) کھیرل بوٹی انگریزی یوفوربیا۔

ایک شیردار بوٹی ہے جس کے پتے اور شاخوں کو توڑنے سے دودھ نکلتا ہے۔ کیمیاوی تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اس بوٹی سے ایک قسم کا رال دار گوند پایا جاتا ہے۔ جو اس کا جزو مؤثرہ ہے۔ یہ تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک قسم زمین پر مفروش ہوتی ہے اس کے پتے بیضوی، چھوٹے چھوٹے سرخ سبزی مائل اور شاخیں باریک نرم و نازک ہر ایک حصے کی رنگت تانبا جیسی ہوتی ہے اس لئے اس کو تانبیشری بوٹی کہتے ہیں۔ بعض لوگ اسے ہزاردانی اور دودھی خرد بھی کہتے ہیں۔ اور یہی زیادہ تر دوائی مستعمل ہے۔ دوسری قسم کا پودا ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے پہلی قسم سے بڑے میتھی کے مشابہ ہوتے ہیں اور شاخیں سبز رنگ کی ہوتی ہیں۔ اس کو دودھی کلاں یا قامتی دستار یا دودھک چھتری کہتے ہیں۔ کیونکہ سر پر پتوں کا گول چھتر سا ہوتا ہے۔ تیسری قسم کو بینڈھا دودھی یا بینڈھا سینگی کہتے ہیں۔

اس کا بیان علیحدہ درج ہے **رنگ** دودھی خرد کی ٹہنیاں خفیف سرخ رو ہیں، دار اور دودھی کلاں کی ٹہنیاں سبز رنگ کی ہوا کرتی ہیں **مزاج** عضلاتی اعصابی گرم **مقدار خوراک** ۳ ماشے سے ۷ ماشے تک۔ **مقام پیدائش** یہ بوٹی ہندو

پاکستان کے قریباً تمام گرم علاقوں خصوصاً جنوبی پنجاب اور چھانگا مانگا میں بالعموم سخت اور کنکریلی زمین میں پائی جاتی ہے اور موسم بہار اور برسات میں بکثرت پیدا ہوتی ہے

افعال و استعمال محرک عضلات۔ قابض، مسکن اور مصفی خون ہے دودھی خرد کو مصفی خون ہونے کی وجہ سے اورام و ثبور کو دفع کرنے کے لئے پانی میں پیس کر پلاتے ہیں بقدر ایک تولہ چند عدد سیاہ مرچ کے ساتھ پانی میں ملا کر مار گزیدہ کو پلانا اور بقدر ۲ تولہ شہد میں ملا کر سگ گزیدہ کو کھلانا مفید بیان کیا جاتا ہے۔ مجاری بول وغیرہ پر قابض اور مسکن تاثیر رکھتی ہے اس لئے امراض سوزاک، استحاضہ، خونی بواسیر، جریان، سیلان الرحم میں اس کا سفوف بنا کر کھلاتے ہیں اس کے نغدہ میں چاندی اور قلعی کا عمدہ کشتہ تیار ہوتا ہے جو جریان اور رقت منی میں مستعمل ہے۔ ویدد ودھی کلاں کو تنفس کی بیماریوں مثلاً کھانسی، نزلہ اور دمہ کے علاج میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر ایم سی کومان (ماہر علم نباتات) لکھتے ہیں کہ میں نے اس کے ٹنکچر کو ۱۵ سے ۳۰ منم کی خوراک میں ضیق النفس اور سعال مزمن میں نہایت مفید پایا۔

چونکہ مولد خون ہے لہٰذا اس کے تھوڑے دن کے استعمال سے سرخ ذرات خون میں وافر مقدار میں بننے شروع ہو جاتے ہیں جس سے جسم کی زردی ختم اور کمی خون رفع ہو جاتی ہے اور مریض کا رنگ سیب کی طرح سرخ ہو جاتا ہے

چینہ

نام :۔ عربی دخن فارسی ارزن۔ بنگلہ چینے۔ مرہٹی رائے۔ گجراتی چینیا۔ سندھی چینون۔ انگریزی مائیلیٹ MILLET۔

تعارف :۔ مشہور عام غلہ ہے۔ اس کا پودا کنگنی کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس کی چھوٹی قسم بھی ہوتی ہے جسے کاکن کہتے ہیں۔

رنگ :۔ سرخی مائل۔ ذائقہ پھیکا۔

مقدار خوراک :۔ ۵ تا ۱۰ تولہ۔ غذائے دوا ہے۔

مقام پیدائش :۔ ہندو پاکستان کے ہر علاقے میں کاشت کیا جاتا ہے۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر سودا پیدا کر کے خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے۔

خواص و فوائد :۔ حابس و قابض ہے۔ مولد ریاح ہے۔ قلیل غذا اور دیر ہضم ہے۔ مرغیوں کے لئے من بھاتا کھاجا ہے یہی وجہ ہے کہ مرغیاں اور چڑیاں اسے بڑی رغبت سے کھاتی ہیں۔ دیہاتی لوگ اس کا دلیا یا کھچڑی بنا کر کھاتے ہیں۔ مولد ریاح ہونے کی وجہ سے پیٹ کو تنگ کرتا ہے۔

چونکہ عضلاتی اعصابی اور حابس رطوبات ہے۔ اس لئے جب معدہ میں رطوبات کا اجتماع ہو اور اس کی تخفیف مدنظر ہو یا ہوا میں نمی کا تناسب زیادہ ہو۔ یا ایسے مریض جن کا مزاج رطب ہو ان کے لئے بے حد مفید ہے۔

چینی

نام :۔ عربی غضار الصینی۔ سچی چینی۔ فارسی کاسہ چینی۔ انگریزی ایلومونیم سیلی کیٹ۔

تعارف :۔ یہ ایلومونیم سیلی کیٹ ہے جو قدرتی طور پر پایا جاتا ہے۔ اس کے پیالے پیالیاں اور دوسرے برتن بنائے جاتے ہیں۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

خواص و فوائد :۔ اس کا سفوف کئی کام آتا ہے۔ مثلاً جب دانتوں پر کریڑا جم جائے جس سے ان کی رونق اور خوبصورتی میں فرق آ جائے تو اس کے سفوف کو دانتوں پر ملتے ہیں جس سے تمام میل اتر جاتی ہے۔ اندرونی طور پر سفوف کھانے سے ہر قسم کا اخراج خون بند ہو جاتا ہے۔

سرمہ کی طرح باریک سفوف آنکھوں میں بطور سرمہ استعمال کرتے ہیں جس سے جالا۔ پھولا اور آشوب چشم کو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔

چونکہ عام طور پر اس کے برتن بنائے جاتے ہیں جو اتفاقی طور پر ٹوٹتے رہتے ہیں۔ جس سے خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہے انہیں دوبارہ جوڑا جائے تو پھر پورا کام دینے لگتے ہیں۔ اس لئے ماہرین نے اسے جوڑنے کا مخصوص مصالحہ بنایا ہے جس سے اس کے ٹوٹے ہوئے برتن پھر جڑ جاتے ہیں۔ نسخہ یہ ہے :۔

ان بجھا چونا ۵ تولے۔　دو عدد انڈوں کی سفیدی۔

دونوں کو ملا کر محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت برتن کے ٹوٹے ہوئے حصوں پر ذرا سا لیپ کر دیں۔ دونوں ٹکڑے جڑ جائیں گے۔

چھاچھ

نام:۔ عربی مخیض۔ گجراتی چھاچھ۔ فارسی دوغ۔ بنگلہ گھول۔ سنسکرت [illegible]
پنجابی لسی۔ ہندی چھاچھ۔ انگریزی بٹر ملک BUTTER MILK

تعارف:۔ جمائے ہوئے دودھ میں سے مکھن نکالنے کے بعد جو ترش سیال باقی بچ رہتا ہے اسے چھاچھ یا عرف عام میں یہی لسی کہتے ہیں۔

دہی میں تھوڑا سا پانی ملا کر بلونے اور مکھن نہ بننے تک کے عمل کو مٹھا، مہریہ کہتے ہیں۔ دہی کے بعد دوسرا درجہ لسی کا ہے۔

مقدار خوراک:۔ حسب ضرورت۔ غذائے دوا ہے۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی مقوی ہے۔ یعنی محرک قلب۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات و بلغم کا اثر کم کرکے سودا کی مقدار کو زیادہ کرتی ہے۔

خواص: مسکن حرارت۔ دافع جوش خون۔ حابس و قابض۔ دافع پیاس مسکن جگر۔

فوائد:۔ چونکہ حابس و قابض ہے۔ اس لئے قے و دست بند کرنے کے لئے بہترین غذائے دوائی ہے۔ مسکن حرارت و مسکن جگر ہونے کی وجہ سے صفراوی حرارت سے ہونے والی بے چینی۔ جلن اور گرمی سے لگنے والی پیاس کے لئے بے حد مفید ہے۔ دافع جوش خون ہونے کی وجہ سے چھپاکی کے لئے اعلیٰ درجے کی غذائے دوائی ہے۔

عضلاتی اعصابی مقوی ہونے کی وجہ سے معدہ و امعاء کو تقویت دیتی ہے۔ مولد سودا ہونے کی وجہ سے بے حد بھوک لگاتی ہے۔ کھانا ہضم کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیہاتی لوگ اسے کھانا کھانے کے ساتھ ضرور پیتے ہیں۔

کشتہ فولاد اور کشتہ خبث الحدید تیز ترش لسی میں بجھاؤ دینے سے کشتہ ہو جاتے ہیں۔

جس لسی میں خبث الحدید یا لوہے کو چھ سات بار بجھایا گیا ہو اسے دست خاص طور پر سنگرہنی کے دست روکنے کے لئے کثرت سے استعمال کرتے ہیں جس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

گرمی کے موسم میں گاڑھی لسی میں پانی ملا کر پیتے ہیں۔ جس سے کسی قدر پیشاب کا ادرار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے سوزاک کے مریضوں کو کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔

لسّی کے مزاج میں غلط فہمی

مفردات کی تمام کتب میں لسی کا مزاج سرد تر لکھا ہوا ہے۔ جو قوانین مزاج اشیاء کے مطابق درست نہیں ہے کیونکہ

۱۔ ترش اشیاء اور ترش غلط جسے سودا کہتے ہیں۔ ان کا مزاج طب یونانی میں سرد خشک تسلیم کیا ہے۔ جیسے املی۔ مالٹے اور سنگترے۔

۲۔ مولد بلغم اشیاء سرد تر اور مولد سودا سرد خشک ہوتی ہیں۔ دودھ اگر مولد بلغم ہے تو لسی یا چھاچھ دافع و قاطع بلغم۔ اسی لئے اگر دودھ کا مزاج سرد تر ہے تو لسی کا مزاج سرد خشک کیسے ہوا۔

۳۔ چونکہ دودھ محلل جگر ہے اور لسی مسکن جگر۔ اسی لئے چونکہ جگر میں عضلاتی اعصابی اشیاء ہی تسکین پیدا کرتی ہیں۔ اسی لئے لسی کا مزاج سرد خشک ہے۔

۴۔ دودھ میں اگر گھی موجود ہے جو تری کا سردار ہے اس کے برعکس لسی میں گھی و مکھن کا فقدان ہے۔ جو تری کے برعکس ہے۔ لہذا دودھ کا مزاج اگر سرد تر ہے تو لسی کا مزاج سرد خشک تسلیم کرنا پڑے گا۔

خس

نام :۔ ہندی خس۔ عربی اشیر۔ سنسکرت اشیر۔ سندھی داروں۔ فارسی خس خانہ رلیشہ۔ بنگالی خس خس۔ گجراتی کانو والو۔ انگریزی کس کس گراس۔ CUS CUS GRASS

تعارف :۔ یہ ایک قسم کی گھاس ہے۔ جس کی پتیاں لمبی اور باریک ہوتی ہیں۔ موسم گرما میں خوشبودار چٹائیاں اور ٹٹیاں اسی سے بناتے ہیں۔ ان پر پانی چھڑک کر کمرے کی ہوا کو ٹھنڈا اور معطر رکھا جاتا ہے۔ اس کی جڑیں خوشبودار ہوتی ہیں اور یہی دواءً مستعمل ہیں۔

رنگ :۔ زردی مائل بھورا۔

ذائقہ :۔ تلخ و خوشبودار۔

مقدار خوراک :۔ پانچ ماشہ سے ۷ ماشہ تک

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک درجہ دوم

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔

خواص: ۔ ممسک مصفیٔ خون۔ صفراوی دستوں کو مانع۔ پسینہ آور۔ تپ باقی ہیضہ۔

فوائد: ۔ چونکہ ممسک ہے۔ اس لئے مقوی باہ ادویہ میں خصوصیت سے استعمال کرتے ہیں۔ عضلاتی اعصابی (سرد خشک) ہونے کی وجہ سے ایسی اعصابی عضلاتی (سرد تر) علامات جن میں مریض شدید گرمی کی شکایت کرتا ہو کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔

یاد رکھیں کہ صفراوی دست نہیں آیا کرتے۔ کیونکہ غدی تحریک میں پیچش تو ہو سکتی ہے، دست نہیں آ سکتے۔ لیکن پھر بھی حکماء صفراوی دستوں کو روکنے کے لئے ادویہ تجویز کرتے ہیں۔ جس طرح خس کو صفراوی دستوں کے لئے مفید خیال کیا جاتا ہے۔ تو پھر کونسے صفراوی دست ہیں۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ ہر خلط کو اس کے بالضد مزاج والے اعضاء خارج یا ختم کیا کرتے ہیں۔ مثلاً بلغم کے بالضد مزاج عضلات یا سودا کا ہے۔ اس فاضل بلغم کو عضلات ہی خارج کریں گے۔

اسی طرح اگر سودا کے بالضد مزاج غدد یا صفرا کا ہے تو فاضل سودا غدد ہی خارج کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ بلغم کے مسہل عضلاتی ادویہ سے ترتیب دیئے گئے ہیں جن میں حنظل، غاریقون، ہلیلہ وغیرہ شامل ہیں۔ اسی طرح سودا کے مسہل غدی ادویہ سے بنائے گئے ہیں۔ مثلاً ریوند خطائی۔ افتیمون۔ سنائی۔ جمالگوٹہ اور بسفائج وغیرہ۔

لہذا یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ جن دستوں کو حکماء صفراوی دست کہتے ہیں۔ وہ حقیقت میں اعصابی غدی تحریک کے پیدا کردہ ہیں۔ جن کا مستقل علاج عضلاتی اعصابی تحریک کی ادویہ سے ہی ممکن ہے۔ چونکہ خس بھی عضلاتی اعصابی مزاج کی حامل ہے۔ اس لئے بہ اصولی طور پر ہرے پیلے دستوں کو روکتی ہے۔

چونکہ عضلاتی محرک ہے۔ اس لئے عضلات میں نچوڑ کی صورت پیدا کر دیتی ہے جس سے شدید قسم کا پسینہ آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا جوشاندہ پینے سے کثرت سے پسینہ آتا ہے اور بخار اتر جاتا ہے۔

چونکہ محلل اعصاب ہے اس لئے اعصابی سوزش کو ختم کرتی ہے۔ خصوصاً معدہ کی اعصابی سوزش سے ہیضہ جیسی خوفناک تکلیف کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ لہذا ہیضہ کی صورت میں اس کے عطر کی دو بوندیں پانچ تولہ پودینے کے عرق میں ڈال کر پلانے سے فوراً آرام آ جاتا ہے۔ درد سر اعصابیہ میں اس کے سفوف کو تمباکو کی بجائے پینے سے آرام آ جاتا ہے۔

اس کو کھڑکیوں میں لگانے سے کمروں کے اندر کی ہوا سرد پڑ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے مسکن حرارت تسلیم کرتے ہیں۔ ضعف قلب اور غشی میں اس کا عطر و عرق یا شربت استعمال کرتے ہیں۔

شربت خس

ھوالشافی:۔ پوست سنگترہ۔ کشنیز خشک۔ صندل سرخ۔ خس۔ زرشک۔ آلو بخارا گل سرخ۔ ہر ایک دو دو تولے۔ پانی دو سیر۔ چینی۔
ترکیب تیاری:۔ حسب دستور شربت تیار کریں۔
مقدار خوراک:۔ پانچ تولے ہمراہ پانی۔
فوائد:۔ مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کے لئے بے ضرر ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا مفرح و مقوی قلب شربت ہے۔ پیاس کو فوراً تسکین دیتا ہے۔ بے چینی، گھبراہٹ اور ضعف قلب کے لئے اکسیر ہے۔

خشخاش

نام:۔ عربی بزرالخشخاش۔ فارسی تخم کوکنار۔ ہندی کھسکھس گجراتی کھرکھس۔ بنگالی پوست دانہ۔ تامل گش گش۔ انگریزی پاپی سیڈز POPPY SEEDS
تعارف:۔ پوست کے ڈوڈے سے جو باریک باریک تخم نکلتے ہیں۔ انہیں خشخاش کہتے ہیں۔ اس کی دو اقسام ہیں۔ ایک بستانی جو سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ دوسری بری جو سیاہ ہوتی ہے۔ دونوں گول ہوتی ہیں۔
رنگ:۔ سفید اور سیاہ دو قسم کی ہوتی ہے۔
ذائقہ:۔ پھیکا، قدرے شیریں اور لذیذ۔
مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک
مقام پیدائش:۔ ہند و پاکستان میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔
مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
افعال:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے
خواص:۔ قابض، مخدر، منوم، مبرد اور نافع سعال ہے۔
فوائد:۔ چونکہ قابض و حابس ہے۔ اس لئے دست و قے اور ہر قسم کی رطوبات کے بہاؤ کو فوراً روکتی ہے۔ تسکین کرتی ہے۔

مخدر و منوم ہونے کی وجہ سے اعصاب میں تخدیر پیدا کر کے نیند لاتی ہے
مسکن ہونے کی وجہ سے ہر قسم کے دردوں کو تسکین دیتی ہے۔ حتیٰ کہ اعضاء کو شل
اور سست کرتی ہے۔ سینے کی جلن اور حلق کی سوزش کو رفع کرتی ہے۔ اس کا
حریرہ نشاستہ اور مغز بادام کے ساتھ مقوی دماغ ہے۔
چونکہ انتہائی سرد خشک ہے۔ اس لئے وقتی طور پر شریانوں میں سکیڑ پیدا
کرکے اور خون میں انجمادی قوت بڑھاکر ہر قسم کے اخراج خون کو روکتی ہے۔
چونکہ رطوبات میں غلظت پیدا کرتی ہے۔ اس لئے منی کے قوام کو بھی گاڑھا
کرکے امساک پیدا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے مقوی باہ تسلیم کرتے ہیں۔
اسہال و پیچش میں مناسب ادویہ کے ہمراہ سفوف بناکر استعمال کرتے ہیں۔
نزلہ۔ کھانسی۔ نفث الدم اور آنتوں کے جریان خون کو روکنے کے لئے استعمال کرتے
ہیں۔ شربت خشخاش۔ لعوق خشخاش اور دیا قوزہ اس کے مشہور مرکبات ہیں جو نزلہ
زکام سرفہ اور نفث الدم کے لئے تریاق کا درجہ رکھتے ہیں۔

شربت خشخاش

ھوالشافی:۔ کوکنار مع تخم ۹ عدد۔ ملٹھی۔ گل بنفشہ۔ بادیاں تین تین تولہ چینی آدھ سیر
حسب دستور شربت تیار کریں اور بقدر ۲ تولہ بوقت ضرورت کام میں لائیں۔

لعوق خشخاش

ھوالشافی:۔ کوکنار ۱۵ عدد۔ عناب ۵۰ عدد۔ انجیر ۲۰ عدد۔ ملٹھی ۱ تولہ۔ زنجبیل ۱ تولہ۔ عرق
بیدمشک ۱ پاؤ۔ عرق گاؤزبان ½ سیر چینی آدھ سیر۔
ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو عرقیات میں ایک دن رات کے لئے بھگو دیں۔ دوسرے
دن جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے تو چھان کر چینی ملا کر غلیظ قوام بنائیں۔ اس
کے بعد کتیرا صمغ عربی، کاکڑا سنگی۔ شکر تیغال۔ رب السوس اور خشخاش ہر ایک چار
چار تولے شامل کر دیں۔
مقدار خوراک:۔ ۹ ماشہ صبح ۹ ماشہ شام
فوائد و خواص:۔ سرفہ خشک و تر۔ نفث الدم اور اسہال و پیچش کے
لئے نہایت مفید ہے۔

دارہلد

نام :۔ عربی دار ہلد۔ ہندی چترا کشمل۔ پنجابی کسملو۔ فارسی دارچوبہ بنگالی دہردرا۔ پہاڑی کشمل۔ کشمیری کیملو۔ انگریزی بربریس BERBERIS

تعارف :۔ ایک خاردار پہاڑی درخت کی لکڑی ہے۔ اس کا درخت لیموں کے پیڑ کے برابر ہوتا ہے۔ پتے چھوٹے دبیز سبز رنگ کے جن کے کناروں اور نوکوں پر کانٹے ہوتے ہیں۔ پھل زرشک کے مشابہ جس کو کشمل کہتے ہیں۔ بعض مصنفین نے زرشک کو اسی درخت کا پھل قرار دیا ہے۔

رسونت اسی لکڑی کا عصارہ ہے۔ یہ لکڑی بل دار ایک سے دو انچ موٹی ہوتی ہے۔ اس میں کیمیاوی طور پر ایک کھاری جوہر بربرین پایا جاتا ہے۔

چیت اور بیساکھ میں اس کے پیڑ کو پھول لگتے ہیں۔ اس کے پکے ہوئے بیجوں سے نکالا جاتا ہے۔ چونکہ اس کی لکڑی زرد رنگ کی ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں سے پیلا رنگ نکالا جاتا ہے۔

رنگ :۔ جڑ زرد۔ پھل سرخ سیاہی مائل۔ پھول اور پتے زرد۔

مقدار خوراک :۔ ۲ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ ذائقہ :۔ تلخ

مقام پیدائش :۔ شملہ۔ کانگڑہ اور کشمیر میں آٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر پایا جاتا ہے بھوٹان سے کناوار تک۔ نیلگری اور سیلون میں بھی پایا جاتا ہے۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر و حرارت ہے۔

خواص :۔ پسینہ آور۔ مصفی خون۔ دافع بخار۔ حابس رطوبات اور مسکن درد ہے۔

فوائد :۔ دار ہلد زیادہ تر امراض چشم میں استعمال کی جاتی ہے۔ حابس رطوبات اور عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے آشوب چشم، سوزش چشم کو تسکین دینے اور تحلیل کرنے کے لئے کثرت سے استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اعصابی سوزش سے ہونے والی پھنسیاں جن میں رقیق رطوبت ہو اس کے استعمال سے فوراً رفع ہو جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے اسے مصفی خون کہتے ہیں۔

چونکہ پسینہ آور ہے اس لئے موسمی بخاروں اور وبائی بخاروں کو روکنے کے لئے اس کی جڑ کا جوشاندہ بقدر دو تولے ہر تین گھنٹے بعد دیتے ہیں جس سے بخار پسینہ آکر فوراً اتر جاتا ہے۔ بخار کی شدت کو توڑنے کے لئے بھی اسے استعمال

چونکہ پسینہ آور ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے بخاروں میں لرگی ہوتی کرتے ہیں۔ کونین سے بہتر اثرات کی حامل ہے۔
رطوبات بھی خارج ہو جاتی ہیں جس سے گھٹیا اور جوڑوں کا درد رفع ہو جاتا ہے۔
جس طرح چوٹ کے مقام پر ہالوں۔ ہلدی اور پھٹکڑی وغیرہ لگاتے ہیں تاکہ ایک طرف درد نہ بڑھے۔ دوسری طرف ورم تحلیل ہو جائے۔ بالکل یہی فوائد حاصل کرنے کے لئے دارہلد کو بھی چوٹ وغیرہ کے ماؤف مقام پر لیپ کرتے ہیں جس سے نہ صرف ورم بڑھنا رک جاتا ہے۔ بلکہ جلد تحلیل ہو کر کلی آرام آجاتا ہے۔ اسی وجہ سے پھٹکڑی اور دارہلد کے متعلق مشہور ہے کہ یہ ورم کے مقام پر خون جمنے نہیں دیتی یعنی خون کو پھاڑنے والی ہیں۔ جسے حکماء محلل اثر تسلیم کرتے ہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

دارہلد کے افعال و اثرات۔ خواص و فوائد تو مفردات کی کتابوں میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے لکھے ہیں۔ اس کے برعکس اس کے مزاج کو چند مصنفوں نے تو گرم خشک لکھا ہے اور چند نے سرد خشک۔ لیکن کسی مصنف نے ثبوت کے طور پر کوئی وجہ نہیں لکھی۔ جاننا چاہئے کہ جو شئے حابس رطوبات، ممسک، رادع اور جوشش خون کو رفع کرنے والی۔ دافع بخار تعفنی، محرک عضلات اور مسکن جگر ہو وہ کبھی بھی گرم خشک نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ افعال و اثرات عضلاتی اعصابی ادویہ کے ہیں۔ چونکہ یہی افعال و اثرات پھٹکڑی۔ کرنجوہ۔ کونین اور سنکھیا کے ہیں اور ان کے مزاج عضلاتی اعصابی ہیں یعنی یہ ادویہ سرد خشک ہیں۔ لہذا دارہلد کا مزاج بھی سرد خشک ہے۔

اگر ہم اسے عضلاتی غدی بھی تسلیم کر لیں۔ تو بھی اس کا مزاج گرم خشک نہیں بنتا۔ کیونکہ عضلاتی غدی اشیاء میں گرمی کی نسبت خشکی زیادہ ہوتی ہے۔ دوسرے عضلاتی غدی اشیاء رادع اور دافع جوشش خون نہیں ہوتیں۔ بلکہ جوشش خون میں اضافہ کرنے والی ہوتی ہیں۔ چونکہ دارہلد دافع جوشش خون اور رادع اثرات کی حامل ہے۔ اس لئے اس کا مزاج عضلاتی ہی تسلیم کرنا پڑے گا۔

پوٹلی برائے آشوب چشم

ھوالشافی:۔ پھٹکڑی ۲ ماشہ۔ دارہلد ۳ ماشہ۔ افیون ۲ رتی گھی انولہ آٹا گندم ۱۲ ماشہ

ترکیب تیاری: اول تمام ادویہ کو باریک کر لیں۔ پھر آٹا گندم گوگھی میں بریاں کریں پھر تمام ادویہ ملا دیں۔ اس کے بعد تھوڑا سا پانی ملا کر حلوے کا سا قوام بنا لیں اور پوٹلی میں محفوظ کر لیں۔

ترکیب استعمال: مندرجہ بالا حلوے کی دو پوٹلیاں بنا لیں اور دونوں کو نیم گرم حالت میں دکھتی ہوئی آنکھوں پر رکھ دیں۔

فوائد: چند منٹ میں تڑپتا ہوا مریض سکھ کا سانس لے گا اور چند منٹ کے اندر سو جائے۔ یہی حلوہ پوٹلی میں باندھا ہوا چوٹ کے مقام پر رکھنے سے درد کو آرام دے گا۔ خون تحلیل کر دے گا۔ اور ورم ختم ہو جائے گا۔ بار ہا کا تجربہ شدہ نسخہ ہے۔ بنائیں اور صاحب نسخہ کو دعا دیں۔

دم الاخوین

نام: اردو۔ بیجا سار گوند۔ ہندی وجے سار۔ فارسی، خون سیاؤشان بنگالی بیت سل۔ مرہٹی بیلا۔ سنسکرت اوپ رس۔ انگریزی کالا بار کائنو۔ KALABAR KINO۔

تعارف: ایک بڑے درخت وجے سار کی گوند ہے۔ اس کے درخت کی شاخوں کو چاقو وغیرہ سے چھید دیتے ہیں۔ جس سے سرخ رنگ کی رطوبت نکل کر جم جاتی ہے۔ پھر اسے علیحدہ کر لیتے ہیں۔ فروری اور مارچ میں یہ حاصل کی جاتی ہے خالص دم الاخوین کی پہچان یہ ہے کہ یہ ابلتے ہوئے پانی یا سپرٹ ریکٹی فائیڈ میں پوری طرح حل ہو جاتی ہے۔

رنگ: سرخ۔ **ذائقہ:** کسیلا خشکی لئے ہوئے۔

مقدار خوراک: نصف سے ڈیڑھ ماشہ تک۔

مزاج: عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

مقام پیدائش: سنٹرل انڈیا۔ مدراس۔ مالابار۔ نیلگری۔ گوداوری (میسور) سمبل پور۔ ریاست بہار واڑلیسہ اور لنکا۔

افعال و اثرات: عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی انسانوں پر نہایت ہی کرم نوازی ہے کہ ایک ہی قسم کے افعال واثرات اور مزاج کی ادویہ، اغذیہ اور اشیاء ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن سب میں ایک دوسری سے نہ شکل ملتی ہے۔ نہ رنگ و بو اور ذائقہ۔ بلکہ ہر ایک میں افعال و اثرات برابر ہونے کی بجائے کم و بیش پائے جاتے ہیں

یاد رکھیں کہ یہ فرق مزاج اور افعال و اثرات میں تو نہیں ہوتا۔ البتہ ان میں کمی بیشی اور تقویت میں پایا جاتا ہے۔

بعض ادویہ اپنے افعال و اثرات میں اس قدر تیز ہوتی ہیں کہ وہ فوراً تمام جسم میں سرایت کر کے خون میں پہنچ جاتی ہیں اور ان کے افعال و اثرات اس قدر جلد متاثر کرتے ہیں کہ ان پر غیر معمولی اثر ہوتا ہے۔ اور اکثر نتیجہ موت ہوتا ہے۔ ایسی ادویہ زہر کہلاتی ہیں۔ ایسی ادویہ جماداتی، نباتاتی اور حیواناتی ہر قسم کی ہو سکتی ہیں۔ جو دوا اتنی ہی تیزی اور شدت سے زہریلی دوا کے افعال و اثرات کو باطل کر دے اس کو تریاق کہتے ہیں۔

جو ادویہ اپنے افعال و اثرات سے انسان کو پریشان۔ بے چین اور اندر سے خارج ہونے والی رطوبات کو ایک دم بند کریں یا جاری کر دیں ایسی ادویہ کو محرکات کہتے ہیں جن سے اعضاء کے افعال غیر معمولی طور پر تیز ہو جاتے ہیں۔

ایسی ادویہ۔ اغذیہ اور اشیاء جن کے کھانے سے نہ کسی قسم کی پریشانی ہو نہ بے چینی ہو بلکہ قوت و فرحت محسوس ہو ایسی اشیاء کو معتدل یا مفرحات، مقویات یا اغذیہ کہتے ہیں۔

چونکہ دم الاخوان میں نہ تو زہریلے اثرات ہیں اور نہ ہی اغذیہ کے اس لئے یہ محرک ادویہ میں شامل ہیں۔

خواص:۔ مغلظ رطوبات، قابض و حابس الدم۔ مانع اسقاط حمل ہے۔

فوائد:۔ مغلظ رطوبات ہونے کی وجہ سے اسہال۔ کہنہ نزلہ و زکام۔ سلسل بول اور ذیابیطس کے لئے بے حد مفید ہے۔ عضلات میں جذب رطوبات کی طاقت بڑھا دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے پھوڑے پھنسیاں جن میں رطوبات بہہ رہی ہوں ان پر اس کا سفوف چھڑکنے سے فوراً آرام آ جاتا ہے۔ دم الاخوان کی تاثیر کتھ سے ملتی جلتی ہے۔ لیکن طاقت میں اس سے بہت تیز ہے۔

یہاں اس بات کو خاص طور پر ذہن نشین کر لیں کہ خون کے اخراج کو بند کرنے والی جتنی ادویہ ہیں وہ دو قسم کی ہیں۔ اول وہ ادویہ جو براہ راست رطوبات کی مقدار خون میں بڑھا کر خون کا اخراج بند کر دیتی ہیں۔ دوم وہ ادویہ جو اپنی شدید سردی خشکی سے خون اور اس کی رطوبات کو گاڑھا کر کے جما دیتی ہیں۔ ان کے اس عمل سے اس قدر تبرید پیدا ہو جاتی ہے کہ عضلات و اعصاب کے افعال میں تسکین و تخدیر، تنویم اور قبض شدید کا غلبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ ہی رطوبات

اخراج پا سکتی ہیں نہ خون۔ اول قسم کی ادویہ کو نظریہ مفرد اعضاء میں اعصابی ادویہ اور دوم قسم کی ادویہ کو عضلاتی اعصابی ادویہ کہا جاتا ہے۔

چونکہ دم الاخوین عضلاتی اعصابی ادویہ میں شامل ہے اور عضلاتی اعصابی ادویہ کا خاصہ ہے کہ وہ غدد مؤجبر کے افعال میں سکون پیدا کر دیتی ہیں۔ جس سے جگر و غدد کے افعال کی تیزی سے ہونے والی تکالیف فوراً رک جاتی ہیں۔ جن میں سوزاک شدید، پیچش، درد رحم، عسرت الطمث خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

یاد رکھیں کہ عضلاتی اعصابی ادویہ صرف وقتی طور پر خون کا اخراج روکتی ہیں۔ ان کا مسلسل استعمال پھر خون کا اخراج شروع کر دیتا ہے۔ کیونکہ ان کے استعمال سے رطوبات کی پیدائش بند ہو کر خون اور اعضاء میں سردی خشکی بڑھتی ہے۔ یہی خشکی اعضاء میں زخم، سوزش اور ورم کا سبب بنتی ہے۔ شلاً جب سردی کے موسم میں پوہ ماگھ کا مہینہ آتا ہے۔ اس وقت رات کو کورا (کہر) پڑتا ہے اور رکھا ہوا پانی جم جایا کرتا ہے۔ ہر طرف برف ہی برف نظر آتی ہے۔ پہاڑی علاقوں میں تو برف باری ہوا کرتی ہے۔ ایسے ہی موقعوں پر کہا جاتا ہے کہ اب خشک سردی پڑ رہی ہے۔ انہی دنوں میں سرد خشک (عضلاتی اعصابی) مزاج والے انسانوں خصوصاً بوڑھوں کے پاؤں پر زخم (بیایاں) ہو جایا کرتے ہیں اور ان سے اکثر خون بہنا شروع ہو جاتا ہے لہٰذا مستقل خون کا اخراج بند کرنے کے لئے غدی اعصابی سے لے کر اعصابی عضلاتی کو ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔ انشاء اللہ کبھی نقصان نہیں ہوگا۔ نکسیر مزمن کھانسی و بلغم کے ساتھ مسلسل خون کا اخراج اور استحاضہ عورتوں کا علاج ہمیشہ ان ادویہ سے کریں۔ انشاء اللہ کبھی ناکامی نہیں ہوگی۔ کیمیاوی طور پر اس میں ٹیننگ ایسڈ پایا جاتا ہے۔ ایلوپیتھی میں بھی اس کا ٹنکچر بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔

سفوف استحاضہ ع/ع

ھوالشافی: ۔ سلاراسوختہ، جو نہایت چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے چمکیلے چپٹے تخم ہوتے ہیں۔ دم الاخوین۔ ہم وزن

ترکیب تیاری: ۔ سلارا کو سوختہ کرنے کے لئے بھون لیں۔ جلنے نہ دیں۔ پھر اس کے برابر دم الاخوین شامل کر کے باریک سفوف تیار کر لیں۔

مقدار خوراک: ۔ ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ تک دن میں تین بار

تاثیر و فوائد:۔ یہ سفوف عضلاتی اعصابی اثرات کا حامل ہے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ سیلان کو بند کرنا ہے۔ مستورات کو بعض مرتبہ اسقاط حمل یا وضع حمل کے وقت اس کثرت سے خون آنے لگتا ہے کہ مرنے کے قریب پہنچ جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں اس مجربنا سفوف نے بعض دفعہ ایسا اثر دکھایا کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے یا بیسیوں کی پلیٹ میں آیا ہوا خاندان مسرت و شادمانی سے مالامال ہو گیا۔ مریضہ کا خون بند ہو کر طاقت کی لہریں پیدا ہونا شروع ہو گئیں۔ دسوں کے لئے بھی یہ دوا بے حد مفید اور کارآمد ہے۔

دندان فیل

نام:۔ اردو۔ ہاتھی کا دانت۔ عربی عاج۔ سندھی عاج جو لورو فارسی دندان فیل۔ انگریزی ٹسک TUSK

تعارف:۔ ہاتھی کی طرح ہاتھی دانت بھی کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ اس کے بڑے بڑے سبدھے دانت دوا کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں اور برادہ دندان فیل کے نام سے پنساریوں کے ہاں فروخت ہوتے ہیں۔

رنگ:۔ سفید ذائقہ:۔ پھیکا۔ بدمزہ

مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ سے پانچ ماشہ

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی: سرد خشک

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے

خواص:۔ حابس و قابض۔ مقوی بصارت۔ مقوی رحم اور معین حمل ہے۔

فوائد:۔ مقوی بصر ہونے کی وجہ سے اس کا سرمہ آشوب چشم۔ نزول الماء دھند اور جالا کے لئے مفید ہے۔ حابس و قابض ہونے کی وجہ سے رطوبات کو ختم کرتا ہے حتیٰ کہ رحم کے اندر کی رطوبات کو خشک کر کے رحم کو طاقت دیتا ہے اور حمل قبول کرنے کی استعداد پیدا کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اس کا فرزجہ بانجھ اور عقر عورت کے رحم میں رکھا جاتا ہے۔ اور خوراکی طور پر کھلایا بھی جاتا ہے۔

ترکیب اس کی یہ ہے کہ بعد طہر کے تین دن رات ۵ ماشہ برادہ دندان فیل اور ۳ ماشہ پھٹکڑی بریاں کا فرزجہ بنا کر رحم کے منہ پر رکھا جاتا ہے۔ چوتھی رات ایسی عورت سے جماع کیا جائے تو وہ فوراً حاملہ ہو جاتی ہے۔

حکیم دیسقوریدوس نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اگر ہاتھی کا پیشاب بے خبری کی حالت میں اس عورت کو پلایا جائے جو ابھی حیض سے پاک ہوئی ہو اور پھر دوسرے

دن اس عورت سے جماع کیا جائے تو فوراً حاملہ ہو جاتی ہے۔

برادہ دندان فیل شہد کے ساتھ کھانا قوت حافظہ اور فہم و فراست کو زیادہ کرتا ہے اس کی پوٹلی سے عضو مخصوص کی تکمید (ٹکور) کرنا قوت باہ کے لئے مفید ہے۔ ہاتھی جب مست ہوتا ہے تو اس کے کانوں کے پیچھے جھاگ دار چپکی رطوبت نکلتی ہے۔ اس کو مستیٔ نیل (اگجراج) کہتے ہیں۔ یہ رطوبت مقوی باہ طلاؤں میں استعمال کرتے ہیں۔

دب

نام :- پنجابی دب۔ بنگالی دربہ۔ سندھی چھبر ڈب۔ انگریزی کاؤنچ گراس۔ COUCH GRASS

تعارف :- پتلی اور لمبی پتیوں والی خودرو گھاس ہے۔ نئی اگنے والی ہری ہری دب کو گھوڑے۔ بیل و بھینس بڑی رغبت سے کھاتے ہیں۔ جوں جوں اس کی عمر بڑھتی جاتی ہے اس کی جڑیں زمین میں گہری ہوتی جاتی ہیں۔ بعض زمینداروں کی زبانی یہ سنا ہے کہ اس کی جڑیں نیچے پانی تک جا پہنچتی ہیں۔ جس سے اسے بیرونی پانی کی ضرورت نہیں رہتی۔ سردیوں کے شروع میں اس کی جڑوں سے باریک باریک تاریں سی نکلتی ہیں۔ جسے عرف عام میں سنجیں کہتے ہیں۔ ان کے سروں پر دب کا بیج لگتا ہے۔ یہی سنجیں اکٹھی کر کے لوگ جھاڑو تیار کرتے ہیں۔

ذائقہ :- بے ذائقہ مزاج :- عضلاتی اعصابی سرد خشک۔

مقام پیدائش :- نمناک جگہوں مثلاً ندی نالوں۔ دریاؤں۔ نہروں اور جھیل کے کناروں پر خودرو پیدا ہوتی ہے۔ چونکہ قبرستانوں کی زمین بھی سخت ہوتی ہے۔ اس لئے ایسی جگہوں پر عام پیدا ہوتی ہے۔

مقدار خوراک :- سات ماشہ سے ایک تولہ تک۔

افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔

خواص :- مسکن حرارت۔ قابض اور حابس الدم ہے۔

فوائد :- حابس الدم ہونے کی وجہ سے پیشانی پر اس کا لیپ کرنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ اس کے جوشاندہ سے غرغرے کرانا منہ آنے کو مفید ہے۔

چاول اور ہلدی کے ہمراہ اس کی پتیوں کو پیس کر چیچک کے کھرنڈوں پر لیپ کرنے سے کھرنڈ بہ آسانی اتر جاتے ہیں۔ نیز اس کو تنہا سرخ بادہ۔ حمرہ اور کاربنکل پر لیپ کرنے سے بے حد فائدہ ہوتا ہے۔

چونکہ عضلاتی اثرات کی حامل ہے۔ اس لئے اسے ہیضہ کے مریض کو سرخ مرچ

کے ہمراہ پلانے رہیں کہ اس سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔

دھتورہ

نام:۔ عربی جوز ماثل۔ فارسی گوز ماثل۔ ناتورہ۔ اردو و ہندی دھتورہ سندھی جہر بو داتورو۔ انگریزی سٹرامونیم۔ تھارن ایپل۔

THORN APPLE — STAMONIUM۔

تعارف:۔ مکروہ قسم کی بدبو دالا خاردار خودرو پودے کا پھل ہے۔ ہند و پاکستان کے ہر حصے میں خودرو پیدا ہوتا ہے۔ اس کا پتا بینگن کے مشابہ ہوتا ہے۔ پھل اخروٹ کے برابر گول ہوتا ہے۔ پھل کے تمام جسم پر تیز نوک دار کانٹے ہوتے ہیں۔ پھل کے اندر چپٹے بیج بھرے ہوتے ہیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سیاہ بیج والا۔ دوسرا اسفید۔ اسی طرح ایک کے پھول سفید ہوتے ہیں۔ دوسرے کے سیاہ۔ اس کے پتے اور تخم دواءً مستعمل ہیں۔ سنسکرت میں دھتورہ کے معنی دیوانہ یا دیوانہ کرنے والا ہے۔

رنگ:۔ پھول سیاہ و سفید۔ بیج سیاہ و سفید۔ پتے سبز اور ملائم۔

بو:۔ مکروہ قسم کی ناگوار بو۔ تازہ پتوں کے سونگھنے سے فوراً معلوم ہو جاتی ہے۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ ذائقہ:۔ تلخ

مقدار خوراک:۔ تخم ⅛ رتی سے نصف رتی۔ ½ ۱ ماشہ مہلک مقدار ہے۔

مقام پیدائش:۔ ہند و پاکستان میں ہر جگہ سڑکوں کے کنارے پایا جاتا ہے

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے۔

خواص:۔ مسکن۔ مخدر۔ مجفف۔ منقبض۔ منوم۔ بے قاعدہ۔ دافع تشنج اعضائے تنفس کی نالیاں۔ مغلظ بلغم۔ مقئی۔ مولد سرد پسینہ۔ ممسک۔ مخلات رد یہ پریشان خواب دکھانے والا۔ قاتل۔ پاگل پن۔ فتور عقل و حافظہ۔ حلق میں سنسناہٹ۔ خشکی اور جلن یعنی حلق اور ضعف قلب۔

فوائد:۔ دھتورہ مناسب مقدار میں مسکن۔ مخدر۔ منوم تاثیر حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے پتے۔ پانی یا اس سے تیار کئے گئے روغن سے وجع المفاصل۔ عرق النساء درد شقیقہ رفع ہو جاتے ہیں۔

چونکہ مغلظ بلغم ہے۔ اس لئے دمہ بلغمی کی تکلیف میں دس سے بیس گرین تک اس کے پتوں کو چلم میں تمباکو کی جگہ رکھ کر پیتے ہیں۔ جو دورہ کی حالت میں نہایت مفید

رہتا ہے۔ اسی طرح چند ادویہ میں ملاکر اس کا بخور دورہ کے دورہ کے وقت دیتے ہیں جس سے فوراً دورہ رک جاتا ہے۔

چونکہ عضلاتی اعصابی ہے۔ رطوبات کو غلیظ کرتا ہے۔ اسی مناسبت سے یہ مغلظ منی ہے تقلیل منضاد میں اس کا اثر نفسانی اعضاء پر ممسک پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے مقوی باہ ادویہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ چونکہ اعصاب و دماغ میں شدید تحلیل کرتا ہے اس لئے عضلاتی تحریک پیدا کر کے اعصابی نالج۔ لقوہ اور اوجاع مفاصل میں مفید ہے

چونکہ افیون کی طرح شدید منوم و مخدر نہیں ہے۔ لیکن اپنے اندر ہلکا منوم اور مخدر اثر رکھتا ہے۔ اس لئے افیون کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ آہستہ آہستہ افیون کی بدعادت کو رفع کر دیتا ہے۔ عضلاتی اعصابی اثرات رکھنے کی وجہ سے بعض ادویہ کے ساتھ مل کر برص جیسی مکروہ علامت کو دور کرتا ہے۔

عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے عورتوں کے دودھ کا نکاس بند کرنے کے لئے اس کے پتوں کو پستانوں پر باندھتے ہیں۔ آتشک کے زخموں کو بند کرنے کے لئے دھتورے کا استعمال اندرونی و بیرونی طور پر کیا جاتا ہے۔ بلغمی بخار اور تپ لرزہ اور تپ دوری روکنے کے لئے نہایت مفید ہے۔ پاگل کتے کے کاٹے ہوئے مریض کو حفظ ماتقدم کے طور پر دھتورہ استعمال کیا جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ اگر اس کی جڑ کو حاملہ عورت اپنی کمر پر باندھے تو اسے اسقاط نہیں ہوتا میرے خیال میں اسے تھوڑی مقدار میں کھلانا بھی چاہیے۔ اندرونی طور پر کرم امعاء خصوصاً کیچوے مارنے کے لئے نہایت اچھی دوا ہے۔ جہاں اس کے اتنے فوائد ہیں۔ وہاں اس کے بے شمار مضرے بھی ہیں۔

چونکہ دھتورہ کے بیج زیادہ بودار نہیں ہوتے اور نہ ہی ان کا ذائقہ شدید تلخ ہوتا ہے اس لئے بعض بد دماغ قسم کے لوگ اسے بطور قاتل زہر استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کی زیادہ مقدار کے استعمال سے تھوڑی دیر کے بعد منہ اور حلق میں سنسناہٹ خشکی اور جلن معلوم ہوتی ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ منہ خشک ہو جاتا ہے۔ پیاس شدت سے لگتی ہے۔ اپنے مضیق اثر کی وجہ سے گلے کو بند کر دیتا ہے۔ اس وجہ سے نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔

چونکہ اپنے اندر کچھ رطوبت کے اثرات رکھتا ہے۔ اس لئے منہ سے کف آتا ہے۔ قے بار بار ہوتی ہے۔ دماغ میں دوران خون زیادہ ہونے کی وجہ سے آنکھیں سرخ

ہو جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ جس سے آنکھوں کے سامنے مختلف قسم کی اشکال پھرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ نظام عصبی میں دوران خون تیز ہونے کی وجہ سے خصوصاً آنکھوں کی سرخی کی وجہ سے روشنی برداشت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے نظر کم آتا ہے۔ یا بالکل دکھائی نہیں دیتا۔ آنکھوں کے ڈیلوں کے باہر آنے کی وجہ سے مریض نہایت غضبناک اور خوفزدہ معلوم ہوتا ہے۔ سر میں خون زیادہ مقدار میں آنے سے دوران سر (چکر) کی شکایت ہو کر حواس خمسہ میں فتور پڑ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے عقل اور حافظہ میں فتور آ جاتا ہے۔ مسموم سوال کا جواب پوری طرح نہیں دے سکتا۔

عضلات میں تحریک کی وجہ سے طبیعت میں جوش کمال ہوتا ہے۔ مسموم چلنے کو پسند نہیں کرتا اور ٹانگوں کو ادھر ادھر حرکت دیتا ہے۔ لیکن چونکہ حواس خمسہ اعتدال پر نہیں ہوتے۔ اس لئے وہ لڑکھڑا کر چلتا ہے۔ بہت جلد تھک جاتا ہے۔ شریانات میں خشکی کی وجہ سے بدن بار بار جھنجھناتا ہے۔ کانوں میں خون کے دوران کی زیادتی کی وجہ سے جھنجھناہٹ کی آوازیں آتی ہیں۔ درست سنائی نہیں دیتا۔ مسموم سخت پریشان ہوتا ہے۔ اسے موت دکھائی دیتی ہے۔

دماغی ہذیان اور عضلات کے تشنج کے باعث نیند نہیں آتی۔ اگر آ بھی جائے تو دماغی بے چینی کی وجہ سے متوحش خواب دکھائی دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے سویا ہوا مسموم ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتا رہتا ہے۔ چونکہ اس کے نام ہی سے دیوانگی یا پاگل پن کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اس لئے اس کے استعمال سے دھتورہ خوردہ انسان پاگل یا دیوانہ ہو جاتا ہے۔ جاگتے ہوئے بھی فتور عقل کے باعث زمین کو ٹٹولتا ہے۔ دیکھنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ دھتورہ خوردہ انسان کوئی چیز زمین سے چن رہا ہے۔ یا فضا سے کوئی چیز پکڑنا چاہتا ہے۔ مایوسی کی وجہ سے ٹھنڈی آہیں بھرتا ہے۔ غدی سکون کی وجہ سے امعاء مفلوج ہو جاتی ہیں۔

حرارت غریزی کی کمی وجہ سے سردی محسوس ہوتی ہے۔ سرد پسینہ آتا ہے۔ بعض اوقات چہرہ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ لیکن بہت کم مقدار میں پیشاب آتا ہے۔ شدید زہر کے اثر سے آخر کار مریض بے ہوش ہو جاتا ہے اور اسی حالت میں راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

مسموم کے مردہ جسم کو چیرنے پھاڑنے سے دماغ میں اجتماع خون پایا جاتا ہے۔ معدہ سکڑا ہوا اور ہلکا سرخ ہوتا ہے۔ انتڑیوں میں استرخا کی حالت ہوتی ہے۔

علاج

طب یونانی میں دھتورے کا نادزہر بنولے ہیں۔ یعنی کپاس کا تخم۔ پتوں کے زہر کا نادزہر کپاس کے پتے اور اس کے پھولوں کا نادزہر کپاس کے پھول ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ نیلا تو تیا یا رائی سے قے کرانا ضروری ہے۔ تاکہ جو زہر معدہ میں ابھی تک تحلیل نہیں ہو سکا وہ خارج ہو جائے۔

علاج ڈاکٹری

اول قے کرائیں۔ ورنہ آلہ سٹامک پمپ سے زہر کو نکالیں۔ سر پر سرد پانی کا تریڑا دیں۔ پیٹ اور گردن پر رائی کی پٹی لگائیں۔ گرم بوتلوں کی تکمید کریں۔ گرم مالش کریں۔ زیادہ سرد اور بے ہوش ہونے لگے تو بجلی لگائیں مصنوعی تنفس جاری کریں۔ کمزوری کی صورت میں ٹنکچر ڈیجی ٹیلس پلائیں۔ یا زیر جلد پچکاری کریں۔ کافی پلائیں۔

طب یونانی اور ایلوپیتھی میں اس کے کئی مرکبات تیار کئے جاتے ہیں۔ جو نہایت مفید اثرات کے حامل ہیں۔

بخور دمہ

ھوالشافی:۔ قلمی شورہ۔ برگ دھتورہ ہر ایک دو اونس۔ لوبان دو اونس۔
ترکیب تیاری:۔ سب کو باریک کرکے دو اونس کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دیں۔ پھر خوب ملاکر دھوپ میں رکھ دیں تاکہ خشک ہو جائے۔
استعمال:۔ بوقت ضرورت مریض کو دو ماشہ کی مقدار میں چلم میں رکھ کر دھواں سانس کے ذریعے اندر لے جانے کو کہیں۔ دو تین منٹ بعد دورہ کم ہو جائے گا۔

مرہم برائے زخم اعصابی

ھوالشافی:۔ برگ دھتورہ نیم کوفتہ ایک پاؤ، چربی ایک سیر۔
ترکیب تیاری:۔ دونوں ادویہ کو ملاکر دھیمی آنچ دیں۔ پتوں کے بریاں ہو لے پر چھان کر محفوظ کر لیں۔
استعمال:۔ اعصابی زخموں کے لئے مفید ہے۔

۲/۳

حبوب برائے بخار

ھوالشافی:۔ کرنجوہ۔مرچ سرخ۔تخم دھتورہ ہر ایک ہم وزن
ترکیب تیاری:۔ سب کا باریک سفوف تیار کریں۔
مقدار خوراک:۔ نصف رتی سے ایک رتی۔
فوائد:۔ بخار لرزہ اور باری کے بخار کے لئے بہترین دوا ہے۔

۲/۳

روغن اوجاع

ھوالشافی:۔ روغن کتان۔روغن سرسوں۔روغن کنجد ہر ایک دس تولے۔
پانی دھتورہ ہم وزن تمام روغن۔
ترکیب تیاری:۔ سب کو ملاکر نرم آنچ پر پکائیں۔جب شیرہ جل جائے تو روغن
پن چھان کر محفوظ کرلیں۔اور بوقت ضرورت کام لائیں۔
فوائد:۔ یہ روغن درد کمر۔اوجاع ریاحیہ کو نہایت مفید ہے۔بلکہ یہ فالج لقوہ اور
رعشہ کے لئے بھی مفید ہے۔
ایلوپیتھی میں اس کے ٹنکچر آف سٹرے مونیم۔ایکسٹریکٹ آف سٹرے مونیم۔پلاسٹر
آف سٹرے مونیم۔پلس آف سٹرے مونیم وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں۔

دھماسہ

۲/۳

نام:۔ ہندی دھماسہ۔بنجابی دھماہ۔گجراتی دھماسو۔بنگلہ ذرالبھا۔
سندھی ڈاماہو۔انگریزی فوگونیا ایربیکا FOGONIA ARABICA
تعارف:۔ مشہور عام ہے۔صفر وش کانٹے دار بوٹی ہے۔جو النسہ کے مشابہ ہے۔لیکن پتا
بہت چھوٹا اور پھل دانے دار۔اس کے پھول کانٹوں کے ساتھ اگتے ہیں۔
رنگ:۔ پتے سبز۔پھول سفید۔ ذائقہ:۔ تلخ۔
مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔سرد خشک۔درجہ اول۔
مقدار خوراک:۔ ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔
افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔یعنی محرک عضلات۔محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے
کیمیاوی طور پر اپنے اندر ترشی کے اثرات رکھتا ہے۔
خواص:۔ قاطع بلغم۔مصفی خون۔دافع پیاس۔مسکن حرارت۔دافع بخار عصبی۔
فوائد:۔ چونکہ عضلاتی اعصابی ہے اور قاطع بلغم اثرات کا حامل ہے۔اس لئے بلغمی

کھانسی۔ بلغمی بخار یا اعصاب کی سوزش سے ہونے والے بخار اس کے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔

عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے فاضل رطوبات سے خون کو پاک کرتا ہے اسی وجہ سے اسے مصفی خون کہتے ہیں۔ انہی افعال و اثرات اور خواص کی وجہ سے یہ سلسل بول۔ بول فی الفراش۔ جریان منی اور سیلان الرحم کے لئے مفید ہے۔

جب معدہ کے اندر رطوبات کی کثرت ہو جائے۔ یا رطوبات کا اخراج شدید ہو جائے۔ جیسے ہیضہ میں ہوتا ہے۔ ایسی صورت کے لئے دھماسہ بھروسے کی دوا ہے۔ اسی طرح دست و قے کے لئے بھی مفید ہے۔

چونکہ اپنے اندر ترشی اور تیزابی اثرات و خواص رکھتا ہے۔ لہٰذا دودھ کے ساتھ ملتے ہی اسے فوراً جما دیتا ہے اور دہی تیار کر دیتا ہے۔ بکریوں کے ریوڑ چرانے والے چرواہے کھیتوں میں ہی بکری کا دودھ حاصل کر کے اسے تازہ حالت میں کوٹ کر ملا دیتے ہیں۔ چند منٹوں میں نہایت مزیدار دہی تیار ہو جاتی ہے۔

نزلہ و زکام کی وجہ سے ہونے والے بخار اتارنے اور روکنے کے لئے اس کا جوشاندہ یا شربت پلایا جاتا ہے۔

چونکہ چکروں کا تعلق عضلات سے ہے۔ جب اعصابی تحریک سے عضلات کمزور ہو جائیں تو مریض کو چکر آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ دھماسہ محرک عضلات ہونے کی وجہ سے چکروں کو فوراً روک دیتا ہے۔

بچوں کو عام طور پر قلاع الفم ہو جاتا ہے۔ انہیں اس کا جوشاندہ پلانے سے فوراً آرام آجاتا ہے۔ غدی مسکن ہونے کی وجہ سے غدی سوزش سے ہونے والی علامات بھی اس کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہیں۔ جن میں پیچش۔ صفراء کی زیادتی اور حرارت کی زیادتی وغیرہ شامل ہیں۔

شربت دھماسہ 7/3

ھو الشافی :۔ دھماسہ آدھ پاؤ۔ چینی تین پاؤ۔ حسب دستور شربت تیار کریں۔ مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کے لئے بہترین دوا ہے۔

دہی

نام :۔ عربی لبن الحامض۔ فارسی جغرات۔ بنگلہ دئی۔ انگریزی کرڈ CURD۔

تعارف :۔ مشہور عام ہے۔ کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ اس میں

نائٹروجنی اجزار زیادہ ہوتے ہیں۔
رنگ :۔ سفید۔ ذائقہ :۔ ترش۔ قوام گاڑھا۔ مقدار خوراک :۔ بقدر ہضم
مزاج :۔ ترش دہی سرد خشک عضلاتی اعصابی۔ شیریں دہی اعصابی عضلاتی۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب، مسکن حرارت،
جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے۔
خواص :۔ دہی مسکن حرارت۔ مرطب۔ مسمن بدن اور حابس و قابض ہے۔
فوائد :۔ دہی چونکہ دودھ کو ضامن لگا کر بنایا جاتا ہے۔ دودھ ہی ایسی چیز ہے جس میں سے گھی نکالا جاتا ہے۔ دہی میں دودھ کا تمام گھی موجود ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں شدید خشکی نہیں ہوتی۔ ہاں البتہ جب دہی کو بلو کر مکھن نکال لیا جاتا ہے تو اس میں مکمل خشکی ہو جاتی ہے۔ اس لئے دہی میں روغن ہونے کی وجہ سے اسے دماغ پر مالش کرنے کے کام لاتے ہیں۔ خصوصاً دہی کی بالائی مرطب و منوم ہوتی ہے اسی طرح جب چہرہ پر ملیں تو چہرہ کے داغ دھبے جھائیں رفع ہو جاتے ہیں۔ عضلاتی اعصابی مقوی ہونے کی وجہ سے دست وقے اور ہیضہ کے لئے بہترین دوائے غذا ہے۔ شدید گرمی کے موسم اور شدید پیاس کے لئے دہی کی لسی بنا کر پی جاتی ہے پیچش میں کسٹر آئل پلانے کے بعد جب پاخانے آجائیں تو دہی جس میں ایک دو قطرے گندھک کے تیزاب کے ملے ہوں کھلانا چاہئے۔ فوراً درد اور مروڑ دور ہو جاتے ہیں۔ دست اور ہیضہ میں بھی دہی اسی ترکیب سے کھلایا جا سکتا ہے۔

دہی حابس و قابض ہونے کی وجہ سے سیلان الرحم اور سیلان منی جسے عرف عرف عام میں دھات آنا یا جریان منی کہتے ہیں کے لئے بے حد مفید ہے۔ منی کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے جس سے قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔ جاگوٹہ کے دست روکنے کے لئے دہی تریاق ہے۔

جب دہی ترش ہو کر پانی چھوڑ دے یا اس سے بدبو آنے لگے تو اسے ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

ڈھاک

نام :۔ عربی پلاس۔ بنگلہ پلاس۔ گجراتی کھاکرو۔ پنجابی چھچھرا۔ سندھی خلاس یا پڑی۔ انگریزی BUTEA FRONDOSA

تعارف :۔ ایک جنگلی درخت ہے۔ اس کی عمر تقریباً دس برس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اس کی اونچائی چالیس پچاس فٹ سے کم نہیں ہوتی۔ پیڑ کی گولائی چھ سے آٹھ

فٹ اور اکثر دس سے بارہ فٹ تک ہوتی ہے۔اس کی چھال نصف انچ سے ایک انچ تک ہوتی ہے۔ پتے برگد کے پتوں کے برابر اور گول ہوتے ہیں۔ہر شاخ میں تین تین پتے لگتے ہیں۔پنجاب اور یوپی میں دکاندار کاغذ کی بجائے اس کے پتوں میں سودا ڈال کر دیتے ہیں۔

اس کے تخم۔پھول اور گوند دواءً مستعمل ہیں۔اس کے تخم پلاس پاپڑا۔ پھول گل ٹیسو اور گوند چنیا گوند یا کمرکس کے نام سے مشہور ہے۔گوند حاصل کرنے کے لئے اس کے تنے میں شگاف دے دیتے ہیں۔جس میں ایک قسم کا رس نکلتا ہے جو جم کر کمرکس بن جاتا ہے۔

رنگ:۔پھول نارنجی رنگ کے۔گوند سرخ سیاہی مائل۔نیل زرد۔ پتے سبز

مقام پیدائش:۔برما سے لے کر شمالی ہندوستان تک کوہ ہمالیہ کی چار ہزار فٹ بلند پہاڑیوں پر پایا جاتا ہے۔

مزاج:۔عضلاتی اعصابی۔سرد خشک۔

افعال و اثرات:۔عضلاتی اعصابی ہے۔یعنی محرک عضلات۔محلل اعصاب اور مسکن جگر و غدد ہے۔

خواص:۔حابس و قابض۔مغلظ منی۔مقوی باہ۔حابس الدم۔

فوائد:۔ڈھاک کے پتے قابض و حابس ہونے کی وجہ سے دست و قے روکنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔چھال چونکہ عضلاتی اعصابی اثرات رکھتی ہے اس لئے سیلان الرحم۔جریان منی اور مغلظ منی کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ چھال کا جوشاندہ اندام نہانی میں ڈوش کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔اس کی کونپلوں کو کوٹ کر کھلاتے ہیں جو نہایت ہاضم اور مقوی معدہ ہے۔

اس کی جڑ کا سفوف بمقدار چھ ماشہ قہوہ کے ہمراہ کھلانا کایا کلپ یعنی اعادہ شباب کرتا ہے اور محافظ جوانی ہے۔

عضلاتی اعصابی اور دافع فاضل رطوبات بلغم ہونے کے علاوہ مقوی دماغ و حافظہ ہے۔اس کے مسلسل استعمال سے حافظہ بڑھتا ہے اور عقل ترقی کرتی ہے۔

اس کی چھال کا متواتر کئی ماہ تک استعمال کرنا مدتوں کا بند حیض پھر سے جاری ہو جاتا ہے۔اس سے رحم طاقتور ہو جاتا ہے اور وہ نطفہ قبول کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

روغن السی

نام :- عربی دہن الکتان۔ فارسی روغن کتان۔ بنگلہ تیلیسی تیل
انگریزی LINSEED OIL

تعارف :- گاڑھا اور غلیظ روغن ہے جو السی کے بیجوں کو پیل کر نکالا جاتا ہے۔
رنگ :- زردی مائل۔ ذائقہ :- تلخ
مزاج :- عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک
مقدار خوراک :- ا تولہ سے ۲ تولے تک
افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی مقوی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر و غدد ہے۔
خواص و فوائد :- محلل و مسکن اور جاذب ہونے کی وجہ سے اس کی مالش کی جاتی ہے۔ ملین ہونے کی وجہ سے اسے قبض کی حالت میں پلاتے ہیں۔ قولون کے زیریں حصہ میں سدہ پڑنے کی حالت میں روغن السی کا انیما کرتے ہیں۔
چونکہ نہایت سرد ہے۔ اس لئے اس کو جلے ہوئے مقام پر آب چونہ میں ملا کر استعمال کرنے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ جلن بند ہو جاتی ہے۔ درد میں تسکین آجاتی ہے جو اس کے مسکن جگر و غدد ہونے کی سب سے بڑی علامت ہے۔ چھاپے کی سیاہی بنانے میں کثرت سے مستعمل ہے۔

روغن خشخاش

نام :- عربی دہن الخشخاش۔ فارسی روغن خشخاش۔ سندھی کن جو تیل۔

تعارف :- مشہور عام ہے۔ کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔
رنگ :- سفید۔ ذائقہ :- پھیکا۔
مقدار خوراک :- چھ ماشہ سے ۲ تولے تک۔
مزاج :- عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر بلغم کو کم کر کے خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے۔ اور سردی کی زیادتی کرتا ہے۔
فوائد و خواص :- منوم اور مسکن ہے۔ یعنی سر پر مالش کرنے سے خوب نیند آتی ہے۔ سر کے درد کو تسکین دیتا ہے۔ دماغ و اعصاب کی رطوبات کی پیدائش بند کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نزلہ زکام کے لئے نہایت مفید ہے۔

محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے عصبی دردوں کے لئے نہایت مفید ہے افیون کے تمام اثرات کا حامل ہے۔ روغن خشخاش کی عمارتی رنگوں اور صابن سازی میں کام آتا ہے۔

زخم حیات

نام: اردو: زخم حیات۔ سنسکرت و بنگلہ: ہیم ساگر۔ سندھی کوتک انگریزی کہ SPHAERANTHUS INDICUS کہ

تعارف :۔ زخم حیات ایک مفروش بوٹی ہے۔ اس کی شاخوں اور پتوں پر روئیں ہوتے ہیں۔ جڑ پتلی اور لمبی اور پتے پونی کے برابر۔ شاخوں اور پتوں کے پاس کاسنی کی طرح ڈوڈیاں بکثرت بردار نہایت چھوٹے چھوٹے تخموں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ جب اس کی شاخیں زمین کو چھوتی ہیں تو اس جگہ سے جڑیں نکل کر پودا بن جاتا ہے۔

رنگ :۔ سبزی مائل بہ سفیدی۔ خشک ہونے پر خاکستری رنگ کی ہو جاتی ہے۔

مقدار خوراک :۔ دو تولے۔

مقام پیدائش :۔ پنجاب کے میدانی علاقوں میں تقریباً ہر جگہ ندیوں۔ تالابوں اور جوہڑوں کے کنارے فروری سے جون تک بہ افراط۔ مگر دسمبر جنوری میں کمیاب ہوتی ہے

مزاج :۔ سرد خشک (عضلاتی اعصابی) ذائقہ : پھیکا۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات و بلغم ختم کر کے سودا کی پیدائش زیادہ کرتی ہے۔

خواص :۔ مصفی خون۔ دافع جذام و آتشک۔ قاتل کرم شکم۔

فوائد :۔ زخم حیات چونکہ عضلاتی اثرات کی حامل ہے۔ اس لئے یہ اعصاب میں تحلیل کر کے ان کی سوزش۔ زخم اور پھوڑے پھنسیاں دور کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے پتوں کو کچل کر تازہ زخموں اور چوٹ اور پھوڑے پھنسیوں پر باندھتے ہیں۔ اندرونی طور پر بھی اس کے اثرات مصفی خون ہی ہیں۔ اسے زیادہ تر جذام و آتشک کے مریضوں کو کھلاتے ہیں۔ اسی طرح اس کا ایک تولہ سفوف نصف پاؤ پانی میں گھوٹ کر دو روز تک پلانے سے کیچوے مر کر نکل جاتے ہیں۔ زخموں سے بہتے ہوئے خون کو روکنے کے لئے اس کے پتوں کو کوٹ کر باندھتے ہیں۔ جس سے فوراً خون کا اخراج رک جاتا ہے۔ چوٹ سے ہونے والے پھوڑے پھوڑے زخموں کو بند کرنے کے لئے اس کے رس سے بھیگا ہوا زخم بند ھا رکھنے سے چند دن

میں زخم بند ہو جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے دوسری کوئی دوا اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

زرشک

نام:۔ عربی عنبر باریس۔ فارسی زرشک۔ زرک۔ انگریزی میں BERBERIS

تعارف:۔ سیاہی مائل سرخ۔ مرچ سیاہ کے برابر پھل ہے۔ اس کا درخت خاردار کشمل (چترا) کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے درخت کی جڑ کو دارہلد اور عصارہ کو رسونت کہتے ہیں۔ زرشک تازہ صورت میں نرم نرم اور قدرے پچکا ہوا ہوتا ہے۔

رنگ:۔ سیاہی مائل سرخ۔

ذائقہ:۔ ترش۔ چاشنی دار۔ کھٹ مٹھا۔ مرغوب

مقدار خوراک:۔ ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

مقام پیدائش:۔ خراسان۔ شیراز۔ شام۔ روم۔ سپین۔

افعال واثرات:۔ عضلاتی اعصابی مقوی ہے یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ خون میں کیمیاوی طور پر ترشی پیدا کرتی ہے۔ اخلاط میں طبعی سودا کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔

خواص وفوائد:۔ مولد سودا۔ دافع قے۔ مسہل بلغم۔ مقوی قلب اور معدہ و امعاء۔ ہاضم۔ دافع پیاس ہے۔

زرشک ترش اشیاء میں اولین دوا ہے۔ کیونکہ اس میں املی کی طرح ترشی کی شدت نہیں ہے اور نہ ہی بہت کمی ہے۔ جو افعال واثرات املی کے ہیں تقریباً اسی قسم کے افعال واثرات زرشک کے ہیں۔

تریاق ہیضہ

ہوالشافی:۔ پودینہ خشک۔ انار دانہ۔ منقیٰ۔ طباشیر۔ زرشک۔ ہم وزن

ترکیب تیاری:۔ اول انار دانہ اور منقیٰ کو پانی میں ابال لیں۔ پانی ان دونوں کے وزن سے دو چند ہو۔ پھر دوسری ادویہ کو باریک پیس کر ان کے پانی میں ملا دیں۔

مقدار خوراک:۔ دو چمچے خوردہ۔

فوائد:۔ یہ نسخہ بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ بچوں کو عموماً عطاشش کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ جو ہیضہ سے بھی خطرناک ہے۔ اس کے لئے نہایت مفید ہے

بڑوں کے لئے اگر سرخ مرچ اور رائی ہم وزن ملا کر باریک کر کے ایک ایک ماشہ مندرجہ بالا نسخہ کے پانی سے پلائیں تو فوری اثر ہے۔

زہر مہرہ

نام:۔ حجر اسم۔ بادزہر کانی۔ اسی طرح فارسی میں اسے بادزہر کانی یا معدنی بھی کہتے ہیں۔ انگریزی MINERAL BEZOAR

تعارف:۔ ایک ہلکا پتھر ہے۔ جو مختلف رنگوں کا ہوتا ہے۔ مختلف ممالک کے پہاڑوں سے مختلف رنگوں سے نکلتا ہے۔ سب سے بہتر زہر مہرہ خطائی ہے۔ جو چین کے علاقہ خطہ سے آتا ہے۔

رنگ:۔ زرد۔ سفید۔ کہیں کہیں سفید زردی مائل۔ کہیں زرد سرخی مائل۔ زہر مہرہ خطائی کا رنگ سفید زردی مائل ہوتا ہے۔

ذائقہ:۔ پھیکا۔ خوشبودار۔ اس کے اصل ہونے کی پہچان یہ ہے کہ اگر کوئی عضلاتی دوا جو کڑوے ذائقے کی ہو یا شدید چرپرے ذائقے والی کھائیں۔ بعد میں تین چار رتی زہر مہرہ کھالیں تو اس شے کی کڑواہٹ بالکل معلوم نہیں ہوتی اگر کسی کو سانپ یا بچھو کاٹ لے تو گزیدہ مقام پر لگانے اور دو دو ماشے کھانے سے زہر اتر جائے تو اصل ہے۔

مقام پیدائش:۔ اس کی کانیں خطا، چین، تبت۔ قندھار، خراسان، کرمان توران۔ خلیص (نواح چین) ہندوستان میں اجمیر، دکن۔ پاکستان میں کوئٹہ۔ سب سے بہترین خطائی ہے۔

مقدار خوراک:۔ چار رتی سے ایک ماشہ تک

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی عضلاتی مقوی و محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں سوداویت بڑھاتا ہے اور خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے۔

خواص:۔ تریاق مسموم۔ دافع علامات وبائیہ جن میں نزلہ زکام وبائی ہیضہ موسمی و وبائی۔ طاعون۔ مفرح۔ مقوی و محرک قلب ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ زمین میں پیدا ہونے والی بہت سی اشیاء ایسی جن میں حجر الیہود۔ زہر مہرہ خطائی۔ سنکھیا۔ نمک وغیرہ ان کے افعال و اثرات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ان میں ایک ہی مزاج کی ادویہ ہیں۔ لیکن ان میں

بھی کمی بیشی اور تقویت اور تریاقیت میں فرق ہوتا ہے۔ بعض ادویہ کے افعال و اثرات میں اس قدر تیزی اور شدت ہوتی ہے کہ وہ فوراً تمام جسم میں سرایت کر کے خون میں پہنچ جاتی ہیں اور ان کے افعال و اثرات اس قدر جلد ظاہر ہوتے ہیں کہ انسان طبیر متحمل ہوتا ہے۔ اور اکثر نتیجہ موت ہوتا ہے۔

طور پر سا ثر ہوتا ہے۔ اور اکثر نتیجہ موت ہوتا ہے۔ اس قسم کی ادویہ زہر کہلاتی ہیں۔ یہ چاہے نباتی ہوں یا حیوانی یا جماداتی۔ جو ادویہ اتنی تیزی سے زہر کے اثر کو زائل کر دیں انہیں تریاقی یا ناد زہر کہتے ہیں۔ زہر مہرہ خطائی بھی ناد زہر اشیاء میں سر فہرست ہے۔ اسی وجہ سے اسے ناد زہر معدنی کہا جاتا ہے۔

سپاری

نام:۔ عربی فوفل۔ فارسی پوپل۔ ہندی سپاری۔ پنجابی سپاری گجراتی سوپاری۔ اردو چھالیہ۔ انگریزی بیٹل نٹ BETEL NUT

تعارف:۔ بھورے رنگ کا مدور اور گول پھل ہے۔ اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پان کے ساتھ کھاتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سفید سپاری۔ دوسری تیلیا سپاری۔

رنگ:۔ سفید بھوری۔ دوسری خاکی روغن دار۔

ذائقہ:۔ کسیلا خشک۔ مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک

مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

مقام پیدائش:۔ جنوبی ہند۔ میسور۔ کنارا۔ مالا بار۔ آسام

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی مقوی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں خلط سودا کا اضافہ کرتی ہے۔ خون کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے۔

خواص:۔ قابض رحابس۔ مجفف رطوبات۔ رادع۔ محلل عصبی سوزش ہے۔

فوائد:۔ سپاری عضلاتی اعصابی اثرات کی حامل ہونے کی وجہ سے رادع اثرات کی حامل ہے۔ رادع ادویات کے متعلق ہم نے کئی بار لکھا ہے کہ ان میں سردی اور شدید کھار کی وجہ سے رطوبت کا اخراج جاری رہتا ہے اور خشکی کی وجہ سے رطوبات جذب بھی ہوتی رہتی ہیں۔ یہ بھی ایسی ادویہ میں سے ایک رادع دوا ہے۔ اس کے استعمال سے منہ کے دانے و زخم۔ آنکھوں کی سوزش۔ خونی اسہال بلکہ جسم کے ہر عضو کے خون کو اندرونی و بیرونی طور پر روکتی ہے۔ رطوبات کو جذب کرتی ہے۔ اسی طرح سوزش مثانہ اور اعضائے بول کے لئے بہترین دوا ہے۔ ہر غرض سے رطوبات کے سیلان کو روکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے سیلان الرحم اور

جریان منی کے لئے دعوے کی دوا تسلیم کرتے ہیں۔ اسی اصول پر عضو سوختہ اچھے ہوئے، اعضاء کے لئے تسکین کا باعث ہے۔

یاد رکھیں سپاری حابس و قابض ہونے کی وجہ سے نئے پرانے دستوں اور سنگرہنی کے لئے عام استعمال کرتے ہیں۔ اپنے انہی اثرات کی وجہ سے بہنے والے زخموں پر اس کا سفوف لگانے سے فوراً شفا دیتی ہے۔ منہ سے بدبو آنے اور بادی و بادی کا پانی آنے سے روکنے کے لئے اسے پان میں رکھ کر چباتے ہیں۔

رطوبات کی کثرت سے جب دانتوں کی جڑیں کمزور ہو جائیں اور دانت ہلنے لگیں تو اس کا جلا ہوا سفوف دانتوں اور مسوڑھوں پر ملنے سے دانت ہلنے بند ہو جاتے ہیں، ہر سخت چیز آسانی سے چبائی جا سکتی ہے۔

چونکہ رادع اثرات کی حامل ہے۔ اس لئے اورام کی ابتدا میں اس کا ضماد اورام کو تحلیل کرتا ہے۔ مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے آنکھوں سے پانی آنے سے روکنے کے لئے اس کا سفوف بطور سرمہ لگانے سے آرام آجاتا ہے۔ جلد پر لگانے سے جلد کو کھردرا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے مخشن ہے۔ بستری اعضاء پر اس کا ضماد قوت دیتا ہے۔ زیادہ پسینہ کو روکتی ہے۔ منی کو گاڑھا کر کے امساک پیدا کرتی ہے۔

یادداشت: ۔ بعض کتب میں اسے فساد بلغم و صفراء اور سودا کو دور کرنے والی لکھا ہے جو درست نہیں ہے۔ چونکہ سپاری مجفف رطوبات۔ قابض۔ حابس اور سرد خشک مزاج کی حامل ہے اس لئے یہ مولد سودا تو ہو سکتی ہے اور بلغم کے فساد کو دور کر سکتی ہے لیکن سودا کے فساد کو کیسے دور کرے گی جب کہ یہ خود مولد سودا ہے اور سودا کی زیادتی سے فساد بھی ہو سکتا ہے۔

اسی طرح صفراء کے فساد کو بھی دور نہیں کر سکتی۔ کیونکہ یہ صفراء کی پیدائش روک دیتی ہے۔ لیکن خارج نہیں کرتی۔ یاد رکھیں کہ خلط کے فساد کو اس وقت تک ختم نہیں کیا جا سکتا جب تک اس کے زہر کو جسم سے خارج نہ کر دیا جائے۔ لہٰذا سپاری عضلاتی اعصابی اور مولد سودا ہونے کی وجہ سے بلغم کے فساد کو تو دور کر سکتی ہے لیکن سودا یا صفراء کے فساد کو کسی صورت ختم نہیں کر سکتی۔

سفوف باکرہ

ھوالشافی: ۔ مائیں۔ مازو۔ پھٹکڑی۔ پوست انار۔ سپاری کاٹھی۔ ہم وزن

مثل سرمہ بنائیں۔
ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے مثل سرمہ بنائیں۔
استعمال:۔ سیلان الرحم کی مریضہ کو ۲ ماشے پوٹلی میں باندھ کر روزانہ رات کو لگوائیں۔
اول سیلان الرحم ختم ہو گا۔ دوم شرم گاہ تنگ ہو کر مثل باکرہ ہو جائے گی۔

سرس

نام:۔ عربی سلطان الاشجار۔ فارسی ذکریا۔ پنجابی شرینہہ۔ مرہٹی شرس
گجراتی شرسٹرو۔ بنگالی شریش گاچھ۔ سرزہ۔ سندھی سرھن۔
انگریزی ACACIA SPECIOSA
تعارف:۔ ہندو پاکستان کا مشہور سایہ دار درخت ہے۔ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ صبح کو لہلہاتا اور شام کو مرجھا جاتا ہے۔
رنگ:۔ پتے سبز۔ پھلیاں کچی سبز اور پختہ زرد۔ تخم زردی مائل سرخ
مزاج۔ سرد خشک   ذائقہ:۔ ہلکا تلخ۔
مقدار خوراک:۔ چھال ۵ سے ۷ ماشہ۔ تخم ۲ سے ۴ ماشہ
افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے یعنی عضلات کو کیمیاوی طور پر تحریک میں لاتا ہے۔ اعصاب میں تحلیل اور غدد میں تسکین پیدا کرتا ہے۔ کیمیاوی طور پر خلط سودا پیدا کرتا ہے۔ رطوبات کو ختم کرتا ہے۔
خواص:۔ مصفی خون۔ جالی۔ حابس رطوبات و مغلظ منی۔ مسکن اور جاذب رطوبہ اور محلل اورام بلغمیہ ہے۔
فوائد:۔ سرس کے متعلق ایک روایت مشہور ہے کہ یہ نہایت رحم دل اور سکون دینے والا درخت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ذکریا علیہ السلام کے نافرمان لوگ انہیں قتل کرنے کے لئے پیچھا کر رہے تھے۔ جب حضرت ذکریا نے دشمنوں کو قریب آتے دیکھا تو سرس کے درخت سے پناہ طلب کی۔ سرس نے حضرت ذکریا علیہ السلام کو اپنے سینہ میں جگہ دے دی اور چھپا لیا۔ جب دشمن اس درخت کے قریب پہنچے تو آگے ذکریا علیہ السلام کے قدموں کے نشان جاتے ہوئے نہ پائے۔ انہوں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ ذکریا علیہ السلام اسی سرس میں چھپے ہوئے ہوں۔ لہذا اسے آرا سے چیر دینا چاہئے۔ آخر کار انہوں نے اس سرس کو چیر دیا۔ جس کے ساتھ ہی ذکریا علیہ السلام بھی چیر دیئے گئے۔ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ کو ذکریا علیہ السلام کا سرس سے پناہ لینا اور سرس کا پناہ دینا دونوں پسند نہ آئے۔ اس دن سے لے کر آج تک سرس کا درخت شرمندگی سے شام کے وقت مرجھا جاتا ہے۔

حکمت کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے جرم میں سردی خشکی پہلے ہی زیادہ ہے۔ جب شام کو دن کی نسبت سردی بڑھتی ہے تو اس میں اور بھی سردی کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ جس سے دن کی نسبت لہلہانے کی قوت سلب ہو جاتی ہے اور وہ مرجھا جاتا ہے۔ چونکہ سرس حابس و مجفف رطوبات ہے۔ اس لئے یہ زکام۔ آشوب چشم۔ منہ سے پانی کا زیادہ آنا اور پیشاب کا زیادہ آنے کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ اپنے اس اثر کی وجہ سے یہ دانتوں اور مسوڑھوں سے رطوبات و ریشہ کو نکال کر باہر پھینک دیتا ہے۔ جس سے دانت مضبوط اور مسوڑھوں کا درد و سوزش رفع ہو جاتی ہے۔ بہنے والے زخم و پھوڑے پھنسیوں پر اس کی چھال کا سفوف چھڑکنے سے چند دن میں یہ زخم بہت جلد مندمل ہو جاتا ہے۔

محرش و جالی ہونے کی وجہ سے بیاض چشم۔ غبار۔ نزول الماء کے لئے بطور سرمہ استعمال کرتے ہیں۔ نسوار لینے سے چھینکیں لاتا ہے جو درد شقیقہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ مغلظ منی ہونے کی وجہ سے کسی قدر مقوی باہ و ممسک بھی ہے۔

محلل اورام بلغمیہ ہونے کی وجہ سے اس کے پوست کا جوشاندہ پینے سے بہت جلد آرام آجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے جوشاندہ کو چیچک کے مریض کو چیچک کے بگڑنے سے بچانے کے لئے پلاتے ہیں۔ شب کوری کے ازالہ کے لئے سرس کے پتوں کا پانی آنکھوں میں ڈالتے ہیں۔ مصفی خون ادویہ کے ساتھ عام استعمال کیا جاتا ہے۔

سرکہ

نام:۔ عربی خل۔ اردو سرکہ۔ انگریزی VINEGAR

تعارف:۔ انگور، گنا، جامن کے رسوں کو خمیر کرکے تیار کرتے ہیں۔ جن کا عام طریقہ یہ ہے کہ رس کو کسی مٹی کے گھڑے میں بھر کر اور بند کرکے کسی روڑی میں دبا دیتے ہیں، یا تیز دھوپ میں رکھ دیتے ہیں جس سے رس میں حرارت کی وجہ سے خمیر پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جب خمیر کا عمل مکمل ہو جاتا ہے تو رس دو حصوں میں بٹ جاتا ہے۔ رس کے غلیظ مادے نیچے بیٹھ جاتے ہیں اور رقیق حصے اوپر آجاتے ہیں۔ اسی رقیق حصہ کو آہستہ آہستہ جدا کر لیتے ہیں اور یہی سرکہ کہلاتا ہے یہ زمین پر پڑتے ہی جوش کھاتا ہے اور مٹی نرم کر دیتا ہے۔

رنگ:۔ مختلف۔ ذائقہ:۔ ترشش۔

مقدار خوراک:۔ نصف تولہ سے ایک تولہ۔

مضر۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال واثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک و مقوی عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں ترشی اور سودا بڑھاتا ہے۔

خواص:۔ حابس وقابض۔ دافع پیاس۔ دست قے۔ مولد سودا۔ ہاضم مسکن درد اور سریع النفوذ ہے۔

فوائد:۔ سرکہ عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے مجفف رطوبات ہے قے و دست بند کرنے کے لئے بکثرت مستعمل ہے۔ ہیضہ کی خاص دوا ہے۔ جب معدہ میں رطوبات کی زیادتی کی وجہ سے قوت ہاضمہ میں نقص آجائے یا قے و دست شروع ہو جائیں۔ غذا کھانے کے بعد گرانی محسوس ہونے لگے تو ایسی صورت میں سرکہ کا غذا کے فوراً بعد پینا نہایت مفید رہتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ کھایا پیا خوب ہضم ہونے لگتا ہے سرکہ مسکن غدد ہونے کی وجہ سے صفراء و حرارت کی حدت و شدت کو کم کرنے کے لئے عام استعمال ہوتا ہے۔

چونکہ سریع النفوذ ہے اس لئے سرکہ کو اکثر ضمادوں اور مالشوں میں ادویہ کی قوت بڑھانے اور جلد اثر کرنے کے لئے ملاتے ہیں۔ سرسام بلغمی میں عضلاتی اعصابی ادویہ کو سرکہ میں تر کر کے پیشانی پر ضماد کرتے ہیں۔ ایسے کرم جو بلغم اور رطوبات بلغمیہ سے پیدا ہوئے ہوں انہیں مار کر نکالنے کے لئے نہایت مفید ہے۔ چنانچہ کرم گوشش کو مارنے کے کان میں قطور کرتے ہیں۔ کان کا عصبی درد بھی سرکہ ڈالنے سے فوراً رک جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرکہ کو بہت پسند کیا کرتے تھے اور اکثر غذا کے ساتھ استعمال کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آجکل بھی سرکہ کو اچار یا چٹنی میں ملا کر لوگ بڑی رغبت کے ساتھ کھاتے ہیں۔

سرکہ کی مدد سے ایک شربت تیار کیا جاتا ہے جو سکنجبین کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو متلی و قے کو زائل کرنے کے لئے پلاتے ہیں۔

سُرمہ

نام:۔ عربی اثمد۔ فارسی کحل۔ بنگلہ سُرمہ۔ ہندی انجن۔ پنجابی سرمہ انگریزی انٹی منی نائگرم ANTIMONY NIGRUM

تعارف:۔ سیاہ رنگ کا چمک دار وزنی پتھر ہے۔ جس کو پتھر کے کھرل میں کئی دن تک رگڑ کر زینت و آرائش کے لئے آنکھوں میں ڈالتے ہیں۔ سرمہ کی دو اقسام ہیں۔ ایک سرمہ سیاہ۔ دوسرا سفید۔ زیادہ تر سیاہ سرمہ ہی استعمال ہوتا ہے۔ سرمہ اصفہانی جو پشاور کے قریبی مقام باجوڑ سے نکالا جاتا ہے۔ بہترین تصور کیا جاتا ہے۔

رنگ :۔ سیاہ ۔ سفید۔ ذائقہ :۔ پھیکا۔ بدمزہ ۔
مزاج :۔ عضلاتی اعصابی ۔ سرد خشک ۔
مقدار خوراک :۔ اندرونی طور پر مستعمل نہیں ہے ۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے ۔ یعنی محرک عضلات ۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے ۔ کیمیاوی طور پر خون میں خشکی پیدا کرتا ہے ۔ خلط سودا کی پیدائش کرتا ہے ۔
خواص :۔ قابض ۔ مجفف رطوبات ۔ مانع عفونت ۔ حابس خون ۔ مقوی و محافظ بصارت ہے
فوائد :۔ سرمہ عموماً تنہا یا مناسب ادویہ کے ہمراہ کھرل کر کے سلائی کے ساتھ آنکھوں میں لگاتے ہیں ۔ تنہا سیاہ سرمہ چہرہ کی زینت کے لئے آنکھوں میں لگاتے ہیں ۔
بالفعل سرمہ آنکھوں سے پانی آنا ۔ آشوب چشم اور آنکھوں کی سوزش رفع کرنے کے لئے فائدہ دیتا ہے ۔ اسی وجہ سے مقوی و محافظ بصارت ہے ۔ سفید موتیا کو روکتا ہے ۔
مانع عفونت ہونے کی وجہ سے بہنے والے زخموں میں پیپ پڑنے سے روکتا ہے اور ان میں جلد مندمل ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے ۔ کسی جگہ سے خون بہہ رہا ہو تو ایسے مقام پر پسا ہوا سرمہ لگانے سے خون بند کرتا ہے ۔

سروالی

نام :۔ ہندی سریالی ۔ سندھی سالارو ۔ پنجابی سالارا ۔ عربی برطانیقی ۔ انگریزی ۔ فرینچ میری گولڈ ۔ FRENCH MARIGOLD

تعارف :۔ ایک خودرو پیدا ہونے والی بوٹی ہے ۔ جو جوار باجرہ کے ہمراہ عموماً پیدا ہوتی ہے ۔ اس کی شاخیں سبز سرخی مائل اور چکنی ہوتی ہیں ۔ پتے چکنے اور کناروں سے سرخ ہوتے ہیں ۔ اس میں صنوبری رنگ کے خوشے لگتے ہیں ۔ جن میں سیاہ رنگ کے چمکدار اور نہایت ملائم تخم ہوتے ہیں جو دواءً مستعمل ہیں ۔
مزاج :۔ عضلاتی اعصابی ۔ سرد خشک ۔ ذائقہ :۔ قدرے تلخ
مقدار خوراک :۔ ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک ۔
مقام پیدائش :۔ ہند و پاکستان میں تقریباً ہر جگہ پائی جاتی ہے برسات کے موسم میں جنگلوں ۔ جوار باجرہ ۔ گوارہ کی فصلوں ۔ دیواروں کی جڑوں اور منڈیروں پر پیدا ہوتی ہے ۔ نصف گز سے ½ گز بلند ہوتی ہے ۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے ۔ یعنی محرک عضلات ۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے ۔ کیمیاوی طور پر خون کے قوام میں گاڑھا پن پیدا کرتی ہے ۔ رطوبات کو خشک کرتی ہے ۔ خلط سودا کی مولد ہے ۔

خواص :- مغلظ رطوبات - مغلظ منی - نافع کثرت بول و سیلان الرحم ہے۔
فوائد :- تازہ برٹی کے سبز پتے بطور ساگ پکا کر کھاتے ہیں۔ اسی طرح اس کے بیج بھی دوائے غذا ہونے کی وجہ سے بدہضمی، سنگرہنی اور دست وغیرہ میں مونگ کی دال یا چاول وغیرہ کے ساتھ پکا کر کھاتے ہیں۔
مغلظ منی ہونے کی وجہ سے جریان منی، سیلان الرحم اور سلسل بول یا ذیابطیس میں کھلاتے ہیں۔ چونکہ عضلاتی اعصابی ہے۔ اس لئے خون میں انجمادی قوت بڑھا کر اسے اخراج سے روکتی ہے۔

سفیدہ کاشغری

نام :- عربی اسفیداج - فارسی سفیداب - انگریزی CARBONATE OF LEAD

تعارف :- سفید رنگ کا نہایت باریک اور وزنی سفوف ہے جو اکثر رانگ، جست اور سیسہ سے بطور احتراق بناتے ہیں۔
مزاج - عضلاتی اعصابی، سرد خشک۔ ذائقہ :- کسیلا و شور
افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات - محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے اور خشک کرتا ہے۔
خواص و فوائد :- سفیدہ کاشغری مجفف، اجالی اور مندمل قروح ہے مسلسل بہنے والے زخموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ آشوب چشم، آنکھوں سے پانی آنے کے لئے فوری اثر ہے۔ چونکہ شدید مخرش ہے۔ اس لئے آنکھوں میں ڈالنے کے لئے سفیدہ کاشغری مغسول استعمال کیا کریں تین سال تک کارآمد ہے۔ پھر خراب ہو جاتا ہے۔ ۷ ۱/۲ ماشہ قاتل ہے۔ شدید عضلاتی تحریک پیدا ہو کر گلے میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے جس سے خناق ہو جاتا ہے اور مریض مر جاتا ہے۔

سماق

نام :- کرد سماق - ہندی تنتریک - سندھی تنتری - انگریزی RHUS CORIARIA

تعارف :- ایک درخت کا پھل ہے۔ جو تین گز تک بلند ہوتا ہے۔ درخت کے پتے لمبے اور سرخی مائل ہوتے ہیں۔ ان پر رواں ہوتا ہے۔ پتوں کے کنارے آری کی طرح دانہ دار ہوتے ہیں۔ پھول چھوٹا سا ہوتا ہے۔ پھل خوشوں میں ہوتے ہیں۔ یہ پھل مسور کے دانے سے قدرے بڑا اور چپٹا ہوتا ہے۔ پھل کے اوپر ایک پوست ہوتا ہے جس کا مزہ ترش ہوتا ہے۔ زیادہ تر یہی دواءً مستعمل ہے۔ اسے پوست سماق

یا گرد سماق کہتے ہیں۔

رنگ:۔ قدرے سرخ بھورا۔ ذائقہ:۔ ترش خوشگوار۔ بدل:۔ زرشک

مقام پیدائش:۔ خراسان اور شام کے پہاڑی علاقوں میں پیدا ہوتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی مقوی ہے۔ یعنی عضلات و قلب کو تقویت دیتا ہے۔ اعصاب میں تحلیل اور غدد میں سکون پیدا کرتا ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات خشک کر کے خلط سودا کا اضافہ کرتا ہے۔

خواص:۔ محرک عضلات قلب۔ معین حمل۔ حابس و قابض۔ دافع متلی و قے اور حابس الدم ہے۔

فوائد:۔ سماق عضلاتی اعصابی مقوی ہونے کی وجہ سے قلب کو بے حد تقویت دیتا ہے۔ عضلاتی قوت سے معدہ میں قوت ماسکہ دوبارہ عود کر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سماق کے استعمال سے سنگرہنی جیسی نامراد تکلیف چند دنوں میں رفع ہو جاتی ہے یاد رکھیں کہ سنگرہنی اعصابی غدی تحریک سے نمودار ہوتی ہے۔ اس میں مریض کے معدہ کی قوت ماسکہ نہایت کمزور ہو جاتی ہے۔ جونہی مریض کچھ کھایا فوراً پاخانے کی حاجت ہو جاتی ہے یعنی غذا ہضم ہوئے بغیر کچی خارج ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح سلسل بول اور ذیابیطس کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔

حابس و قابض ہونے کی وجہ سے قے و دست بھی بند کرتا ہے۔ رطوبات کے اخراج کو بند کرتا ہے اور پیاس بجھاتا ہے۔

چونکہ سرد خشک ہے اور مسکن غدد ہے۔ اس لئے خون کے قوام کو گاڑھا کر کے اسے خارج ہونے سے روکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے کثرت حیض میں بکثرت استعمال کرتے ہیں۔

ریشہ اور رطوبات کی وجہ سے دانتوں اور مسوڑھوں میں ہونے والے درد کو رفع کرنے کے لئے اس کے جوشاندہ سے مضمضہ کرتے ہیں۔ اکثر سنون میں شامل کرتے ہیں۔ معین حمل ہونے کی وجہ سے حیض سے فارغ ہونے پر عورتوں کو قہوہ کے ساتھ کھلاتے ہیں۔ اور آدھ پاؤ فی خوراک کے حساب سے بھینس کو کھلاتے ہیں۔ روزانہ ایک خوراک دینے سے چار پانچ دن کے اندر بھینس بول اٹھتی ہے اور حمل کے لئے تیار ہو جاتی ہے

سمندر جھگ

نام :۔ عربی زبدالبحر۔ فارسی کف دریا۔ سندھی سمندر پھین۔ انگریزی CUTTLE FISH BONE

تعارف :۔ ایک سمندری جانور کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ جب جانور حوادث بحر سے ہلاک ہو جاتا ہے تو سمندری لہریں اس کو ساحل پر لے آتی ہیں۔ جہاں اس کا پوست گل سڑ کر اتر جاتا ہے تو وہاں جالی دار چپٹی اور لمبی لمبی ہڈیاں رہ جاتی ہیں۔ ساحلی لوگ انہیں اٹھا کر جمع کر لیتے ہیں اور سمندر جھگ کے نام سے فروخت کرتے ہیں۔

رنگ :۔ سفید خانہ دار اسفنج کی طرح۔ ذائقہ :۔ پھیکا۔

مقدار خوراک :۔ ۶ رتی سے ڈیڑھ ماشہ تک۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک ہے۔ کیونکہ یہ ایک قسم کی ہڈی ہے جو کیلشیم اور چونے سے مرکب ہے۔

افعال :۔ عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔

خواص :۔ جالی۔ دافع۔ بیاض چشم۔ مصفی دنداں۔ دافع برص و کلف۔

فوائد :۔ سمندر جھگ جالی اور دافع بیاض چشم ہونے کی وجہ سے آنکھوں کے جالے اور پھولے کو کاٹنے کے لئے سرمہ کی طرح آنکھوں میں ڈالتے ہیں۔ بعض سرموں میں شامل کیا جاتا ہے۔

مصفی دنداں ہونے کی وجہ سے اسے نمک وغیرہ کے ساتھ شامل کر کے بطور منجن استعمال کرتے ہیں جو دانتوں کے اوپر کی میل دور کر دیتا ہے۔ دانتوں کے لئے بطور ریت کام کرتا ہے۔ اسے برص وبہق پر طلاءً استعمال کیا جاتا ہے۔

اندرونی طور پر معین حمل اور مدر حیض ہے۔ دست و قے بند کرتا ہے۔ زیادہ مقدار میں سمی اثرات ظاہر کرتا ہے۔ چونکہ اس کے اندرونی و بیرونی استعمال سے عضلات میں شدید سکڑاؤ پیدا ہو جاتا ہے اس لئے موٹاپا بہت جلد دور کرتا ہے۔ کان میں اس کا سفوف ڈالنے سے پیپ یا پانی آنا موقوف ہو جاتا ہے۔

سن

نام :۔ پنجابی سن۔ ہندی سن۔ فارسی لادنہ۔ سندھی سٹی۔ انگریزی HEMP FLEX

تعارف :۔ لمبے لمبے ریشوں والا پودا ہوتا ہے۔ جو ہند و پاکستان اور بنگلہ دیش میں کثرت سے کاشت کیا جاتا ہے۔ ہر چھوٹا بڑا زمیندار اس سے واقف ہے۔ اس کے ریشوں سے رسیاں بٹی جاتی ہیں۔

رنگ :- پھول زرد۔ بیج سیاہ۔ بیجوں کا مغز زردی مائل سفید۔
مقدار خوراک :- تخم ۲ ماشے سے ۶ ماشے۔ پھول پانچ تولے تک۔
مزاج :- تخم عضلاتی غدی۔ پھول عضلاتی اعصابی۔ ذائقہ :- پھیکا
افعال و اثرات :- پھول عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے ثقیل ہوتے ہیں۔ اور نفاخ ہوتے ہیں۔ بیج مدر حیض۔ اعصاب پر محلل اثر کرتے ہیں اور غدد کے لئے مقوی ہے۔ مولد سودا ہے۔
خواص :- ثقیل۔ نفاخ۔ مدر حیض۔ مقوی باہ۔ مخرج بلغم۔
فوائد :- پھولوں کا ساگ پکا کر کھانے سے دست و قے رک جاتے ہیں۔ لیکن نفخ پیدا کر دیتے ہیں۔ اس کے بیجوں کا سفوف یا شربت مدر حیض ہے۔

شربت مدر حیض

ھوالشافی :- مجیٹھ ۵ تولہ۔ اجوائن ۵ تولہ۔ تخم سن ۵ تولہ۔ سکری کپاس جو روئی نکال لینے کے بعد باقی پودے کے ساتھ رہ جاتی ہے ۵ تولہ۔ چینی ۳ پاؤ۔
معروف طریقے سے شربت بنا کر بندش حیض والی مریضہ کو پلائیں۔

سنکھ

نام :- اردو گھونگھا۔ عربی حلزون۔ ناقوس۔ فارسی سفید مہرہ سندھی سمند جو کوڈ۔ انگریزی کونچ شیل CONCH SHELL
تعارف :- مشہور چیز ہے۔ بڑی بڑی نہروں اور دریاؤں میں پایا جاتا ہے۔ دریاؤں میں بڑا اور نہروں میں ملنے والا قدرے چھوٹا ہوتا ہے اور شکل میں بھی مختلف ہوتے ہیں۔ یہ ایک پانی کے جانور کا بیرونی خول ہے جو ہڈی پر مشتمل ہے۔ کہتے ہیں کہ کیڑا یا جانور اس ہڈی میں سے نکل جاتا ہے۔ اور یہ گول خول کی صورت میں رہ جاتا ہے۔ کاروباری لوگ اسے کاٹ کر دو حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔
رنگ :- سفید۔ ذائقہ :- بے ذائقہ۔ تازہ۔ بدمزہ بساند لئے ہوئے
مزاج :- عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
مقدار خوراک :- ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ تک۔
افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے کیمیاوی طور پر خون کے اندر کیلشیم ہونے کے اثرات بڑھاتا ہے اور اس کا قوام غلیظ کرتا ہے۔ خلط سودا کا اضافہ کرتا ہے۔

خواص :۔ حابس و قابض۔ مندمل زخم۔ مدر حیض۔ تریاق مارگزیدہ و سگ گزیدہ۔
فوائد :۔ حلزون عضلاتی اعصابی اور مولد سودا ہونے کی وجہ سے رطوبات کے تعفن سے روکتا ہے اور رطوبات کو خشک کرتا ہے۔ اسی طرح ایسے جانوروں جن کے کاٹنے سے عصبی رطوبات زہر کی صورت اختیار کر لیتی ہوں جن میں باولے کتے کا کاٹنا شامل ہے کے لئے نہایت مجرب دوا ہے۔ دورہ کی حالت میں اس کا کشتہ ایک ایک ماشہ کی مقدار میں کھلانا نہایت مفید رہتا ہے۔
چونکہ غدد میں انتہائی سکون پیدا کرتا ہے اس لئے ایسے جانوروں کی زہروں کا بھی تریاق ہے جو غدد میں تحریک پیدا کر دیتے ہوں جن میں سانپ کا کاٹنا اور اس کا زہر شامل ہے۔ سانپ کے زہر کو پھیلنے سے روکتا ہے۔ زخم کے مقام پر لگانے سے زہر کو چوس کر خارج کرتا ہے۔
اعصابی زخموں سے رطوبت بہنے پر اس کا سفوف لگانے سے زخم بند کرتا ہے بندش حیض میں عورت کو کھلانے سے حیض جاری کرتا ہے مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے آشوب چشم اور سوزش چشم میں نہایت مفید ہے۔
کشتہ حلزون یا ناقوس اس کا مشہور مرکب ہے جس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ حسب ضرورت سنکھ لے کر سرکہ یا ترشی میں تیز گرم کر کے بجھائیں جب ٹوٹنے لگے تو برابر وزن کرنڈ کے لغدہ میں رکھ کر دس اپلوں کی آگ دیں۔ جو برآمد ہو وہی کشتہ سنکھ ہوگا۔ فوائد مندرجہ بالا ہوں گے۔

سنگترہ

نام :۔ فارسی رنگترہ۔ ہندی نیرنگی۔ بنگالی کملانیبو۔ انگریزی اورنج
تعارف :۔ مشہور پھل ہے۔ رنگ سرخ زردی مائل۔ ذائقہ ترشی مائل۔ شیریں۔ نیم پختہ ترش۔ بعض پختہ بھی ترش ہوتے ہیں۔
مقام پیدائش :۔ ہند و پاکستان میں کثرت سے کاشت کیا جاتا ہے۔
مقدار خوراک :۔ حسب منشا۔ مزاج :۔ پختہ اور شیریں سرد تر۔ نیم پختہ اور ترش سرد خشک
افعال و اثرات :۔ مجموعی افعال و اثرات کے تحت عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی عضلات میں ہلکی تحریک پیدا کر دیتا ہے۔ رطوبات کو خارج کر کے خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے جس سے خلط سودا میں اضافہ کرتا ہے۔ دوران خون کو دماغ و اعصاب کی طرف بھیج کر عصبی بے چینی کو اور سوزش کو دور کرتا ہے۔ ان افعال و اثرات کی وجہ سے اعصابی محلل ہے۔ جگر و غدد میں دوران خون کو کم کر کے تسکین پیدا کرتا ہے۔ انتہائی

شیریں اعصابی عضلاتی اثرات کی حامل ہے۔
خواص:۔ سنگترہ شیریں مفرح قلب مقوی اعصاب۔ دافع سوزش جگر و گردے مدر بول۔ مخرج صفرا و حرارت۔ سنگترہ ترش مقوی و محرک قلب۔ دافع سوزش اعصاب۔ حابس رطوبات۔ دافع بلغم۔ مقوی معدہ و امعاء دافع اسہال و قے مزمن۔ چھال قابض و حابس اور قاتل کرم شکم ہے۔
فوائد:۔ سنگترہ مفرح قلب ہونے کی وجہ سے ضعف قلب۔ قلب کا ڈوبنا اور چکر آنا۔ دل کا گھبرانا کی حالتوں میں نہایت مفید ہے۔
یاد رکھیں کہ سنگترہ کا قلب پر خاص اثر ہے۔ شیریں سنگترہ محرک اعصاب ہونے کی وجہ سے مخرج حرارت و صفراء ہے۔ صفرا کی وجہ سے ہونے والے خفقان قلب گھبراہٹ اور بے چینی کے لئے نہایت مفید ہے۔ حرارت و صفراء کی وجہ سے ہونے والی قے و غثیوں کو رفع کرتا ہے۔ ترش سنگترہ نہایت اعلیٰ درجے کا دافع تعفن ہے۔ یہی وجہ ہے وبا کے دنوں میں سنگترہ کا پانی یا شربت پیتے رہنا وبلکے اثرات سے بچاتا ہے۔ معدہ اور امعاء میں رطوبات کے تعفن اور اجتماع کو روکتا ہے۔ اسی وجہ سے حابس و قابض ہے۔
سنگترہ کا چھلکا بھی عضلاتی اعصابی اثرات کا حامل ہے۔ اسی وجہ سے اس کے سفوف کو مزمن دست و قے اور بدہضمی میں کھلایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ سفوف اعلیٰ درجہ کا قاتل کرم شکم ہے۔
چھلکا کسی قدر جالی ہونے کی وجہ سے بعض ابٹنوں میں شامل کیا جاتا ہے جو چہرے کی رنگت نکھارنے اور چہرے کے داغ دھبے دور کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

سنگجراحت

نام:۔ عربی حجرالاعراب۔ ہندی سلکھڑی۔ انگریزی سوپ سٹون
تعارف:۔ ایک قسم کا نرم اور ملائم پتھر ہے۔
رنگ:۔ سفیدی مائل نیلگوں۔ **ذائقہ**:۔ پھیکا۔
مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔
افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ غدی مسکن اور اعصابی محلل ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات خشک کرتا ہے۔ خون میں انجمادی قوت بڑھاتا ہے اور قوام گاڑھا کرتا ہے۔ خلط سودا کا مولد ہے۔

خواص :- مولد سودا۔ دافع بلغم و حابس رطوبات۔ حابس الدم۔ مندمل زخم۔

فوائد :- مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے زخموں کو خشک کرنے کے لئے مرہموں میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس کا باریک سفوف پیس کر تنہا در جراحات اور حبس خون کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ زخموں کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ اسی وجہ سے اسے سنگ راحت کہتے ہیں۔

اسی طرح یہ رطوبات کو کم کر کے منی کے قوام کو گاڑھا کر کے جریان منی کو روکتا ہے۔ سیلان الرحم کو بند کرتا ہے۔ انتہائی سرد خشک ہونے کی وجہ سے جریان کو بند کرتا ہے۔ کیلیشیم کا بدل ہے۔ حابس خون ادویہ کے مرکبات میں استعمال کیا جاتا ہے۔

سنگھاڑا

نام :- اردو سنگھاڑا۔ گجراتی سنگھوڑا۔ مرہٹی شنگاڑے بنگلہ پانی پھل۔ انگریزی WATER CHESTNUT.

تعارف :- ایک بیلدار بوٹی کا پھل ہے۔ جو نیلوفر کے مانند پانی میں پیدا ہوتا ہے اور اسی کی مانند پانی پر اس کی بیل کے پتے پھیلے ہوتے ہیں۔ سنگھاڑا سہ گوشہ سخت پوست والا ہوتا ہے۔ جس کے دونوں طرف کانٹے ہوتے ہیں جو سینگ نما ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ کانٹے دو سینگوں کی طرح ہوتے ہیں اسی وجہ سے اس کا نام سنگھاڑا رکھا گیا ہے۔ سرنجاں شیریں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ چونکہ سنگھاڑا سرنجاں سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس لئے لالچی دکاندار اسے سرنجاں کی بجائے فروخت کرتے ہیں۔

رنگ :- تازہ سبز۔ پختہ سیاہ۔ اندر سے مغز سفید۔ چھلکا سیاہ۔

مقدار خوراک :- پختہ پھل بھون کر شکر قندی کی طرح کھاتے ہیں۔ خشک ۲ ماشہ سے ایک تولہ

مقام پیدائش :- ہند و پاکستان کے جوہڑوں نالابوں اور پانی کے بڑے بڑے ذخیروں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

مزاج :- عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ ذائقہ :- کسیلا

افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات کو خشک کرتا ہے۔

خواص :- حابس و قابض۔ مولد ریاح۔ مغلظ منی۔ ثقیل و دیر ہضم۔ محلل سنگ گردہ و مثانہ۔ مولد قولنج اور احتباس بول۔

فوائد :- حابس و قابض ہونے کی وجہ سے دست و قے بند کرتا ہے۔ سنگرہنی کے لئے اس کا آٹا نہایت مفید اثرات کا حامل ہے۔ رطوبات کو ایک دم خشک کرنے

کی وجہ سے مولد ریاح ہے۔ لیکن پیاس کو بجھاتا ہے۔ حرارت کو تسکین دیتا ہے گلے کی عصبی سوزش رفع کرتا ہے۔

رطوبات کو غلیظ کرنے کی وجہ سے حافظ منی ہے اسی وجہ سے مقوی باہ ہے۔ چونکہ انتہائی سرد خشک ہے۔ اس لئے گردہ مثانہ میں پتھریاں پیدا کرتا ہے۔ غدد میں انتہائی سکون پیدا کر کے حبس و بندش بول کا عارضہ پیدا کرتا ہے۔ آنتوں میں رطوبات خشک کر کے سدے اور قولنج پیدا کرتا ہے۔

مسکن غدد ہونے کی وجہ سے اس کا آٹا دودھ کے ہمراہ پلانے سے پیچش اور مروڑ کو رفع کرتا ہے۔ عورتوں کو وضع حمل کے بعد سیلان رطوبات روکنے کے لئے کھلاتے ہیں۔ سلسل بول اور ذیابیطس کے لئے مفید ہے۔

سنکھیا

نام :۔ عربی سم الفار، شک۔ فارسی۔ مرگ موش۔ اردو سنکھیا۔ ہندی سنبل الکھار۔ انگریزی آرسینک ARSENIC

تعارف :۔ ایک معدنی زہر ہے جو لوہے اور گندھک کے ساتھ ملا ہوا پایا جاتا ہے۔ جن کانوں میں پایا جاتا ہے۔ وہاں کے مواد کو تیز آنچ کی بھٹیوں میں گرم کرتے ہیں۔ چونکہ سنکھیا بخارات بن جایا کرتا ہے اس لئے اس کے بخارات کو مخصوص قسم کے بھپکوں میں سرد کر کے جمع کر لیتے ہیں۔

رنگت کے لحاظ سے اس کی چار اقسام ہیں (۱) سفید (۲) زرد (۳) سرخ اور (۴) سیاہ۔ سفید جو بلوری سنکھیا کے نام سے مشہور ہے۔ بہترین قسم سمجھی جاتی ہے۔ سنکھیا سفید کی ایک قسم دودھیا بھی ہے۔ جو دواءً بکثرت مستعمل ہے۔ سنکھیا سفید ۳ گنا پانی میں اور دودھیا ۸۰ گنا پانی میں حل ہو جایا کرتا ہے۔

ذائقہ :۔ سنکھیا کی ہر قسم بے ذائقہ ہے۔

مقدار خوراک :۔ ۱/۸ چاول سے ۱/۲ چاول۔ مصلح :۔ دودھ گھی۔

مزاج :۔ سفید سرد خشک۔ سرخ خشک گرم اور زرد گرم خشک ہے۔

افعال و اثرات :۔ عام طور پر استعمال ہونے والا سنکھیا عضلاتی اعصابی اثرات کا حامل ہے۔ یعنی بڑی تیزی کے ساتھ خون کو قلب کی طرف جاذب کرنا شروع کر دیتا ہے۔ جس سے قلب و عضلات میں سکیڑ و تیزی پیدا کر دیتا ہے۔

چونکہ دوران خون اعصاب میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے دماغ و اعصاب میں شدید ضعف اور تحلیل پیدا کر دیتا ہے۔ غدد و جگر میں خون کی کمی ہو کر سکون واقع

ہو جاتا ہے۔ صرف زرد سنکھیا جگر و غدد میں تحریک و تیزی پیدا کرتا ہے۔ اس میں بھی خشکی کے اثرات گرمی کی نسبت کم ہوتے ہیں۔ البتہ صفرا کی پیدائش اور اس کا اجتماع باقاعدہ جاری رہتا ہے۔

خواص :- مقوی عضلات۔ مقوی بدن۔ مولد سودا و خون۔ دافع بلغم۔ ضعف معدہ۔ لقوی وجع المفاصل۔ عرق النسا۔ درد کمر۔ ضیق النفس بلغمی۔ مصفی خون۔ اکال۔ محرک شش۔ دافع حمیات

فوائد :- چونکہ سنکھیا براہ راست عضلات و قلب کو تحریک میں لاتا ہے۔ اس لئے اس کا اولین فعل دل کی حرکات کو بحال کرتا ہے۔ عضلات میں خون جذب کر کے انہیں تقویت دینا اس کا ادنیٰ فعل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے مقوی بدن و مقوی عضلات مانتے ہیں۔ عضلاتی ہونے کی وجہ سے رطوبات کو خشک کر کے خون میں سرخی لاتا ہے۔ معدہ و امعاء کی قوت ماسکہ بحال کر کے غذا کو ہضم کے لئے روکتا ہے اور اسے اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک کہ اس میں کیلوس و کیموس جذب نہ ہو جائیں۔ انہی افعال و اثرات کی وجہ سے یہ مقوی معدہ و امعاء ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طب جدید شاہدرہ نے موجد نے سنکھیا کو دست و قے اور بدہضمی دور کرنے کے لئے اس کا ایک مرکب بنایا تھا جو نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ اور مولد خون نسخہ ہے۔ نحیف اور کمزور مریضوں کے لئے بہترین دوا ہے۔

محرک عضلات ہونے کی وجہ سے چونکہ رطوبات بلغمیہ کو نسبت دنا بود کرتا ہے اور ان کی آئندہ سکریشن کو روکتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بلغمی تکالیف جن میں ضیق النفس بلغمی سرفہ۔ جریان۔ لیکوریا اور دیگر رطوبتی علامات کو روکتا ہے۔

مصفی خون ہونے کی وجہ سے جذام، آتشک۔ برص اور دیگر فساد خون سے ہونے والی علامات کے لئے فوری اثر ہے۔ اکال ہونے کی وجہ سے پھوڑے پھنسیوں اور جلدی بیماریوں کے لئے بعض مراہم میں شامل کیا جاتا ہے۔ بواسیر کے مسوں کو گرانے کے لئے طلاءً مستعمل ہے۔

محرک عضلات ہونے کی وجہ سے نامردی اور انتشار کی انتہائی کمی کو دور کرتا ہے۔ جلق اور مجلوق مریضوں کے طلاؤں میں شامل کیا جاتا ہے۔

محل اعصاب ہونے کی وجہ سے خدر، اعضاء کا شل ہونا یا سن ہونا۔ اور اعصابی تحریک سے لقوہ یا فالج کے لئے بہترین دوا ہے۔

موسمی بخاروں کے لئے جو فضا کے مکدر ہونے سے پیدا ہوتے ہوں یا بلغمی اور

نوبتی بخار ہوں کے لئے تریاق کا درجہ رکھتا ہے۔ کونین کے تمام مقام ہے اس مقصد کے لئے اس کا جوہر جسے جوہر سین کہا جاتا ہے استعمال کرنا چاہیئے۔ نوبت سے کچھ دیر پہلے دینا ضروری ہے تاکہ نوبت نہ آنے پلٹے۔

سمی علامات اور ان کا علاج

سنکھیا باوجود اپنے خواص و فوائد رکھنے کے ذرا سی زیادہ مقدار میں تیز زہر ہے جہاں سے یہ گذرتا ہے یعنی حلق وغیرہ میں سوزش اور خراش پیدا کر دیتا ہے۔ اکال ہونے کی وجہ سے معدہ میں تھوڑی سی دیر میں زخم کر دیتا ہے جس سے ایک طرف گلا گھٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ دوسری طرف معدہ اور انتڑیوں میں شدید مروڑ کے ساتھ درد ہونے لگتا ہے اور خون آمیز دست وقے شروع ہو جاتے ہیں۔ منہ میں خشکی کی وجہ سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ کسی بھی چیز کے نگلنے میں دقت ہوتی ہے۔ بلکہ مریض اپنے گلے کا تھوک بھی نہیں نگل سکتا۔ یعنی خناق کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

چونکہ یہ براہ پیشاب خارج ہوا کرتا ہے۔ اس لئے گردوں اور مثانہ کے عضلات میں بھی زخم کر دیتا ہے جس سے خونی پیشاب آنے لگتا ہے۔ تکلیف کی شدت سے مریض پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے۔ نبض نہایت سریع ہونے کے ساتھ ساتھ باریک ہوتی ہے۔ تحریکات کی شدت سے عضلات میں تشنج شروع ہو جاتے ہیں۔ اور آخر کار مریض کی ہمت ختم ہو جاتی ہے۔ عضلات شل ہو جاتے ہیں۔ ایک طرف گلے کے بند ہونے سے پھیپھڑوں میں نسیم و آکسیجن کی کمی ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف عضلاتی تحریک کی شدت سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کثرت سے بننے کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ طبیعت میں شدید ردعمل شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کبھی جسم سرد اور کبھی گرم ہوتا ہے۔ آخر کار اسی کش مکش کے دوران مریض کا سانس بند ہو جاتا ہے اور وہ مر جاتا ہے۔

وفات کے بعد مریض کا پوسٹ مارٹم کرلے سے منہ سے لے کر معدہ و امعاء اور مقعد تک کی نالی سرخ اور زخم دار معلوم ہوتی ہے۔ بعض جگہ آبلے اور سرخ چٹاخ دکھائی دیتے ہیں

زہر خوردہ کا علاج

سنکھیا کے زہر خوردہ مریض کا اصول علاج یہ ہے کہ مریض جوں ہی تھوڑا سا تغیر

محسوس کرے تو سنکھیا کے مزاج کے بالکل الٹ مزاج کی تیز اثرات والی ادویہ سے اول قے کرانی چاہئے۔ جس سے جو سنکھیا معدہ میں ہو گا فوراً قے کے ذریعے خارج ہو جائے گا۔ پھر مقویات سیال شکل میں کھلانی چاہئیں۔
چونکہ سنکھیا عضلاتی تحریک پیدا کرتا ہے۔ اس لئے مریض کو فوری شفا کے لئے جگر و غدد کی مشینی تحریک غدی اعصابی پیدا کرنی چاہئے۔ اس مقصد کے لئے غدی اعصابی مسہل نہایت مفید رہتا ہے۔ حتیٰ کہ ریوند عصارہ سے قے کرانا ضروری ہے۔ جب قے دست کھل کر آجائیں تو پھر دودھ گھی تھوڑے تھوڑے وقفہ سے پلاتے رہیں۔ تفریح قلب کے لئے خمیرہ، دواء المسک۔ جواہر مہرہ وغیرہ میں سے کوئی ایک ضرور کھلائیں۔ غذا میں چھلکا اسپغول۔ تالمکھانہ باتنگ، ترحلوہ وغیرہ میں سے کوئی شے کھلا سکتے ہیں۔
یادداشت: سنکھیا کا مزاج ہر مفردات کی کتاب میں گرم خشک لکھا گیا ہے۔ لیکن جاننا چاہئے کہ صرف سنکھیا زرد ہی گرم خشک ہے۔ اس میں بھی گرمی کی نسبت خشکی زیادہ ہے۔ اس کے برعکس سنکھیا سفید نہایت سرد خشک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے سمی اثرات سے جب انسان ہلاک ہوتا ہے تو سرد پسینے آیا کرتے ہیں۔ دوسرے سنکھیا میں تیزاب آرسینک ایسڈ پایا جاتا ہے۔ جو اس کے عضلاتی اور خشک ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ تیسرے سنکھیا کے کھانے سے دل کا فعل مشین کی طرح تیز ہو جاتا ہے۔ لہٰذا سنکھیا گرم خشک نہیں بلکہ سرد خشک سے خشک گرم تک مزاج کا حامل ہے۔
سنکھیا کے کئی مرکبات بنائے جاتے ہیں۔ جن میں اس کا کشتہ۔ اس کا تیل۔ جوہر اور بعض اشیاء کے ساتھ سفوف کی شکل میں استعمال قابل ذکر ہیں۔ کشتہ اور جوہر کی ترکیبیں تو تمام مرکبات کی کتب میں درج ہیں۔ یہاں صرف اس کا تیل اور سفوف بنانے کا طریقہ درج کیا جاتا ہے۔

روغن سم الفار

حسب ضرورت سنکھیا لیں۔ اتنا ہی میٹھا سوڈا ملا کر دو چند پانی میں پکائیں جونہی پانی خشک ہو گا۔ سنکھیا تیل میں تبدیل ہو جائے گا۔
نوٹ:۔ بعض دوست پانی خشک ہونے پر بھی گرم کرتے رہتے ہیں جس سے سب مواد خشک ہو جاتا ہے اور روغن برآمد نہیں ہوتا۔ چاہئے تو یہ کہ جب قوام گاڑھا مٹی کی طرح ہو جائے تو اتار لیں۔ سنکھیا بالکل روغن ہو جائے گا۔

سفوف سمی

ھوالشافی :۔ سنکھیا سفید ۲ ماشے ۔ چینی ۲۰ تولے
ترکیب تیاری :۔ اول چینی کو باریک کر لیں ۔ پھر کھرل میں سنکھیا باریک مثل سرمہ کریں ۔ بعد میں چینی کا سفوف تھوڑا تھوڑا ڈالتے جائیں اور رگڑتے جائیں ۔ جب تمام چینی مل جائے تو بس سفوف سمی بے ضرر تیار ہے ۔ مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کے لئے بے ضرر ہے ۔

سیب

نام :۔ عربی تفاح ۔ سندھی سوف ۔ بنگلہ سیئو ۔ اردو سیب ۔ انگریزی ایپل APLE ۔

تعارف :۔ مشہور پھل ہے سنتے ہیں کہ اس کی ایک ہزار چار سو اقسام ہیں ۔ اس کا درخت ۳۰ فٹ تک بلند ہوتا ہے ۔ پتے ریشہ دار ہوتے ہیں ۔ پھول سفید رنگ کے ہوتے ہیں ۔ سیب ہرا ۔ پیلا ۔ سرخ رنگ کا ہوتا ہے ۔ کچا سیب ترش اور پکا میٹھا خوشبودار ہوتا ہے

مزاج :۔ میٹھا اعصابی غدی ۔ ترش عضلاتی اعصابی ۔

افعال و اثرات : ترش سیب عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات ۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ۔ میٹھا سیب محرک اعصاب ۔ محلل غدد اور مسکن عضلات ہے ۔

خواص :۔ مفرح قلب ہونے کی وجہ سے دل میں فرحت پیدا کرتا ہے ۔ غلبہ صفرا اور صفراوی قے و دست بند کرتا ہے ۔ سیب کا مربہ اختلاج قلب اور خفقان کے لئے مفید ہے

فوائد :۔ ترش سیب ضعف قلب ۔ دل کا ڈوبنا کے فوری اثر ہے ۔ اسی طرح ضعف معدہ و امعاء اور اسہال مزمن کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کا غذا ئیہ دوا ہے ۔ معدہ کی ترشی ۔ ریاح معدہ اور زنجبیر کے مریضوں کے لئے ترش سیب نہایت نقصان دہ ہے ۔

سیپ

نام :۔ عربی صدف ۔ فارسی گوشش ماہی ۔ سندھی سیپ ۔ پنجابی سیپ بنگالی شانک ۔ انگریزی آسٹر شیل OYSTER SHELL

تعارف :۔ ایک دریائی جانور کا خول ہے ۔ صدف ہی کی ایک قسم سے موتی نکلتے ہیں ۔ اس قسم کے صدف کو صدف مروارید کہتے ہیں ۔

رنگ :۔ سفید اور چمک دار ۔ ذائقہ :۔ پھیکا ۔

مقدار خوراک :۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک ۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی ۔ سرد خشک درجہ دوم ۔

دریائے شام اور دریائے بابل۔
مقام پیدائش:۔ دریائے شام اور دریائے بابل۔
افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں کھاری پن کے ساتھ گاڑھا پن اور سوداویت کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔
خواص:۔ جاذب رطوبات اور حابس خون۔ رادع۔ قابض۔ دافع سوزش اعصابی اور نافع امراض چشم ہے۔
فوائد:۔ مجفف اور حابس رطوبات ہونے کی وجہ سے سنونات میں شامل کیا جاتا ہے۔ دانتوں اور مسوڑھوں کو قوی کرتا ہے اور ان کے سیلان خون کو روکتا ہے۔
کشتہ صدف کیلشیم کا قائم مقام ہے۔ یہی وجہ ہے اسے سپرو و اسہال بند کرنے نزف الدم اور دیگر تکالیف میں استعمال ہوتا ہے۔
عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے جلاب ہرڑ کے ساتھ ملا کر دیتے ہیں جس سے بذریعہ دست بلغم کا اخراج ہوجاتا ہے۔ چیچک۔ خسرہ تورکی مبارکی اور موتی جھرہ کے لئے صدف مرواریدی کا کشتہ نہایت مفید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے کشتہ مروارید کی بجائے حکماء اسے ہی استعمال کر لیتے ہیں۔

شادنج

نام:۔ عربی حجر الدم۔ فارسی شادنہ۔ سندھی ڈمرہ
تعارف:۔ عدسی شکل کا بہت جلد ٹوٹنے والا پتھر ہے۔ اس کی کئی اقسام ہوتی ہیں۔ چونکہ حجم میں اور شکل میں باجرا اور مسور جیسا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے جاورسی اور عدسی ناموں سے بھی پکارتے ہیں۔ سب اقسام میں سرخی مائل عدسی شکل کا بہتر سمجھا جاتا ہے۔ اسے شادنج عدسی بھی کہتے ہیں۔ اس پتھر کو اگر پانی میں گھسایا جائے تو پانی سرخ رنگ کا ہوجاتا ہے۔
رنگ:۔ مختلف۔ زیادہ تر سرخ۔ ذائقہ:۔ پھیکا۔
مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک۔
مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر بلغمی رطوبات کو غلیظ کر کے سودا میں تبدیل کرتا ہے۔
خواص:۔ قابض۔ حابس۔ مجفف رطوبات۔ مندمل قروح۔ محافظ بصارت اور مانع جریان خون ہے۔

فوائد :- مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے زیادہ تر آشوب چشم۔ نزول الماء ڈھلکہ اور ضعف بصر کے لئے کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے تنہا یا مناسب ادویہ کے ساتھ کھرل کرکے بطور کحل لگایا جاتا ہے۔
چونکہ خون کے قوام کو گاڑھا کر دیتا ہے۔ اس لئے اندرونی و بیرونی طور پر اخراج خون کو روکنے کے لئے عام استعمال کرتے ہیں۔
راز کی بات :- یہاں اس امر کو ذہن نشین کرلیں کہ جب بھی بیرونی طور پر جسم کے کسی حصہ پر زخم ہو جائے تو اس زخم کے مندمل ہونے سے پہلے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے کہ اس میں پیپ وغیرہ نہ پڑ جائے۔ زخم میں پیپ ہمیشہ انہی رطوبات کے خمیر و تعفن ہونے سے ہوتی ہے۔ جو زخم کو بند کرنے کے لئے وہاں ترشح پاتی ہیں۔ اگر ضرورت کے مطابق رطوبات زخم کے اندر ترشح پائیں اور فوری طور پر زخم کے اعصاب، غدد، عضلات میں تبدیل ہوتی رہیں تو زخم چند دنوں کے اندر بھر جاتا ہے۔
لیکن اگر رطوبات ترشح زیادہ پائیں اور جذب بدن کم ہوں تو وہی رطوبات متعفن ہو جاتی ہیں اور پیپ وغیرہ میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ پیپ عضو ماؤف کو گلانا سڑانا شروع کر دیتی ہے۔ جس سے زخم جلد اچھا نہیں ہوتا۔ ایسے موقعوں پر ایسی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جو حابس و مجفف رطوبات ہونے کے ساتھ دافع تعفن بھی ہوں تاکہ ایک طرف فاضل رطوبات خشک ہوتی رہیں۔ دوسری طرف زخم میں کسی قسم کا تعفن بھی پیدا نہ ہونے پائے۔ ایسی صورت میں زخم چند گھنٹوں سے لے کر چند دنوں کے اندر اندر بند ہو جایا کرتا ہے۔
چونکہ شادنج نہایت اعلیٰ درجے کی مجفف رطوبات اور دافع تعفن دوا ہے۔ اس کے استعمال سے نئے پرانے زخم اچھے ہو جاتے ہیں۔
اس کا شافہ اقاقیا کے ساتھ تیار کرکے سیلان الرحم (لیکوریا) روکنے کے لئے نہایت مفید ہے اور یہی شافہ آنکھوں کی بینائی کو قوت بخشتا ہے۔

شکرقندی

نام :- فارسی زمین قند۔ سندھی لاہوری گجر۔ مرہٹی رتالو۔ پنجابی شکرقندی۔ انگریزی TELINGA POTATO ۔

تعارف :- ایک بیل دار بوٹی کی مشہور جڑ ہے۔ جس کی رطوبت دودھ نما ہوتی ہے۔ دو تولہ سے ایک سیر تک وزن کی ہوتی ہے۔ ابال کر یا بھون کر کھائی جاتی ہے۔
رنگ :- بیرونی طور پر سرخ اور سفید۔ اندرونی طور پر دونوں سفید۔
مقام پیدائش :- ہند و پاکستان میں عام کاشت کی جاتی ہے۔

ذائقہ:۔ شیریں۔ مزاج۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ غذائے دوا۔
مقدار خوراک:۔ حسب منشاء
افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے۔ رطوبات کو خشک کر کے سودا میں تبدیل کرتی ہے۔
خواص:۔ نفاخ۔ قابض۔ دیر ہضم۔ مغلظ منی۔ اور مقوی باہ ہے۔
فوائد:۔ شکر تندی نہایت نفاخ اور قابض ہوتی ہے اور دیر ہضم ہوتی ہے۔ لیکن غذائی اثرات کی حامل ہونے کی وجہ سے غریب لوگ اسے بطور غذا بہت کھاتے ہیں۔ اس کا حلوہ بھی بنایا جاتا ہے جو نہایت لذیذ اور مزیدار ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ نہایت مسمن بدن ہوتا ہے۔
اس کو بھون کر کھانا مقوی باہ اثرات رکھتا ہے۔ منی کے قوام میں گاڑھا پن پیدا کرتی ہے۔ امساک کی مدت میں اضافہ کرتی ہے۔
شکر تندی ایسے اشخاص کے لئے نہایت مفید رہتی ہے جو سنگرہنی یا مزمن دستوں کے مریض ہوتے ہیں۔ شکر تندی کے ساتھ اگر تھوڑی سی دارچینی یا لونگ کھالئے جائیں تو جلد ہضم ہو جاتی ہے۔

طرانثیث

نام:۔ عربی ذب الارض۔ فارسی بل شیریں۔ انگریزی گمی فیرم GUMMI FERUM
تعارف:۔ یہ ایک جنگلی گھاس ہے۔ جو زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ نصف انچ موٹی اور نصف بالشت سے کم لمبی ہوتی ہے۔ اس کے پتے کھنبہ کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کی دو اقسام ہوتی ہیں۔ ایک سرخ۔ دوسری سفید۔ سرخ رنگ کی زیادہ استعمال کی جاتی ہے۔ اس کی پیدائش اکثر چنے کے کھیتوں میں اور درختوں کے سائے میں ہوتی ہے۔
ذائقہ:۔ سرخ میٹھا۔ سفید کڑوا۔ رنگ:۔ سرخ اور سفید
مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ کسی قدر غذائی اثرات کی حامل ہے۔
مقدار خوراک:۔ ۷ ماشہ سے ۹ ماشہ تک
افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر سودا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کو خون کے

اندر جمع بھی کرتی رہتی ہے۔
خواص:۔ قابض، حابس رطوبات۔ مانع اسہال و قے۔ مولد قوت ماسکہ
فوائد:۔ حابس و قابض ہونے کی وجہ سے دست و قے کو فوری طور پر روکتی ہے۔ انتہائی سرد خشک ہونے کی وجہ سے خون میں انجماد کی قوت بڑھا کر ہر قسم کے اخراج خون کو روکتی ہے۔ نہایت اچھی مقوی و مفرح دل ہے۔
راز کی بات:۔ یاد رکھیں کہ ہر قسم کی غذا کے تحلیل ہونے کے لئے کچھ دیر ٹھہرنا ضروری ہوتا ہے جس کی مدت نصف گھنٹہ سے تین گھنٹہ تک تسلیم کی جاتی ہے۔
راز کی بات یہ ہے کہ کوئی بھی شے معدہ و امعاء میں اس وقت تک نہیں ٹھہر سکتی جب تک ان میں قوت ماسکہ اپنے عروج پر نہ ہو۔ قوت ماسکہ پر اعصاب و دماغ کی تحریک کا اثر پڑ رہا ہوتا ہے۔
چونکہ اعصابی تحریک سے معدہ و امعاء کے عضلات میں سکون اور رطوبات کا دباؤ ہوتا ہے۔ جس سے ان میں ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدہ کے عضلات غذا کو تحلیل کا موقع دیئے بغیر خارج کر دیتے ہیں۔ اس طرح جسم میں ایک طرف غذا کی کمی کا احساس بڑھ جاتا ہے اور بار بار بھوک لگتی ہے۔ دوسری طرف بار بار غذا کے جسم سے اخراج پاتے رہنے سے پاخانے آتے رہتے ہیں۔ جن میں کچی غذا خارج ہوتی رہتی ہے۔ اسے عرف عام میں سنگرہنی کہتے ہیں۔
چونکہ طباشیر مولد و محافظ قوت ماسکہ ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے نہ صرف قوت ماسکہ دوبارہ لوٹ آتی ہے۔ بلکہ سنگرہنی جیسی خوفناک تکلیف بھی ہمیشہ کے لئے رفع ہو جاتی ہے۔

فالسہ

نام:۔ عربی فالسہ۔ فارسی پالسہ۔ سندھی پاروان۔ بنگالی پھالسہ۔ انگریزی گریویا ایشیاٹیکا GREWIA ASIATICA
تعارف:۔ گہرے سرخ رنگ کا جنگلی بیر کے برابر ایک پھل ہے جو نہایت لذیذ اور مزیدار ہوتا ہے۔ ذائقہ میں ترش ہونے کی وجہ سے نمک مرچ لگا کر مزے سے کھایا جاتا ہے۔ اس کے اندر چھوٹے چھوٹے تخم ہوتے ہیں۔
مقدار خوراک:۔ دو تولہ سے ۵ تولہ تک　**مزاج:۔** عضلاتی اعصابی سرد خشک
افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی مقوی ہے۔ یعنی عضلات و قلب کو کیمیاوی طور پر قوت دیتا ہے۔ اعصاب میں دوران خون کھینچ کر تحلیل کرتا ہے۔ جگر و غدد میں خون

کی کمی کرکے سکون پیدا کرتا ہے۔ خون میں سودا کا اضافہ کرتا ہے۔
خواص:۔ مبرد۔ قابض۔ مقوی معدہ و دل۔ دافع پیاس۔ دافع اختلاج قلب و خفقان۔ دافع حرارت۔ مانع ذیابیطس۔ بول الدم۔ غذائے دوا ہے۔
فوائد:۔ فالسہ چونکہ ذائقہ میں ترش ہوتا ہے۔ اس لئے یہ ایسے مریضوں کے لئے آبحیات کا کام دیتا ہے جن کے منہ کا ذائقہ ہمیشہ پھیکا یا کھاری رہتا ہے۔ اسی طرح یہ ایسے لوگوں کے لئے بھی مفید ہے جن کے منہ سے اکثر رال ٹپکتی رہتی ہے یا منہ میں چھالے ہوتے ہیں۔
قابض ہونے کی وجہ سے دست و قے بند کرتا ہے۔ بلکہ ہیضہ کے دنوں میں اس کا استعمال ہیضہ سے محفوظ رکھتا ہے۔
اعصابی تحریک سے جب جسم میں رطوبات کثرت سے جمع ہو جائیں جس سے جسم پھولنا شروع ہو جائے جسے عرف عام میں ضرورت سے زیادہ موٹا ہونا کہتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے فالسہ کا روزانہ استعمال جسم کو دبلا کر دیتا ہے۔ اسی طرح اعصابی تحریک سے قلب میں سکون سے ضعف قلب اور دل کا ڈوبنا کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ فالسہ ایسے موقع پر آبحیات ثابت ہوتا ہے۔ ایک ایک دانہ دل کو تقویت دیتا ہے۔ نہایت سرد ہونے کی وجہ سے بخار وغیرہ کی حرارت کو درست کرتا ہے۔ ہر قسم کے اخراج خون کے لئے مفید اور مانع ہے۔ سلس بول۔ بول فی الفراش کے لئے بہترین غذائے دوا ہے۔

فراش

نام:۔ عربی اثل۔ فارسی شودگز۔ ہندی لال جھاؤ۔ سنسکرت رکت جھاؤ۔ پنجابی۔ پھرواں۔ اوکاں۔

تعارف:۔ یہ ایک مشہور عام درخت ہے۔ ہندو پاکستان کے میدانی علاقوں میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ اس کے پتے پتلے پتلے سیخوں کی مانند لمبے گچھوں کی شکل میں ہوتے ہیں جو دانہ دار ہوتے ہیں۔ اس کا پھل دانہ نخود سے لے کر جنگلی بیر کے برابر ہوتا ہے۔ اس کے پھل کو مائیں کہتے ہیں۔ اس کی ایک قسم جھاؤ کہلاتی ہے۔ اس کا پھل مائیں کلاں کہلاتا ہے۔ دونوں کے پھلوں کو کثر مازج کہتے ہیں۔ ہند و پاکستان میں پھرواں اور اوکاں کے نام سے زیادہ مشہور ہے۔ اس کی لکڑی میں ایک ایسی صفت پائی جاتی ہے جو دوسری عام لکڑیوں میں شاذ و نادر ہی ہوتی ہے یعنی یہ دیار کی لکڑی کی طرح نرم ہوتی ہے اور اس کو کیڑا یا مٹی نہیں کھاتی۔

رنگ :۔ سبزی مائل ۔ بدل :۔ مازو
مقدار خوراک :۔ پھل ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ ۔ پوست ۶ ماشہ سے ایک تولہ
مزاج :۔ عضلاتی اعصابی ۔ سرد خشک ۔
افعال واثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے ۔ یعنی محرک عضلات ۔ محلل اعصاب ۔ اور مسکن غدد و جگر ہے ۔
خواص :۔ حابس ۔ قابض ۔ مجفف اور مسکن درد ہے ۔
فوائد :۔ چونکہ محلل اعصاب اور مسکن درد ہے ۔ اس لئے دیہاتی لوگ اس کے پتوں کو پانی میں پکا کر عضو ماؤف کو اس کا بھپارہ دیتے ہیں ۔ اسی طرح اس کے پتوں کی پٹیں کو گرما گرم باندھنا ایک عام دیہاتی علاج ہے ۔
اکثر کوچوان ، گھوڑوں کو چوٹ لگنے کی صورت میں اسی طرح سے اسے استعمال کرتے ہیں ۔ بہتے ہوئے زخموں پر اس کا خشک سفوف چھڑکنا بہت مفید ہے ۔

کاجل

نام :۔ فارسی دود ۔ سندھی کجل انگریزی لیمپ بلیک LAMP BLACK
تعارف :۔ مشہور چیز ہے ۔ سرسوں کا تیل چراغ میں جلا کر دھوئیں کی سیاہی کو اکٹھا کر لیتے ہیں ۔
رنگ :۔ انتہائی سیاہ ۔ مزاج :۔ عضلاتی اعصابی سرد خشک ۔
افعال واثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے ۔ یعنی محرک عضلات ۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے
خواص :۔ دافع ضعف بصر ۔ دافع سوزش اعصاب ۔ حابس رطوبات ہے ۔
فوائد :۔ کاجل اندرونی طور پر مستعمل نہیں ہے ۔ صرف بیرونی طور پر آنکھوں اور زخموں پر استعمال کیا جاتا ہے ۔ آنکھوں کی خوبصورتی کو دوبالا کرنے کے لئے بطور سرمہ آنکھوں میں لگاتے ہیں ۔ چونکہ حابس رطوبات ہے اس لئے نزول الماء ، آشوب چشم اور ڈھلکہ (آنکھوں سے پانی بہنا) کے لئے بہترین دوا ہے ۔ ایسے زخموں کے لئے بھی فوری اثر ہے جن سے رقیق پانی نکلتا ہو اور جلد بند نہ ہوتے ہوں ۔

کاجل بنانے کی آسان ترکیب

کاجل تیار کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ایک کھدر کے کپڑے میں نیم کے پتوں کا خشک سفوف رکھ کر اس طرح لپیٹیں کہ ایک بتی سی بن جائے ۔ پھر اس بتی کو سرسوں کے تیل میں تر کر کے جلائیں ۔ اوپر ایک کڑاہی نما برتن اس طرح رکھیں کہ شعلہ

کڑاہی کو چھوڑتا ہے۔ تیل ختم ہونے پر کپڑے کو پھر تیل سے تر کریں۔ دو تین دن بعد کڑاہی کو صاف کرلیں۔ یہی کاجل ہے۔ اسے سنبھال کر رکھیں اور بوقت ضرورت کام میں لائیں۔ نظریہ مفرد اعضا کے عضلاتی غدی کحل کا جزو اعظم ہے۔

قونیون

نام:۔ عربی شوکران۔ فارسی دوسرس۔ تفت۔ سندھی اکوہی انگریزی۔ کونیم۔ ہیم لاک CONIUM

تعارف:۔ ایک نبات ہے۔ پتے کھیرے کے مشابہ۔ شاخیں سونف کی مانند۔ پھول چھتر دار سفید۔ تخم انیسوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔

ذائقہ:۔ تلخ ۔ مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

مقدار خوراک:۔ ایک رتی سے دو رتی تک۔

مقام پیدائش:۔ یورپ۔ شمالی ایشیا۔ سب سے بہتر کوہستان نفت پر پیدا ہوتی ہے

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات محلل غدد اور مسکن اعصاب ہے

خواص:۔ مخدر۔ مسکن الم۔ دافع تشنج۔ مغلظ منی اور ممسک ہے۔

فوائد:۔ قونیون اندرونی طور کھلانے سے افیون جیسے اثرات رکھتی ہے۔ یعنی رطوبات کو غلیظ کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں انتہائی سرد بھی کر دیتی ہے۔ جس سے اعصاب پر سرد رطوبات سے مخدر اور مسکن بلکہ منوم صورت پیدا کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے گرمی کے دردوں اور ورموں میں فوراً تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ اعصاب کو انتہائی سست کرتی ہے اس لئے نہایت اعلیٰ درجہ کی نیند آور (منوم) اور دافع تشنج ہے۔ انہی افعال و اثرات کی وجہ سے نملہ۔ تبرہ اور اوجاع چشم میں لیپ کرتے ہیں۔

چونکہ منی کے قوام کو بھی گاڑھا اور غلیظ کرتی ہے۔ اس لئے افیون کی طرح اسے بھی مقوی باہ۔ مغلظ منی اور ممسک کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ یہ ایک مہلک ہے۔ سات ماشہ کی مقدار میں مہلک ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حکیم سقراط کو یہی زہر دے کر ہلاک کیا گیا تھا۔

کاکڑا سینگی

نام:۔ پنجابی سومک۔ گرڑ شنگی۔ گجراتی کاکڑا شینگی۔ بنگالی کاکڑا شنگی۔ سنسکرت کرکٹ سرنگی۔ انگریزی گالز پسٹاکیا GALLS PISTACIA

تعارف:۔ یہ مرغے کی کلغی کی مانند کھوکھلی سی ہوتی ہیں۔ سینگ کی طرح نیچے

سے موٹی اوپر کی طرف بتدریج پتلی ہوتی ہے۔ چونکہ ان کی شکل ایک طرف مرغے کی کلغی سے دوسری طرف سینگ سے ملتی جلتی ہے۔ اس لئے انہیں کاکڑا سینگی کہتے ہیں۔ حقیقت میں یہ ایک خاص قسم کے کیڑوں کی پیداوار ہے۔ جو ایک پہاڑی درخت کے پتوں وغیرہ پر پیدا کرتے ہیں۔ یہ درخت تقریباً چالیس فٹ بلند ہوتا ہے۔ اس میں ۷۵ فی صد ٹے مین پایا جاتا ہے۔

رنگ :۔ سرخ سیاہی مائل۔ ذائقہ :۔ کسیلا خشکی لئے ہوتے۔

مقام پیدائش :۔ کانگڑا۔ شمال مغربی پہاڑی علاقہ۔ مغربی پاکستان میں پشاور۔

مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی

افعال :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے کیمیاوی طور پر سودا کی پیدائش کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی بند رکھتی ہے خون کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے۔

خواص :۔ حابس و قابض۔ مجفف رطوبات۔ جاذب رطوبات۔ محرک قوت ماسکہ۔ مقوی معدہ۔ مخرج بلغم۔ مغلظ منی۔ دافع جریان و لیکوریا۔

فوائد :۔ کاکڑا سینگی زیادہ تر رطوبتی علامات جن میں بلغی کھانسی۔ بلغی قے۔ دست وغیرہ کے رفع کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ کھانسی میں کاکڑا سینگی کا سفوف شہد میں ملا کر چٹانا چاہئے۔ بچوں کی کالی کھانسی میں نہایت مفید ہے۔ بلغمی دمہ کے مریض کو اس کا سفوف جائفل کے سفوف میں ملا کر شہد ملا کر چٹانا بے حد مفید ہے۔

یاد رکھیں کہ دمہ رلیشہ دار کھانسی اور گلے کی خراش کے مریضوں کو عموماً گلے کی غشا مخاطی میں شدید تحلیل ہوا کرتی ہے۔ جس سے رطوبات کا اخراج مسلسل جاری رہتا ہے جو دم کشی اور کھانسی کا سبب بنتی ہیں۔ اس کا علاج غشا مخاطی میں سکون اور دماغ و اعصاب میں تحلیل کرنا ہے۔ یہ عمل عضلات و قلب کو تحریک دینے سے ہو جاتا ہے چونکہ کاکڑا سینگی محرک و مقوی عضلات ہے۔ اس لئے یہ رطوبات کی سکریشن کو فوراً روک دیتی ہے۔ پڑی ہوئی رطوبات کو غلیظ کر کے اخراج کے قابل کر دیتی ہے جو رطوبات اخراج کے قابل نہیں ہوتیں۔ انہیں سودا میں تبدیل کر کے خون میں شامل کر دیتی ہے۔ جو ایک طرف قلب و عضلات میں تقویت کا سبب بنتی ہیں۔ دوسری طرف پھیپھڑوں جیسے نازک اور حساس اعضاء سے بوجھ کم ہو کر کھانسی و دم کشی رفع ہوتی ہے

جعفت و مغلظ رطوبات ہونے کی وجہ سے سیلان الرحم:۔ جریان منی اور بہنے والے زخموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رطوبات کی کثرت چاہے پھیپھڑوں میں ہو، چاہے معدہ و امعاء میں ہو سب کے لئے تریاقی صفت دوا ہے۔ اطباء اسے ناداد سے اسہال بند کرنے کے لئے بیل گری کے ہم وزن سفوف میں ملا کر کھلاتے ہیں۔

یادداشت:۔ مفردات کی ہر کتاب میں کاکڑا سینگی کا مزاج گرم خشک لکھا ہے جو اس کے افعال و اثرات اور خواص و فوائد کے بالکل برعکس ہے۔ یعنی اگر یہ گرم ہوتی تو اس سے گرم خشک اعضاء جگر و غدد کے افعال تیز ہوتے۔ صفرا کی پیدائش ہوتی لیکن مشاہدہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ یعنی اس کے استعمال سے قلب و عضلات کا فعل تیز ہو جاتا ہے۔ سودا کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔

مثال کے طور پر رطوبتی امراض اور ان کی پیدائش رک جاتی ہے۔ جن میں دست قے۔ جریان۔ لیکوریا۔ زکام۔ بلغمی کھانسی۔ بلغمی دمہ شامل ہیں۔ جن کا علاج عضلاتی اور مولد سودا ادویہ سے ممکن ہے۔ چونکہ اس کے استعمال سے حرارت میں زیادتی نہیں ہوتی اس لئے اس کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے۔!

مجرب نسخہ برائے بلغمی کھانسی

2/3

ھوالشافی:۔ پھٹکڑی۔ کاکڑا سینگی۔ بلیلہ سیاہ۔ لونگ۔ ہم وزن

ترکیب تیاری:۔ سب کو باریک سفوف بنا لیں۔

مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی

فوائد:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ نزلہ زکام۔ بلغمی کھانسی۔ دست و قے کے لئے مفید ہے۔ نزلہ زکام سے ہونے والے بخار کے لئے مفید ہے۔

کحل برائے نزول الماء اور آشوب چشم

ھوالشافی:۔ پھٹکڑی ۱ تولہ۔ کاکڑا سینگی ۱ تولہ۔ رسونت ۶ ماشہ۔ افیون ۲ ماشہ

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو باریک مثل سرمہ کر لیں۔

استعمال:۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ آشوب چشم بلغمی۔ رمد بلغمی۔ روشنی کی برداشت نہ ہونا کے لئے نہایت مفید کحل ہے۔ ایک ایک سلائی آنکھوں میں صبح دوپہر شام لگایا کریں۔ نہایت مجرب ہے۔

نوٹ :۔ آشوب چشم کے مریضوں کو آنکھوں میں رڑک اور درد ہوا کرتا ہے۔ ایسی صورت میں اس دوا کا استعمال نہایت مفید ہے۔

کائپھل

نام :۔ عود البرق۔ فارسی۔ دار شیشعان۔ بنگالی کٹ پھل۔ سنسکرت کٹ پھلا۔ پنجابی کائفل۔ انگریزی باکس مرٹل BOX MYRTLE

تعارف :۔ کائفل ایک پہاڑی درخت کا پوست ہے جو خوشبودار ہوتا ہے۔ درخت ۳۰۔۳۵ فٹ بلند ہوتا ہے اور ہمیشہ تازہ پتوں کے گچھوں اور زرد رنگ کے پھولوں سے سدا بہار رہتا ہے۔ کائفل کا پھل جائفل کی مانند گول اور لمبوترا ہوتا ہے پھل کے اوپر کا چھلکا جلوتری کی مانند ہوتا ہے۔ جسے رام پتری کہتے ہیں۔

رنگ :۔ پوست سرخ۔ پھول زرد۔ پتے نیچے سے زرد۔

ذائقہ :۔ پوست تلخ خوشبودار۔ پھل کھٹ مٹھا۔

مقام پیدائش :۔ شملہ۔ سولن۔ نیپال۔ چین اور جاپان۔

مقدار خوراک :۔ ۲ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔

خواص :۔ مجفف رطوبات۔ حابس و قابض۔ نافع زکام مع درد سر۔ بلغمی کھانسی۔ مقوی معدہ و عضلات اور مسکن درد ہے۔

فوائد :۔ کائفل عضلاتی اعصابی اثرات کا حامل ہونے کی وجہ سے نزلہ زکام رلیشہ بلغمی کھانسی اور بلغمی تپ کے لئے نہایت مفید ہے۔

چونکہ حابس و قابض اور مجفف رطوبات ہے اس لئے یہ دست دفع اور ہر مخرج سے بہنے والی رطوبات کو روکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے سفوف کو روغن کنجد میں ملاکر مالش کرنے سے پسینہ کی کثرت رک جاتی ہے۔

کائفل بعض نازک اعضاء (ناک وغیرہ) میں لگانے سے محرش اثر کرتا ہے اور اپنے محرش اثر سے ناک کے عضلات کو فوراً تحریک دے کر ان کے اندر رکی ہوئی تمام رطوبات کو خارج کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکماء اس کے باریک سفوف کو بطور نسوار سنگھاتے ہیں جو عضلات کی کمزوری کی وجہ سے رکی ہوتی ہے۔ اس کے سفوف کی ذراسی مقدار ناک میں لگانے سے فوراً عضلات میں تحریک و تشنج شروع ہو جاتا ہے۔ جسے عرف عام میں چھینک آنا کہتے ہیں۔ بار بار لگانے سے دماغ میں رکی ہوئی تمام رطوبات

خارج ہو جاتی ہیں اور مریض کو درد سر اور رطوبات کے نوجہ سے نجات مل جاتی ہے۔
بعض (ذنات دانتوں مسوڑھوں میں رطوبات (رلیشہ) جمع ہوکر شروع ہو جاتا
کرتا ہے۔ جب تک ان کا اخراج نہ کیا جائے توان میں درد بے چینی قائم رہتی ہے۔
کاتھ عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے جونہی دانتوں کی جڑوں کے عضلات پر لگایا جاتا
ہے۔ فوراً ہی رطوبات کا اخراج کرے۔ درد دن کو روک دیتا ہے۔ اسی وجہ سے
اسے مسکن درد کہتے ہیں۔

چونکہ مخرج و مجفف رطوبات ہے اسس لئے اس کا ذرور ایسے زخموں اور پھوڑوں
کے لئے فوری اثر ہے جن سے رطوبات رستی رہتی ہوں۔ جونہی رطوبات کا اخراج بند
ہوتا ہے فوراً زخم کا اندمال شروع ہو جاتا ہے۔

اپنے مجفف اثر کی وجہ سے اسے لیکوریا سیلان الرحم اور جریان منی کے
لئے بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ رحم میں اسس حد تک تقویت دیتا ہے کہ اسس کے
اندر نطفہ قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

یادداشت: کاتھ کا مزاج ہر مفردات کی کتاب میں گرم خشک لکھا ہے۔ لیکن
اس کے افعال و اثرات۔ خواص و فوائد عضلاتی اعصابی لکھے ہیں۔ ہر مصنف نے
اس کو زکام۔ نزلہ۔ بلغمی کھانسی۔ رطوبات کی زیادتی۔ جریان منی۔ لیکوریا وغیرہ کے لئے
بالخاصہ مفید لکھا ہے۔ لیکن یہ علامات بلغم اور اعصابی عضلاتی تحریک کی ہیں۔ لہذا چونکہ
کاتھ ان علامات کو کلی طور پر ختم کر دیتا ہے۔ جو عضلاتی دوا کے اثرات ہیں۔

چونکہ اسس میں گرمی اور خشکی کی شدت کے اثرات نہیں پائے جاتے اس
لئے اسے ہم نہ خشک گرم اور نہ ہی گرم خشک قرار دے سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ حابس و
مجفف ہے۔ اسس لئے ہم اسس کا مزاج سرد خشک عضلاتی اعصابی قرار دیتے ہیں جو اس
کے افعال و اثرات، اور خواص و فوائد کے بالکل مطابق ہے۔

کتھ

نام: عربی کاتت۔ بنگالی کھیر۔ سندھی کتھو۔ ہندی کھیر۔ پنجابی کتھ۔
انگریزی کیٹیچو CATECHU

تعارف: کتھ کھیر نامی درخت کے پوست کا ست ہے جو کہ سرخی مائل ٹکڑوں کی
شکل میں ہوتا ہے۔ کتھ کھیر نامی درخت کے پتوں اور نازک ٹہنیوں کو پانی میں ابال کر
اور اسس کے پانی کو آگ پر خشک کرکے بھی بنائی جاتی ہے۔ اسس کا موثرہ جزو
ٹانی سوٹینک ایسڈ ہے۔

نوٹ :۔ جو کتھ عام رب بنانے کے طریقے سے حاصل کی جاتی ہے اس میں مٹی کے ذرات اور نشاستہ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ اصلی کتھ بالائی کے طریقے سے تیار کی جاتی ہے۔ یعنی کتھ کے درخت کھیر کے پتے اور ٹہنیاں وغیرہ کوٹ کر چار پانچ گنا پانی شامل کر کے ابالتے ہیں۔ جو بالائی کی قسم کی چیز اوپر آ کر جم جاتی ہے اسے آہستہ سے علیحدہ کر کے محفوظ کر لیتے ہیں۔ یہی اصل کتھ ہے۔

رنگ :۔ سرخ رنگ کی ڈلیاں ہوتی ہیں۔ ذائقہ :۔ کسیلا۔

مقام پیدائش :۔ سنگاپور۔ پیناںگ۔ ملایا۔ کان پور۔ بریلی (یوپی) برما میں بڑے بڑے کارخانوں میں تیار کی جاتی ہے۔

مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ خلط سوداء کو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو خون کے اندر جمع بھی کرتی ہے اور اس کے قوام کو گاڑھا بھی کر دیتی ہے۔

خواص :۔ قابض۔ مجفف رطوبات۔ مصفی خون۔ قاتل کرم شکم۔

فوائد :۔ قرابادین احمدیہ حصہ سوم میں کتھ کے متعلق ایک دلچسپ قصیدہ درج ہے۔ جس میں کتھ کے افعال و اثرات۔ خواص و فوائد دلچسپ انداز میں بیان ہوتے ہیں۔

ہے کتھا بہت عمدہ قابض سنو	ہے نافع یہ از بس سوءِ ہضم کو
بھی معدہ کی سوزش کو ہے مفید	ہے اسہال و ہیضہ میں نافع مزید
رطوبت رحم سے جو سیلان ہو	اگر استحاضہ کا طغیان ہو
تو اس کے ذرائعہ سے یہ دور ہو	بھی سوزاک ہو دور اے نیک خو
بھی جریان خون اس سے ہوتا ہے بند	قلاع خبیثہ کو ہے یہ سود مند
ورم لوزتین اور جوشش دہن	غرغرا سے ہو دفع بے شبہ وظن
بھی دانتوں کا درد اس سے ہوتا ہے کم	بھی ہو لثہ درسیہ ملتحم
ہو اگر آتشک یا ہو زخم دگر	تو مرہم سے حسک ہو وہ زود تر
قے وبول دموی میں ہے یہ مفید	نفث الدم میں بھی ہے یہ نافع مزید
خوراک ہے اسکی تین سے دس گرین	نہ زائد کھلا دینا اس سے کہیں

مندرجہ بالا اشعار میں کتھ کے افعال و اثرات خواص و فوائد نہایت خوش اسلوبی

سے اس طرح بیان کئے گئے ہیں کہ کوئی بھی صفت عضلاتی اعصابی اثرات سے باہر نہیں۔ یہ وہی کتھ ہے جسے عرف عام میں کتھا کے نام سے پان میں چونا اور سپاری کے ساتھ کھلاتے ہیں۔ ایلو پیتھی میں اس کا ٹنکچر مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ جو ٹنکچر کیٹی کیو کے نام سے مشہور ہے۔

سنون مسکن اور استحکام دنداں

ھوالشافی:۔ کتھ سفید۔ کافور۔ پھٹکڑی۔ کوئلہ لکڑی ہر ایک چار ماشہ۔ افیون ڈیڑھ ماشہ سب کو باریک کر کے بوقت ضرورت مسوڑھوں اور دانتوں پر لگائیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے درد غائب ہوگا اور ہلتے ہوئے دانت بھی مضبوط ہو جائیں گے۔

ذرورہ برائے زخم آتشک

ھوالشافی:۔ کتھ خالص۔ رال سفید۔ پارا۔ چونہ۔ زہر مہرہ۔ گندھک۔ ایک ایک تولہ

ترکیب تیاری:۔ اول پارا اور گندھک کی کجلی تیار کریں۔ پھر باقی ادویہ باریک کر کے کجلی میں ملا دیں۔ بس بہنے اور رسنے والے زخموں اور پھوڑوں کے لئے ایک بہترین دوا تیار ہے۔ چند بار خشک ہی لگانے سے زخموں کو مندمل کرتا ہے۔

یاد رکھیں ساون بھادوں کے رطوبتی موسم میں بچوں کو عموماً بہنے والے اور رسنے والے پھوڑے نکلا کرتے ہیں ان کے لئے بہترین فوائد کا حامل ہے۔

برائے اسہال

ھوالشافی:۔ کمرکس۔ کتھ۔ دار چینی۔ جائفل۔ ہم وزن

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی۔

فوائد:۔ پرانے دست رک جاتے ہیں۔ چونکہ کتھ وغیرہ سے جگر و غدد میں سکون ہو جاتا ہے اس لئے اس کے مرکبات غدی تحریک سے ہونے والی تکالیف جن میں پیچش وغیرہ شامل ہیں کے لئے فوری اثر ہے۔

کچنال

نام:۔ پنجابی و ہندی کچنار۔ سندھی کچنار۔ اردو کچنال۔ مرہٹی کانچنا۔ بنگالی۔ رکت کانچنا۔ انگریزی بی وے ری اگٹ B. VARIEGATA

تعارف :- یہ ایک ہندی درخت ہے اور اس کا ہندی نام کچنار تھوڑے سے فرق کے ساتھ تمام زبانوں میں بولا جاتا ہے۔ اس کا پودا شہتوت کے درخت کے برابر ہوتا ہے۔ پتے کسی قدر گول ہوتے ہیں۔ لیکن درمیان سے دو برابر حصوں میں چیرے ہوتے ہیں۔ اس کے پتوں میں تمباکو کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض علاقوں میں اس کے پتوں سے بیڑیاں بنائی جاتی ہیں جو سگریٹوں کے قائم مقام ہیں۔ اس کا پھل پھلیوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ پھلیاں بالشت بھر لمبی اور کسی قدر چپٹی ہوتی ہیں۔ ان میں پانچ سے بارہ تک بیج ہوتے ہیں۔

کچنار کے درخت کو ایک قسم کا بھورے رنگ کا گوند بھی لگتا ہے جو بازار میں سیم کی گوند کے نام سے فروخت ہوتا ہے۔

رنگ :- چھال گہرے خاکی رنگ کی۔ گوند کا رنگ بھورا۔ پھول سرخ و پیلا۔

ذائقہ :- پھول خوش ذائقہ۔ پھلیاں تلخ۔

مقام پیدائش :- ہند و پاکستان کے باغات میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔

مقدار خوراک :- پھلیاں دو تولہ تا پانچ تولہ بصورت ترکاری یا اچار۔ پوست ۲ ماشہ تا ۶ ماشہ۔ پھول ترکاری میں پانچ تولہ تک۔ غذائے دوا ہے۔

مزاج :- عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ غدی مسکن اور اعصابی محلل ہے۔ خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے اور خلط بلغم کا بستیاناس کر کے اس کا خاتمہ کرتا ہے اور سودا کا اضافہ کرتا ہے۔

خواص :- عضلاتی اعصابی غذائے دوا ہے۔ قابض۔ حابس۔ مجفف رطوبات حابس الدم۔ مسکن جوش خون و مصفی خون ہے۔

فوائد :- کچنال غذائے دوا ہونے کی وجہ سے اس کی پھلیاں پکا کر بطور نانخورش استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ اپنے اندر خون اور فولاد کا رنگ رکھتا ہے۔ اس لئے اس کو بطور غذا کھانے سے بے حد خون پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جسم کا رنگ سوخ سرخ ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کمزور اشخاص اور لقرالدم کے مریضوں کو اس کا اچار یا سالن خصوصیت سے کھلایا جاتا ہے۔

چونکہ سرد خشک اور حابس رطوبات کا اثر رکھتا ہے اس لئے اس کے استعمال سے دست۔ سنگرہنی۔ نزلہ و زکام کو فائدہ ہونے کے ساتھ ساتھ جنسی امراض مردانہ

میں ضعف باہ۔ جریان منی اور زنانہ جنسی امراض لیکوریا۔ ضعف رحم اور بانجھ پن کے لئے مفید ہے۔ اس کے پھولوں کا پلٹس۔ السی کی پلٹس کے قائم مقام ہے۔ ہندی لوگ پھوڑوں کو تحلیل کرنے کے لئے اس کے پھولوں کی پلٹس بنا کر باندھتے ہیں۔ پھوڑا جلد پک جاتا ہے اور چند دنوں میں زخم بھی بند ہو جاتا ہے۔

پھولوں اور کونپلوں کے جوشاندے پلانے سے کیچوے ہلاک ہو کر خارج ہو جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اس کے جوشاندے سات دن پلائے جاتے ہیں جو مطبوخ ہفت روزہ کے نام سے مشہور ہے۔

چونکہ فاضل رطوبات کو فنا کرتا ہے۔ اس لئے جب بھی خون میں رطوبات زیادہ ہو کر پھوڑے پھنسیاں نکلنا شروع ہو جاتی ہیں تو اس کے پوست کا سفوف اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کرنے سے خون کی صفائی ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے مصفی خون کہتے ہیں۔

چونکہ کچنال انتہائی سرد خشک مزاج کا حامل ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے خون کا قوام نہایت غلیظ ہو جاتا ہے۔ شریانیں سکڑ جاتی ہیں جس سے اس کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسے خونی اسہال۔ خونی بواسیر اور طمث کی کثرت کو روکنے کے لئے کھلاتے ہیں جس سے فوراً خون کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔

یاد رکھیں چونکہ کچنال عموماً بطور غذا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کے کھانے سے پیٹ میں نفخ اور بوجھ محسوس ہونے لگتا ہے۔ کیونکہ یہ مزاجاً سرد خشک ہے سرد خشک اشیاء اغذیہ میں حرارت نہ ہونے کی وجہ سے ہضم کا عمل نامکمل رہتا ہے کسی شئے کا معدہ و امعاء میں زیادہ دیر پڑے رہنا بوجھ کا سبب ہے۔

کرم کلہ

نام: عربی لغلتہ الانصار۔ فارسی کرنب۔ اردو بند گوبھی۔ انگریزی کے بیج CABBAGE۔

تعارف: مشہور سبز ترکاری ہے۔ جو بڑے بڑے پتوں کے ایک دوسرے پر تہ بہ تہ لگنے سے گنبد کی شکل میں ہوتی ہے۔ پھول دار گوبھی کا مزاج رکھتی ہے۔ لیکن اس سے گھٹیا سمجھی جاتی ہے۔

رنگ: سبز۔ ذائقہ: پھیکا۔ مقدار خوراک: بطور سبزی حسب منشا

مزاج: عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک کیفیات کی کمی کی وجہ سے بطور غذا استعمال ہو سکتی ہے

افعال و اثرات: عضلاتی اعصابی ہے یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن۔ یہ

خواص و فوائد :۔ نا لبض اور نفاخ ہے ۔ ردی الغذا ہے ۔ خون میں خلط سودا بڑھا کر خون کا قوام غلیظ کرتی ہے ۔ کابوس کا سبب بنتی ہے جس میں مریض پریشان خوابیں دیکھتا ہے ۔ بعض اوقات دل اور سینہ پر بوجھ محسوس ہوتا ہے ۔

کرنجوا

نام :۔ عربی اکتمکت ۔ فارسی خایہ ابلیس ۔ ہندی کرنجوا ۔ بنگالی ناٹا کرنجہ
سندھی کھربت ۔ پنجابی میچکہ ۔ انگریزی بونڈک نٹ BONDAC NUT

تعارف :۔ کرنجوا ایک خاردار بیل کا پھل ہے ۔ اوپر سے سیاہی سفیدی لئے ہوئے نہایت ملائم اور سخت چھلکے والا تخم ہے ۔ اندر سے سفید رنگ کا مغز نکلتا ہے یہی مغز دواءً مستعمل ہے ۔ چونکہ اس کی بیل کانٹے دار ہوتی ہے اس لئے زمیندار بغرض باڑ کھیتوں کے اردگرد اسے لگاتے ہیں ۔

رنگ :۔ کرنجوہ کا چھلکا سفیدی مائل سیاہ ہوتا ہے ۔ مغز بالکل سفید چکناہٹ لئے ہوتے ۔

ذائقہ :۔ کرنجوہ کا تخم (مغز) نہایت تلخ ہوتا ہے ۔

مقدار خوراک :۔ ۴ رتی سے دو ماشہ ۔ جڑ کا چھلکا ۲ ماشہ

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی ۔ سرد خشک ۔

مقام پیدائش :۔ بمبئی ۔ یو ۔ پی ۔ برما ۔ جنوبی ہند اور تمام گرم ممالک میں کاشت کیا جاتا ہے ۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے یعنی عضلاتی محرک ۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے

خواص :۔ دافع تپ نوبتی ۔ مجفف و جاذب رطوبات ۔ مصفی خون ۔ دافع تعفن ۔ محلل اورام ۔ مبین حمل ۔ محافظ جنین ۔ قاتل کرم شکم ۔

فوائد :۔ کرنجوہ نوبتی بخاروں کے لئے کونین کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے ۔ میرے تجربات و تحقیقات کے مطابق کرنجوہ ہر مقررہ وقت پر دار دیا ظاہر ہونے والی علامت کے لئے بالخاصہ مفید ہے جن میں ہسٹریا (اختناق الرحم) ام الصبیان ۔ تشنج ۔ دمہ کے دورے حتیٰ کہ پاگل کتے کے کاٹنے سے جو انسانوں اور حیوانوں کو دورے ہوا کرتے ہیں ۔ ان کے لئے اعلیٰ درجے کی دوا ہے ۔ مرض کی شدت خفت کے مطابق اس کی مقدار خوراک اور وقت میں کمی بیشی کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ نتائج صحیح نکلیں ۔ چونکہ دافع تعفن ہے اس لئے اسے وبائی ایام میں اپنے پاس رکھنا چاہئے ۔

چونکہ مجفف اور جاذب رطوبات ہے اس لئے اس کو اس وقت ضرور استعمال کرنا چاہئے جب جسم میں رطوبات جمع ہو کر بعض اعضاء کے لئے بوجھ اور تکلیف کا سبب ہیں ۔ مثلاً جب پھیپھڑوں میں بلغم و رطوبات کی کثرت ہو جاتی ہے تو مریض کے لئے

سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ نزلہ زکام کی رطوبات دماغی اعضاء میں رک جاتی ہیں جن کی کثرت سے مریض سر نہیں اٹھا سکتا۔ خصوصاً سجدے کے وقت۔ چونکہ مصفی خون ہے اس لئے یہ رطوبات کی زیادتی اور ان میں خمیر سے ہونے والے پھوڑے پھنسیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔

یاد رکھیں کہ جب بھی کوئی دوا خون کی صفائی کر کے پھوڑے پھنسیوں کو روکتی ہے تو اس کا یہ عمل اس طرح تکمیل پاتا ہے کہ اول وہ ان اعضاء کو تحریک میں لاتی ہے جن کی کمزوری اور سکون کی وجہ سے وہ رطوبات خارج از بدن ہونے سے پڑی رہیں کچھ عرصہ بعد ان میں تعفن و خمیر پیدا ہو جائے اور مخصوص قسم کے جراثیم ظاہر ہو جائیں۔ حتیٰ کہ کمزور اعضاء گلنا سڑنا شروع ہو جائیں۔

جونہی کمزور اور ساکن اعضاء تحریک و فعل میں آتے ہیں تو وہ فوراً ان فاضل اور گندی رطوبات کو خارج از بدن کر دیتے ہیں۔ دوسری طرف جو انسجہ گل سڑ کر بیکار ہو گئے ہوں ان کی جگہ نئے اور تازہ دم انسجہ پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں جس سے چند دنوں کے اندر اندر بڑے بڑے پھوڑوں کے زخم تک مندمل ہو جاتے ہیں۔

ہر مصفی خون دوا یہی فعل ادا کرتی ہے۔ چونکہ کرنجوا عضلاتی اعصابی اثرات کا حامل ہے۔ اس لئے یہ دماغ و اعصاب کی فاضل رطوبات جو عضلات میں رکی ہوتی ہیں عضلات کو تیز کر کے صفائی خون کا عمل پورا کرتا ہے۔

اس مسئلہ کو یوں سمجھ لیں کہ جب عضلاتی اعصابی تحریک سے غدد میں سکون ہو کر جسم پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں خارش و چنبل اور داد کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں، تو انہی ہم مسکن غدد کو گندھک، باچی، اجوائن، جمالگوٹہ وغیرہ سے تحریک میں لاتے ہیں تو فوراً ہی مسکن غدد اپنے اندر کی رطوبات کو خارج کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ صرف دو ایک دن کے اندر ہی خارش وغیرہ ناپید ہو جاتی ہیں۔ پھنسیاں بھی غائب ہو کر جلد ریشم کی طرح ملائم اور صاف ہو جاتی ہے۔

جاننا چاہئے کہ ان مثالوں سے یہاں اس نقطہ کی بھی وضاحت ہو گئی ہے کہ ہر وہ دوا جسے مصفی خون کہا جاتا ہے، ہر قسم کے پھوڑے پھنسیوں اور خرابی خون کے لئے مفید نہیں ہے بلکہ وہ تو صرف اپنے مزاج سے پہلا مزاج رکھنے والے اعضاء کے پھوڑے، پھنسیوں اور خرابی خون کے لئے مفید ہے۔ مثلاً کرنجوا اگر عضلاتی مزاج رکھتا ہے تو اعصاب و دماغ اس سے پہلا مزاج اعصابی عضلاتی رکھتے ہیں۔ کرنجوا عضلاتی یا غدی

اعضاء کی خرابی خون کو بالکل درست نہیں کرتا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ دنیا میں مختلف قسم کی مصفی خون ادویہ پائی جاتی ہیں اور وہ صرف ضرورت کے وقت ہی فوائد ظاہر کرتی ہیں۔ ورنہ اعلیٰ ترین مصفی خون ادویہ سے نقصان ہوتے بھی دیکھا گیا ہے۔ لہٰذا ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ پھوڑے پھنسیوں میں کن اعضاء میں سکون ہے۔ علاج کے لئے صرف مسکن اعضاء کو تحریک دینے والی مصفی خون ادویہ استعمال کریں۔
چونکہ کرنجوا عضلات کو تحریک دے کر رطوبات کو کم کرتا ہے۔ اس لئے ایسے اعضاء میں جن میں پہلے رطوبات کی کثرت کی وجہ سے افعال رک گئے تھے یا مکمل نہیں ہو رہے تھے۔ اس کے استعمال سے فوراً مسکن عضلات تحریک میں آکر اپنے مفروضہ افعال پھر ادا کرنے لگ جاتے ہیں۔
مثلاً جب رحم کے اندر اعصابی تحریک سے رطوبات جمع ہو کر رحم کے عضلات کا فعل روک دیتی ہے۔ جس سے رحم نطفہ قبول یا محفوظ نہیں رکھ سکتا اور مدتوں تک حمل قرار نہیں پاتا۔ جب کرنجوا کا استعمال کیا جاتا ہے تو رحم کے عضلات تیز ہو کر رحم کی قوت ماسکہ بڑھا دیتے ہیں۔ جس سے فوراً نطفہ قرار پا جاتا ہے اور حمل قائم ہو جاتا ہے اسی وجہ سے کرنجوا کو معین حمل کہتے ہیں۔ چونکہ عضلات میں مقوی صورت قائم رکھتا ہے اس لئے اسے محافظ حمل بھی سمجھتے ہیں۔ کرنجوا نظریہ مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی نسخہ کا جزو اول ہے۔
یادداشت :۔ کرنجوا کا مزاج ہر مصنف نے گرم خشک لکھا ہے۔ لیکن اس نے تمام افعال و اثرات۔ خواص و فوائد عضلاتی اعصابی ہیں۔ خلط سودا کا پیدا کرنے والا بھی لکھا ہے۔ لیکن کسی بھی صفراوی علامت کو بیان نہیں کیا جو اس سے سرزد ہوتی ہو۔
چونکہ اس کا سب سے بڑا فعل رطوبات بلغمیہ کو خشک کرنا ہے۔ اس لئے ہم اس کا مزاج عضلاتی اعصابی قرار دیتے ہیں۔

کرونده

نام :۔ اردو کرونده۔ بنگالی کرمچا۔ گجراتی کرمندا۔ سنسکرت کرمرد۔ مرہٹی کروند۔ انگریزی کورنڈہ CORINDA

تعارف :۔ ایک کانٹے دار درخت کا پھل ہے۔ بیر کی مانند ہوتا ہے اور گچھوں میں لگتا ہے۔ پھل رنگ کے لحاظ سے سرخ۔ سفید اور سیاہ ہوتا ہے۔ سفید بہترین قسم ہے۔ اس کے درخت کے پتے کسی قدر چوڑے لمبے اور چکنے لیموں کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔

رنگ :۔ پھول سرخی مائل سفید۔ ذائقہ :۔ ترش۔
مقام پیدائش :۔ بنگال۔ دکن۔ یو پی وانڈیا
مقدار خوراک :۔ خشک ۳ ماشہ سے چھ ماشہ تازہ یا اچار ایک تولہ تا ۲ تولہ تک۔
مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ غذائے دوا ہے۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کا قوام غلیظ کر کے سوداویت بڑھاتا ہے۔
خواص :۔ ہاضم۔ ثقیل ونفاخ۔ دافع پیاس۔ مسکن صفراو حرارت۔ قابض۔
فوائد :۔ چونکہ ذائقہ میں ترش اور کیفیت کے لحاظ سے سرد خشک (عضلاتی اعصابی) ہے اس لئے یہ مسکن صفراو حرارت ہے اور پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ چونکہ ثقیل اور دیر ہضم ہے۔ اس لئے پیٹ میں ریاح پیدا کرتا ہے۔
ترش ہونے کی وجہ سے اس کا اچار بنایا جاتا ہے جو عموماً غذا کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ ترش پھلوں میں انگور ترش اور فالسہ کے قائم مقام ہے۔
چونکہ قابض ہے اس لئے نئے پرانے دستوں کو روکنے کیلئے نہایت مفید دوا ہے

کڑا چھال

نام :۔ اردو کڑا چھال۔ پنجابی کڑا اسک۔ فارسی تبوراج۔ انگریزی کرچی بارک KURCHI BARK

تعارف :۔ کڑا چھال اندر جو تلخ کے درخت کی چھال (پوست) ہے۔ عموماً یہ چین کے علاقہ خطا سے آتی ہے۔ اسی لئے اسے تبواج خطائی بھی کہتے ہیں۔ یہ موٹی نشاستہ سے بھری ہوئی چھال ہوتی ہے۔
رنگ :۔ گہرا سرخ۔ ذائقہ :۔ کسیلا تلخی لئے ہوئے۔
مقدار خوراک :۔ تازہ چھال کا رس دس سے بیس بوند خشک سفوف ۵ سے ۱۰ رتی۔
مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات خشک کر کے خون کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے اور خون میں خلط سودا کی مقدار میں اضافہ کرتی ہے۔
خواص :۔ حابس و قابض۔ مجفف رطوبات۔ مغلظ رطوبات۔ مقوی معدہ و عضلات۔ دافع جوش، خون اور مسکن صفراو حرارت ہے۔
فوائد :۔ کڑا چھال قابض و حابس ہونے کی وجہ سے اعصابی تحریک سے آنے والے

دستوں کو روکنے کے لئے عام استعمال کیا جاتا ہے۔

بخفف رطوبات ہونے کی وجہ سے نزلہ وزکام کھانسی اور سیلان الرحم وجریان منی کے لئے نہایت کارآمد دوا ہے۔ غلظ رطوبات ہونے کی وجہ سے منی کے قوام کو گاڑھا کرکے امساک پیدا کرتی ہے۔ چونکہ انتہائی سرد خشک ہے اس لئے یہ وقتی طور پر خون میں غلظت اور شریانوں میں سکیڑ پیدا کرکے خون کے اخراج کو روکتی ہے۔

یاد رکھیں کہ کڑا چھال رادع ادویہ میں شامل ہے۔ رادع ادویات کے متعلق پہلے بھی کئی بار یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ ان میں سردی اور شدید کھار کی وجہ سے رطوبات کا اخراج جاری رہتا ہے اور خشکی کی وجہ سے رطوبات جذب بھی ہوتی رہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کڑا چھال ایک رادع دوا ہونے کی وجہ سے لعاب دہن، منہ کے چھالے و زخم۔ آنکھوں کی سوزش۔ خونی اسہال بلکہ جسم کے ہر عضو کے اخراج خون کو اندرونی وبیرونی طور روکتی ہے۔ ہر عضو کی فاضل پڑی ہوئی رطوبات کو جذب کرتی ہے اگر یہ فاضل رطوبات کسی عضو کے لئے بوجھ اور درد کا سبب ہوتی ہیں تو رفع ہو جاتا ہے۔ اسی اصول پر عضو سوختہ کے لئے تسکین کا باعث ہے۔

اپنی اسی خاصیت کی وجہ سے دانتوں کے ہلنے اور مسوڑھوں کے پھولنے کے لئے بطور سنون استعمال کی جاتی ہے۔ مسوڑھوں سے خون آنے کے لئے نہایت مفید ہے۔

چونکہ اس کا پرانا نام تیواج بھی ہے۔ اس لئے قدیم حکماء نے اس کے اسی نام سے مرکبات تیار کئے جو جوارش تیواج اور حب تیواج کے نام سے مشہور ہیں۔

ایلوپیتھی میں اس فلیسانده اور ایکسٹریکٹ تیار کئے جاتے ہیں۔ ایکسٹریکٹ کرچی (خلاصہ کڑا چھال) بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ کڑا چھال کے سفوف کو برابر وزن الکوحل میں بھگو دیں۔ دوسرے دن حسب دستور خلاصہ علیحدہ کر لیں۔

مقدار خوراک :۔ ایک سے دو ڈرام

فوائد :۔ فوائد مندرجہ بالا ہیں۔

یادداشت :۔ تمام طبی کتب میں کڑا چھال کا مزاج شک وشبہ کے ساتھ درج ہے۔ یعنی ہر ایک نے اسے گرم خشک لکھنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ بعض اسے سرد خشک مانتے ہیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ ہر مصنف جب کسی دوا کا مزاج تسلیم کرکے درج کرتا ہے تو اسی مزاج کے تحت اس دوا کے افعال واثرات درج نہیں کرتا۔

یہی صورت یہاں کرواچھال کے مزاج اور افعال واثرات میں پائی جاتی ہے یعنی ہر مصنف نے اس کا مزاج تو گرم خشک لکھ دیا۔ لیکن کسی بھی صفراوی علامت کو بیان نہیں کیا۔ جو اس کی پیدا کردہ ہو۔ اس کے برعکس اس کے خواص و فوائد میں یہ تو لکھ دیا کہ بہ خونی اسہال قے الدم پیچش وغیرہ کے لئے تریاق ہے۔ جنہیں آج تک خشکی گرمی اور گرمی خشکی کی پیداوار سمجھا جاتا ہے۔

چونکہ کرواچھال مندرجہ بالا علامات کو واقعی روکتی ہے۔ اس لئے اس مزاج خشک گرم یا گرم خشک قرار نہیں دیا جا سکتا۔ دوسرے اس میں تری کی بجائے خشکی واضح ہے۔ اس کا مزاج ہم سرد خشک قرار دیتے ہیں جو اس کے فوائد کے مطابق ہے

کمرکس

نام :۔ عربی صمغ پلاس۔ اردو ڈھاک کا گوند۔ چنیا گوند۔ فارسی صمغ پلاس۔ پنجابی و ہندی کمرکس۔ انگریزی۔ بنگال کائینو۔

تعارف :۔ کمرکس درخت پلاس کے تنے کا رس ہے جو تنے کو شگاف دینے سے باہر نکل کر جم جاتا ہے۔ درخت کے دوسرے حصوں سے بھی خود بخود قطروں کی صورت میں نکل کر جم جاتا ہے۔ جسے چاقو وغیرہ سے کھرچ لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ساتھ عموماً درخت پلاس کا پوست لگا ہوتا ہے۔

رنگ :۔ چھوٹے چھوٹے نوکدار چمکیلے سرخ سیاہی مائل ٹکڑے ہیں۔ چبانے سے تھوک کا رنگ سرخ خون کے طور پر برآمد ہوتا ہے۔

ذائقہ :۔ کسیلا اور نہایت قابض۔

کیمیائی اجزا :۔ اس میں کیمیائی طور پر گیلک ایسڈ اور ٹینک ایسڈ بکثرت پایا جاتا ہے۔

مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔

مقام پیدائش :۔ دیکھو ڈھاک کا بیان۔ یا گل ٹیسو کا بیان۔ کیونکہ ڈھاک یا درخت پلاس کے پھولوں کا نام گل ٹیسو ہے۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ غدی مسکن اور اعصابی محلل ہے۔ کیمیائی طور پر رطوبات کو غلیظ کر کے خون کے قوام کو بھی گاڑھا کرتی ہے اور خلط سودا کا اضافہ کرتی ہے۔

خواص :۔ حابس و قابض۔ مجفف رطوبات۔ محرک و مقوی عضلات۔ مولد سودا۔ مولد ریاح اور قاتل کرم شکم ہے۔

فوائد:۔ چونکہ شدید محرک عضلات ہے اس لئے ان میں سکیڑ پیدا کر کے اس کی رطوبات کو خارج کرتی ہے جس سے ان کے افعال میں تیزی اور قلب میں تقویت آجاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عضلات کے پھولنے خصوصاً قلب کے پھولنے کے لئے اکسیر ہے۔ مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے عورتوں میں لیکوریا اور مردوں میں جریان منی کے روکنے کے لئے بہترین دوا ہے۔

چونکہ مسکن جگر ہے۔ اس لئے پیشاب کی جلن کو مٹاتی ہے۔ سوزاک اور قرحہ مثانہ کے لئے مفید ہے۔ منی کی حدت کو کم کر کے سرعت انزال کا قلع قمع کرتی ہے۔

چونکہ محلل اعصاب ہے اس لئے سوزش اعصاب اور دماغ سے جو علامات پیدا ہوتی ہیں ان کے لئے بے حد مفید ہے

چونکہ اس کے استعمال سے اعصاب و دماغ میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے قوت باہ اور امساک کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ امساک ہوتا ہی اس وقت ہے جب بلغم و رطوبات خشک یا کم ہو جاتی ہیں۔ حرکتی اعضاء عضلات و قلب میں تیزی آجاتی ہے جس سے امساک کے لئے حرکات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہی قوت باہ ہے۔

چونکہ کمرکس انتہائی طور پر رطوبات کو خشک کرتی ہے اور آئندہ رطوبات کی پیدائش کو روکتی ہے۔ اس لئے جسم میں رطوبات و بلغم کی زیادتی یا اس میں تعفن سے جو امراض و علامات پیدا ہو جائیں ان میں بے حد مفید ہے جیسے نزلہ زکام، بلغمی کھانسی، بخار خصوصاً ملیریا، ٹائیفائڈ، خسرہ اور چیچک کے لئے یقینی دوا ہے۔

چونکہ معدہ و امعاء میں رطوبات خشک کر کے قابض اثرات پیدا کرتی ہے۔ اس لئے مزمن دست و قے اور سنگرہنی کے لئے بہترین دوا ہے۔

چونکہ رطوبات کے تعفن وغیرہ سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے آنتوں میں کیچوؤں کے ہلاک کرنے کے لئے بھروسے کی دوا ہے۔

یہ حقیقت بالکل واضح اور اٹل ہے کہ جب طبعی وضع حمل ہوتا ہے اس وقت عورت کی تحریک خالص اعصابی عضلاتی ہوتی ہے۔ اس کے رحم سے ہر وقت رطوبات فاضلہ رستی رہتی ہیں۔ عضلات و قلب میں اس وقت انتہائی کمزوری و ضعف ہوتا ہے

چونکہ ریڑھ کی ہڈی میں حرام مغز ہوتا ہے جس سے اعصاب کے کئی جوڑے نکلتے ہیں جب اعصابی تحریک زوروں پر ہوتی ہے تو ان میں بھی تحریک و تیزی پائی جاتی

ہے۔تیزی وتحریک سے ہر عضو میں شدید سکیڑ ہوا کرتا ہے۔سکیڑ کی شدت سے درد اور کھچاؤ معلوم ہوا کرتا ہے۔چونکہ وضع حمل سے پہلے اور کچھ عرصہ لبعد تک اعصابی تحریک رہتی ہے جس سے عورتوں کو اپنی کمر سیدھی کرنی مشکل ہوتی ہے۔چلنا پھرنا دوبھر ہوتا ہے۔اس صورت کا علاج اسی وقت ہی ممکن ہوتا ہے جب اعصاب کے سکیڑ کو بند کیا جائے اور ان میں تحلیل پیدا کر کے طاقت وقوت پیدا کر دی جائے۔ کمرکس خلل اعصاب ہونے کی وجہ سے سب ادویہ سے افضل واعلیٰ ہے۔اس کے استعمال سے چند دنوں کے اندر اندر کمر میں طاقت وقوت پیدا ہو جاتی ہے۔انہی افعال کی وجہ سے اسے کمرکس کہتے ہیں۔

چونکہ مانع ومخرج رطوبات ہے۔اس لئے پسینہ کی کثرت کو روکنے کے لئے خاص دوا ہے۔چونکہ انتہائی سرد خشک ہے اس لئے خون میں انجمادی قوت بڑھا کر اس کے اخراج کو روک دیتی ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

کمرکس کا بدل گوند کیکر سمجھا جاتا ہے اور اسی وجہ سے انہیں عموماً ایک قسم کے نسخوں میں استعمال کرتے ہیں۔خصوصاً وضع حمل کے لبعد عورتوں کے نسخوں میں ضرور شامل کرتے ہیں۔لیکن یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے۔کیونکہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں یعنی گوند کیکر اگر اعصابی عضلاتی ہے یعنی سرد تر ہے تو کمرکس اس سے بالکل برعکس مزاج عضلاتی اعصابی (سرد خشک) کی حامل ہے۔میری تحقیقات یہ ہے کہ اگر گوند کیکر کی بجائے منقی یا چھوہارے شامل کر لئے جائیں تو بہتر رہتا ہے۔

مقوی رحم وکمر

ھوالشافی:۔ پھول مکھانے ۱حصہ۔سپاری کاٹھی ۱حصہ۔لودھ پٹھانی ۱حصہ۔ کمرکس ½ حصہ۔موچرس ۱حصہ۔کشتہ فولاد ½ حصہ۔

ترکیب تیاری:۔تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک:۔نصف ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

فوائد:۔مندرجہ بالا۔

نوٹ:۔مندرجہ بالا نسخہ میں سے فولاد نکال کر باقی اجزاء ریں اگر ۲ حصے گری۔۲ حصے

منقی۔ ۸ حصے چینی۔ ۸ حصے گھی اور ۸ حصے بیسن شامل کر کے پنجیری بنالی جائے تو نہایت اعلیٰ درجے کا مقوی رحم و کمر نسخہ ہے۔ اسے وضع حمل کے بعد کھلانا نہایت مفید ہے۔

کمرکھ

نام:۔ فارسی کمرخ۔ مرہٹی کرمر۔ گجراتی کمرک۔ بنگلہ کمرک۔ انگریزی ایوریہواکرمبولا -AVERHOA CARAMBOLA

تعارف:۔ ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے۔ اس کا درخت پندرہ بیس فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اس درخت میں پھل کثرت سے آتے ہیں۔ جو نوکدار ہوتے ہیں۔ پھلوں کی لمبائی تین انچ تک ہوتی ہے۔

رنگ:۔ کچا پھل بالکل ہرے رنگ کا ہوتا ہے۔ پختہ ہونے پر قدرے سرخی مائل ہوتا ہے

ذائقہ:۔ عام طور پر ملنے والی کمرکھ کا ذائقہ ترش ہوتا ہے۔ لیکن بعض علاقوں میں کھٹے میٹھی اور کہیں بالکل کمرکھ پائی جاتی ہے۔

مقدار خوراک:۔ غذائے دوا ہے۔ اس لئے بطور پھل پختہ حالت میں پانچ تولے تک۔ بطور اچار ایک تولہ سے دو تولہ تک۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں تیزابیت و ترشی کا اضافہ کر کے خلط سودا کو خون میں جمع کرتی ہے۔

خواص:۔ ہاضم۔ مانع قے و دست۔ دافع جوش خون۔ بھوک لگاتی ہے مصفی خون۔ دافع پیاس

فوائد:۔ چونکہ ترش ہے اس لئے منہ کے ذائقہ کو درست کرنے کے لئے اطبا اس کا پختہ پھل یا اچار کھانے کی ہدایت کرتے ہیں۔

چونکہ عضلاتی اعصابی ہے۔ اس لئے یہ رطوبات کو خشک کر کے بدہضمی اور قے کو روکتی ہے انہی افعال و اثرات کی وجہ سے اسے ہاضم سمجھا جاتا ہے۔

چونکہ غدد و جگر کو تسکین دیتی ہے۔ اس لئے جب صفرا و حرارت کی شدت سے خون میں جوش ہو یا بلڈ پریشر بڑھ چکا ہو تو اسے استعمال کرنا چاہیئے۔

چونکہ رطوبات کو خشک کرتی ہے اس لئے رطوبات کی زیادتی سے ہونے والے پھوڑے پھنسیوں کو ہمیشہ کے لئے روکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے مصفی خون کہتے ہیں۔ اسی طرح جب رطوبات کی زیادتی ہو جائے اور کیلشیم و ترشی کی کمی ہو جاتی ہے کمزور و نحیف انسان کی ہڈیاں سڑنا شروع ہو جاتی ہیں جسے سکروی کہا جاتا ہے۔ کمرکھ

میں کیمیاوی طور پر ترشی و کیلشیم وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ سکروی کے مریضوں کے لئے بہترین غذائے دوا خیال کی جاتی ہے۔ اس کے کھانے سے چند دن کے اندر ہڈیاں درست ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

نوٹ:۔ کمرکھ کو زیادہ دیر زبان پہ نہ رکھنا چاہیئے۔ ورنہ زبان پھٹ جایا کرتی ہے

بدل:۔ اگر کمرکھ نہ مل سکے تو اس کی بجائے ہر ترش پھل استعمال کیا جا سکتا ہے مثلاً آلو بخارا۔ انار ترش۔ فالسہ کچے آم وغیرہ

کندوری

نام:۔ عربی کندوری۔ مارواڑی کندوری۔

تعارف:۔ ایک صحرائی خودرو بیلدار بوٹی کا پھل ہے۔ دو ڈھائی انچ لمبا ہوتا ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔ ایک شیریں۔ دوسری تلخ۔ اس کی بیل پیڑوں پر چڑھتی ہے۔ موسم برسات میں خوب پھل کر سوکھ جاتی ہے۔ اس کے بیج کاغذی لیموں کے بیجوں کی طرح ہوتے ہیں۔ شیریں بطور ترکاری استعمال کی جاتی ہے۔

رنگ:۔ خام پھل سبز۔ پھل کے اوپر سفید خطوط ہوتے ہیں۔ پختہ پھل بہت سرخی مائل ہو جاتے ہیں۔ پتے گہرے سبز۔

مقام پیدائش:۔ ہندوستان کا صحرائی علاقہ۔

مقدار خوراک:۔ پھل پختہ ۲ تولہ تا ۵ تولہ۔ جڑ نصف ماشہ سے ۱½ ماشہ بطور مسہل ۳ ماشہ

مزاج: عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ غذائے دوا ہے۔

افعال و اثرات: عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ مُسَلِّل اعصاب اور مسکن جگر ہے کیمیاوی طور پر خون کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے اور خون میں خلط سودا کو بڑھاتی ہے۔

خواص:۔ مقوی معدہ۔ مولد سودا۔ مغلظ رطوبات۔ مسکن صفرا و حرارت۔ دافع جوش خون۔ ہاضم۔ دافع یرقان۔ مانع بلغمی کھانسی۔ دافع بے رغبتی طعام۔ مغلظ منی و دافع جریان۔ قابض اور نفاخ ہے۔

فوائد:۔ چونکہ غذائے دوا ہے۔ اس لئے اسے بصورت اچار بکثرت کھاتے ہیں۔ اس کا اچار اعلیٰ درجہ کا ہاضم اور بھوک لگانے والا ہے۔ لیکن اس کا کچا پھل بے حد نفاخ اور بھاری اور دیر ہضم ہوتا ہے۔

کندوری کا پختہ پھل جو کسی قدر شیریں ہوتا ہے۔ اس میں اعصابی عضلاتی اثرات پائے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے عورتوں میں دودھ بڑھ جاتا ہے کندوری کا تلخ پھل سرد خشک ہونے کی وجہ سے قابض اور نفاخ ہوتا ہے۔

حابس رطوبات ومغلظ رطوبات ہونے کی وجہ سے نہ صرف رطوبات کے اخراج کو بند کرتا ہے بلکہ منی کے قوام کو بھی گاڑھا کرتا ہے۔ دست اور قے بند کرتا ہے۔ کثرت بول کو دور کرتا ہے۔

چونکہ انتہائی سرد خشک ہے اس لئے خون کے جوش کو رفع کرتا ہے حرارت کی شدت کو کم کرتا ہے۔ چھپاکی جیسی شدید صفراوی گرم وجوش خون کی علامت کو چند منٹوں میں رفع کرتا ہے۔

چونکہ مسکن غدد وجگر ہے۔ اس لئے غدی تحریک وسوزش فوراً دور کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے نہ صرف یرقان رفع ہو جاتا ہے۔ بلکہ سوزاک جیسی نامراد مرض بھی اس کے استعمال سے رک جاتی ہے۔

نوٹ:۔ کندوری کا پھل بیج۔ پتے اور گوند قابض و نفاخ ہیں۔ لیکن اس کی جڑ اور چھلکا نہایت دست آور اور قے آور ہے۔

کوڑی

نام:۔ ہندی کوڑی۔ عربی ودع کجک۔ فارسی خرمہرہ۔ پنجابی کوڈی۔ انگریزی کوری۔ COWRY۔

تعارف:۔ ایک دریائی وسمندری جانور کا خول ہے۔ عام دیہاتی لوگ اس سے طرح طرح کے کھیل کھیلتے ہیں۔

رنگ:۔ سفید۔ سیاہ اور پیلی کوڑی دوائً مستعمل ہے۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی سرد خشک ہے۔ ذائقہ:۔ بے ذائقہ ہے۔

مقدار خوراک:۔ کشتہ کی صورت میں ایک رتی سے چار رتی تک۔ بعض کہتے ہیں کہ ڈیڑھ ماشہ تک استعمال کی جاسکتی ہے۔

افعال واثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے یعنی عضلاتی محرک، غدی مسکن اور اعصابی محلل ہے کیمیاوی طور پر خون میں سوداویت کا اضافہ کرکے اس کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے۔

خواص:۔ خرمہرہ سوختہ یعنی کشتہ کی صورت میں مجفف زخم ورطوبات ہے۔ مسکن الم۔ حابس وقابض ہے۔ دافع سوزاک وجالی ہے۔

فوائد:۔ کوڑی چونکہ ایک قسم کی ہڈی ہی ہوتی ہے۔ اس لئے اسے بغیر کشتہ کئے استعمال نہیں کیا جاتا۔ اس کا کشتہ مجفف زخم ورطوبات ہونے کی وجہ سے ایسے پھوڑے پھنسیوں کے لئے فوری اثر ہے جن میں پانی بھرا ہوا ہو یا جن سے پانی رستا رہتا ہو اور بند نہ ہوتے ہوں۔

چونکہ جالی اثرات کی حامل بھی ہے اس لئے اس کا کشتہ آنکھوں میں لگانے سے جالے کو کاٹ دیتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔ اسی کا یہی جالی اثر برص بہق اور داد وغیرہ کو رفع کرتا ہے۔ اسی مقصد کے لئے اسے نوشادر کے ساتھ ملا کر داغوں پر لگاتے ہیں۔

مسکن الم ہونے کی وجہ سے کانوں کے خشک درد جسے ٹاٹ بجنا کہتے ہیں کے لئے نہایت مفید ہے۔ کانوں میں اسے لیموں کے رس میں ملا کر ڈالتے ہیں۔

جب پیٹ میں مروڑ کے ساتھ پیچش کی بجائے پتلے دست آتے ہوں تو بھی اسے ایک ماشہ کی مقدار میں لیموں کے پانی میں ملا کر پلانا درد و دست کو رفع کرتا ہے۔

اس طرح سنگرہنی کے لئے یہ ایک خاص نسخہ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ عضلاتی اعصابی اغذیہ بھی استعمال کرنی چاہئیں جن میں دہی نمکین لسی مکی کی روٹی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ چونکہ حابس رطوبات ہے اس لئے اس کا سفوف پاؤں، ہاتھوں اور بغلوں میں پسینہ کی کثرت کو روکتا ہے۔

چونکہ مسکن جگر و غدد ہے اس لئے غدی سوزش کو رفع کرنے کے لئے بہت اچھی دوا ہے۔ چنانچہ سوزاک کے مریض کو اس کا کشتہ شربت بزوری کے ساتھ پلانا مفید نتائج برآمد کرتا ہے۔

یادداشت:۔ کوڑی کو بعض سرد خشک مانتے ہیں اور بعض گرم خشک۔ اس کے برعکس دونوں اس کے افعال و اثرات اور خواص و فوائد ایک ہی قسم کے لکھتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ دو متضاد مزاج ایک ہی قسم کے افعال و اثرات ظاہر کریں۔

یاد رکھیں کہ جب اس کے افعال و اثرات میں یہ بات شامل ہے کہ یہ رطوبات کو خشک کرتی ہے۔ یعنی حابس رطوبات ہیں۔

اس کے علاوہ جریان خون کو روک دیتی ہے۔ اس لئے لامحالہ ہم اسے گرم کسی صورت میں بھی قرار نہیں دے سکتے۔ البتہ اسے خشک ضرور تسلیم کرتے ہیں۔ اس لئے چونکہ اس میں گرمی اور نرمی نہیں پائی جاتی۔ لہذا ہم اسے خشک ہونے کے ساتھ ساتھ سرد بھی مانتے ہیں۔ یعنی کوڑی سرد خشک ہے۔

اس کے متعلق ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ یہ سوزاک جیسی شدید گرم تکلیف کے لئے فوری اثر ہے جو مسکن غدد ہونے کی صورت میں ہی ممکن ہے یعنی غدد اشیاء عضلاتی اعصابی سرد خشک ہوتی ہیں۔ لہذا کوڑی سرد خشک ہے نہ کہ گرم خشک۔

کشتہ کوڑی

7/3

ھوالشافی:۔ کوڑی زرد ایک پاؤ۔ برگ شیشم ایک۔ اپلے دس سیر۔
ترکیب تیاری:۔ اول برگ شیشم کو ہاون دستہ میں کوٹیں۔ پھر کوڑیوں کو توڑ پھوڑ کر یعنی چورا کرکے برگ شیشم کے نغدہ میں بند کر دیں اور ایک مٹی کے لوٹے میں بند کرکے دس سیر اپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر بہترین کشتہ برآمد ہوگا۔
مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ۔
فوائد:۔ مندرجہ بالا۔

کھمب

نام:۔ اردو کھمب۔ ہندی کھم۔ پنجابی کھمب۔ سندھی کھبنی۔ انگریزی MUSH ROOM۔

تعارف:۔ گول سر والی سفید رنگ کی جڑ ہے۔ جس کے تنے بالکل نہیں ہوتے۔ یہ موسم برسات میں ریگستانی علاقوں میں عام پیدا ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ زمین کی ایک قسم کی عفونت ہے۔ اس میں جوہر ارضی زیادہ اور جوہر مائی کم ہوتا ہے۔ دیہاتی لوگ اسے اکھاڑتے ہی کچا کھا جاتے ہیں۔ کچھ لوگ اس کی ترکاری بھی تیار کرتے ہیں۔ جو نہایت لذیذ اور مزیدار ہوتی ہے۔
نوٹ:۔ کھمب کی طرح کا ایک پودا فنگی نامی بھی ہوتا ہے۔ جس کا رنگ سرخ یا سبزی مائل سیاہ ہوتا ہے جو سخت زہریلا ہوتا ہے۔ لہذا کھمب اور فنگی کے فرق کو یاد رکھیں۔
رنگ:۔ سفید۔ ذائقہ:۔ پھیکا۔
مقدار خوراک:۔ ۵ تولہ تا ۱۰ تولہ تک۔
مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ غذائے دوا ہے۔
افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خلط سودا کی پیدائش بڑھا دیتی ہے۔ عضلات میں اس حد تک قوت ماسکہ بڑھا دیتی ہے کہ رطوبات کے اخراج کو ایک دم بند کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اشخاص میں اس کے کھانے سے شدید قبض اور نفخ پیدا ہو جاتی ہے۔
خواص:۔ قابض۔ نفاخ۔ مولد سودا۔ دافع حرارت اور مانع کثرت بول ہے۔
فوائد:۔ چونکہ قابض ہے۔ اس لئے یہ دست وقے بند کرتی ہے۔ مولد سودا ہونے کی وجہ سے بلغم کو ختم کرتی ہے۔ نزلہ زکام کے لئے مفید ہے۔

مانع کثرت بول ہونے کی وجہ سے ذیابیطس شکری اور سلسل بول کے مریضوں کے
لئے بہترین غذائیت دوا ہے۔ دافع حرارت ہونے کی وجہ سے جوشش خون اور اس سے
ہونے والی تکالیف کو روکتی ہے۔
اس کا سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ قابض ہونے کے ساتھ ساتھ نفاخ بھی ہے
جس سے قولنج اور عسرالبول ہونے کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔ اس کے اس نقص کو دور
کرنے کے لئے کالا زیرہ۔ دارچینی اور مرچ سیاہ اس کے سالن میں ملا کر پکانا چاہئے۔
یادداشت :- خواص المفردات کی تمام کتب میں اس کا مزاج سرد تر لکھا ہے۔ ساتھ ہی
لکھا ہے کہ "بلغم وسودا پیدا کرتی ہے"۔ افعال واثرات میں لکھا ہے کہ قابض ونفاخ ہے۔
یاد رکھیں کہ کوئی دوا بھی دو متضاد قسم کی اخلاط پیدا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
کسی شے کو دو متضاد مزاج عطا نہیں کئے۔ لہٰذا کھمب بلغم وسودا کو بیک وقت پیدا نہیں کر سکتی
چونکہ شدید قابض اور نفاخ ہے اور رطوبات میں لزوجت اور غلظت پیدا کرتی ہے
یہ افعال واثرات مولد سودا سرد خشک دوا کے ہیں۔ اس لئے کھمب کا مزاج سرد تر نہیں
ہے۔ بلکہ سرد خشک ہے۔

کورنج

نام :- پنجابی۔ جلونی بوٹی۔ ہندی کورنج پھل۔ کما چہ۔ سنسکرت شورک شیمبی
انگریزی کاؤہیج CAUHAG

تعارف :- بقدر ساق (ٹہنی) کے ایک بیلدار بوٹی ہے۔ جو درختوں پر چڑھتی ہے۔ اس
کے پتے جڑ کے پاس چوڑے اور سری طرف پتلے ہوتے ہیں۔ پتوں کے اندر بے شمار رگیں
ہوتی ہیں۔ ہر ایک ڈنڈی میں تین تین پتے لگتے ہیں۔ انگلی کے برابر گول اور موٹی پھلیاں
لگتی ہیں۔ ان پھلیوں کے اندر باقلہ کے دانوں کے برابر تخم ہوتے ہیں جو تخم کورنج کے
نام سے مشہور ہیں۔ پھلیوں پر ایک قسم کی پشم یا روئی سی لگی ہوتی ہے۔ جو بدن پر لگنے
سے شدید سوزش پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی پختہ پھلیوں کو آگ کے
شعلہ پر رکھ کر اس کا رواں جلا کر بیج نکالتے ہیں۔ پھر پھلی کے اندر چار سے چھ بیج
نکلتے ہیں جن کے اندر سے سفید رنگ کا مغز نکلتا ہے۔ یہی مغز دوا مستعمل ہے۔ اس
کی دو اقسام ہیں۔ ایک جنگلی، دوسری بستانی۔

رنگ :- تخم سیاہ۔ مغز سفید۔ ذائقہ :- تلخ و تیز
مزاج :- عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
مقدار خوراک :- تین ماشہ سے پانچ ماشہ بطور مسہل۔ ورنہ ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ

مقام پیدائش:۔ وسطی ہند۔ بمبئی۔ کالکا۔ پٹھان کوٹ۔ بنگال۔ راجپوتانہ۔ گجرات مالوہ کے علاوہ افریقہ اور امریکہ۔

افعال و اثرات: عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن غدد۔

خواص: مغلظ رطوبات۔ مقوی باہ۔ محرش۔ قاتل دیدان شکم۔ ممسک۔ مسہل۔

فوائد:۔ چونکہ مغلظ رطوبات ہے اس لئے اس کے استعمال سے نہ صرف رطوبات کا اخراج بند ہو جاتا ہے بلکہ منی جیسی قیمتی رطوبت بھی غلیظ ہو کر بغیر ضرورت نکلنا بند ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسے جریان منی اور لیکوریا کے لئے عام استعمال کرتے ہیں۔

چونکہ منی کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے اس لئے اس کے استعمال سے امساک بڑھ جاتا ہے اور قوت باہ میں زیادتی آجاتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے مقوی باہ معاجین میں شامل کرتے ہیں۔

چونکہ منی کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے اور اس کی رواں شدید محرش ہے۔ اس لئے اسے استعمال کرتے وقت اس کی رواں کو صاف کر دینا چاہئے۔ ورنہ جسم کے جس حصہ میں رواں لگے گی وہاں شدید خارش پیدا ہو جائے گی۔ اگر اتفاقی طور پر لگ جائے تو مقام ماؤف پر گھی وغیرہ لگانے کی بجائے املی کو پانی میں بھگو کر لگانا چاہئے یا بھینس یا گائے کا گوبر لگائیں اس طرح آرام آجائے گا۔

چونکہ قاتل دیدان شکم ہے۔ اس لئے اس کو بمقدار ۳ ماشہ دن میں تین گھنٹے بعد دینے سے کیچوے مرجاتے ہیں۔ دوسرے دن یا تیسرے دن ایک شدید جلاب دیتے ہیں جس سے تمام مردہ کیچوے خارج ہو جاتے ہیں۔

چونکہ محرک عضلات ہے۔ اس لئے اس کے مغز یا جڑ کو پانی میں گھس کر تھوڑی تھوڑی دیر بعد دینے سے ہیضہ جیسی موذی مرض دور ہو جاتی ہے۔

کیکر

نام:۔ ام غیلاں۔ فارسی مغیلاں۔ ہندی کیکر۔ پنجابی کگر۔ سندھی ببر۔ گجراتی باول۔ اردو ببول۔ انگریزی اکیشیا ACACIA

تعارف:۔ کیکر کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس کے پتوں اور پھلیوں کے عصارہ کو اقاقیا کہتے ہیں۔ اس کی گوند سفید، زرد اور ہلکی سرخی مائل ہوتی ہے اور نہایت شفاف ہوتی ہے۔ اسے کیکر کا گوند یا صمغ عربی کہتے ہیں۔ اس کے پھول زرد رنگ کے ہوتے ہیں جنہیں گل ببول کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ کیکر کے پنج انگ دواءً مستعمل ہیں۔

رنگ:۔ پتے باریک سبز رنگ۔ پھول زرد۔ پھل سبز

ذائقہ :۔ چھال کسیلا خشکی لئے ہوئے۔ گوند پھیکا۔
مقام پیدائش :۔ ہند و پاکستان۔ دکن۔ کارومنڈل کے ساحل پر بکثرت پایا جاتا ہے۔
مقدار خوراک :۔ گوند ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ۔ پھل ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ۔
مزاج :۔ پوست اور پھول سرد خشک۔ گوند سرد تر۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ مقوی مسکن اور اعصابی محلل ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کے قوام کو گاڑھا کر کے سوداویت میں اضافہ کرتی ہے۔ جاذب اور حابس رطوبات ہے۔
خواص :۔ جاذب رطوبات و حابس خون مجفف۔ رادع۔ قابض۔ قاطع حرارت و صفراء ہے
فوائد :۔ چونکہ کیکر کے تمام اجزاء دواءً مستعمل ہیں۔ اس لئے ان کے افعال و اثرات علیحدہ کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ چونکہ کیکر کے تمام اجزاء سوائے گوند کے سرد خشک ہیں اس لئے سب ضرورت کے مطابق رطوبات کو خشک یا کم کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں
مثلاً برگ ببول ۳ ماشہ کو پانی میں پیس کر اسہال اطفال میں دیتے ہیں۔ سرخی مائل پوست ببول کو ریزہ ریزہ کر کے دس حصہ پانی میں جوش دے کر سیلان الرحم کی مریضہ کو استنجا کراتے ہیں۔ اس عمل سے چند دنوں میں اس کی فرج مثل باکرہ ہو جاتی ہے۔ سیلان الرحم رک جاتا ہے۔ اگر اسی پانی سے کپڑا تر کر کے بانجھ عورت اپنی اندام نہانی میں رکھے تو تھوڑے ہی عرصہ میں رحم کے اندر قوت پیدا ہو کر استقرار حمل کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔
کیکر کے پھل کے پانی سے کپڑا تر کر کے رحم کے اندر رکھنا معین حمل ہے۔ ایسی عورتیں جن کے پستان ڈھیلے ہو گئے ہوں یا لٹک جائیں۔ اس کے پھلوں سے بھیگا ہوا کپڑا خشک کر کے پستانوں پر باندھنے سے پستان سخت ہو جاتے ہیں۔ اس کے پتوں کا جوشاندہ خروج مقعد۔ خروج الرحم اور رطوبات رحم کو بند کر دیتا ہے۔
کیکر کی چھوٹی چھوٹی شاخیں دانتوں کو صاف کرنے کے لئے بطور مسواک استعمال کی جاتی ہیں۔ اس کی جڑ کا پوست دانتوں اور مسوڑھوں پر ملنے سے انہیں مضبوط کرتا ہے ہلنے سے روک دیتا ہے۔ مسوڑھوں سے خون کے اخراج کو بند کرتا ہے۔ کیکر کے سرخ رنگ کے چھلکے کے جوشاندہ میں استحاضہ عورت کو بٹھانا فوری طور پر خون کا اخراج بند کرتا ہے۔ اس میں ۲۰ فیصد ٹینن پایا جاتا ہے۔

برائے پھوڑے پھنسی

ھوالشافی: - برگ کیکر۔ جلا ہوا تمباکو یعنی وہ تمباکو جو چلم میں جل گیا ہو۔ ہم وزن۔
ترکیب تیاری: - دونوں اجزاء کو مثل سرمہ کے باریک کرلیں۔ پھر اس سفوف میں اتنا تیل سرسوں ملائیں کہ گاڑھی مرہم سی بن جائے۔
مواقع استعمال: - ایسے پھوڑے پھنسیوں کے لئے لاجواب مرہم ہے جو موسم برسات میں چھالوں کی صورت میں نکلتے ہیں اور ان میں پانی رسنا رہتا ہے ان پر تھوڑا تھوڑا مرہم دن میں دو بار لگائیں۔

شافہ برائے بانجھ

ھوالشافی: - کیکر کی وہ لیسدار سیاہ رطوبت جسے عرف عام میں کیڑوں کا براز کہتے ہیں۔ دو تولہ کی مقدار میں حاصل کریں۔ پھر دو تولے پھٹکڑی سفید بریاں لے کر اس میں ملا دیں اور باریک مثل سرمہ کرکے محفوظ کرلیں۔
مواقع استعمال: - ایسی عورتیں جنہیں مدتوں سے حیض کے لئے عمل نہ ہوا ہو یا رطوبات کی کثرت کی وجہ سے رک گیا ہو وہ مندرجہ بالا سفوف میں سے چھ ماشہ لے کر یا اس کی بتی یعنی شافہ بنالیں یا ململ کی ٹاکی میں باندھ کر پوٹلی بنالیں۔ اور رات کو سوتے وقت رحم کے منہ پر رکھیں۔
نوٹ: - یہ عمل اس وقت کریں جب عورت حیض سے پاک ہوگئی ہو اور ایک ہفتہ تک یہ عمل جاری رکھنا چاہئے۔ اس دوران وہ اپنے مرد کے پاس جائے۔ انشاء اللہ حمل قائم ہو جائے گا۔ مجرب ہے۔

گڑمار

نام: - طبی نام گڑمار۔ سنسکرت میش سرنگی۔ ہندی دہنگالی میراسنگی انگریزی جم نیما سلوسٹرس (GYMNEMA SILUESTRIS)

تعارف: - گڑمار بوٹی خاردار درختوں۔ تھوہر اور جنگلی گوکر کے پودوں پر بیل کی طرح چڑھتی ہے۔ اس کے پتے سخت چپٹے۔ برگ پیلو کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس بیل پر چار انگشت لمبی پھلیاں لگتی ہیں۔ جن میں کپاس کی طرح سفید ریشہ بھرا ہوتا ہے اس بوٹی کو پھول نہیں لگتے۔ اس کی سطح کھردری ہوتی ہے۔ اگر اس کے پتوں کو چبا کر کوئی اور میٹھی چیز کھائیں تو اس میٹھے کا مزہ محسوس نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے

اسے گڑمار بوٹی کہتے ہیں۔

رنگ :۔ بھورا ۔ ذائقہ :۔ پھیکا مائل بہ تلخی

مقام پیدائش :۔ جنوبی وسطی ہندوستان۔ دکن۔ راجپوتانہ۔ بھوپال اور گوالیار۔ جنگلوں میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔

مقدار خوراک :۔ ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔ کسی قسم کے زہر کو زائل یا معتدل کرنے کے لئے ۹ ماشے سے ایک تولہ تک۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی قلب و عضلات کو تسکین سے فعل میں لے آتی ہے۔ اعصاب پر دوران خون تیز کر کے ان کی سوزش تحلیل کرتی ہے۔ اسی وجہ سے محلل اعصاب کہلاتی ہے۔ جگر و غدد اور غشائے مخاطی میں دوران خون کم کر کے جوش خون شدت حرارت میں تسکین پیدا کرتی ہے اور ان کی تحلیل کو روک دیتی ہے۔ اعصاب پر ہر قسم کے نشہ کے دباؤ کو روک دیتی ہے۔

خواص :۔ جالی منشیات وسمیات کی قاطع۔ قاطع شیرینی۔ تریاق مارگزیدہ۔

فوائد :۔ چونکہ گڑمار بوٹی قاطع شیرینی ہے یعنی مٹھاس کی تریاق ہے۔ اس لئے یہ بوٹی ایسے اشخاص کے لئے بہترین دوا ہے جن کے خون میں اعصابی غدی تحریک سے شیریں اجزا کی کثرت ہو گئی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ذیابیطس شکری میں اس کا سفوف یا جوشاندہ دن میں تین چار بار پلاتے ہیں جس سے ایک طرف شکر کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف پیشاب کا کثرت سے آنا رک جاتا ہے۔

جہاں تک اس کے قاطع منشیات وسمیات ہونے کا تعلق ہے وہ اس طرح ہے کہ یہ ایسی زہروں کے لئے تو تریاق ہو سکتی ہے جو اعصابی اور غدی اثرات کی حامل ہوں۔ لیکن عضلاتی زہروں کے لئے سخت مضر ہے۔ یعنی ان کے اثرات میں اضافہ کر دیتی ہے۔ اعصابی زہروں کے اثرات تو اس لئے زائل ہو جائیں گے کیونکہ اس کے استعمال سے اعصاب میں تحلیل ہو جاتی ہے اور غدی زہروں کے اثرات اس لئے رفع ہوں گے۔ کیونکہ یہ غدی نظام میں شدید تسکین پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود عضلاتی اعصابی دوا ہونے کے سانپ کے غدی زہر کو زائل کر دیتی ہے۔

جالی اثرات کی حامل ہونے کی وجہ سے بیاض چشم (پھولا) کے مریض کی آنکھ میں اس کا تازہ پانی یا خشک سفوف لگاتے ہیں۔ جس سے بہت جلد پھولا کٹنا شروع ہو جاتا ہے۔

کیمیاوی طور پر اس میں جیبنک ایسڈ نامی تیزاب پایا جاتا ہے۔ یہ دوا طب یونانی کے علاوہ ہومیوپیتھی اور ایلوپیتھی میں بھی استعمال ہوتی ہے چنانچہ ہومیوپیتھی والے اس کی ہو گولیاں تیار کرتے ہیں اور ایلوپیتھی میں اس کا ٹنکچر تیار کیا جاتا ہے۔

گلاب کا زیرہ

نام:۔ عربی زردورد۔ فارسی زیرہ گل سرخ۔

تعارف:۔ گل سرخ کے درمیان جو چھوٹے چھوٹے خاکی رنگ کے دانے ہوتے ہیں۔ انہیں زردورد یا گل کا زیرہ کہتے ہیں۔

رنگ:۔ خاکی مائل بہ سرخی۔ ذائقہ:۔ کسیلا۔ پھیکا۔

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ غدی مسکن اور اعصابی محلل ہے۔

خواص:۔ قابض۔ مجفف۔ حابس الدم۔ مقوی عضلات۔

فوائد:۔ قابض ہونے کی وجہ سے لیسے دستوں کو بند کر دیتا ہے جو کسی دوا سے بند نہ ہوتے ہوں۔ چونکہ مقوی عضلات ہے۔ اس لئے ضعف رحم میں رحم کے عضلاتی ریشوں کو بے حد تقویت دیتا ہے۔ سیلان الرحم کو رفع کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اس کا سفوف مفید ثابت ہے۔ انتہائی سرد خشک ہونے کی وجہ سے خون کے اخراج کو بند کرتا ہے۔

یادداشت:۔ بعض کتب میں گل سرخ کو سرد خشک لکھا ہے اور زیرہ گلاب کو گرم خشک۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ گل سرخ سرد خشک ہے۔ اور نہ زیرہ گلاب گرم خشک۔ ہاں البتہ گل سرخ ملطف ہونے کے ساتھ ساتھ مولد رطوبات بھی ہے۔ اس لئے گل سرخ تر سرد ہے اس کے برعکس زیرہ گلاب سے عضلات میں تحریک ہونے کے ساتھ ساتھ مجفف و حابس اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ یعنی عضلات رگ و سکیڑنا اس کا خاصہ ہے۔ عضلات میں سکیڑ بغیر تحریک کے نہیں آسکتا۔ اسی طرح دستوں اور رقیق رطوبات کو بند کرنا بغیر مجفف و حابس اثرات کے نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا زیرہ گلاب سرد خشک ہے۔

چونکہ زیرہ گلاب سے ہر قسم کا اخراج خون بند ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ گرم خشک کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ خون کا اخراج تری کی شدت اور سردی کی کثرت کے بغیر ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گل سرخ تر سرد ہونے کی وجہ سے خون کا اخراج بند کر دیتے ہیں اور زیرہ گلاب اپنی سردی خشکی سے اخراج خون بند کرتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ زیرہ گلاب سرد خشک ہے۔

گل ارمنی

نام :- عربی طین ارمنی - یونانی پیلا طریتون - انگریزی بولس آرمینیا ربلا
-BOLUS ARMENIA RUBRA

تعارف :- ہلکے سرخ رنگ کی نرم اور چکنی مٹی ہے۔ بہتر وہ ہے جو منہ میں رکھنے سے زبان پر چپک جائے اور منہ کو خوشبودار کر دے۔

رنگ :- ہلکا سرخ۔ ذائقہ :- پھیکا خوشبودار۔

مقام پیدائش :- ایران اور ارمنی سے لائی جاتی ہے۔

مقدار خوراک :- ایک سے تین ماشے۔ بدل :- ملتانی مٹی، گیرو۔

مزاج :- عضلاتی اعصابی - سرد خشک۔

افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی بالفعل عضلات و قلب کو تحریک دیتی ہے۔ دماغ و اعصاب کی رطوبات کو خشک کر کے نیست و نابود کرتی ہے۔ اور دوران خون اعصاب کی طرف کر کے تحلیل کرتی ہے۔ اپنی شدید سردی خشکی سے جگر کی تحلیل کو روک کر ان میں تسکین پیدا کرتی ہے۔ یعنی غدی اعضاء میں دوران خون کو کم کر کے تسکین پیدا کرتی ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے۔

خواص :- قابض، مجفف رطوبات، رادع، مانع اخراج خون، مقوی رحم و امعاء، دافع حرارت اور دافع تعفن ہے۔

فوائد :- قابض و مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے دستوں اور نفث کو روکتی ہے اندام نہانی کے اندر اس کی پوٹلی رکھنے سے سیلان الرحم کو بند کرتی ہے۔ اپنے انہی افعال و اثرات کی وجہ سے یہ مقوی رحم و امعاء ہے۔

چونکہ رادع ہے۔ اس لئے اس سے اورام کی ابتدائی صورت میں تحلیل اورام اثرات حاصل کئے جاتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ جب کسی سبب سے کسی عضو میں دوران خون جمع ہونا شروع ہو جائے اور ورم کی صورت نمودار ہو جائے تو ایسی صورت میں رادع ادویات کی ضرورت ہوتی ہے جو مقام ماؤف میں اپنی سردی خشکی سے زائد خون کو آنے سے روک دیتی ہے۔ بلکہ آنے والے خون کو واپس کر دیتی ہیں۔ جس سے ایک طرف ورم میں تخدیر پیدا ہو کر درد وغیرہ بند ہو جاتا ہے دوسری طرف ورم آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ انہی افعال و اثرات کی وجہ سے اسے رادع اور محلل اورام کہتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اورام پر اس کا ضماد کرتے ہیں۔

پھر یاد رکھیں کہ رادع ادویات میں تحلیل اورام کی کوئی صنعت نہیں پائی جاتی۔ تحلیل صرف

حرارت سے ہوا کرتی ہے۔ مانع اخراج خون ہونے کی وجہ سے ہر قسم کے اخراج خون کو بند کرتی ہے۔ مسکن غدد ہونے کی وجہ سے پیچش اور اڈن آنا میں فوری اثر ہے۔
چونکہ گل ارمنی انتہائی مجفف رطوبات ہے۔ اس لئے ایسے پھوڑے پھنسیوں کو خشک کرتی ہے جو ہر وقت رستے رہتے ہیں۔ گل ارمنی جوارش کمونی کا جزو اعظم ہے۔
یادداشت :۔ بعض کتب میں اس کی مصلح ادویات صندل سفید [illegible] ی زوری لکھی ہیں۔
اس کے علاوہ اس کے مضر اثرات طحال پر بتائے ہیں۔ یعنی یہ طحال کو مضر ہے۔
یہ بات یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دوا، غذا اور شے میں کوئی نہ کوئی صفت و خاصیت رکھی ہے اور وہ اسی کے تحت جسم کو متاثر کرتی ہے۔ جب کوئی دوا غلط [illegible] یا زیادہ وزن میں کھلا دی جاتی ہے تو وہ جسم میں غیر طبعی علامات پیدا کر دیتی ہے۔ مثلاً جب [illegible] مریض کو پہلے ہی پیچش ہو اور غلطی سے اسے شنا کی یا جمال گوٹہ کھلا دیا جائے تو اس کی [illegible] اور مروڑ بڑھ اور اضافہ ہو جائے گا یا اگر ایک تندرست انسان زیادہ وزن میں شنا کی یا جمال گوٹہ کھا لیتا ہے تو بھی یہی علامات پیدا ہو جائیں گی۔ ایسے موقع پر مصلح ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔
نظریہ مفرد اعضاء میں کسی دوا کی مصلح ادویات اس کے اگلے مزاج کی ہو سکتی ہیں۔ یعنی اعصابی ادویات کی عضلاتی ادویات مصلحات ہیں اور عضلاتی ادویہ کی غدی ادویات اصلاح کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شنا کی و جمال گوٹہ کی مصلح ادویات گل سرخ و گوند کتیرہ وغیرہ ہیں۔
اسی طرح میٹھی چیزوں کے لئے ترش چیزیں اور ترش چیزوں کی اصلاح کے لئے نمکین چیزیں ملا دی جاتی ہیں۔
یہاں گل ارمنی کی مصلح ادویات ایک دوسری کی ضد ہیں۔ یعنی صندل اگر اعصابی عضلاتی سرد تر ہے تو مصطگی رومی گرم خشک غدی عضلاتی ہے۔
یہاں مصطگی رومی چونکہ گل ارمنی کے بعد کا مزاج رکھتی ہے اس لئے یہ اس کی مصلح تسلیم کی جا سکتی ہے۔ لیکن صندل سفید کو نہیں۔
جہاں تک اس کے طحال کے لئے مضر ہونے کا تعلق ہے یہ بھی سمجھ سے بالاتر ہے کیونکہ ہماری طبی کتب میں طحال کا مزاج سرد خشک لکھا ہے۔ جب کہ گل ارمنی بھی سرد خشک مزاج کی حامل ہے۔ اس لئے یہ کس طرح طحال کے لئے مضر ہو گی۔ ہاں البتہ یہ ممکن ہے کہ طحال کا کوئی اور مزاج ہو۔ لیکن اس کی وضاحت نہیں کی گئی۔
جہاں تک نظریہ مفرد اعضاء کا تعلق ہے اس نے طحال کا مزاج گرم خشک قرار دیا ہے نظریہ مفرد اعضاء میں عضلاتی اعصابی یا سرد خشک ادویات غدد میں تسکین پیدا کر کے ان میں عظم

دو غیر طبعی بڑھاؤ پیدا کر دیا کرتی ہیں۔
یہی وجہ ہے کہ جو بچے یا عورتیں مٹی کھایا کرتی ہیں ان کے جگر و طحال بڑھ جایا کرتے ہیں۔ اکثر کے پیٹ بھی بڑھ جاتے ہیں۔ چونکہ گل ارمنی بھی ایک قسم کی مٹی ہی ہے۔ اس لئے یہ طحال کے لئے واقعی مضر ہے۔

گل دھاوا

نام: پنجابی پھل دھاوا۔ ہندی۔ دھائے کے پھول۔ گجراتی دھاونی سنسکرت دھاتکی۔ انگریزی فلوری بنڈا FLORIBIDIA

تعارف: ایک جھاڑی دار پودے کے پھول ہیں۔ جو گچھوں کی شکل میں ماگھ سے چیت تک لگتے رہتے ہیں۔ ماہ مئی اور جون میں پودے پھولوں سے بھر جاتے ہیں۔ ان پھولوں میں بیس سے تیس فی صد ٹینین پائی جاتی ہے۔ اس کے درخت کے پتوں میں رنگ بھی پایا جاتا ہے جس سے چمڑا رنگا جاتا ہے۔

رنگ: پھول چمکدار سرخ۔ **ذائقہ:** بدمزہ تلخ۔

مقدار خوراک: ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک۔

مقام پیدائش: ہندوپاکستان کے جنگلات اور باغات۔

مزاج: عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات: عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد و غشائے مخاطی ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے۔ خلطی طور پر سودا کو بڑھاتا ہے۔

خواص: مقوی عضلات۔ حابس و قابض۔ مانع اخراج خون۔ مسکن حرارت۔

فوائد: گل دھاوا عام طور پر جوشاندہ کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے حابس و مجفف اثرات حاصل کرنے کے لئے کثرت حیض یا بواسیری مسوں سے اخراج خون کو روکنے کے لئے اس کے جوشاندہ میں مریض کو بٹھایا جاتا ہے۔
مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے یہی جوشاندہ سیلان الرحم کی مریضہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ اسی طرح۔ خروج مقعد کے مریض کو اس کے جوشاندہ میں بٹھاتے ہیں یا اس کا سفوف بنا کر ذرور کرکے لنگوٹ باندھ دیتے ہیں۔
بکمہ انتہائی سرد خشک ہے اور مسکن غدد ہے۔ اس لئے اس کو سرسوں کے تیل میں جلا کر جلے ہوئے مقام پر طلا کرتے ہیں۔
اندرونی طور پر مسکن غدد اثر لینے کے لئے پیچش کے مریض کو اس کا سفوف دیں،

بالتی کے ساتھ کھلاتے ہیں۔ ویدوں کے آسوارشٹ بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ ان میں جلد عمل تخمیر شروع ہو جاتا ہے۔

اعصابی تحریک سے جب دست و قے آ رہے ہوں تو اس کا سفوف یا جوشاندہ فوری فائدہ کرتا ہے۔

چونکہ مقوی عضلات ہے۔ اس لئے جب معدہ و امعاء کے عضلات میں انتہائی سکون ہو جائے اور قوت ماسکہ ضعیف ہو جائے جس سے سنگرہنی کی صورت پیدا ہو جائے کھانا کھاتے ہی پاخانہ کی حاجت ہو تو اس دوا کا اندرونی، بیرونی استعمال اچھے اثرات ظاہر کرتا ہے۔ یعنی غیر طبعی بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ کھایا پیا ہضم ہونے لگتا ہے۔ خون بننے لگ جاتا ہے۔ اس طرح مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے۔

گلگل

نام :۔ ہندی پہاڑی نمبو۔ انگریزی CITRUS LIMONUM

تعارف :۔ گلگل لیموں سے بڑی اور اس کے مشابہ ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے کھٹو ترنج یا پہاڑی نمبو کہتے ہیں۔ گلگل کا چھلکا ڈھیلا اور کھردرا ہوتا ہے۔ اس کے چھلکا میں پانی کی کثرت ہوتی ہے۔ اس کے برعکس نمبو کے چھلکا میں تیل کی کثرت ہوتی ہے۔ اسی طرح گلگل میں لیموں کی نسبت ترشی کم اور کھار زیادہ ہوتی ہے۔

رنگ :۔ کچا سبز۔ پختہ زردی مائل۔　ذائقہ :۔ ترش۔

مقدار خوراک :۔ حسب منشا۔ غذائے دوا ہے۔

مقام پیدائش :۔ آسام۔ چٹاگانگ۔ ضلع کانگڑہ۔ شملہ میں خودرو پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہند و پاکستان کے باغوں میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی مقوی ہے۔ یعنی قلب و عضلات میں تحریک پیدا کر کے قوت دیتی ہے۔ اعصاب کی طرف دوران خون بڑھا کر ان میں محلل اثر پیدا کرتی ہے۔ جگر و غدد میں سکون پیدا کر کے مسکن حرارت اثرات ظاہر کرتی ہے۔

خواص :۔ ہاضم۔ قاطع بلغم و مسکن حدت۔ مبرد۔ غذائے دوا ہے۔

فوائد :۔ گلگل چونکہ ہاضم اثرات کی حامل ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے معدہ و امعاء کے عضلات میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔ محرک عضلات ہونے کی وجہ سے یقینی طور پر مقوی قلب و مقوی معدہ اور مخرج لزوجت بلغم ہے۔

چونکہ جگر و غدد کی تحلیل روک کر ان میں تسکین پیدا کرتی ہے۔ انہی اثرات کی وجہ

سے یہ مسکن حدت ہے۔ جب جسم میں کھاری اثرات کے بڑھ جانے کی وجہ سے تے آنے لگے یا بلغم کا دورہ ہو جائے۔ جس کو ہم اعصابی عضلاتی تحریک کہتے ہیں۔ ایسی صورت میں گلگل ترش اور محرک عضلات ہونے کی وجہ سے فوراً فائدہ کرتی ہے۔ چونکہ لیموں کی قسم سے ہی ہے۔ اسی لئے لیموں کی طرح اس کا بھی اچار ڈالا جاتا ہے۔ جو عصبی غیر طبعی علامات کے لئے بہترین غذائی دوا ہے۔

یادداشت:۔ بعض کتب میں اسے سرد تر مزاج کی حامل لکھا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ ترش اغذیہ، ادویہ اور اشیا کا خاصہ ہی یہ ہے کہ وہ اپنی ترشی سے کھاری تغیر پیدا کرکے خمیر پیدا کر دیں اور انہیں ختم کر دیں۔ دوسرے ترشی قاطع بلغم و رطوبات ہونے کی وجہ سے محرک عضلات ہوتی ہے۔

اہم نکتہ:۔ یاد رکھیں کہ ترشی دو قسم کی ہوتی ہے (۱) سرد ترشی عضلاتی اعصابی (۲) گرم ترشی عضلاتی غدی۔ سرد ترشی میں املی، آلو بخارا، فالسہ وغیرہ سرد خشک اشیاء ہیں۔ اور گرم ترشی میں تیزاب گندھک۔ ترشی جام۔ منقیٰ۔ ٹماٹر وغیرہ خشک گرم اشیاء شامل ہیں۔

یہاں سمجھنے والی بات یہ ہے کہ سرد ترشیاں جہاں بلغم و کھاری رطوبات کو ختم کرتی ہیں، وہاں عضوی طور پر جگر و غدد میں تسکین پیدا کرتی ہیں۔ انہی اثرات کی وجہ سے انہیں مبرد و مسکن۔ قاطع صفراء و حرارت کہتے ہیں۔ اس کے برعکس گرم ترشیاں چونکہ جگر و غدد میں تقویت دیتی ہیں۔ اس لئے انہیں قاطع صفراو حرارت تسلیم نہیں کرتے۔ چونکہ گلگل واقعی مبرد، مسکن حرارت، مسکن جگر ہے اس لئے اس کا مزاج سرد خشک ہے۔

گل مختوم

نام:۔ عربی طین مختوم۔ فارسی گل مختوم

تعارف:۔ یہ ایک سرخ رنگ کی مٹی ہے۔ جو ٹکیوں کی شکل میں ملتی ہے۔ ان ٹکیوں پر مہر لگی ہوتی ہیں۔

رنگ:۔ سرخ۔ ذائقہ:۔ پھیکا۔ بو:۔ سوئے کی مانند۔

قوام:۔ خشک۔ لیکن منہ میں رکھنے سے چیپ دار۔

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشے تک۔ بدل:۔ گیرو۔ گل ارمنی

مقام پیدائش:۔ جزائر بحر ہند کے پہاڑوں پر۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ مصلح:۔ عضلاتی غدی ادویہ۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب۔ مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے۔ خلط سودا کی پیدائش بڑھا کر

غلط صفرا کی پیدائش روک دیتی ہے۔

خواص:۔ محرک و مقوی قلب۔ مفرح۔ مقوی معدہ۔ دافع اذیت زہر۔ مانع اخراج خون۔ حابس الدم۔ مجفف رطوبات۔ قابض اور زخموں کو مندمل کرنے کی خاصیت رکھتی ہے

فوائد:۔ چونکہ عضلاتی اعصابی ہے اس لئے محرک و مقوی قلب ہے۔ چونکہ قلب میں ہلکی ہلکی تحریک پیدا کرتی ہے۔ اس لئے مفرح قلب کہلاتی ہے۔

معدہ و امعاء میں خشکی پیدا کرکے ہاضمہ کو قوی کرتی ہے اور قوت ماسکہ کو بڑھاتی ہے انہی افعال و اثرات کی وجہ سے اسے مقوی معدہ و امعاء تسلیم کرتے ہیں۔ چونکہ قابض و مجفف رطوبات ہے اس لئے اس کے استعمال سے دست و قے رک جاتے ہیں۔

چونکہ انتہائی سرد خشک ہے اور خون کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے اس لئے اخراج خون کو روکنے کے لئے بہترین دوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے حابس الدم اور مانع اخراج خون مانتے ہیں۔ چونکہ رطوبات کو خشک کرتی ہے اس لئے رسنے والے پھوڑے پھنسیوں پر لگانے سے انہیں خشک کرکے مندمل کرتی ہے۔

گل مختوم میں یہ صفت خاص طور پر پائی جاتی ہے کہ یہ اعصابی عضلاتی زہروں یا اعصابی اثرات رکھنے والے حشرات کی زہروں کے اثرات کو فوراً روک دیتی ہے۔

چونکہ پاگل کتے کی زہر بھی اعصابی ہوتی ہے۔ اس لئے پاگل کتے کے کاٹے ہوئے انسان یا حیوان کے لئے گل مختوم بہترین فادزہر ہے۔

یادداشت:۔ طبی کتب میں اسے ہر قسم کی زہروں کا تریاق لکھا ہے۔ لیکن یہ اصول فطرت اور مزاجی تھیوری کے بالکل خلاف ہے۔ چونکہ یہ صرف عضلاتی اعصابی مزاج کی حامل ہے اس لئے یہ اعصابی زہروں کی تریاق تو ہو سکتی ہے۔ لیکن عضلاتی اور غدی زہروں کو کیوں کر رفع کرے گی۔ ہاں البتہ غدی زہروں کے اثرات کو بڑھنے سے روک دے گی۔ کیونکہ اس کے استعمال سے غدد و جگر میں تسکین پیدا ہوتی ہے۔ ان کا مستقل علاج نہیں ہے۔

گھمباری

نام:۔ سندھی گنبھرن۔ گجراتی سوون۔ ہندی گھمباری۔ بنگالی گامار۔ انگریزی گیم الائنا آربوریا۔ GAMELINA ARBOREA

تعارف:۔ گھمباری ایک بہت بڑا درخت ہے۔ اس کے پتے پان کے پتوں کی طرح نوکدار اوپر کی طرف سے سبز اور نچلی طرف سے سفید ہوتے ہیں۔ پھل بیضوی بیرندی بیر کی طرح موٹا۔ اس کی لکڑی بہت مضبوط ہوتی ہے۔ پانی میں رکھنے سے اور مضبوط ہو جاتی ہے۔ اس کی لکڑی باجے، کشتیاں اور فرنیچر بنانے کے کام آتی ہے۔ اس درخت کے پتے ریشم کے

کپڑے پانے کے لئے بھی کام آتے ہیں۔
رنگ :۔ پھول زرد۔ پھل پختہ زرد۔ چھال بھوسلی۔ سفید۔
ذائقہ :۔ شیریں کسی قدر تلخی لئے ہوئے۔ چھال کسیلی۔ تلخ۔
مقام پیدائش :۔ ہندو پاکستان کا پہاڑی علاقہ۔ نیلگری۔ مشرقی و مغربی ساحل بحر ہند دریائے چناب کے کنارے۔ لارنس گارڈن لاہور میں بھی اس کے درخت موجود ہیں۔
مقدار خوراک :۔ چھ ماشہ سے ایک تولہ تک۔
مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات کو خشک کرتی ہے۔
خواص :۔ مبرد۔ مسکن درد۔ مانع اسقاط حمل۔ ملین۔ نافع سوزاک و نقطیر البول۔
فوائد :۔ گھماری ایورویدک میں بکثرت استعمال ہوتی ہے۔ ایورویدک ماہرین اس کی جڑ کو دشمول کے اجزا میں ایک جز کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ دشمول کا عرق نکال کر زچہ کو پلاتے ہیں جس سے اس کی جملہ تکالیف دور ہو جاتی ہیں۔
یاد رکھیں کہ عموماً حمل اعصابی تحریک سے یا غدی تحریک سے گر جاتا ہے۔ یہ دوا دونوں صورتوں میں مفید اثرات دکھاتی ہے۔ جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اعصابی مریضہ کے اعصاب میں تحلیل پیدا کر کے اور رطوبات کو خشک کر کے اسقاط حمل کو روکتی ہے۔ اس کے برعکس عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے مسکن غدد ہے۔ اس لئے غدی تحریک سے ہونے والے اسقاط حمل کو بھی غدد میں تسکین پیدا کر کے روک دیتی ہے۔ کیونکہ دونوں صورتوں میں ضعف عضلات ہوتا ہے۔ جونہی عضلات میں تقویت آتی ہے۔ اسقاط حمل رک جاتا ہے اس کے پتے ملین تاثیر رکھتے ہیں اور غدد میں تسکین جڑ سے زیادہ پیدا کرتے ہیں اسی وجہ سے اس کے پتوں کا رس دودھ میں ملا کر پلانا سوزاک نقطیر البول عسر الطمث کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس کی جڑوں میں زردی مائل تیل بھی پایا جاتا ہے اور نہایت قلیل مقدار میں بنزونک ایسڈ بھی پایا جاتا ہے۔

گوبھی

نام :۔ عربی قنبیط۔ فارسی کلم رومی۔ سندھی گوبی۔ انگریزی کولی فلاور CAULIFLOWER۔
تعارف :۔ مشہور سبز ترکاری ہے۔ دو قسم کی ہوتی ہے۔ اول پھول گوبھی۔ اور دوسری بند گوبھی۔

رنگ :- پھول سفید۔ پتے سبز۔ بند گوبھی کا رنگ بالکل سبز۔
مقام پیدائش :- ہند و پاکستان میں ہر جگہ کاشت کی جاتی ہے۔
ذائقہ :- پھیکا۔ پکانے پر مزیدار۔
مقدار خوراک :- حسب منشا۔
مصلح :- ادرک۔ تیز مرچ مصالحہ۔
مزاج :- عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی سبزی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ دیر ہضم اور مولد ریاح ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کو گاڑھا کرتی ہے۔ جسم میں سوداویت کا اضافہ کرتی ہے۔
خواص :- مولد ریاح و غلط سودا۔ مقوی باہ۔ دافع خمار۔ افکار ردیہ اور خیالات فاسدہ اور پریشان کن اور ڈرانے والے خواب دکھائی دیتے ہیں۔
فوائد :- غذائے دوا ہونے کی وجہ سے گوبھی کا پھول تنہا یا گوشت کے ساتھ پکاکر کھایا جاتا ہے۔ خوب مرچ مصالحہ ڈال کر پکائی جائے تو اس کا سالن بہت مزیدار خوش ذائقہ اور لذیذ ہوتا ہے۔

چونکہ اس میں نہ نرمی ہوتی ہے جس سے فوری ہاضم ہو۔ اور نہ چرپرا پن ہے جس سے ریاح کی پیدائش میں رکاوٹ ہو۔ اس لئے اس کے مسلسل استعمال سے پیٹ میں ریاح پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ شکم میں نفخ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے نفاخ اور دیر ہضم ہے۔

چونکہ کسی قدر محرک و مقوی عضلات ہے۔ اس لئے قوت باہ میں اضافہ کرتی ہے امساک بڑھ جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ شراب کا نشہ یا کسی اعصابی دوا کا خمار اتارنے کے لئے بہترین غذائے دوا ہے۔

یاد رکھیں کہ جب اعصابی نظام میں ضعف اور تحلیل شروع ہوتی ہے تو دماغ میں افکار ردیہ اور خیالات فاسدہ کثرت سے پیدا ہونے لگتے ہیں۔ رات کو سوتے ہوئے بھی دماغ کو چین نہیں ملتا۔ بلکہ پریشان کرنے والے خواب اور ڈراؤنے تصورات پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ جسے اطبا کابوس کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ ہچکی یا تبخیر کے مریضوں کو گوبھی نہیں کھلانی چاہئے۔ کیونکہ اس کے استعمال سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

گوشت

نام عربی لحم (اردو) گوشت (پنجابی) گوشت۔ انگریزی MEAT

تعارف۔ جسم کے ایسے اجزا جنہیں عضلات، مچھلیاں اور بوٹی کہتے ہیں گوشت کہلاتے ہیں۔ ہر قسم کے حیوان کا گوشت پر عمر کے ہر حصے کا اثر واضح ہوتا ہے رنگ بچپن کی عمر میں گوشت کا رنگ سفیدی مائل سرخ ہوتا ہے۔ جوان میں سفیدی کی نسبت سرخی زیادہ ہو جاتی ہے اور بڑھاپے میں انتہائی سرخ ہو جاتا ہے۔

ذائقہ:۔ پھیکا اور خوشبودار۔ نمکین۔

مقدار خوراک:۔ حسب منشا۔ لیکن مختلف حیوانات کا گوشت مختلف مقدار میں کھایا جاتا ہے۔ مثلاً جتنا ایک تندرست شخص بکرے کا گوشت ہضم کر سکتا ہے اتنا بٹیر۔ تیتر۔ کبوتر۔ چڑا وغیرہ کا ہضم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ بکرے کی نسبت چھوٹے جانوروں میں حرارت اور خشکی زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح بڑی عمر کے جانوروں کا گوشت بھی ہضم کم مقدار میں ہی ہوتا ہے۔ بلغمی وعصبی جانوروں کا گوشت بھی دیر ہضم اور کم مقوی ہوتا ہے مثلاً بھیڑ اور خرگوش کا گوشت

مزاج:۔ مجموعی طور پر ہر قسم کے جانور کا گوشت عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی ہوتی ہے لیکن ہر جانور یا حیوان کے مستقل مزاج کا اثر اس کے گوشت پر بھی ہوتا ہے۔ مثلاً بھیڑ اور خرگوش کا مزاج اعصابی وبلغمی ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ان کا گوشت دیر ہضم اور ردی الکیموس ہوتا ہے۔

مختلف مقامات کا گوشت بھی مختلف اثرات اور مزاج کا حامل ہوتا ہے۔ چنانچہ دماغ کا گوشت تری پیدا کرنے والا۔ جگر۔ گردوں اور انتڑیوں کا گوشت حرارت پیدا کرنے والا اور مچھلی دار و بوٹی دار گوشت خشکی پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔

افعال واثرات:۔ چونکہ دنیا میں مختلف مزاج کے حیوان پائے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کے گوشت کے افعال واثرات مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی حیوان کا گوشت عضلاتی محرک غدی مسکن اور اعصابی محلل ہوتا ہے۔ مثلاً بھینس اور گائے کا گوشت اور کسی حیوان کا گوشت غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن ہوتا ہے۔ مثلاً مرغ۔ تیتر بٹیر۔ چڑا کبوتر وغیرہ۔

خواص:۔ ہر حیوان کے گوشت کے خواص مختلف ہوتے ہیں۔ لیکن مجموعی طور پر مولد خون۔ مقوی۔ عضلات۔ مقوی باہ ممسک۔ کثیر الغذا وقلیل غذا۔ دیر ہضم۔ فوری ہضم، اجوش خون بہادری شجاعت پیدا کرنا۔ حابس وقابض۔

فوائد:۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کوئی چیز اس وقت مفید ہوتی۔ جب جسم کو اس کی ضرورت ہو۔ لہٰذا چونکہ ہمارے جسم کو قسم کی حرکات و افعال دوڑ دھوپ کرنی پڑتی ہے ہر قسم کی حرکات و افعال جسم کے عضلات مچھلیاں اور گوشت کو سرانجام دینی پڑتی ہیں۔ جس سے ان میں

تحلیل و ضعف ہوتا رہتا ہے۔ لہٰذا بدل ماتحلل یعنی اس کمی کو پورا کرنے اور صحت کو پورا کرنے اور صحت کو برقرار رکھنے اور جسمانی نشو و نما کے لئے حیوانی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس میں عضلات جسم کے لئے بھرپور غذائیت ہو۔ چونکہ گوشت میں کیمیاوی طور پر نائٹروجن۔ چربی۔ نمکیات اور پانی ہوتا ہے۔ اس لئے گوشت کے اجزا کی تحلیل و تکاثف کی کمی کو گوشت کھا کر ہی پورا کیا جا سکتا ہے۔ یا ایسی اغذیہ اشیاء کھائی جا سکتی ہیں جن میں نائٹروجن کے اجزاء زیادہ ہوں۔ ایسی غذا کو نائٹروجن یا پروٹینس غذا کہتے ہیں۔ یہاں اس بات کو ذہن نشین کریں کہ پروٹین جو حیوانی غذاؤں سے حاصل ہوتا ہے وہ نباتاتی پروٹین سے زیادہ تفصیلی ہوتا ہے۔ حیوانی غذا میں گوشت ہی ہے۔

یاد رکھیں ہمیں مسلمان ہونے کی حیثیت سے ایسے جانور کا گوشت کھانا چاہیئے جس کی اجازت اسلام نے دی ہو اور گوشت تازہ اور چھوٹی عمر فربہ جانور کا ہو۔ اس میں کسی قسم کا تغیر و تعفن نہ آگیا ہو۔ گوشت خوری کے معاملہ میں اگر ہم غیر مسلم انسانی برادری کو دیکھیں تو تعجب ہوتا ہے۔ ہندوستان کی بعض خانہ بدوش قومیں ٹڈیاں، سانپ، اور کچھوا تک کھا لیتی ہیں۔ چین کے باشندے کتا بلی۔ چوہے وغیرہ کھا جاتے ہیں اہل فرانس کے لئے مینڈک اور کیکڑا مرغوب غذا ہے افریقہ کے وحشی لوگ بندر اور لنگور کھا لیتے ہیں۔ بعض قومیں آدم خور ہیں۔

یہ مقولہ بالکل درست ہے انسان وہی ہوتا ہے جو کچھ وہ کھاتا ہے۔ چونکہ گوشت بالفعل عضلاتی اثرات کا حامل ہے اس لئے اس کے مسلسل استعمال سے جوش خون۔ طبیعت زود رنج اور غصہ آور وحشت اور مائل بہ حیوانیت ہو جاتی ہے۔ بفعل امارہ میں زیادتی ہو کر خود غرضی اور نفسانیت بڑھ جاتی ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ جنگ جو قوم کے لئے اعتدال کے ساتھ گوشت کھانا ضروری ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فوجی جوانوں کے لئے ہفتہ میں دو دن کا گوشت کا وقفہ اس لئے دیا جاتا ہے تاکہ اعتدال قائم رہے ضعف معدہ کے مریضوں کو گوشت قیمہ کی صورت میں دینا چاہیئے۔ جسم میں خشکی کے اثرات بڑھانے کے لئے گوشت بھون کر کھانا چاہیئے۔ عام استعمال کے لئے شوربہ والا گوشت یا بڑی گوشت بہتر رہتا ہے۔ عام استعمال کے لئے سب سے بہتر گوشت بکرے کا ہوتا ہے۔ اس کے بعد گائے بھینس کے ایک دو سالہ بچوں کا گوشت بطور دوا۔ کبوتر کا گوشت فالج لقوہ کیلئے بہتر ہوتا ہے۔ چڑوں کا گوشت تقویت باہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ضعف باہ دمہ بلغمی کھانسی اور حرارت غریزی کی کمی کے مریضوں کو مرغ کا گوشت بہتر ہوتا ہے نوجوان اور فربہ بکرے کی کلیجی سے دق الاطفال کا ایک لاجواب نسخہ بنایا جاتا ہے۔ جس کا نسخہ افادہ قارئین کے لئے درج ذیل ہے۔

برائے دق الاطفال

ھوالشافی ۔ نارجیل دریائی ۱ تولہ، طباشیر ۱ تولہ، فول ڈرڈے ۱ تولہ بیلہ زرد ۱ تولہ، الائچی کلاں ۱ تولہ، زہر مہرہ خطائی ۱ تولہ، کلیجی بکرا سوختہ ۲ تولے ۔

ترکیب تیاری :۔ اول بکرے کی کلیجی کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک ایسے ڈھکن میں رکھیں جو کسی دیگچی پر فٹ آسکتا ہو۔ دیگچی میں پانی ڈال کر پکائیں جب ابلنے لگے تو ڈھکنا دیگچی پر رکھ دیں جس میں کلیجی رکھی ہے کلیجی کو ہلاتے رہیں۔ جب خشک ہو جائے تو پیس لیں اور باقی تمام ادویہ کے سفوف میں شامل کر کے محفوظ کر لیں بس تریاق دق الاطفال تیار ہے ۔

مقدار خوراک :۔ ۲ رتی سے ایک ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی ۔

فوائد :۔ بچوں کے سوکڑے ۔ دست قے ، مسلسل بخار کھانسی کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کا نسخہ ہے ۔

گولر

نام :۔ عربی جمیز۔ سندھی گولاڑو۔ ہندی اور پنجابی گولر۔ فارسی انجیر احمق۔ بنگالی گھیرا۔ انگریزی وائلڈ فگس۔ WILD FIGS

تعارف :۔ انجیر سے ملتا جلتا ایک درخت کا پھل ہے۔ درخت بھی گولر کے نام سے مشہور ہے درخت کے پتے شہتوت کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ جو شاخوں اور تنوں تک لگتے ہیں۔ پھلوں کے بیج انجیر کے تخموں کی طرح ہوتے ہیں۔ گولر کا پھل بغیر پھول کے لگتا ہے۔ اگر گولر کی شاخوں یا تنوں کو توڑا جائے تو اس میں غلیظ سفید رنگ کا دودھ نکلتا ہے۔ اس کا پھل دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

رنگ :۔ پختہ پھل سرخ رنگ کا۔ ذائقہ :۔ قدرے شیریں۔

مقام پیدائش :۔ شام۔ بنگال اور ہندو پاکستان۔

مقدار خوراک :۔ غذائے دوا ہے۔ اس لئے میوہ کی طرح کھایا جاتا ہے۔ خشک کیا ہوا گولر پانچ سے سات ماشہ، پتے سات ماشہ سے ایک تولہ تک۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :۔ کچے گولر عضلاتی اعصابی یعنی عضلات محرک اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ پختہ پھل غدی محرک، عضلاتی محلل اور اعصاب مقوی ہے۔

خواص :۔ کچے گولر قابض، مانع اخراج خون، دافع ذیابیطس۔ پختہ پھل ملین، منفث بلغم اور دافع خشک کھانسی ہے۔

فوائد :۔ اس کا پوست قابض ہونے کی وجہ سے اسہال۔ خونی بواسیر اور شوگر وغیرہ

اور سلسل بول کے مریضوں کو کھلاتے ہیں۔ اس کے کچے پھل کی ترکاری بھی اسی مقصد کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔
عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے اس کے حاصل کردہ پانی سے جذام کے مریض کو نہلاتے ہیں۔ گولر کا پانی حاصل کرنے کی آسان ترکیب درج ذیل ہے:
جب گولر کا پودا نشوونما میں مکمل ہو جائے تو اس کی جڑ میں گڑھا کھود کر اس کی کسی ایک جڑ کو کاٹ کر ایک گھڑے میں اس کا سرا بند کر دیتے ہیں۔ جڑ سے پانی کے قطرے ٹپکتے رہتے ہیں۔ چند دن بعد گھڑا نکال لیتے ہیں۔ اس پانی کو صبح شام پلانا ہندو ویدوں کے نزدیک تپ دق اور ذیابیطس میں طاقت بخشتا ہے۔

گیرو

نام :۔ عربی طین احمر۔ فارسی گل سرخ۔ تامل کاوی۔ سندھی سونا گیرو بنگلہ گری ماٹی۔ پنجابی گیری۔ انگریزی ریڈ اوکر RED OCHRE
تعارف :۔ مشہور سرخ رنگ کی مٹی ہے۔ ذائقہ :۔ پھیکا۔
مقدار خوراک :۔ ایک تا ۲ ماشہ۔ تقویتاً نصف یا ایک تولہ
مقام پیدائش :۔ گوالیار۔ ہندوستان وغیرہ بدل :۔ گل ارمنی
مزاج :۔ اعصابی غدی۔ سرد خشک۔ مصلح :۔ مصطگی رومی۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر و طحال ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں گاڑھا پن پیدا کرتا ہے اور خلط سودا کا اضافہ کرتا ہے۔
خواص :۔ حابس و قابض۔ رادع۔ مجفف۔ مجفف قروح۔ دافع زخم رحم و مثانہ کے علاوہ دافع سوزش غشائے مخاطی ہے۔
فوائد :۔ چونکہ گیرو حابس و قابض ہے اس لئے اس کے استعمال سے دست دفعتاً بند ہو جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اسے کوئلہ کی آگ پر سرخ کر کے پانچ چھ تولے عرق گلاب میں حل کر کے پلاتے ہیں۔
دافع سوزش غشائے مخاطی ہونے کی وجہ سے پھٹکڑی کے ساتھ ملا کر بصورت سفوف تین تین ماشے ہمراہ تازہ پانی یا لسی پلاتے ہیں۔ رادع ہونے کی وجہ سے ابتدائی اورام پر لیپ کرتے ہیں۔ جس سے ورم بڑھنے سے نہ صرف رک جاتا ہے بلکہ ختم ہو جاتا ہے۔
انتہائی سرد خشک دبار دہونے کی وجہ سے نکسیر کے مریضوں کے ماتھے پر بمقدار دو تولہ پانی میں گھول کر لیپ کرتے ہیں۔ جس سے خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔
دافع زخم مثانہ و رحم ہونے کی وجہ سے خونی پیشاب اور رحم کے جریان خون کو بند کرتا

ہے بلکہ جسم کے کسی بھی حصہ سے اخراج خون کو روکتا ہے۔ حابس و مجفف ہونے کی وجہ سے جریان منی و سیلان الرحم کے لئے بے حد مفید ہے۔ مسکن قدرہ ہونے کی وجہ سے غدد کی ہر قسم کی سوزش حتی کہ سوزش آتشک کے لئے بطور ضماد نہایت مفید ہے۔ دیگر مناسب ادویہ کے ہمراہ جیب اور برص کے لئے بے حد مفید ہے۔

اعصابی تحریک کی رطوبات کو نیست و نابود کرنے کی وجہ سے پیٹ کے کیڑوں کو مار کر خارج کرتا ہے جو رطوبات کی زیادتی سے پیدا ہو گئے ہیں۔ اسی وجہ سے اسے قاتل دیدان تسلیم کرتے ہیں۔ اگر گیرو کا طلا ہاتھ پر لگا کر اوپر مہندی لگائیں تو بیس دن تک مہندی کے رنگ کی سرخی زائل نہیں ہوتی ہے۔

برائے سوزاک

ھوالشافی :۔ پھٹکڑی۔ گیرو۔ دونوں ہم وزن

ترکیب تیاری :۔ دونوں ملا کر خوب باریک پیس لیں۔

مقدار خوراک :۔ تین ماشے ہمراہ کچی لسی دن میں چار بار۔

فوائد :۔ جب پیشاب سوزاک کی وجہ سے قطرہ قطرہ رک رک آ رہا ہو تو مندرجہ بالا سفوف کے استعمال سے ایک ہی دن میں خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔

برائے قے الدم و اسہال دموی

ھوالشافی :۔ خون سیاوشاں یعنی دم الاخوان۔ گیرو۔ دونوں ہم وزن

ترکیب تیاری :۔ دونوں کو باریک پیس کر سفوف بنا لیں۔

مقدار خوراک :۔ ایک سے دو ماشہ ہمراہ دودھ یا پانی۔

فوائد :۔ خون چاہے منہ کے راستے آتا ہو چاہے جنسی اعضاء سے دونوں صورتوں کے لئے فوری اثر ہے۔ اس کے علاوہ سیلان الرحم اور جریان منی کو بند کرتا ہے۔

لاکھ

نام :۔ عربی لک۔ فارسی لاک۔ ہندی لاکھشا۔ بنگالی گالا۔ سندھی جوم۔ انگریزی لیک LAC

تعارف :۔ لاکھ کئی قسم کے درختوں پر لگتی ہے۔ جن میں بیری۔ پیپل۔ برگد۔ کیکر وغیرہ شامل ہیں۔ لاکھ چاہے کسی درخت پر لگے وہ مزاجاً سرد خشک ہوگا۔

لاکھ کے متعلق مختلف قسم کی روائتیں ہیں۔ کوئی آسمان سے درخت پر گری ہوئی شبنم

کرتا ہے۔ کوئی اسے شبنم مانتا ہے کہ وہ مخصوص درخت پر گر کر لاکھ کی شکل اختیار کر جاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ درختوں سے رسی ہوئی گوند ہے۔ جس پر کیڑے وغیرہ بیٹھ کر اس کو لاکھ کی شکل میں منتقل کر دیتے ہیں۔ تجارتی لوگ اس گوند کو مختلف طریقوں سے صاف کر لیتے ہیں۔ مثلاً گوند کو اتار کر پانی میں حل کرتے ہیں۔ جب ریت وغیرہ علیحدہ ہو جاتی ہے تو پانی کو خشک کر لیتے ہیں۔ آخر میں ایک قسم کی صاف سرخ رنگ کی گوند نکل آتی ہے۔ جسے مخصوص قسم کے تھیلوں میں ڈال کر لٹکاتے ہیں جو خشک ہونے پر دانوں کی شکل میں حاصل ہوتی ہے۔ اسے لاکھ چیڑا کہتے ہیں۔ لاکھ کے پانی میں روئی بھگو کر خشک کر لیتے ہیں۔ اور اسے مہاور النشا کہتے ہیں۔

رنگ :۔ گہرا سرخ۔ ذائقہ :۔ پھیکا شدید خشکی لیئے ہوتے۔

مقام پیدائش :۔ سندھ۔ بنگال۔ برما۔ آسام۔ یو پی۔ مدھیہ پردیش (بھارت)

مقدار خوراک :۔ نصف ماشہ سے ۲ ماشہ۔ مصلح :۔ مصطگی۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی، سرد خشک ہے۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں سوداء بہت بڑھاتی ہے اور اس کی رطوبات کو خشک کر کے اس کے قوام کو غلیظ کرتی ہے۔

خواص :۔ مجفف رطوبات۔ حابس الدم۔ منفث بلغم۔ مصفی جلد۔ مولد و مقوی قوت ماسکہ اور دافع استسقائے لحمی ہے۔

فوائد :۔ لاکھ چونکہ مجفف رطوبات ہے۔ اس لیئے اعضائے بدن میں پڑی ہوئی رطوبات کو نہ صرف خشک کر دیتی ہے بلکہ عضلات کو تحریک دے کر خارج از بدن بھی کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے اشخاص جو ناضل رطوبات کی وجہ سے انتہائی موٹے ہو گئے ہوں جس وجہ سے وہ اپنا بوجھ بھی اٹھانے سے ناصر ہوں۔ ان کو دبلا کرنے کے لیئے لاکھ کو تنہا ایک ماشہ کی مقدار میں سرکہ کے ہمراہ کھلاتے ہیں۔ چالیس روز کے اندر ایسا شخص پہلے سے بہت ہی زیادہ پتلا دبلا ہو جاتا ہے اور اپنے اندر طاقت و قوت محسوس کرتا ہے۔

چونکہ انتہائی سرد خشک ہے۔ اس لیئے شریانوں اور وریدوں میں انتہائی سکیڑ پیدا کر کے اور خون کو گاڑھا کر کے اس کے اخراج کو بند کر دیتی ہے۔ انہی افعال و اثرات کی وجہ سے اسے حابس الدم کہتے ہیں۔

چونکہ عضلات میں ہلکی تحریک اور غدد میں سکون پیدا کرتی ہے جس سے رطوبات

کے اخراج میں بندش و رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ ایک طرف امساک کی قوت بڑھا دیتی ہے۔ دوسری طرف سرعت انزال کو روک دیتی ہے۔

چونکہ معدہ و امعاء میں پہنچ کر رطوبات کو خشک کر دیتی ہے اور اس کے عضلات کو تحریک دیتی ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے معدہ و امعاء کی قوت ماسکہ قوی ہو جاتی ہے۔ جس سے غیر منہضم غذا براہ دست و قتے نکلنا بند ہو جاتی ہے۔

چونکہ استسقائے لحمی میں گوشت کے اندر رطوبات کا اجتماع ہوتا ہے۔ لاکھ کے استعمال سے رطوبات خشک ہو جاتی ہیں۔ اس لئے استسقائے لحمی کے لئے نہایت مفید ہے لاکھ چونکہ رطوبات فاضلہ کو خشک کرتی ہے۔ اس لئے یہ ان پھوڑے پھنسیوں کے لئے فوری اثر ہے۔ جن میں رطوبات کی کثرت ہو یا چوٹ وغیرہ لگنے سے رطوبات رک کر چوٹ والی جگہ میں پیپ پڑنے کا خطرہ ہو تو ایسے موقع پر لاکھ بہترین دوا ہے۔ لاکھ کے استعمال سے ٹوٹی ہوئی ہڈیاں تک جڑ جاتی ہیں۔

تجارتی لوگ کچی لاکھ کو پگھلا کر باریک پترے بنا لیتے ہیں۔ یہ سناروں اور صناعوں کے کام آتی ہے جو اسے زیورات بنانے میں استعمال کرتے ہیں۔

بنگالی عورتیں لاکھ کو پانی میں حل کر کے اس کا رنگ تیار کرتی ہیں جسے گلال یا آلتا کہتے ہیں۔ اسے وہ مہندی کی بجائے ہاتھ پاؤں رنگنے کے لئے استعمال کرتی ہیں اور اسے سہاگ کی علامت سمجھتی ہیں۔

یادداشت:۔ تمام مفردات کی کتب میں لاکھ کا مزاج گرم خشک درجہ دوم میں لکھا ہے لیکن اس کے کسی بھی فعل یا خاصیت کو گرم خشک نہیں لکھا اور نہ ہی اسے محرک جگر و مولد صفرا و حرارت لکھا ہے۔ حالانکہ جو دوا گرم خشک مزاج کی حامل ہوتی ہے۔ وہ جگر و غدد کو تحریک دینے کے ساتھ ساتھ صفرا و حرارت میں لازمی اضافہ کرتی ہے۔ اس کے برعکس اسے صفراوی علامات و امراض کے لئے نہایت مفید لکھا ہے۔ جن میں استسقاء زقی، صفرا، حرارت و یرقان اور نفث الدم وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

اسی طرح اس کے خواص و فوائد میں یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ اس کے استعمال سے رطوبات خشک ہو جاتی ہیں۔ جس سے فربہی تک دور ہو جاتی ہے۔ غیر منہضم غذا کا نکلنا، دست و قے جو رطوبتی علامات ہیں اس کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہیں۔

چونکہ لاکھ کے استعمال سے استسقاء زقی، یرقان و صفرا میں کمی ہو جاتی ہے۔ یہ افعال و اثرات تر گرم و تر سرد دوا کے ہیں۔ لیکن لاکھ میں حابس و مجفف رطوبات کا اثر واضح پایا جاتا

ہے۔اس لئے اس میں تری کا اثر تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

اب اس میں یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ اس میں تری نہ ہونے کی وجہ سے خشکی ضرور شامل ہے۔اب اس کی خشکی کے ساتھ گرمی ہو سکتی ہے یا سردی۔اگر ہم اس کی خشکی کے ساتھ گرمی تسلیم کریں تو اس کی خشکی گرمی سے صفرا و حرارت بڑھے گی۔لیکن اس کے استعمال سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ صفراوی علامات یرقان استسقا اور حرارت و صفرا میں انتہائی کمی آ جاتی ہے اس لئے اس کا مزاج خشک گرم بھی قرار نہیں دیا جا سکتا۔اب صرف ایک صورت باقی رہ جاتی ہے کہ اس کی خشکی کے ساتھ سردی تسلیم کی جائے۔اور ثابت کیا جائے کہ جہاں سرد خشک دوا رطوبات کو خشک کرتی ہے وہاں وہ جگر و غدد میں تسکین پیدا کر کے صفرا و حرارت اور یرقان وغیرہ علامات کو روک دیتی ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء میں عضلاتی اعصابی اور یہ جہاں بلغمی و اعصابی رطوبات کو خشک کرتی ہیں، وہاں وہ جگر و غدد میں تسکین پیدا کر کے صفراوی علامات کو روک دیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ املی جیسی سرد خشک دوا کو بھی اطبائے متقدمین مسکن جگر و مسہل صفرا و قاطع حرارت تسلیم کرتے ہیں۔لہٰذا لاکھ کا مزاج سرد خشک ہے نہ کہ گرم خشک۔

لفاح

نام:۔عربی یبروج۔لفاح۔عنب الثعلب۔فارسی مردم گیاہ۔سندھی اکوہی۔ہندی لچھمنا لچھمنی۔انگریزی بیلاڈونا BALLADONA۔

تعارف:۔لفاح کا پودا سیدھا کھڑا ہوتا ہے۔جس کے پتے مکو (عنب الثعلب) تمباکو دھتورہ۔بینگن اور اجوائن خراسانی کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔پتے شکل میں بیضوی اور تین سے آٹھ انچ لمبے ہوتے ہیں۔اس کی جڑ دو باہم لپٹے ہوئے انسانوں کی طرح ہوتی ہے۔اس صفت کی وجہ سے اسے یبروج (صنم) کہتے ہیں۔جڑ پر باریک باریک ریشے لگے ہوتے ہیں پتے اور جڑ دواءً مستعمل ہیں۔

رنگ:۔جڑ اندر سے سفید۔باہر سے ہلکی بھوری۔پتے سبز۔

ذائقہ:۔تلخ ۔ بو:۔تیز

مقدار خوراک:۔چار چاول تا ایک رتی۔مہلک مقدار برگ ۲ ماشہ

مقام پیدائش:۔انگلستان جرمنی۔فرانس۔ہندوستان میں کوہ ہمالیہ کے پہاڑوں پر پانچ ہزار فٹ سے آٹھ ہزار فٹ تک خودرو پیدا ہوتا ہے۔

مصلح:۔سکنجبین یا ہر قسم کی تیز ترشی۔

مزاج:۔عضلاتی اعصابی۔سرد خشک بدرجہ سوم

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر و ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں سردی بڑھا کر تحذیر کا اثر قائم کر دیتا ہے اور خون کا قوام غلیظ کر دیتا ہے۔
خواص:۔ خارجی طور پر مسکن۔ مخدر، محمر۔ محلل اورام۔ اندرونی طور پر مقوی قلب۔ دافع تشنج۔ جالی، مانع عرق۔ تمام عصبی دردوں کے لئے جن میں وجع المفاصل اور نقرس شامل ہیں مفید ہے۔
فوائد:۔ بیلاڈونا نہایت مسکن، مدر اور دافع تشنج ہے یا اعصاب کی سوزش کو تحلیل کر دیتا ہے۔ چونکہ مسکن اوجاع ہے اس لئے درد شقیقہ۔ درد عصابہ اور تشنجی دردناک دردوں کے لئے نہایت مفید ہے۔
مانع عرق ہونے کی وجہ سے کثرت پسینہ۔ سلسل بول۔ جریان منی اور سیلان الرحم کے لئے سریع النفع ہے۔ اسی طرح پسینہ کی کثرت اور دودھ کی پیدائش کو روکتی ہے۔ دودھ کی زیادتی سے جو ورم پستان ہو جاتا ہے اس کو زائل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔
جالی و محمر ہونے کی وجہ سے کلف۔ برص اور چھیپ پر طلا کرتے ہیں۔
عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے بلغمی کھانسی۔ کالی کھانسی اور دمہ کے مریضوں کو کھلاتے ہیں۔ جس سے فوری تکلیف میں کمی آجاتی ہے۔ اگر کوئی سنگریزہ حالبین میں اٹک گیا ہو اور درد گردہ کا سبب بن گیا ہو تو لفاح ایک نہایت مفید دوا ہے۔
منوم تاثیر کی وجہ سے یہ ایسی علامات کو روک دیتی ہے جس سے مریض نیند میں کمی کے باعث یا سوتے ہوئے خواب میں اٹھ بیٹھے یا بستر پر پیشاب کر دیتے ہوں۔ بول فی الفراش کا عارضہ چونکہ بچوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کا ٹنکچر دو تا پانچ بوند برابر وزن ٹنکچر سٹیل ملا کر پلاتے ہیں۔
چونکہ بیلاڈونا کو اندرونی طور پر کھلانے یا طلا کرنے سے تخدیر کا عمل واضح ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسے اپریشن کرتے وقت استعمال کیا جاتا تھا۔ اب چونکہ اس سے بہتر مسکن و مخدر ادویات تلاش کر لی گئی ہیں اس لئے اسے اس مقصد کے لئے استعمال کرنا چھوڑ دیا گیا ہے۔
مہلک مقدار:۔ مہلک مقدار کا تو صحیح علم نہیں ہے البتہ، ماشہ برگ بیلاڈونا پلانا قاتل ہے۔
علامات زہریلہ:۔ زیادہ مقدار میں کھانے سے نصف گھنٹہ سے دو تین گھنٹہ کے اندر زہریلی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔ اول منہ اور حلق خشک ہو جاتا ہے نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ گلا بند ہو کر آواز بیٹھ جاتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ نظر کم آتا ہے۔ یا آنکھوں کی پتلیاں پھیل کر نظر بند ہو جاتی ہے۔ جلد خشک ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات جلد پر سرخ دانے نکل آتے ہیں۔ نبض تیز چلتی ہے۔ سانس جلد جلد آتا ہے۔ جوں جوں علامات میں

شدت آتی ہے۔ مسموم بکواس کرتا ہے۔ کبھی ہنسنے لگتا ہے۔ چلتے چلتے گر پڑتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سکڑ جاتے ہیں۔ ابکائیاں آتی ہیں۔ کبھی قے ہو جاتی ہے۔ بار بار تشنج ہونے لگتا ہے بالآخر فالجی کیفیت ہو جاتی ہے۔ آخر میں انتہائی نقاہت ہو کر بے ہوشی طاری ہونے سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ ۲۴ گھنٹے کے اندر مسموم یا تو درست ہو جاتا ہے یا ہلاک ہو جاتا ہے۔

علاج زہر:۔ چونکہ بیلاڈونا کا زہر عضلاتی اعصابی اثرات رکھتا ہے۔ اس لئے نظریہ مفرد اعضاء کی رو سے اس کی تریاق عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی ادویات ہیں۔

ابتدائی حالت میں نیلا تھوتھا سے مریض کو قے کرا دیں۔ یا جمال گوٹہ سے اسہال وقے کے ذریعے زہر خارج کریں۔ اس کے بعد نیند لانے کے لئے افیون کھلائیں۔ تاکہ مریض کچھ سکون حاصل کر سکے۔ آنکھوں کی پتلیوں کو بار بار دیکھیں۔ کیونکہ جب تک پتلی سکڑنی شروع نہ ہو زہر کا اثر کم نہیں ہوتا۔ حیوانی کوئلہ بھی اس کا نادزہر ہے۔

مرکبات:۔ بیلاڈونا کے بہت سے مرکبات تیار کئے جاتے ہیں۔ مثلاً عصارہ بیلاڈونا۔ بیلاڈونا پلاسٹر۔ ٹنکچر بیلاڈونا۔ ایکسٹریکٹ بیلاڈونا۔ لنمنٹ بیلاڈونا۔ مرہم بیلاڈونا۔

برائے شدید زکام

ھوالشافی:۔ ایکسٹرکٹ بیلاڈونا ارتی۔ کونین سلفیٹ ۸ رتی۔

یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی دو خوراکیں استعمال کرا سکتے ہیں۔ دونوں ادویہ کو کیپسول میں ڈال کر مریض کو کھلا دیں۔ زکام اور شدید سوزش کے لئے فوری اثر ہے۔

برائے درد کان

ھوالشافی:۔ ٹنکچر اوپیم ایک ڈرام۔ ٹنکچر بیلاڈونا۔ ایک ڈرام
دونوں ادویہ کو ملا کر نیم گرم کر کے دو قطرے کان میں ڈالیں۔ ڈالتے ہی درد غائب ہو جائیگا

لوبیا

نام:۔ عربی فریقا۔ پنجابی اروان۔ گجراتی چولا۔ مارواڑی چنولا۔ سندھی۔ چونرا انگریزی چائی نیز ڈولی کس۔ CHINESE DOLICAS

تعارف:۔ مٹر کی مانند۔ لیکن اس سے قدرے چھوٹے دانے ہوتے ہیں۔ جو باقلہ اور مونگی کی پھلیوں کی طرح پھلیوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ لوبیا کا پودا بیلدار ہوتا ہے۔ جس کا پتہ چوڑا اور نوکدار ہوتا ہے۔

رنگ:۔ زرد۔ **ذائقہ:**۔ پھیکا۔

مقام پیدائش :۔ ہند و پاکستان کے میدانی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔
مقدار خوراک :۔ لوبیا غذا کا درجہ رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کی نرم و نازک پھلیاں تنہا یا گوشت میں پکا کر بطور ترکاری کھایا جاتا ہے۔ اگر پھلیوں میں بیج پڑ گئے ہوں تو بیج نکال کر چنے کی دال کی طرح شوربا بنا کر کھایا جاتا ہے۔ بطور دوا اس کے تخموں کا سفوف ۳ ماشے تک خوراک کھلایا جاتا ہے۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی غذا مع دوا ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں سودا و بیت بڑھاتا ہے۔

خواص :۔ مدر حیض۔ مقوی باہ۔ مصفی رحم۔ نفاخ۔ دیر ہضم۔ محلل اورام۔

فوائد :۔ عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے پھیپھڑوں کے اندر کی رطوبات و بلغم کو خشک کر کے سینے کو صاف کرتا ہے۔ محلل و ہلکا جالی ہونے کی وجہ سے ورموں کو تحلیل کرتا ہے اور چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔

چونکہ اعصاب و دماغ میں تحلیل پیدا کرتا ہے۔ اس لئے اس کو کثرت سے کھانے سے برے خواب دکھائی دیتے ہیں۔ کابوس کا مرض لگ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لوبیا چنے کی نسبت سرد ہے۔ اسی وجہ سے خون کا مادہ غلیظ (سودا) زیادہ بناتا ہے۔ لوبیا کا سفوف زیادہ مقدار میں کھانے سے متلی پیدا ہوتی ہے۔ پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے۔

مصفی رحم و عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے رحم کے عضلات کو تحریک دے کر رحم کے فضلات کو خارج کر کے ادرار حیض کرتا ہے۔ بیوالوں کے جنسی اعضاء میں تحریک دے کر قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔ غیر سمی ہے۔

لودھ پٹھانی

نام :۔ گجراتی لودھر۔ پنجابی لودھر۔ بنگالی لودھرا۔ تیلگو لڈوکا۔ انگریزی لودھ ٹری LODH TREE

تعارف :۔ ایک بڑے درخت کی موٹی اور کھردری چھال ہے۔ اس کے اندر تین الکلائیڈز (۱) لوٹرین (۲) کولوٹرین (۳) لوٹوری ڈین پائے جاتے ہیں۔ اس کے درخت کے پھول مہوے کے پھول کی مانند ہوتے ہیں پتے دندانہ دار اور بیضوی ہوتے ہیں۔

رنگ :۔ باہر سے زردی مائل اور اندر سے سرخی مائل۔ پھول سفید۔

مقام پیدائش :۔ بنگال۔ آسام۔ برما وغیرہ

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ ذائقہ :۔ قدرے تلخ

مقدار خوراک :- ایک ماشہ سے دو ماشہ۔ رُب نصف مجمچہ خورد۔

افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن جگر و غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات کو خشک کر کے خون کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے۔ اور خون میں سوداویت کی پیدائش بڑھا دیتی ہے۔

خواص :- قابض الیاف۔ حابس رطوبات مانع اخراج خون مقوی رحم و مقوی باہ ہونے کے علاوہ مانع سیلان رطوبت ہے۔

فوائد :- لودھ پٹھانی زیادہ تر امراض رحم کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ وضع حمل کے بعد رحم کے فضلات خارج کرنے اور رحم کو اصل حالت پر لانے کے لئے جو دوا تیار کی جاتی ہے اس کی جزو اعظم ہے۔ فرج و رحم کو مثل باکرہ بناتی ہے۔

چونکہ حابس رطوبات ہے اس لئے جریان منی اور سیلان الرحم کے لئے بہترین دوا ہے۔ رطوبات کی وجہ سے اگر رحم کے عضلات ڈھیلے ہو گئے ہوں۔ رحم اپنی جگہ سے ٹل رہا ہو تو ایسی حالت میں اگر لودھ پٹھانی کا سفوف بمقدار ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ پلایا جائے تو بے حد فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر ضعف رحم کی وجہ اسقاط حمل کا خطرہ ہو تو اسے ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ یہ نہایت بھروسہ کی دوا ہے۔

چونکہ اس کا کام رطوبات کو خشک کرنا اور عضلات کو تحریک دینا ہے اس لئے یہ آشوب چشم کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔ اگر اعصابی تحریک کی وجہ سے دانتوں اور مسوڑھوں میں رطوبات کی کثرت ہو گئی ہو جس سے مسوڑھے پھول گئے ہوں۔ دانت ہلنے شروع ہو گئے ہوں۔ مریض کوئی سخت چیز نہ چبا سکے۔ چبانے کی صورت میں تمام دانت نکلتے معلوم ہوں۔ ایسی صورت میں لودھ پٹھانی کا مناسب ادویہ کے ساتھ مسوڑھوں اور دانتوں پر لگانا، دانتوں کو نہایت مضبوط اور مستحکم بناتا ہے۔

مغلظ رطوبات ہونے کی وجہ سے ادعیہ منی کو تقویت دے کر منی کے قوام کو غلیظ کرتی ہے۔ اور اس کے اخراج کی مدت بڑھا دیتی ہے۔ انہی افعال و اثرات کی وجہ سے اسے مقوی باہ معاجین میں شامل کرتے ہیں۔

یادداشت :- بعض مفردات کی کتب میں لودھ پٹھانی کا مزاج سرد خشک اور بعض میں اس کے برعکس گرم خشک لکھا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے کسی بھی فعل سے گرمی خشکی پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ صفراوی علامات رفع ہونے کے ساتھ ساتھ رطوبتی امراض بھی رفع ہو جاتے ہیں اس لئے اس کا مزاج سرد خشک ہے۔

لوہا

نام :۔ عربی۔ حدید۔ فارسی آہن۔ سندھی لوہ۔ گجراتی لوڈھوں۔ بنگلہ اسپات انگریزی آئرن IRON۔

تعارف :۔ مشہور سیاہ رنگ کی دھات ہے۔ کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اس کی دو اقسام ہیں (۱) نر (۲) مادہ۔ نر انتہائی سخت اور مادہ نرم ہوتا ہے۔

ذائقہ :۔ اصلی دھات بے ذائقہ۔ کشتہ کی صورت میں کسیلا۔

مقدار خوراک :۔ لوہا بغیر کشتہ کے استعمال نہیں ہوتا اور نہ کشتہ ہوئے بغیر جسم کے اندر تحلیل و جزو بدن ہوتا ہے۔ کشتہ آہن چار چاول سے ایک رتی تک۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی مقوی ہے۔ یعنی عضلات میں ہلکی تحریک و تقویت دیتا ہے۔ اعصاب میں تحلیل اور غدد میں سکون پیدا کرتا ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کا قوام گاڑھا کرکے اسے سرخ بناتا ہے اور خلط سودا کا اضافہ کرتا ہے۔

خواص :۔ مقوی عضلات۔ مولد خون۔ مقوی باہ۔ قابض و حابس۔ دافع سلسل بول، مغلظ رطوبات

فوائد :۔ علم طب میں جہاں دوسری دھاتوں کے کشتہ جات استعمال کئے جاتے ہیں اور ان سے اکسیر اور تریاق کے کام لئے جاتے ہیں لوہے کا استعمال بھی علم طب میں نہایت قدیمی ہے۔ اسے مختلف تراکیب سے اکسیر بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً کبھی کشتہ فولاد کی صورت میں استعمال کرتے ہیں تو کہیں شربت فولاد تیار کرکے استعمال کرتے ہیں۔

بعض اس کے ساتھ دوسری کیمیاوی اشیاء ملا کر اسے مرکبات تیار کر لیتے ہیں جن کے مشہور نام یہ ہیں۔ فیرائی ایبٹ ایونیا سٹراس (ٹیچری فولاد) فیرائی ایبٹ کوئین سائٹراس۔ فیرائی فاسفاس۔ سیرپ فیرائی فاسفیٹس۔ فیرائی سلفاس (ہیراکسیس) ایل آف آئرن کاربونیٹ وغیرہ

اس کا کشتہ عضلاتی اعصابی مقوی ہونے کی وجہ سے ضعف معدہ، ضعف باہ اور سلسل بول کے لئے نہایت مفید ہے۔ نقرالدم کے مریض کے لئے آب حیات کا درجہ رکھتا ہے چند دنوں میں سیروں خون پیدا کر دیتا ہے اور جسم کا رنگ سیب کی طرح سرخ بنا دیتا ہے۔

لوہے کو جب شدید گرم کرکے پانی میں ڈالا جاتا ہے تو اس پانی میں اپنے ایسے جوہری اثرات چھوڑ دیتا ہے ایسا پانی جس میں لوہے کو سرد کیا جاتا ہے۔ لوہے کا بجھا ہوا پانی کہتے ہیں۔ یہ پانی نہایت قابض ہوتا ہے اور مزاج میں انتہائی سرد خشک ہوتا ہے۔ اپنی سردی خشکی کی شدت اور قابض اثرات کی وجہ سے یہ نفث الدم کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس کے علاوہ اسہال معدی کے لئے اکسیر ہے۔ سنگرہنی کے لئے خاص دوا ہے۔

اس کے خوردنی استعمال سے پاخانہ سیاہ آیا کرتا ہے۔ جس کا کچھ ضرر نہیں ہے۔

قابض و مغلظ رطوبات ہونے کی وجہ سے منی کے قوام کو غلیظ کرتا ہے۔ جس سے قوت باہ میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ سیلان الرحم کی رطوبات کو بھی خشک کرتا ہے۔

قرآن حکیم میں لوہے کی بہت تعریف آئی ہے بلکہ اس کے لئے اللہ تبارک تعالیٰ نے ایک علیحدہ سورت الحدید کے نام سے اتار کر قرآن حکیم کی زینت بنائی ہے۔ اس سورت میں لوہے کو انسان کے لئے نہایت مفید بتایا ہے اور اس میں تحقیق کی تاکید کی ہے۔

لوہے کا کشتہ ہر قسم کی ترشی میں بآسانی ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر گرم ترشی جس میں نیزابات شامل ہیں خصوصاً گندھک کے تیزاب میں بہت تحلیل ہو جاتا ہے۔ فیرائی سلفاس (ہیراکسیس) اسی ترکیب سے تیار کیا جاتا ہے۔ میں ہیراکسیس سے کشتہ فولاد تیار کیا کرتا ہوں جو بہترین فوائد کا حامل ہے۔ افادہ قارئین کے لئے نسخہ درج ذیل ہے۔

کشتہ فولاد بنانے کی آسان ترکیب

ھوالشافی: ہیراکسیس۔ میٹھا سوڈا۔ برابر وزن میں لے لیں۔

ترکیب تیاری: دونوں اجزا کو علیحدہ علیحدہ پانی میں حل کریں۔ پھر تیسرے برتن میں تھوڑا تھوڑا کر کے دونوں کا محلول ملائیں۔ ان کے ملتے ہی شدید جوش یا کیمیاوی عمل ہوگا۔ جب سکون ہو جائے تو لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر آگ پر جوش دینا شروع کریں۔ جب پانی جل جائے پھر بھی آگ پر رکھیں۔ لیکن غلیظ مواد کو ہلاتے رہیں۔ آہستہ آہستہ غلیظ مواد بالکل خشک ہو جائے گا اور ڈلیوں کی شکل میں تبدیل ہو جائے گا۔ ان ڈلیوں کو باریک پیس کر بدستور آگ دیتے رہیں۔ حتیٰ کہ تمام مواد نہایت سرخ رنگ کے کشتہ فولاد میں تبدیل ہو جائے گا۔ محفوظ کر کے بوقت ضرورت کام میں لائیں۔ نہایت اعلیٰ درجے کا مولد خون اور مقوی عضلات ہے۔ جریان۔ لیکوریا اور ضعف باہ کے لئے بہترین بے ضرر کشتہ ہے۔

مقدار خوراک: نصف رتی سے ایک رتی ہمراہ تازہ مکھن یا دودھ۔

لیموں

نام: عربی۔ فارسی لیموں۔ بنگالی لیبو۔ ہندی نیبو۔ پنجابی نمبو۔ انگریزی لیمن LEMON

تعارف: مشہور پھل ہے۔ جس میں رس بھرا ہوتا ہے۔ اس میں سٹرک ایسڈ کثیر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ لیموں کی کئی اقسام ہیں۔ چونکہ بعض لیموں کا چھلکا کاغذ کی طرح پتلا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی ایک قسم کو کاغذی لیموں بھی کہتے ہیں۔ اس میں رس زیادہ ہوتا

ہے۔ عام طور پر ترش لیموں پایا جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات بعض اقسام شیریں بھی ہوتی ہیں اسے میٹھا لیموں یا شیریں لیموں کہتے ہیں۔ اس کے چھلکا سے روغن کشید کیا جاتا ہے۔

رنگ :۔ خام سبز۔ پختہ زرد۔ ذائقہ :۔ ترش، شیریں، کھٹ میٹھا۔

مقدار خوراک :۔ آب لیموں ۶ ماشہ۔ روغن ۱ تا تین بوند۔ غذا ہے دوا ہے۔

مقام پیدائش :۔ مشرقی پاکستان (حال بنگلہ دیش) مغربی پاکستان اور ہندوستان کے تمام علاقوں میں پایا جاتا ہے۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی، سرد خشک۔ مصلح :۔ نمک

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر روح حیوانی میں تحریک پیدا کر کے تقویت قلب پیدا کرتا ہے۔ خون میں ترشی پیدا کرتا ہے تیزابیت بڑھاتا ہے اور خلط سودا صالح پیدا کرتا ہے۔

خواص :۔ جالی۔ قاطع بلغم۔ مبرد۔ مفرح۔ مسکن حرارت و صفرا، تریاق ہیضہ۔ اعصابی زہروں کا تریاق۔ بیج قابض، ہاضم۔

فوائد :۔ لیموں جالی اثرات کا حامل ہونے کی وجہ سے بعض ادویہ کے ساتھ ملا کر آنکھوں میں لگانے سے جالا اور پھولا کو کاٹ دیتا ہے۔ بعض حکما اس کے رس میں کانچ کی چوڑی سرمہ کی طرح باریک پیس کر جالا اور پھولا کے مریض کی آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ اس کے اسی اثر کی وجہ سے اس کے ہمراہ پوٹاش ملا کر ریشمی کپڑوں کے داغ اور چہرے کے داغ دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ مبرد ہے اس لئے اس کا رس روئی میں بھر کر پیشانی پر رکھنے سے فوراً دردِ سر روک دیتا ہے۔

مسکن حرارت و صفرا ہونے کی وجہ سے یرقان، صفراوی قے اور غشیوں کو مفید ہے۔ پیاس کی شدت روک دیتا ہے۔ قاطع بلغم ہونے کی وجہ سے بلغم و رطوبات کی زیادتی کی وجہ سے ہونے والی تکالیف جن میں ہیضہ، بلغمی کھانسی، بلغمی قے، جہاز کے مسافروں کی قے کو روکنے کے لئے بہترین غذا ہے دوا ہے۔ دست، قے و غشیوں کی صورت میں تو اس کا چوسنا بے حد فائدہ دیتا ہے۔ اس کے استعمال سے ہاضمہ درست ہو جاتا ہے معدہ کو تقویت ہو کر بھوک خوب لگتی ہے۔

چونکہ بالفعل عضلات کو تحریک دیتا ہے اس لئے اعصابی تحریک سے ہونے والے پاگل اشخاص کے سر پر اس کے پانی سے تبرید کرنا نہایت فائدہ دیتا ہے۔

چونکہ لیموں الکلی کے برعکس اثرات کا حامل ہے اس لئے یہ کھاری و الکلی اور

محرک اعصاب و دماغ زہر کے لئے تریاق ہے۔ چونکہ عصبی زہروں سے عموماً نشہ آیا کرتا ہے جس سے اکثر مریض بے ہوش ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ ایسے زہر کی تاثیر دور کرنے کے لئے جس سے نشہ و بے ہوشی لاحق ہو کر آدمی مرجاتا ہے۔ بطور ناد زہر کے مستعمل ہے چونکہ لیموں غذائے دوا ہے۔ اسی لئے اس کو بطور غذا اچار کی صورت میں کھایا جاتا ہے۔ اس کا اچار نہایت لذیذ ہوتا ہے۔

مرض سکروی جس میں عموماً مریض کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ با مڑ جاتی ہیں جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اعصابی تحریک سے کونیکٹو ٹشوز کمزور اور ان کی نشوونما تقریباً بند ہو جاتی ہے۔ جس سے ہڈیاں کمزور اور ناکارہ ہو کر ٹیڑھی اور مڑنی شروع ہو جاتی ہیں۔ جونہی عضلاتی تحریک پیدا کر دی جاتی ہے تو الحاقی ٹشو میں نما ہو کر دوبارہ ہڈیاں اصل حالت پر آجاتی ہیں چونکہ لیموں بھی محرک عضلات ہے اسی لئے یہ سکروی کے لئے بالخاصہ مفید ہے۔

چونکہ لیموں ایک طرف اعصاب و دماغ میں تحلیل پیدا کر کے اعصاب کی سوزش کو رفع کرتا ہے۔ دوسری طرف غدد و جگر میں تسکین پیدا کر کے غدی سوزش سے ہونے والی علامات جن میں یرقان، نہوں، دمہ، سانس، پیچش اور سوزاک کو روک دیتا ہے۔ سرد اور میٹھے پانی میں لیموں نچوڑ کر پیا جاتا ہے جو نہایت لذیذ ہونے کے ساتھ ساتھ مسکن حرارت و صفرا ہوتا ہے۔ کیمیاوی طور پر اس میں ایک روغن نکلتا ہے جسے روغن لیموں کہتے ہیں اس کے علاوہ اس میں وٹامن بی اور سی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ پیکٹین مادہ سبھی پھلوں میں پایا جاتا ہے لیکن لیموں میں سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

یادداشت:۔ بعض کتب میں لیموں کا مزاج سرد تر اور بعض میں دوسرے درجہ میں سرد اور پہلے درجہ میں خشک اور تر لکھا ہے۔

یاد رکھیں کہ کھاری، پھیکی اور الکلی کا مادہ رکھنے والی چیز سرد تر ہوتی ہے۔ اس کے برعکس ترش، تلخ اور تیزابی چیزیں سرد خشک ہوتی ہیں۔ ترشی اور شدید تلخی سے خشکی کے ساتھ گرمی تو پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن تری کا اثر پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح کوئی شے خشک و تر دو متضاد کیفیات کی حامل نہیں ہو سکتی ہے۔

ماجوپھل

نام:۔ عربی عفص، فارسی مازو، سندھی ماوا، گجراتی مازیاں، پنجابی مایو، انگریزی اوک گالز OAK CALLS

تعارف:۔ ایک باغی درخت کا پھل ہے۔ بیر کے برابر گول لیکن اس کے جسم پر کانٹے دار ابھار ہوتے ہیں۔ مازو کے مرکز میں مغزی مادہ میں کیڑا لگ جایا کرتا ہے جو

مازو کے باہر تک سوراخ کر دیتا ہے۔ جس مازو کو کیڑا نہ لگا ہو یا اس میں سوراخ نہ ہو وہ بہترین سمجھا جاتا ہے۔ مازو میں کیمیاوی طور پر سب سے زیادہ ٹیننک ایسڈ پایا جاتا ہے اور سب سے کم گیلک ایسڈ ہوتا ہے۔

رنگ :۔ باہر سے نیلگوں۔ مائل بہ سبزی۔ ذائقہ :۔ کسیلا قدرے تلخ۔

مقام پیدائش :۔ یونانی ایشیائے کوچک۔ شام۔ ایران اور ہندو پاکستان کے باغوں میں پایا جاتا ہے۔

مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ بدل :۔ ہرڑ زرد اور مائیں۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد و جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کے قوام میں غلظت پیدا کرتا ہے۔

خواص :۔ قابض مجفف اور حابس الدم ہے۔ مانع سیلان الرحم۔ حابس رطوبات۔

فوائد :۔ قابض ہونے کی وجہ سے پرانے دستوں کو بند کرتا ہے۔ اگر غدی سوزش سے آنتوں میں زخم ہو گئے ہوں تو مازو غدد میں تسکین پیدا کر کے زخم و سوزش دور کر دیتا ہے۔

چونکہ انتہائی مجفف رطوبات ہے اس لئے جب دانت رطوبات کی کثرت سے ہلنے لگیں اور مسوڑھے پھول جائیں تو ایسی حالت میں اس کا سفوف مسوڑھوں کے اوپر رکھنے سے مسوڑھے سکڑ جاتے ہیں اور دانتوں کو اپنی گرفت میں مضبوطی سے پکڑ کر ہلنے سے روک دیتے ہیں۔

جن دانتوں میں کیڑا لگتا ہے۔ اگر دانت کے سوراخ میں اس کا سفوف بھر دیں تو کیڑے مر جاتے ہیں اور آئندہ پیدا ہونے بند ہو جاتے ہیں۔ کثرت پسینہ کو روکنے کے لئے اس کا اندرونی و بیرونی استعمال نہایت فائدہ مند ہے۔

چونکہ اس میں ایک طرف خشکی کے اثرات زیادہ ہیں۔ دوسری طرف فولادی سیاہ مادہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کا بالوں پر لیپ کرنا بالوں کو سیاہ کرتا ہے اور اپنی خشکی سے انہیں گھنگریالے کر دیتا ہے۔ خضابوں کا جزو اعظم ہے۔ رطوبات کی کثرت سے اگر رحم لٹک جائے تو اس کا شافہ رکھنے سے فوراً رحم اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔

انتہائی سرد خشک ہونے کی وجہ سے خون میں انجمادی قوت بڑھا کر اس کے اخراج کو بند کرتا ہے۔ مقوی عضلات ہونے کی وجہ سے استرخائے مہاۃ کے لئے اس کے

جوشاندہ سے غرارے کرنا انتہائی مفید ہے۔
جب سوزش اعصاب سے سوزش حلق۔ تلازع الفم اور ورم لثہ ہو جائے تو دوروراُ غرغرۃً استعمال کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ کسی قدر دافع تعفن بھی ہے۔ اس لئے یہ منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے۔

مٹر

نام :۔ عربی کرسنہ۔ حب البقر۔ فارسی گاؤ دانہ۔ گجراتی مٹانا۔ ہندی بٹلا اردو مٹر۔ انگریزی FIELD PEAS کہ۔

تعارف :۔ کابلی چنے کے برابر دانے دار سبز ترکاری ہے۔ جو پھلیوں کے اندر بند ہوتے ہیں۔ اس کا پودا بیلدار ہوتا ہے۔ کیمیادی طور پر اس کے سو تولہ دانوں میں ۵۵ تولے آٹا اور ۱۶ تولے روغن ہوتا ہے۔

رنگ :۔ کچا سبز۔ خشک دانہ سبزی مائل۔ ذائقہ :۔ پھیکا۔

مقام پیدائش :۔ ہند و پاکستان کے ہر علاقہ میں کاشت کیا جاتا ہے۔

مقدار خوراک :۔ غذائیے دوا ہے۔ اس لئے سبزی کی صورت میں حسب منشا پکا کر کھا سکتے ہیں۔

مزاج :۔ اعضلاتی اعصابی۔ سرد خشک ہے۔ اس میں خشکی اور ارضیت بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے یہ سرد خشک ہے۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیادی طور پر خون میں غلظت پیدا کرکے سوداویت بڑھا دیتا ہے چنے کی طرح پیٹ میں ریاح پیدا کرتا ہے۔

خواص :۔ قابض۔ نفاخ۔ قاطع بلغم۔ انتہائی خشک۔ مقوی باہ۔ مدر حیض۔

فوائد :۔ چونکہ غذائیے دوا ہے اس لئے اسے عام طور پر غذا کے ساتھ بطور ترکاری کھاتے ہیں۔ عموماً گوشت کے ہمراہ پکا کر کھایا جاتا ہے۔ اس طرح نہایت مقوی اثرات دکھاتا ہے۔ لیکن اس کا مسلسل استعمال معدہ اور امعاء میں ریاح پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے نفاخ کہتے ہیں۔

اس کے کھانے سے پھیپھڑوں میں فوراً تحریک شروع ہو جاتی ہے جس سے کثرت کے ساتھ بلغم خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مریض سمجھتا ہے کہ اسے کھانسی زیادہ ہو گئی ہے۔ حالانکہ کھانسی چھوٹنے کے لئے بلغم سے اس کا سینہ خالی نہیں ہو سکتا ہے جو نکہ بلغم کو نکال کر ختم کر دیتا ہے۔ اس لئے اسے قاطع بلغم کہتے ہیں۔ چنے کی طرح یہ

بھی مقوی باہ اثرات کا حامل ہے۔ چنانچہ اس کو پیس کر اعصابی مریض قوت باہ زیادہ کرنے کے لئے کھاتے ہیں۔

چونکہ عضلاتی اعصابی ہے۔ سرد خشک ہے اور رطوبات کو خشک کر دیتا ہے اس لئے ایسے اشخاص جو بہت زیادہ موٹے ہو گئے ہوں اس کے ستو بنا کر کھاتے ہیں یا روٹی پکا کر کھاتے ہیں۔ جس سے ان کے جسم تھوڑے عرصہ میں دبلے پتلے ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ اس کی روٹی پکا کر کھاتے ہیں۔ ان میں بہت زیادہ خشکی بڑھ جاتی ہے۔ چنے کی طرح اس کے آٹے کو چہرے اور جسم پر لیپ کرنے سے داغ دھبے دور ہو جاتے ہیں۔

یادداشت:۔ تمام طبی کتب میں باوجود اس میں ارضیت اور خشکی تسلیم کرنے کے اس کا مزاج گرم خشک لکھا ہے۔ لیکن یہ خیال کسی نے بھی نہیں کیا کہ جب ارض یا مٹی کا مزاج سرد خشک ہے اور اس کے کھلانے سے بھی رطوبات خشک ہو جاتی ہیں۔ انسان دبلا پتلا ہو جاتا ہے۔ لیکن اپنے اندر گرمی کے اثرات محسوس نہیں کرتا۔ بلکہ گرمی خشکی کی علامات یرقان، مروڑ اور پیچش کے لئے نافع ہے جب کہ قابض۔ نفاخ اور مولد سودا ہے۔ اس لئے یہ سرد خشک ہے نہ کہ گرم خشک۔

مٹی

نام:۔ عربی طین۔ فارسی گل۔ خاک۔ پنجابی اور ہندی مٹی۔

تعارف:۔ مٹی ارکان اربعہ میں سے ایک ہے جو سردی خشکی کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتی ہے۔ ہماری زمین میں سب سے زیادہ مٹی ہی پائی جاتی ہے۔ ریت کنکر، کھار، گندھک، لوہا اور کوئلہ کرکٹ اس کے مرکبات ہیں جو اس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہیں مٹی میں اس کے مرکبات کم ہوتے ہیں اور کہیں زیادہ۔

جن علاقوں میں اس کے مرکبات اس میں بہت کم مقدار میں شامل ہوں اس مقام کی مٹی بہترین خیال کی جاتی ہے اور ایسی مٹی کا نام اس علاقے کے نام سے ہی مشہور ہو جاتا ہے۔ مثلاً گل ملتانی۔ گل ارمنی۔ طین داغستانی وغیرہ۔ اسی طرح بعض علاقوں کی مٹی مختلف رنگ رکھتی ہے۔ مثلاً طین ابیض۔ طین احمر۔ طین اخضر۔ طین اصفر وغیرہ۔

اصلی مٹی پتھروں میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ کسی پتھر کو خوب باریک پیس لو۔ پھر اسے پانی میں ڈال کر دیر تک ہلاتے رہو۔ پھر اسے ٹھہرنے دو۔ دو چار گھنٹے بعد کنکر یٹ کا مادہ نیچے بیٹھ جائے گا۔ اس کے بعد نتھرے ہوئے پانی کو خشک کر لو۔ جو کچھ برآمد ہو گا وہ مٹی ہی ہو گی۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ پتھر کا سفوف پانی میں ملا کر خوب ہلا کر رکھ دیں۔ کنکر یٹ وغیرہ اول تہ نشین ہو گا۔ اس کے اوپر مٹی کی تہ جم جائے

گی اور پانی بالکل صاف نتھرا ہوا ملے گا۔ یہ عمل دو تین دن تک ہونا چاہیئے۔
ذائقہ :۔ اصل مٹی کا ذائقہ شیریں اور لطیف ہوتا ہے۔ وہ پانی کے نیچے جم جاتی ہے۔ دریائے نیل کی مٹی تمام مٹیوں سے بہتر ہے۔ ہمارے علاقے میں بھی دریائی پانی کی مٹی بہترین خیال کی جاتی ہے۔
مقدار خوراک :۔ عموماً اندرونی طور پر مٹی کم استعمال ہوتی ہے۔ لیکن اس کے قابض و حابس اثرات لینے کے لئے اکثر حکما کھلاتے ہیں۔ ۲ ماشہ سے ا تولہ تک
مزاج :۔ ہر قسم کی مٹی کا مزاج عضلاتی اعصابی سرد خشک ہے۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات خشک کر کے خون کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے۔ سودا و بیت بڑھا کر جگر و طحال جگر کے فعل میں سکون پیدا کرتی ہے۔ جس سے ان میں اکثر عظم طحال و عظم جگر کا عارضہ ہو جاتا ہے۔
خواص :۔ قابض۔ حابس۔ مجفف رطوبات۔ حابس الدم۔ مندمل زخم۔ ناقص نفے رادع۔ دافع حرارت اور دافع سوزش اعصاب ہے۔
فوائد :۔ چونکہ مختلف علاقوں میں مختلف قسم کی مٹی پائی جاتی ہے اس لئے اس کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ سب کے ایک ہی قسم کے فوائد ہیں۔ مثلاً ہر قسم کی مٹی کھلانے سے قبض پیدا ہوتی ہے اور اس سے رطوبات خشک ہو جاتی ہیں۔ قلب و عضلات کے فعل میں تیزی آجاتی ہے۔ رطوبات و بلغم ختم کر کے سودا پیدا کرتی ہے۔ زخموں پر لگانے سے انہیں مندمل کرتی ہے۔ کسی جگہ دوران خون بڑھ رہا ہو تو وہاں خالص مٹی کا لیپ کرنا دوران خون کو واپس کرتا ہے۔ اسی وجہ سے مٹی کو رادع تسلیم کرتے ہیں۔ سرد خشک ہونے کی وجہ سے حرارت کو کم کرتی ہے۔ اس فعل کی وجہ سے دافع حرارت کہلاتی ہے۔ اگر کسی جگہ سے اخراج خون ہو رہا ہو تو اس کو بمقام ماؤف پر لگانے سے اخراج خون بند ہو جاتا ہے۔

مچھلی

نام :۔ عربی سمک۔ حوت۔ فارسی ماہی۔ انگریزی فش FISH
تعارف :۔ مچھلیاں نصف انچ سے لے کر پچاس فٹ تک لمبی اور ایک ماشہ سے چھ من تک ہر سائز اور ہر وزن میں ہوتی ہیں۔
جس طرح انسان مختلف علاقوں اور ماحول کی وجہ سے شکل۔ رنگ اور قد میں مختلف ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح مچھلی مختلف علاقوں کے ماحول کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً اڑنے والی مچھلیاں جنہیں اڑنے والی یا بحری ابابیل بھی کہتے ہیں۔ انسان نما

عورت کی چھاتیوں جیسی چھاتیاں رکھتی ہیں۔ مچھلیاں۔ ایسی مچھلیاں انسانی چہرہ کے ساتھ عورت کی چھاتیوں جیسی چھاتیاں رکھتی ہیں۔ ان کے سر پر لمبے بال بھی ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ لاہور میں ایک پارسی اسی قسم کا جوڑا لایا تھا اس نے اس کی نمائش نیلا گنبد کے سامنے کی تھی۔ ان دونوں مچھلیوں میں مرد و عورت کے سر نمایاں تھے۔ شیر اور ہاتھی سے مشابہ مچھلی۔ یہ مچھلی امریکہ میں پائی جاتی ہے۔ اس کا جسم ردم ہاتھی جیسا ہوتا ہے لیکن اس کا چہرہ شیر کے ہم شکل ہوتا ہے۔ اس مچھلی کے ہاتھی کی طرح دو دانت بھی نیچے کی طرف جھکے ہوئے آٹھ دس گرہ لمبے اور چار گرہ موٹے ہوتے ہیں۔

بہرحال مچھلی کی بہت سی اقسام ہیں۔ عموماً دریائی و شیریں سمندر کی مچھلی بطور غذا پکا کر کھائی جاتی ہے۔ مچھلی اپنی نسل قائم رکھنے کے لئے انڈے دیتی ہے۔ جنہیں خود تو نہیں سینتی بلکہ سورج کی گرمی سے انڈوں کے اندر نشو و نما مکمل ہو کر بچے خود بخود نکل آتے ہیں اور یہ بچے اپنے اردگرد کے ماحول سے ہی اپنی غذا حاصل کر کے نشو و نما پاتے ہیں۔

مچھلی کے جگر سے روغن نکالا جاتا ہے۔ جسے کاڈ لیور آئل کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ کھانے کے لئے تازہ مچھلی استعمال کرنی چاہیئے۔ باسی مچھلی نقصان دہ ہوتی ہے۔

تازہ مچھلی کی پہچان

تازہ مچھلی کے ڈھیلے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کے پھیپھڑے شوخ گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔ لیکن باسی مچھلی کے ڈھیلے بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور پھیپھڑوں کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے اور بدبو آنے لگتی ہے۔

رنگ:۔ مختلف رنگ کی ہوتی ہے سرخ سفید اور سیاہ۔ کھانے کے لئے سفید رنگ کی مچھلی سب سے اچھی ہوتی ہے۔ مقدار خوراک:۔ حسب منشار۔

مقام پیدائش:۔ چونکہ مچھلی پانی کا جانور ہے۔ اس لئے یہ تالابوں۔ جوہڑوں، دریاؤں جھیلوں اور سمندروں میں ہر جگہ پانی میں پائی جاتی ہے۔

مزاج:۔ جہاں تک مچھلی کے مزاج کا تعلق ہے۔ اکثر لوگ اسے گرم خشک یا گرم تر خیال کرتے ہیں۔ بعض سرد تر بھی کہتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ مچھلی کی غذا میں زیادہ جز کیلسیم یعنی چونا کا پایا جاتا ہے۔ اس کے اصل مزاج میں کیلسیم ہی کے اثرات پائے جاتے ہیں جو بذات خود سرد خشک ہے۔ اس کے علاوہ سمندر یا دریا کی جس قدر مخلوق یا نباتات ہے، جیسے موتی، سیپ، کیکڑا، کچھوا، سب کا ایک ہی مزاج ہے، صرف مدارج کا فرق ہے۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن جگر و غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں خشکی پیدا کرتی ہے۔ خون کو گاڑھا کرتی ہے۔ صفرا کی پیدائش کو روک دیتی ہے۔
خواص :۔ حابس و قابض۔ نفاخ۔ محرک قلب۔
فوائد :۔ چونکہ سرد خشک مزاج کی حامل ہے اس لئے یہ جسم میں خشکی پیدا کرتی ہے۔ خون کو گاڑھا کرتی ہے۔ دل کو تقویت دیتی ہے۔ زیادتی کی صورت میں معدے اور دیگر عضلات میں سوزش پیدا کرتی ہے۔ مسکن غدد ہونے کی وجہ سے اس کے استعمال سے صفرا کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ بلغم خشک ہو جاتا ہے۔ حرارت کی کمی کے باعث ہاضمہ کی خرابی۔ قبض پیٹ میں نفخ۔ اعصاب میں ضعف۔ سر کا بوجھل ہونا وغیرہ علامات رونما ہو جاتی ہیں۔
مچھلی اور پیاس :۔ مچھلی کے استعمال کے بعد جو پیاس کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کے استعمال سے معدے کے عضلات میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے اور اسی وجہ سے پیاس کا غلبہ ہوتا ہے۔

کاڈلیور آئل اور جدید تحقیقات

جہاں تک جدید تحقیقات کا تعلق ہے۔ ان میں مچھلی سے متعلق کوئی مفید معلومات پیش نہیں کی گئیں۔ نئی اور جدید معلومات کے تحت کاڈ مچھلی کے جگر کا تیل (کاڈلیور آئل) کو مفروضہ سل و دق کے لئے مفید بتلاتے ہیں۔ لیکن یہ بات غلط ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کے ذہن میں مرض کا صحیح تصور ہی نہیں ہے۔
جاننا چاہئے کہ جس چیز کے استعمال سے جسم میں کاربانک ایسڈ گیس اور ترشی پیدا ہو وہ چیز کبھی بھی سل و دق اور اس قسم کے دیگر امراض و علامات کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ سل و دق کا مریض پہلے ہی ترشی و تیزابیت کا مریض ہوتا ہے۔
اسی طرح مچھلی کا استعمال ان لوگوں کے لئے بالکل نامناسب ہے جنہیں ہائی بلڈ پریشر۔ بواسیر۔ درد گردہ۔ اختلاج قلب۔ نفخ شکم دائمی قبض ہو۔

مچھلی کی اصلاح

اس کے استعمال کرنے کے لئے اس کی بہترین اصلاح گرم مصالحہ سے ہوتی ہے جس میں ۔۔ن۔ سرخ مرچ اور تیز نمک ہونا ضروری ہے۔ لیکن سبب اس کے

استعمال کے دوران بدہضمی کی علامات پیدا ہو جائیں، یا قبض و نفخ کی صورت پیدا ہو جائے تو اس کا استعمال ترک کر دینا چاہیے۔ اس کے پکانے کے لئے گھی کی بجائے تیل زیادہ مفید ہے جو اس کا مصلح بھی ہے۔ اس لئے اسے تیل ہی میں پکانا چاہیے۔

مکھانا

نام:۔ اردو مکھانا۔ انگریزی LUTUS SEEDS PARCHED

تعارف:۔ کنول گٹہ کا بیج ہے۔ جب اسے بھونا جاتا ہے تو پھول کر مکھانوں کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

رنگ:۔ سفید بعض سیاہ دانوں کی وجہ سے چتکبرے۔

ذائقہ:۔ شیریں لیسدار۔ **مقدار خوراک:**۔ ایک تولہ

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک دوائے غذا ہے۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ مُحلل اعصاب اور مسکن غدد و جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کا قوام غلیظ کرتا ہے اور خلط سودا کو بڑھاتا ہے۔

خواص:۔ مغلظ و مولد منی۔ مقوی رحم۔ مقوی باہ اور قابض ہے۔

فوائد:۔ مکھانے عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے فاضل اعصابی رطوبات خشک کرتے ہیں۔ اپنا قابض اثر بھی دکھاتے ہیں۔ زچہ کے رحم سے خارج ہونے والی گندی رطوبات کو خارج کر کے رحم کی صفائی کرتے ہیں اور اس کے عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کر کے ان کے ضعف کو تقویت و قوت میں تبدیل کرتے ہیں۔ انہی افعال و اثرات کی وجہ سے اسے مقوی رحم ادویہ میں شمار کرتے ہیں۔

چونکہ مغلظ و مولد منی ہے اس لئے یہ منی کے قوام کو غلیظ کر کے اس کے اخراج کی مدت کو بڑھا دیتے ہیں۔ انہی افعال و اثرات کی وجہ سے اسے مقوی باہ مانتے ہیں۔ اس کے علاوہ سلسل بول، لیکوریا اور جریان منی کے لئے مفید ہے۔ چونکہ قابض اثرات کے حامل ہیں اس لئے دستوں کو فی الفور روکتا ہے۔

یادداشت:۔ تمام طبی کتب میں مکھانے کو گرم تر لکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مکھانا اپنے افعال و اثرات کی وجہ سے سرد خشک (عضلاتی اعصابی) ہے۔ کیونکہ یہ اپنی سردی خشکی کی وجہ سے رقیق رطوبات کو خشک کر کے غلیظ کرتا ہے۔ عضلات کو تحریک دیتا ہے ضعف باہ کو دور کرتا ہے۔ اگر یہ گرم تر ہوتا تو اس کے استعمال سے رطوبات خشک نہ ہوتیں عضلات میں قوت و تحریک کی بجائے تحلیل و ضعف ہوتا۔ لہٰذا مندرجہ بالا افعال کی بنا پر اس کا مزاج سرد خشک درست ہے۔

مکئی

نام :۔ عربی حنطہ رومی۔ خندروس۔ ہندی بھٹہ۔ سار دو مکئی۔ پنجابی کئی چھلی
انگریزی میز MAIZE

تعارف :۔ مشہور عام غلہ ہے۔ اس کے پودے کو عرف عام میں مکی یا کئی کہتے ہیں۔ چار پانچ سے لے کر نو انچ تک لمبے اور دو تین انچ چوڑے نوکدار خوشے لگتے ہیں۔ جن پر پتوں کے پردے چڑھے ہوتے ہیں۔ ان پتوں کے بیچے سینکڑوں کی تعداد میں چنے سے قدرے بڑے اور چپٹے زردی مائل دانے قطاروں میں بھرے ہوتے ہیں۔ جب ان دانوں کو نکال لیا جائے تو لکڑی نما بقیہ حصے کو گلی کہتے ہیں۔

مقدار خوراک :۔ خالص غذا ہونے کی وجہ سے حسب منشا۔ عموماً اسے کچا ہونے کی حالت میں بھون کر کھاتے ہیں۔ یا غریب لوگ سستا ہونے کی وجہ سے پیس کر روٹی پکا کر کھاتے ہیں۔ مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک، درجہ دوم۔

مقام پیدائش :۔ ہند و پاکستان کے میدانی علاقوں میں ہر جگہ پائی جاتی ہے۔

ذائقہ :۔ کچی شیریں۔ خشک پھیکی۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک و مقوی عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے۔

خواص :۔ قابض۔ نفاخ۔ ملین۔ مغذی۔ مجفف رطوبات۔

فوائد :۔ مکئی مطلق غذا ہونے کی وجہ سے بطور غذا کثرت سے کھائی جاتی ہے۔ سستا اناج ہونے کی وجہ سے غریب لوگ اسے کثرت سے کھاتے ہیں۔ تازہ چھلیوں کو آگ میں بھون کر خوب کھاتے ہیں۔ جو ذائقہ میں نہایت لذیذ اور مزیدار ہو جاتی ہیں اور مقوی اثرات کی حامل ہیں ضعف باہ کے مریضوں کے لئے نہایت اچھی غذائے دوا کا کام دیتی ہے۔

مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے نزلہ زکام کی حالت میں اس کا کھانا نہایت مفید ہے۔ بلغم کو چھانٹتی ہے۔ دمہ کے مریض کے لئے چنے کے بعد دوسرا نمبر مکئی کا ہے۔

چونکہ سنگرہنی کے مریض کی تحریک بھی اعصابی ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے مریض کے لئے یہ اکسیر کا کام کرتی ہے۔ بغیر دوا کے پاخانے روک دیتی ہے۔ یہی بھوک لگاتی ہے کاذب بھوک کو روک دیتی ہے۔ قوت دافعہ کو روک کر قوت ماسکہ کو قوی کرتی ہے جس سے فوراً دست رکتے اور زخم و الے پاخانے رک جاتے ہیں۔

اس کی چھلی کے بال غدی اثرات کے حامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو ابال کر پینے سے درد گردہ کو آرام آ جاتا ہے اور سنگ گردہ نکل جاتا ہے۔

مکئی کو مسلسل کھاتے رہنے سے پیٹ میں نفخ رہنے لگتا ہے۔ اس کی گلی کو جلا کر اور پلس کر پلانے سے ہر قسم کا اخراج خون بند ہو جاتا ہے۔

مکئی میں کیمیائی طور پر نائٹروجن بھی پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں روغن بھی کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس میں سے کیمیاوی اعمال سے ایک مادہ گلوکوز نکالتے ہیں جو شربتوں اور مٹھائیوں کے بنانے میں کام آتا ہے۔ بہت سے دوا ساز ادارے گلوکوز کو ٹکیاں بنانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

مکئی کا پودا مویشیوں کے لئے نہایت پسندیدہ چارہ ہے۔

موٹھ

نام :۔ پنجابی موٹ۔ فارسی ماش ہندی۔ بنگلہ بن مونگ۔ گجراتی مٹھ۔ مراٹھی مٹکیا۔ انگریزی فیکولس PHACCOLUS

تعارف :۔ مکئی کی طرح موٹھ بھی ایک قسم کا مشہور غلہ ہے۔ جو دانہ مونگ کے ہم شکل ہوتا ہے۔ اس کے پودے بیلوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ جن کی شاخوں پر لمبی لمبی پھلیاں لگتی ہیں۔ جنگلوں میں بھی خودرو پیدا ہوتا ہے جسے جنگلی موٹھ یا بانگر موٹھ کہتے ہیں۔

رنگ :۔ سیاہی مائل سرخ۔ جڑ سفید۔ پتے سبز۔ ذائقہ :۔ پھیکا۔

مقام پیدائش :۔ ہندو پاکستان کے میدانی علاقوں میں عام کاشت کیا جاتا ہے۔

مقدار خوراک :۔ اس کی دال بنا کر کھائی جاتی ہے۔ جس کی کوئی مقدار مقرر نہیں۔ غریب لوگ قحط کے زمانے میں اس کی روٹی بنا کر بھی کھاتے ہیں۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات خشک کر کے اس کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے۔ معدہ و امعاء میں تحریک پیدا کر کے نفخ پیدا کرتا ہے۔

خواص :۔ قابض۔ نفاخ۔ ثقیل الغذا۔ دافع ملامات بلغمی۔

فوائد :۔ کچا موٹھ نفخ و قراقر اور ریاح پیدا کرتا ہے۔ یہاں نفخ و قراقر میں فرق ذہن نشین کر لیں تاکہ اس کے افعال و اثرات اچھی طرح سمجھ میں آسکیں۔

یاد رکھیں کہ نفخ صرف پیٹ میں ریاح یا ہوا بھرنے کا نام ہے۔ جسے عرف عام میں اپھارا کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ لیکن قراقر اس حالت کا نام ہے جس میں پیٹ میں ہوا کے ساتھ گڑگڑ کی آواز آتی ہے جسے عرف عام میں پیٹ رجنا یا پکنا کہتے ہیں۔

قراقر کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جس مریض کے معدہ و امعاء میں اعصابی رطوبات زیادہ

ہوں۔جب ایسے شخص کو عضلاتی اعصابی اغذیہ کھلائی جاتی ہیں تو ان کے معدہ کی رطوبات ہوا میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ لیکن چونکہ ابھی خالص رطوبات کافی مقدار میں جمع ہوتی ہیں۔اسی لئے جب ان رطوبات کے اوپر ہو پہنچتی ہے تو گڑ گڑ کی آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔یہی قراقر ہے۔

چونکہ موٹھ بھی عضلاتی اعصابی غذا ہے اسی لئے اس کے کھانے سے بھی پیٹ میں قراقر پیدا ہو جاتا ہے۔دافع رطوبات ہونے کی وجہ سے بلغم کو دفع کرتا ہے۔

عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے اور مقوی عضلات ہونے کی وجہ سے باہ کو بڑھاتا ہے۔انتہائی خشک ہونے کی وجہ سے حلق خشک کرتا ہے۔حتیٰ کہ خناق پیدا کرتا ہے کہتے ہیں کہ جنگلی موٹھ کی جڑ نہایت نشہ آور ہے۔

یادداشت :۔ تمام مفردات کی کتب میں اس کے مزاج کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔اکثر کتب نے اسے گرم خشک لکھا ہے اور اکثر نے سرد خشک۔سرد خشک لکھنے والے بھی اس چیز کا حوالہ دیتے ہیں کہ بعض اسے گرم وخشک اور بعض معتدل کہتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ موٹھ کے تمام افعال و اثرات لکئ۔لوبیا۔ماز و اور گوبھی سے ملتے جلتے ہیں یعنی اگر مندرجہ بالا اغذیہ اور ادویہ مولد سودا۔مولد ریاح۔قراقر و نفخ پیدا کرنے والی ہیں۔تو موٹھ بھی انہی اثرات کا حامل ہے۔لیکن چونکہ مذکورہ اشیاء کا مزاج عضلاتی اعصابی سرد خشک ہے تو موٹھ بھی انہی افعال واثرات اور خواص و فوائد کا حامل ہونے کی وجہ سے سرد خشک ہے نہ کہ گرم خشک ہے۔

دوسرے اس کے استعمال سے صفراء کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔لیکن زیادہ نہیں ہوتی۔جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ جگر و گردوں میں تسکین پیدا کرتا ہے۔تسکین عضلاتی اعصابی ادویہ سے ہوتی ہے۔جن کا مزاج سرد خشک ہے۔لہٰذا اس کا مزاج سرد خشک ہے۔

موچرس

نام :۔اردو گوند سنبل۔انگریزی SILK COTTON TREE GUM

تعارف :۔طب نبوی میں موچرس کو سنبل کا گوند بتایا گیا ہے جو گول کھوکھلے ٹکڑوں کی صورت میں پائی جاتی ہے۔یہ ٹکڑے آسانی سے ٹوٹ جاتے ہیں۔

کیمیادی طور پر اس میں ٹینک ایسڈ اور گیلک ایسڈ کثیر مقدار میں پایا جاتا ہے۔

موصلی سنبل اسی کے درخت کی جڑ ہے۔

رنگ :۔سرخ سیاہی مائل۔ ذائقہ :۔کسیلا اور لیسدار

مقدار خوراک :۔ ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک

مقام پیدائش :۔ ہند، بنگلہ دیش۔ لنکا برما اور سماٹرا کے باغات اور جنگلات۔
مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
خواص :۔ قابض۔ ممسک۔ مجفف اور حابس الدم۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کی رطوبات خشک کر کے اسے گاڑھا کرتی ہے۔ جس سے اس کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔
فوائد :۔ چونکہ قابض ہے اس لئے دست دستے کو فوراً روک دیتی ہے۔ مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے سیلان الرحم۔ جریان منی۔ نزلہ زکام کی رطوبات کو خشک کرکے ان کے اخراج کو بند کر دیتی ہے۔
انتہائی سرد خشک ہونے کی وجہ سے چونکہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے اس لئے ہر قسم کے اخراج خون کو روک دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے عورتوں کے اعضائے مخصوصہ سے خارج ہونے والے خون یا رطوبات کو روکنے کے لئے اسے سفوف یا معجون کی شکل میں استعمال کراتے ہیں۔
سیلان الرحم یا لیکوریا کی رطوبت کو روکنا اس کے بائیں ہاتھ کا کام ہے۔ یونہی اسے بیرونی طور پر سفوف یا معجون کی شکل میں کھلاتے ہیں اور اس کے سفوف کی پوٹلی باندھ کر اندام نہانی میں رکھاتے ہیں تو فوراً رحم کی رطوبات خشک ہو جاتی ہیں اور رحم کو مثل باکرہ بنا دیتی ہے۔ اس کا یہی اثر مردانہ اعضائے تناسل پر ہوتا ہے۔ یعنی اس کے استعمال سے جریان منی رک جاتا ہے۔
بچوں کے اعضائے تناسل پر اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ جو بچے رات کو سوتے میں پیشاب کر دیتے ہیں ان کو کھلانے سے وہ بستر پر پیشاب کرنا بند کر دیتے ہیں۔
مسکن غدد ہونے کی وجہ سے جہاں تحریک غدد کی تکالیف رفع ہو جاتی ہیں وہاں یہ غدی زہروں کے بڑھتے ہوئے اثرات کو روک دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے پارے کے زہریلے اثرات دور کرنے کے لئے کھلاتے ہیں۔

موگرہ

نام :۔ ہندی۔ پنجابی۔ بنگالی اور گجراتی میں موگرہ۔ سنسکرت مگدر انگریزی میں JASMIN PUBESCENS
تعارف :۔ ایک چھوٹے سے درخت کا پھول ہے۔ بعض پودوں کے پھول چھوٹے اور بعض کے بڑے ہوتے ہیں۔ موسم بہار سے وسط گرمی تک اس کے پودے پھول

دیتے رہتے ہیں۔ چنبیلی اور موتیا کے پودوں کے ساتھ ہی اس کے پودے ہوتے ہیں۔ بزرگوں نے بھی اس کی جائے پیدائش ان الفاظ میں بیان کی ہے ۔

چنبیلی کہیں اور کہیں موتیا کہیں رائے بیل کہیں موگرا

بھٹ موگرہ بھی اس کی ایک قسم ہے ۔

رنگ :۔ پھول سفید۔ ذائقہ :۔ پھیکا ۔

مقام پیدائش :۔ ہندوپاکستان کے باغات ۔

مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی ۔سرد خشک ۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے ۔یعنی محرک عضلات محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے

خواص و فوائد :۔ عام طور پر اسے عورتوں کی چھاتیوں کے لٹکنے اور بھدا ہونے کی صورت میں استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ دو تین مٹھی بھر پھولوں کو کچل کر عورت کی چھاتیوں پر باندھنے یا انگیا کے نیچے رکھنے سے دودھ کی پیدائش رک جاتی ہے اور پستان سخت ہو جاتے ہیں ۔ بہنے والے زخموں یا پھوڑوں پر بھی اس کی پلٹس بنا کر باندھنے سے زخم جلد بند ہو جاتے ہیں۔ اس کے پھولوں کا عطر آلہ تناسل پر لگانے سے بے حد لعوظ پیدا ہوتا ہے ۔

مولسری

نام :۔ گجراتی بولسری ۔سندھی سداسرہی ۔مرہٹی بکل ۔بنگالی بکول انگریزی MIMUSOPS ELENGI

تعارف :۔ چالیس پچاس فٹ بلند ایک درخت ہے جو سدا بہار ہے ۔نہایت چھوٹے چھوٹے خوشبودار پھول لگتے ہیں ۔ جو صندلی رنگ کے ہوتے ہیں۔ پھولوں کے گرنے کے بعد ایک انچ لمبے پھل لگتے ہیں جو پکنے پر زرد رنگ کے ہو جاتے ہیں۔

اقسام :۔ مولسری کی دو قسمیں ہیں (۱) نر (۲) مادہ۔ نر میں پھل نہیں آتے ۔مادہ میں کثرت سے پھل آتے ہیں۔ اس کا پھل دواءً مستعمل ہے ۔

ذائقہ :۔ کسیلا ۔خوشبودار ۔ مغز تلخ ۔ بدبودار ۔

مقدار خوراک :۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک ۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی ۔سرد خشک ۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے ۔یعنی محرک عضلات ،محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے ۔کیمیاوی طور پر خون میں غلظت پیدا کر کے معدہ و امعاء میں رطوبات کی پیدائش بڑھاتی ہے

خواص:۔ نفاخ۔ قابض۔ مجفف۔ مقوی عضلات۔ ممسک۔ تریاق حشرات الارض۔
فوائد:۔ چونکہ مولسری کے پھول نہایت خوشبودار ہوتے ہیں اس لئے اس کے پھولوں کو سونگھتے ہیں۔ اس کا پھل عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے امساک پیدا کرتا ہے اس کے سفوف کا کھلانا جریان منی۔ رقت منی کے لئے نہایت مفید ہے۔ پکے ہوئے پھل کھانے سے دل میں قوت آتی ہے۔
مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے نزلہ زکام اور پسینے کی کثرت کو روکتی ہے اور رطوبات میں کمی کرکے ادرار حیض کرتی ہے۔
مسکن غدد ہونے کی وجہ سے اسے صفرا کی کثرت اور حرارت کی شدت میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ جب اعصابی تحریک سے منہ میں چھالے ہو جائیں اور پانی ہر وقت منہ سے بہتا ہے تو ایسے موقع پر اس کو جوش دے کر اور صاف کرکے کلیاں کراتے ہیں جس سے نہایت فائدہ ہوتا ہے۔ منہ سے پانی بہنا بند ہو جاتا ہے۔ پھنسیاں دفع ہو جاتی ہیں۔ مسوڑھے اور دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور درد رک جاتا ہے۔ مسکن غدد و غشا ہونے کی وجہ سے اسے سوزاک۔ تقطیر البول اور سوزش احلیل میں استعمال کراتے ہیں
تریاق حشرات الارض ہونے کی وجہ سے سانپ۔ بچھو اور کنکھجورہ کے کاٹنے سے جو زہریلا اثر ہوتا ہے اسے رفع کرنے کے لئے اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کراتے ہیں۔ اس کے پھولوں کی دھونی دینے اور بستر پر پھول ڈالنے سے۔ بچھو یا کنکھجورے اور دیگر حشرات الارض نزدیک نہیں آتے۔
چونکہ رحم کے عضلات میں قوت و طاقت دیتی ہے اس لئے اسے جہاں معین حمل کے طور پر استعمال کراتے ہیں وہاں بطور محافظ حمل بھی استعمال کراتے ہیں۔
کیمیاوی طور پر اس کے پھولوں میں ایک قسم کا فراری روغن پایا جاتا ہے جو کھانے کی چیزوں میں بطور خوشبو کے ملاتے ہیں۔

مہندی

نام:۔ فارسی حنا۔ پشتو نکریزہ۔ بنگالی مہدی۔ یونانی ارقان۔ ہندی اور اردو مہندی۔ انگریزی حنا HENNA

تعارف:۔ یہ ایک نبات ہے جس کا پودا ایک گز سے تین گز تک بلند ہوتا ہے۔ چونکہ دوسرے اجزا کی نسبت اس کے پتے استعمال کئے جاتے ہیں اس لئے اس کے پتوں کا نام بھی مہندی کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس کے پتے سنا کے پتوں کے ہم شکل ہوتے ہیں۔ سبز پتے اور ہری شاخیں سرخی مائل ہوتی ہیں۔ خشک ہونے پر

پتے سبز رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ لیکن کیمیاوی طور پر ان میں سرخ رنگ ہی غالب ہوتا ہے۔ مہندی کے پتے سارا سال لگتے رہتے ہیں۔ لیکن دوسرے دنوں کی نسبت موسم برسات میں اس پر بہار ہوتی ہے۔

رنگ:۔ سبز۔ ذائقہ:۔ کسیلا اور تلخی مائل۔

مقام پیدائش:۔ ہندو پاکستان میں کثرت سے کاشت کی جاتی ہے۔

مقدار خوراک:۔ برگ تین ماشہ سے چار ماشہ تک۔ بیج ۳ تا چھ ماشہ۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں جذب ہو کر اس کی سرخی میں اضافہ کر دیتی ہے اور قلب و عضلات میں تیزی پیدا کر کے رطوبات بلغمیہ کو خشک کرتی ہے جس جگہ پر لیپ کیا جائے اپنے اندر کا کیمیاوی سرخ رنگ چھوڑ دیتی ہے۔ جس سے وہ عضو انتہائی سرخ ہو جاتا ہے چونکہ اس کا یہ سرخ رنگ بے ضرر اور دل پسند ہوتا ہے۔ اس لئے نوجوان لڑکے لڑکیاں اسے ہاتھوں اور پاؤں پر لگاتے ہیں۔

خواص:۔ مصفی خون۔ مسکن الم۔ محلل سوزش اعصاب۔ داغ برثان اور ناسور منہ آنا۔

فوائد:۔ مہندی کا سب سے بڑا فائدہ تو یہی ہے کہ اس سے ہاتھ پاؤں کو سرخ کر کے حسن میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسے اشخاص جن کے بال سفید ہو گئے ہوں ان کے بالوں کی سفیدی کو چھپانے کے لئے مہندی کے پتوں کے سفوف کا لیپ کرتے ہیں جس سے بال سرخ ہو جاتے ہیں۔

چونکہ انتہائی بارد اور مسکن الم ہے اس لئے جب ہاتھ پاؤں میں جلن ہوتی ہو یا سردی کی وجہ سے درد کرنے لگے تو بھی اس کا لیپ کرتے ہیں۔

جب اعصابی تحریک و سوزش سے منہ کے اندر چھالے ہو گئے ہوں تو اس کے جوشاندہ سے غرغرے کراتے ہیں۔ چونکہ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی اعصابی و بلغمی رطوبات کو خون سے خارج و خشک کرتی ہے۔ جو پھوڑے پھنسیوں۔ آتشک۔ جذام۔ چھالے جن میں پانی بھر جاتا ہے پیدا کرنے کا سبب ہوتا ہے کو رفع کرنے کے لئے اس کو اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کراتے ہیں۔ انہی افعال و اثرات کی وجہ سے اسے مصفی خون کہتے ہیں۔

اسی طرح چونکہ مہندی مسکن غشائے مخاطی و غدد ہے۔ اس لئے یہ غدی سوزش میں تسکین دینے کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے۔ چنانچہ اسے آبلہ۔ حرق النار۔ ہاتھ پاؤں

کی سوزش وجلن رفع کرنے کے لئے کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔

یہاں اس بات کو خوب یاد رکھیں کہ جہاں مہندی لیپ کرنے سے مقامی طور پر مقام ممّاد کو سرخ کر دیتی ہے۔ وہاں فوری طور پر خون میں بھی جذب ہو کر اس کے رنگ کو سرخ کر دیتی ہے۔ چونکہ خالص غذا نہیں ہے۔ اس لئے خون کا جزو نہیں بنتی اور نہ ہی خون کے رنگ کو مستقلاً سرخ رکھتی ہے۔ بلکہ جگر و گردے اس کے رنگین مادے کو جو خون میں جذب ہوا تھا پیشاب کے ذریعے خارج کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی مہندی کو ہاتھ پاؤں پر لگایا جاتا ہے۔ فوراً ہی پیشاب کا رنگ پہلے کی نسبت سرخ ہو جاتا ہے۔ چونکہ رطوبات کو غلیظ اور کم کرنا اس کا پہلا فعل ہے اس لئے اسے کثرت بول۔ بول فی الفراش۔ لیکوریا اور جریان منی کو رفع کرنے کے لئے اندرونی اور بیرونی طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔

یادداشت:۔ تمام طبی کتب میں مہندی کو مرکب القویٰ تسلیم کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ بات طب یونانی کے اپنے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔

یاد رکھیں کہ جب ہم بنیادی طور پر یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ارکان کے ملنے سے عناصر بنتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں ارکان کے مزاج سے اشیاء بنتی ہیں۔ اشیاء بننے سے پہلے ارکان ایک دوسرے کی متضاد کیفیات کو توڑتے ہیں۔ آخر میں اثر متاثر کسر وانکسار کے بعد جو نیا مزاج پیدا ہوتا ہے۔ اس میں ایک فعلی کیفیت اور ایک انفعالی کیفیت رہ جاتی ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ دو متضاد کیفیات نئے مرکب میں بھی اپنی علیحدہ حیثیت قائم رکھیں۔ مثلاً ہم ایک برتن میں دو اشیاء کو ملاتے ہیں۔ جن میں درج ذیل کیفیات پائی جاتی ہیں:۔

مرکب نمبر ۱ میں گرمی سو حصہ اور تری بیس حصہ ہے۔

مرکب نمبر ۲ میں سردی ۵۰ حصہ اور خشکی تیس حصہ ہے۔

اب ظاہر ہے کہ مرکب نمبر ۱ کی سو حصہ گرمی مرکب نمبر ۲ کی پچاس حصہ سردی کو ختم کر دے گی۔ اس طرح کسر انکسار کے بعد نئے مرکب میں ۵۰ حصہ گرمی ابھی باقی رہے گی۔ اسی طرح مرکب نمبر ۲ کی تیس حصہ خشکی مرکب نمبر ۱ کی بیس حصہ تری کو ختم کر دے گی۔ آخر میں نئے مرکب میں دس حصہ خشکی باقی رہ جائے گی۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ نئے مرکب کا نیا مزاج گرم خشک ہو گا۔ اس لئے کسی سے بیں دو متضاد کیفیات تسلیم کرنا اپنے آپ کو نااہل اور اپنے فن کو بے کار ثابت کرنا ہے۔ چونکہ مہندی سرد خشک ہے اس لئے یہ

مرکب القوی نہیں ہو سکتی ہے۔

نارنج

نام :۔ فارسی نارنگ۔ ہندی کرنا۔ بنگلہ ٹپنگا۔ پنجابی کھٹا۔ سندھی نارنگ انگریزی سٹرس میڈیکا۔

تعارف :۔ نارنج نہایت خوبصورت اور کانٹے دار ہوتا ہے کسی قدر درخت ترنج کے مشابہ ہوتا ہے۔ پھل نارنجی کے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کے پھولوں کو گل کرنا کہتے ہیں۔

رنگ :۔ پھول سفید۔ پتے سبز۔ ذائقہ :۔ ترش۔

مقام پیدائش :۔ ہندو پاکستان کے باغات میں کثرت سے کاشت کیا جاتا ہے۔

مقدار خوراک :۔ پھل غذائے دوا ہے اسے حسب منشا کھا سکتے ہیں۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی مقوی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل۔ غدی مسکن ہے

خواص :۔ مفرح و مقوی قلب۔ قاتل کرم شکم، مسکن درد۔ دافع دست و قے اور غشیان۔

فوائد :۔ گل نارنج سے عرق کشید کر کے ضعف قلب و دل کے ڈوبنے والے مریضوں کو پلاتے ہیں جو نہایت مقوی و مفرح قلب اثرات دکھاتا ہے۔

شدید ترش ہونے کی وجہ سے اپنے اندر شدید اینٹی سپٹک اثرات رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے وبائی امراض و علامات جن میں ہیضہ، طاعون اور بخار وغیرہ شامل ہیں کے لئے فوری اثر ہے۔

اعصابی و بلغمی رطوبات کے رکنے اور ان میں تعفن و فساد سے جب جراثیم پڑ جائیں یا معدہ و امعاء میں کیڑے پڑ جائیں تو ایسی حالت میں اس کے پوست کا سفوف ۲، ماشہ کی مقدار میں دن میں چار بار کھلانے سے تمام کرم ہلاک ہو کر خارج از بدن ہو جاتے ہیں۔

چونکہ انتہائی بارد ہے اس لئے گرمی کے درد کو تسکین دینے کے لئے اس کا ضماد کرتے ہیں جب معدہ و امعاء کے اعصاب میں شدید تحریک ہو جائے تو ان مقامات کے اعصاب رطوبات بلغمیہ کی سکریشن کرتے ہیں۔ جب یہی رطوبات ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائیں تو اگر معدہ میں ہوں تو قے آتی ہے اور جب امعاء میں جمع ہوں تو دست آتے ہیں۔ نارنج محرک عضلات اور حابس رطوبات ہونے کی وجہ سے رطوبات کی سکریشن کو روک دیتا ہے جس سے ایک طرف معدہ میں قے اور غشیاں کی کیفیت رفع ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف امعاء سے بذریعہ دست اخراج پانے والی رطوبات بند ہو جاتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ مغز نارنج کا چوسنا یا اس کا پانی نچوڑ کر پینا خون و صفرا کے جوش ر

حدت کو تسکین دیتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے معدے کی اعصابی سوزش کو زائل کرتا ہے۔
یادداشت:۔ بعض لوگ اس کے چھلکے کو گرم خشک مانتے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ نارنج کے چھلکے میں اس کے پانی کی نسبت خشکی زیادہ ہے جس سے حکماء کو یہ مغالطہ ہوا ہے کہ چھلکا گرم خشک ہے۔ لیکن چھلکے میں نہ مولد صفرا کی قوت ہے اور نہ محرک جگر ہے اس لئے یہ گرم خشک نہیں ہے بلکہ سرد خشک ہے۔

نارنگی

نام:۔ فارسی نارنگ۔ بنگالی کملا۔ انگریزی ORANG
تعارف:۔ مشہور پھل ہے۔ سنگترے کے ہم شکل ہوتی ہے۔ لیکن اس سے قدرے چھوٹی ہوتی ہے۔ اس کے اندر قاشیں ہوتی ہیں جن کا رس چوستے ہیں۔
رنگ:۔ باہر سے سرخ زردی مائل۔ ذائقہ:۔ ترش کسی قدر شیرینی لئے ہوئے۔
مقام پیدائش:۔ ہند و پاکستان کے باغوں میں عام کاشت کیا جاتا ہے۔
مقدار خوراک:۔ رس حسب منشا۔ چھلکا ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ
مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر قلب میں روح حیوانی پہنچا کر مفرح قلب صورت پیدا کرتا ہے خون میں ترشی کا اضافہ کر کے اس کا قوام گاڑھا کرتا ہے۔
خواص:۔ مفرح۔ مسکن۔ مقوی معدہ و احشاء۔ دافع حدت۔ مسکن سوزش جگر۔ جالی۔
فوائد:۔ نارنگی بطور میوہ بکثرت کھائی جاتی ہے۔ پیاس کو تسکین دیتی ہے۔ متلی اور ابکائی کو روک دیتی ہے۔ دستوں کو بند کرتی ہے۔ معدہ کے عضلات کو تحریک دے کر قوت ہضم بڑھا دیتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے اور فرحت بخشتی ہے۔
چونکہ پھیپھڑوں کے عضلات کو بھی تحریک میں لاتی ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے پھیپھڑوں کے اندر جو بلغمی رطوبات جمع ہوگئی ہوں جو کھانسی کا سبب ہوں وہ فوراً خارج ہو کر پھیپھڑے صاف ہو جاتے ہیں۔ پھر کھانسی رفع ہو جاتی ہے بلغم نکلنا بند ہو جاتا ہے۔ نارنگی کے چھلکے سے بھی کرم شکم مر کر خارج ہو جاتے ہیں۔
جالی ہونے کی وجہ سے اس کے چھلکے کا سفوف چہرے کے داغ دھبوں چھائیوں کو دور کرنے کے لئے ضماد کرتے ہیں جس سے چہرہ بے داغ ہو جاتا ہے۔

تسوت (تربد)

نام:۔ عربی تربد۔ بنگالی تیوڑی۔ پنجابی نردی۔ گجراتی نسوتر ہندی نسوت۔ انگریزی TURPATH

تعارف :- ایک بوٹی کی جڑ ہے۔ جس کی شکل بال کی جڑ جیسی گول اور بے ڈھنگی ہوتی ہے۔ جڑ کے اوپر موٹا چھلکا ہوتا ہے اور اندر موصلی ہوتی ہے۔ جڑ کا چھلکا ہی دوا استعمل ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) سفید جڑ والی (۲) سیاہ جڑ والی۔

رنگ :- سفید اور سیاہ۔　　ذائقہ :- کسیلا تلخی مائل

مقدار خوراک :- ۲ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

مقام پیدائش :- ہندو پاکستان کے تمام علاقوں میں تین ہزار فٹ کی بلندی پر پائی جاتی ہے۔ صوبہ دہلی۔ یو پی کے دامن کوہ میں خودرو پیدا ہوتی ہے۔

مزاج :- عضلاتی اعصابی سرد خشک۔　بدل :- غاریقون۔

افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون سے رقیق مواد خارج کر کے اس کے قوام کو غلیظ کرتی ہے اور خلط سودا بڑھا کر بلغمی امراض کا خاتمہ کرتی ہے۔

خواص :- مسہل بلغم و رطوبات رقیقہ۔ نافع فالج عصبی۔ منقی دماغ۔ محلل سوزش اعصاب

فوائد :- مخرج رطوبات رقیقہ اور مسہل بلغم ہونے کی وجہ سے اسے بلغمی کھانسی۔ بلغمی دمہ۔ بلغمی دست دینے کے لئے کثرت کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ یہ اپنی مسہلہ تاثیر سے تمام بلغم کو بذریعہ دست خارج کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اطریفل زمانی کا جزو اعظم ہے اور اطریفل زمانی ہی تمام اطریفلات سے زیادہ مسہل تاثیر رکھتا ہے۔ عوام بھی اسے قبض کشائی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

اگر اعصابی عضلاتی تحریک سے بائیں طرف کا فالج ہو جائے تو تربد اس کے لئے نہایت بھروسہ کی دوا ہے۔ کیونکہ ایک طرف اس کے استعمال سے بذریعہ اسہال بلغم غلیظ خارج ہوتی ہے۔ دوسری طرف عضلات میں تحریک ہو کر سوزش اعصاب ختم ہو جاتی ہے جس سے چند دنوں کے اندر ہی فالج کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

تربد کی ہم مزاج کالی ہرڑ کو اس کے برابر وزن لے کر استعمال کرنے سے مرگی دمہ، آتشک۔ وجع المفاصل اور تنقیہ دماغ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

چونکہ تربد کے استعمال سے کسی قسم کی بے چینی۔ گھبراہٹ و تنگی نہیں ہوتی۔ دوسرے اس میں بری و ناگوار بو نہیں ہوتی اس لئے تمام عضلاتی اعصابی مسہلات سے بہتر ہے۔

یادداشت :- تمام طبی کتب میں تربد کو گرم خشک لکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ تربد سرد خشک دوا ہے۔ اسی وجہ سے اطریفل کا جزو ہے جو سرد خشک ہے۔

نرملی

نام:۔ ہندی کتک پھل ۔ سنسکرت نرملی پھل ۔ پنجابی جل نرملی ۔ بنگلہ نرمل پھل
انگریزی کلیرنگ نٹ ٹری CLEARING NUTTREE

تعارف:۔ ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے ۔ یہ درخت جامن کے برابر ہوتا ہے درخت کی چھال دھویں کی طرح سیاہ اور گہری دھاری دار ہوتی ہے ۔ اس میں سفید خوشبودار پھول آتے ہیں ۔ پتے کرچوے کے پتوں جیسے' مگر ان سے قدرے چھوٹے ہوتے ہیں ۔ جب اس کا پھل پک جاتا ہے تو سیاہ جامن کے پھل جیسا ہو جاتا ہے ۔ اس کے اندر نہایت سخت کچلہ کی مانند بیج ہوتا ہے ۔ مگر کچلہ سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے ۔

بعض حکماء کچلہ کے ہم شکل ہونے کی وجہ سے اسے کچلہ کی ایک قسم میں شمار کرتے ہیں لیکن نرملی کا پھل سیاہ ہوتا ہے اور کچلے کا پھل سفیدی مائل خاکی ہوتا ہے ۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ نرملی میں دوائی اثرات پائے جاتے ہیں اور کچلے میں سمی اثرات ۔

مقدار خوراک :۔ ایک بیج سے چار بیج تک ۔ ذائقہ :۔ تلخی مائل ۔

مزاج :۔ عضلاتی اعصابی ۔ سرد خشک ۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے ۔ یعنی محرک اعصاب اور مسکن غدد ہے ۔ کیمیاوی طور پر اس میں ایک ایسی صفت پائی جاتی ہے جو گندے پانی کو صاف کر دیتی ہے ۔

خواص :۔ مصفی ماء ۔ حابس و قابض ۔ مجفف رطوبات ۔ حابس الدم ۔

فوائد :۔ چونکہ نرملی کے بیجوں میں پانی کو صاف کرنے کی قوت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے اس لئے دریائی علاقوں کے لوگ اس کے بیجوں کا سفوف گھڑوں کے اندر مل دیتے ہیں اور پانی بھر دیتے ہیں ۔ چند منٹوں میں پانی کو صاف کر دیتا ہے ۔ پرانے اور مزمن اسہال اس کے حابس اثر کی وجہ سے رک جاتے ہیں اس مقصد کے لئے اس کے نصف بیج سے ایک بیج کے سفوف کو چھاچھ کے ساتھ دیتے ہیں ۔

مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے آنکھوں سے پانی آنے کو روکتی ہے ۔ اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو مثل سرمہ پیس کر اس کے نصف تولہ میں ایک رتی کافور شامل کرکے سلائی کے ساتھ لگائیں تو پانی رکنے کے ساتھ ساتھ موتیا اترنا بند ہو جاتا ہے ۔ اسی طرح اندرونی طور پر کھلانے سے پیشاب کی کثرت رک جاتی ہے ۔

حابس الدم ہونے کی وجہ سے ہر قسم کے اخراج خون کو بند کر دیتی ہے مسکن غدد ہونے کی وجہ سے قرحہ سوزاک میں خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے ۔ اس کے سفوف کا لیپ ناف کے ارد گرد کرنے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں ۔

نیلم

نام :- فارسی یاقوت کبود - اردو نیلم - انگریزی SAPHIRE

تعارف :- نیلے رنگ کا مشہور قیمتی پتھر ہے - نہایت سخت اور قیمتی ہوتا ہے انگوٹھیوں اور سونے کے زیورات میں اس کے نگینے ڈالے جاتے ہیں۔

مزاج : عضلاتی اعصابی سرد خشک۔ ذائقہ :- پھیکا۔

مقدار خوراک :- ڈیڑھ رتی سے ۳ رتی تک بصورت کشتہ۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔

خواص :- مفرح قلب مصفی خون۔ دافع زہر۔ مقوی بصارت۔ حابس و قابض۔

فوائد :- مفرح ہونے کی وجہ سے تفریح پیدا کرتا ہے۔ خوف و وسواس کو دور کرتا ہے۔ مقوی بصر ہونے کی وجہ سے نیلم سلایہ کردہ آنکھوں میں ڈالنا بالخاصہ آنکھوں کو قوت دیتا ہے دافع زہر ہونے کی وجہ سے فساد زہر اور پھوڑے پھنسی کو دفع کرتا ہے۔

نیم

نام :- عربی فارسی نیب۔ سنسکرت نمب۔ بنگالی نم۔ پنجابی نم۔ تامل ویپو انگریزی مارگوسا ٹری MARGOSA TREE

تعارف :- مشہور سایہ دار درخت ہے۔ مارچ میں اس کو پھول لگتے ہیں اور ماہ جون میں اس کا پھل پکنا شروع ہو جاتا ہے۔ جس کو عرف عام میں نبولی کہتے ہیں نیم کے تمام اجزاء دوائً مستعمل ہیں۔

رنگ :- پتے سبز۔ پھل زرد۔ پھول سفید نیلگوں۔

ذائقہ :- سب اجزا تلخ۔ پھل پختہ قدرے شیریں۔

مقدار خوراک :- سبز پتے چھ ماشہ۔ چھال ایک تولہ۔ پھل پختہ اور تازہ دو تین تولہ اور خشک ۲ ماشہ سے تین ماشہ۔

مقام پیدائش :- ہندو پاکستان اور برما کے تمام حصوں اور یو پی کی خشک آب وہوا میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔

مزاج :- پتے۔ چھلکا۔ پھول خشک گرم (عضلاتی غدی) تخم گرم تر - روغن - عضلاتی غدی

افعال و اثرات :- پتے۔ چھلکا اور چھال عضلاتی اعصابی یعنی محرک عضلات محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے

خواص :- محلل مسکن۔ دافع تعفن مصفی خون۔ دافع بخار۔ قاتل کرم شکم۔ انٹی سپٹک۔

فوائد :- چونکہ اس کے تمام اجزاء میں دوائی اثرات پائے جاتے ہیں۔ اس لئے اس کے تمام اجزاء کو زمانہ قدیم سے ہی استعمال کرتے آئے ہیں۔

عام عقیدہ کے تحت اس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ درخت ہوا کو صاف کرتا ہے۔ اس کی اس خاصیت کی وجہ سے اور سایہ دار ہونے کی وجہ سے اسے گھروں میں خصوصیت سے لگایا جاتا ہے۔

علمی و فنی طور پر اس کی حقیقت یہ ہے کہ چونکہ نیم رطوبات کو خشک کرتا ہے اپنے انٹی سپٹک اثرات کی وجہ سے دافع تعفن اور قاتل جراثیم ہے۔ اس لئے جس جگہ پر اس کا پودا ہوتا ہے وہاں کی فضا کو متعفن ہونے سے روکتا ہے۔ تعفن، خمیر اور جراثیم بننے نہیں دیتا اس کے اس اثر کی وجہ سے اسے گھروں میں لگاتے ہیں تاکہ برسات کے موسم میں گھروں کی فضا متعفن ہو کر وبائی امراض پیدا کرنے کا سبب نہ بن جائے۔

محلل اور منضج ہونے کے باعث اس کے پتوں کا بھرتہ بنا کر پھوڑے پھنسیوں پر باندھتے ہیں۔ جس سے وہ تحلیل ہو جاتے ہیں اور اگر ان کے اندر پیپ وغیرہ رکی ہوئی ہو تو وہ بھی خارج ہو جاتی ہے۔

مسکن ہونے کی وجہ سے اس کے پتوں کو جوش دے کر کان کے درد میں بھپارا دیتے ہیں۔ دافع تعفن ہونے کی وجہ سے اس سے گندے زخموں کو دھوتے ہیں۔ مصفی خون ہونے کی وجہ سے اس کی کونپلوں کو فلفل سیاہ پانچ دانہ کے ہمراہ قدرے پانی میں پیس کر یا جوش دے کر ایسے پھوڑے پھنسیوں پر لگاتے ہیں جن میں پانی رستا ہو یا خارش ہوتی ہو یا لوبتی بخار ہوتا ہو اور کسی دوا سے نہ ہٹتا ہو۔

قاتل کرم ہونے کی وجہ سے اسے سر کی جوئیں مارنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس نمبولی کا مغز بواسیر خونی و بادی کے لئے مفید دوا ہے۔ اس سے خون بند ہو جاتا ہے مسے اور خارش رفع ہو جاتی ہے۔

محرک عضلات۔ حابس و مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے اس کے پتوں کا سفوف ایک ماشہ یا چھ ماشہ پتوں کا جوشاندہ نی خوراک دینے سے چند منٹوں کے اندر ہیضہ جیسی نامراد تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

دماغ میں اگر کیڑے پڑ گئے ہوں تو انہیں نکالنے کے لئے نیم کے پتوں کے برابر ایلوا ملا کر بطور نسوار سونگھنے سے تمام کیڑے مر کر خارج ہو جاتے ہیں۔

نیم کا گوند بھی مندرجہ بالا افعال و اثرات کا حامل ہے اور اس کی تازہ شاخوں سے مسواک کرنا دانتوں کو مضبوط کرتا ہے اور کیڑا لگنے سے روکتا ہے۔ اس کے اندر کیمیاوی طور پر ایک الکلائیڈ پایا جاتا ہے جو مارگوسین کے نام سے مشہور ہے۔

نوٹ :- نیم اگر چہ سمی اثرات تو نہیں رکھتا۔ لیکن اس کے مسلسل استعمال سے کانوں میں شائیں شائیں، سر میں چکر اور آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ بلکہ بعض مریضوں کی نظر بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اسے مناسب مقدار میں چند دن ہی استعمال کرنا چاہئے۔ اگر ضرورت پڑے تو چند دن کا وقفہ دے کر پھر استعمال کر سکتے ہیں۔

وسمہ

نام :- فارسی وسمہ۔ عربی کتم۔ انگریزی INDIGO LEAF

تعارف :- جنگلی نیل کے پتوں کا نام وسمہ ہے۔

رنگ :- پتے سبز۔ بیج سیاہ۔ ذائقہ :- بدمزہ۔ ناگوار۔ مقدار خوراک ۲ ماشہ

مقام پیدائش :- ہند و پاکستان کے میدانی اور جنگلی علاقوں میں خودرو پیدا ہوتا ہے

مزاج :- عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر اس میں فولاد کا جز کثرت سے پایا جاتا ہے۔

خواص :- جالی۔ قابض۔ مقوی۔ مسکن بخرش۔

فوائد :- چونکہ وسمہ عضلاتی اعصابی ہے۔ اسی لئے جب اعصاب کی سوزش سے منہ میں چھالے ہو گئے ہوں تو اس کے پتوں کے جوشاندہ سے غرغرے کراتے ہیں۔ چونکہ کیمیاوی طور پر اس میں فولاد اور سیاہی کثرت سے پائی جاتی ہے اس لئے اس کو بالوں کو سیاہ کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بیجوں کا تیل ایک ماشہ اگر عورت پی لے تو پھر کبھی حاملہ نہ ہو۔

ہڑتال گئودنتی

نام :- عربی زرنیخ ابیض۔ بنگلہ ہری تال۔ اردو سفید ہڑتال۔ ہندی ہڑتال گئودنتی۔

تعارف :- سفید رنگ کا ایک معدنی پتھر ہے۔ جو وزنی پرت دار ٹکڑوں میں دستیاب ہے۔ اگر اس کے ٹکڑوں کو کوئلوں کی تیز آنچ میں دبا دیں تو پھول کر نرم ہو جاتی ہے۔ تھوڑے سے دباؤ سے بڑی آسانی کے ساتھ پیسی جا سکتی ہے اور یہی پسی ہوئی ہڑتال کشتہ کہلاتی ہے۔ چونکہ اس کی سفیدی اور شکل گائے کے دانت جیسی ہوتی ہے۔ اس مشابہت کی بنا پر اسے ہڑتال گئودنتی کہتے ہیں۔ ہڑتال ہمیشہ کشتہ کی صورت میں ہی استعمال کی جاتی ہے۔

مقدار خوراک :- کشتہ نصف ماشہ سے ۲ ماشہ تک

مزاج :- عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔ ذائقہ :- پھیکا۔

افعال و اثرات: عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب۔ اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کی رطوبات کو خشک کر کے اور اس کی انجمادی قوت بڑھا کر ہر قسم کے اخراج خون کو روکتی ہے۔

خواص: دافع امراض بلغمی۔ دافع حیات۔ قابض۔ حابس الدم۔ مانع سیلان الرحم اور منی۔

فوائد: کشتہ ہڑتال گئودنتی ہر قسم کے بلغمی رطوبتی۔ وبائی و موسمی بخاروں کے لئے بہترین دوا ہے۔ علاوہ ازیں علامات بلغمی جن میں زکام۔ بلغمی کھانسی۔ بلغمی دمہ، وجع المفاصل بلغمی کے لئے فوری اثر ہے۔

قابض ہونے کی وجہ سے اسہال کو روکتی ہے۔ مسکن غدد ہونے کی وجہ سے خونی و غیر خونی پیچش کو تسکین دیتی ہے۔ حابس الدم ہونے کی وجہ سے ہر قسم کے اخراج خون کو روکتی ہے۔ مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے نزلہ زکام۔ سیلان الرحم اور جریان منی کے اخراج کو روک دیتی ہے۔ ہڑتال ورقیہ جسے ہڑتال طبقی بھی کہتے ہیں اس سے کم درا شرات والی ہے۔ لیکن ساتھ ہی بے ضرر بھی ہے۔

یادداشت: ہڑتال گئودنتی کا مزاج تمام کتب میں گرم خشک لکھا ہے۔ اس کے برعکس اس کے افعال واثرات عضلاتی اعصابی سرد خشک لکھے ہیں۔ یعنی یہ رطوبات کو خشک کرتی ہے۔ بلغمی علامات کو نیست و نابود کرتی ہے۔ ہر قسم کے اخراج خون کو بند کرتی ہے مسکن غدد ہے اس لئے ان افعال واثرات کے ہوتے ہوئے ہم اس کا مزاج گرم خشک تسلیم کرنے کی بجائے عضلاتی اعصابی قائم کرتے ہیں۔

ہلیلہ

نام: عربی ہلیج۔ فارسی ہلیلہ۔ بنگالی ہرتکی۔ ہندی ہرڑ۔ سندھی ہریڑے انگریزی چے بولے مائروبلان CHEBULLE MYROBALAN

تعارف: ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں۔ جو ایک دوسری سے حجم و وزن میں مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً جو ہریڑ جسے سیاہ ہڑ بھی کہتے ہیں نہایت چھوٹی ہوتی ہے۔ ہریڑ زرد کابلی بیر کے برابر دراڑ دار لمبوتری ہوتی ہے۔ کابلی ہریڑ زرد ہڑ سے ذرا بڑی ہوتی ہے۔ حقیقت میں یہ ایک ہی درخت کے پھل ہیں جن کی حقیقت یہ ہے کہ جب ہریڑ کا پھل گٹھلی بننے سے پہلے گر پڑتا ہے تو یہ سیاہ رنگ کا ہو جاتا ہے۔ اسے کالی ہڑ کہتے ہیں جب اس کا پھل نشوونما پا کر غیر معمولی طور پر بڑا ہو جاتا ہے تو اسے کابلی ہریڑ کہتے ہیں اور اس سے ذرا کم رہ جائے اسے ہلیلہ زرد کہتے ہیں۔

مقام پیدائش: بنگلہ دیش۔ سی پی۔ مدراس اور میسور کے جنگلات میں خودرو پیدا ہوتی ہے

مقدار خوراک :- سفوف نصف ماشہ سے ۳ ماشہ تک۔ جوشاندے میں ۵ تا ۷ ماشہ
مزاج :- اس کی تمام اقسام عضلاتی اعصابی سرد خشک ہیں۔ ذائقہ:- کسیلا۔
افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی مقوی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب۔ اور مسکن غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر اس میں فولاد کا جز پایا جاتا ہے۔ جس سے ایک طرف عضلات میں ہلکی تحریک و قوت دیتی ہے۔ دوسری طرف رطوبات کو خشک کر کے خون کے قوام کو غلیظ کرتی ہے اور خلط سودا کی پیدائش خون میں بڑھا دیتی ہے۔ جس سے بلغمی امراض و علامات کو یکسر ختم کر دیتی ہے۔
خواص :- مقوی دماغ۔ مقوی عضلات اور مقوی غدد ہے۔ نافع سدر و دوار۔ مقوی چشم جاذب رطوبات۔ مقوی معدہ و جگر۔ ملین۔ بریاں قابض۔ مسہل بلغم۔ مولد سودا۔
فوائد :- ہلیلہ کو اکثر دماغی امراض و علامات میں مختلف تراکیب سے استعمال کرتے ہیں۔ اوپر اس کے خواص میں ہم نے اسے تینوں اعضائے رئیسہ کے لئے مقوی لکھ دیا ہے۔ نئے طالب علموں کو اس کے افعال و اثرات سمجھنے میں اس لئے دشواری معلوم ہوتی ہے کہ جو دوا جس عضو کو تحریک دیتی ہے وہ اس کے لئے تو مقوی ہونی چاہئے۔ لیکن دوسرے اعضاء کے لئے وہ کیسے مقوی ہو گی۔

یاد رکھیں کہ جب بھی کوئی دوا کسی عضو کو تحریک دیتی ہے۔ اس وقت اس محرک عضو میں یہ استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے مزاج کی خلط کو خون میں جذب کرتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہی خلط اس کے لئے بوجھ بن جاتی ہے اور تحریک کی وجہ سے غیر طبعی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

نظریہ مفرد اعضاء کے تحت ہلیلہ ایک طرف قلب و عضلات میں ہلکی تحریک دے کر قوت و طاقت دیتا ہے۔ دوسری طرف دماغ و اعصاب کی بلغم کو سودا میں تبدیل کر کے ان کے بوجھ کو ہلکا کر کے طاقت دیتا ہے تیسری طرف غدد میں جو تحلیل و ضعف ہو رہا ہوتا ہے۔ اس میں دوران خون کم ہو کر تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔

قابض اور مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے بصورت سرمہ آنکھوں میں لگانا ضعف بصارت۔ آشوب چشم۔ ڈھلکا اور آنکھوں کی سرخی کے لئے مفید ہے۔ مقوی معدہ ہے مسکن جگر ہونے کی وجہ سے پیچش کے لئے مفید ہے۔ دستوں کے لئے بھی مفید ہے ہلیلہ کا خاص مرکب اطریفل ہے جو ہر قسم کے نزلہ زکام۔ بلغمی کھانسی۔ بلغمی دمہ اور بلغمی وجع المفاصل کے لئے نہایت مفید ہے۔

ہمیشہ بہار

نام :۔ اردو ہمیشہ بہار۔ فارسی زلف عروساں۔ عربی حی العالم
تعارف :۔ ریحان (نیازبو) کے مشابہ بوٹی ہے جو قد کے لحاظ سے بڑی چھوٹی دو قسم کی ہوتی ہے۔ بڑی قسم کا پودا ڈیڑھ گز تک بلند ہوتا ہے اور چھوٹا مالشت بھر پتے مثل زبان کے چیپ دار ہوتے ہیں۔ اپنی چیپ دار رطوبت کی وجہ سے سدا بہار ہے۔
رنگ :۔ پتے سبز۔ پھول سفید زردی مائل۔ ذائقہ :۔ قدرے تلخ۔
مقدار خوراک :۔ چھ ماشہ سے ایک تولہ تک۔
مقام پیدائش :۔ عراق اور ایران کے پہاڑی علاقوں میں خودرو پیدا ہوتا ہے۔
مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔
خواص :۔ قابض۔ حابس الدم۔ مخرج بلغم۔ مسکن۔
فوائد :۔ چونکہ قابض ہے اس لئے دستوں کو بند کرتی ہے۔ معدہ و امعاء کو طاقت دیتی ہے۔ حابس الدم ہونے کی وجہ سے ہر قسم کے اخراج خون کو روکتی ہے۔ مخرج بلغم ہونے کی وجہ سے پھیپھڑوں اور سینہ کو صاف کرتی ہے۔ مسکن غدد ہونے کی وجہ سے غدی سوزش سے ہونے والی دردوں کو روکتی ہے۔

ہیرا

نام :۔ عربی فارسی الماس۔ اردو وطنی نام ہیرا۔ انگریزی ڈائمنڈ
تعارف :۔ سخت ترین اعلیٰ درجہ کا قیمتی پتھر ہے۔ ہر دھات سے سخت ہے خالص کاربن کا مرکب ہے۔
رنگ :۔ سفید براق۔ زرد۔ سرخ اور سیاہ۔
مقام پیدائش :۔ دنیا کے مختلف خطوں میں پایا جاتا ہے۔
مقدار خوراک :۔ کشتہ ایک چاول سے دو چاول۔
مزاج :۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی مقوی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں روح حیوانی کی فراوانی کر کے قلب میں قوت پیدا کرتا ہے
خواص :۔ مقوی و محرک قلب، دافع تپ دق و سل۔ دافع مرگی۔
فوائد :۔ ہیرے کا کشتہ براہ راست قلب میں تحریک و قوت پیدا کرتا ہے۔ جس سے ڈر و خوف دور ہو جاتا ہے۔ اس کے کشتہ کی چند خوراکوں سے تپ دق ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے۔ مرگی کے لئے فوری اثر ہے۔

ہیرا کسیس

نام:- عربی زاج خضر و قلقند- فارسی زاک سبز- انگریزی فیرائی سلفاس

تعارف:- ہیرا کسیس سبزی مائل ڈلیوں میں ملتا ہے۔ اگر اسے کچھ عرصہ ہوا میں رکھا جائے تو آکسائڈ ہونے لگتا ہے۔ جس سے اس کا بیرونی حصہ سفیدی مائل بھر بھرا ہو جاتا ہے اور اثرات میں کمزور ہو جاتا ہے۔ پانی میں قابل حل ہے۔ اس کے ساتھ میٹھا سوڈا اور پانی ملانے سے ایک کیمیائی عمل ہوتا ہے جس سے اس میں شدید جھاگ پیدا ہوتے ہیں۔ حجم میں بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ ہیرا کسیس کا تیزاب علیحدہ کرنے سے بہترین کشتہ فولاد میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

رنگ:- سبز۔ ذائقہ:- کسیلا- بودار

مقام پیدائش:- ہیرا کسیس کسی کان میں نہیں پایا جاتا۔ بلکہ لوہے یا فولاد کو گندھک کے تیزاب کے ساتھ ملا کر تیار کرتے ہیں

مقدار خوراک:- نصف رتی سے ایک رتی تک۔

مزاج:- عضلاتی اعصابی- سرد خشک۔

افعال و اثرات:- عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے کیمیاوی طور پر خون سے بلغم کے اخراج کو تیز کر کے قے لاتا ہے۔

خواص:- مجفف- قابض- حابس الدم- مقوی عضلات- جالی۔

فوائد:- ہیرا کسیس مجفف رطوبات اور قابض ہونے کی وجہ سے نزلہ زکام- کھانسی اور دستوں کی حالت میں کھلایا جاتا ہے۔

چونکہ کیمیاوی طور پر فولاد خون کا جزو اعظم ہے اس لئے اس کے کھلانے سے خون میں فولاد کی مقدار زیادہ ہو کر عضلات جسم قوی ہو جاتے ہیں۔ مسوڑھوں کے عضلات میں بھی قوت آکر اور مسوڑھوں کی گرفت مضبوط ہو کر دانت ہلنے اور نکلنے بند ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہیرا کسیس کو سنونات میں شامل کرتے ہیں۔

جب نقرالدم کی شکایت ہو تو ایسی صورت میں ہیرا کسیس خون کی کمی کو پورا کرنے کے لئے بھروسہ کی دوا ہے۔

ایسی عورتیں جنہیں خون کی کمی کی وجہ سے احتباس طمث ہو تو اس کے استعمال سے خون کی کمی پوری ہو کر خون حیض کھل کر آنے لگتا ہے۔

چونکہ مزاجاً انتہائی سرد خشک ہے۔ اس لئے خون کے قوام کو غلیظ کر کے اس کے اخراج کو بند کرتا ہے۔

یاقوت

نام :- عربی فارسی یاقوت۔ انگریزی روبی RUBY
تعارف :- یہ سرخ رنگ کا چمکدار قیمتی پتھر ہے۔ رنگت کے لحاظ سے اس کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً سرخ۔ زرد نارنجی۔ زعفرانی۔ زرد رنگ کا یاقوت عربی میں سراقی اور ہندی میں پکھراج کہلاتا ہے۔ سب سے بہتر قسم وہ ہے جو صاف رنگ اور ایک رنگ کا ہو اور سخت شفاف و چمکدار ہو اور ملائم ہو۔ یہ قسم سب پتھروں سے سخت ہے۔ مگر الماس اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔

مقام پیدائش :- چونکہ اس کی پیدائش یا بناوٹ میں پارہ اور گندھک شامل ہیں جن کے کیمیاوی عمل سے یہ ایسا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن پہاڑوں سے یہ نکلتا ہے وہاں گندھک بھی کثرت سے پائی جاتی ہے۔

جن پہاڑوں میں یہ پایا جاتا ہے۔ وہاں موسم برسات میں شدید طوفان رعد و برق کا زور ہوتا ہے۔ انتہا یہ ہے کہ وہاں کی زمین پھٹ جاتی ہے۔ جس کی وجہ یا تو آسمانی بجلی ہوتی ہے جس سے گندھک وغیرہ کو آگ لگ کر پہاڑ پھٹتے ہیں۔ جب ان میں کیمیاوی اعمال ہوتے ہیں تو وہاں یاقوت بن جاتے ہیں۔

حرارت و کیمیاوی اعمال کی کمی بیشی سے یاقوت کی اقسام بنتی ہیں۔

مقدار خوراک :- یاقوت کشتہ کی صورت میں یا سعدیہ کر کے ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ جب قابل استعمال ہوتا ہے تو اس کی مقدار خوراک نصف رتی سے ایک رتی تک ہوتی ہے۔ حاد صورتوں میں ۲ رتی تک۔

مزاج :- عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک۔

افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے

خواص :- مفرح قلب۔ مقوی دماغ۔ مولد حرارت غریزی۔ حابس الدم۔

فوائد :- چونکہ عضلاتی اعصابی ہے۔ اس لئے قلب میں ہلکی تحریک پیدا کر کے مفرح و مقوی قلب کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ دماغ میں حرارت غریزی پہنچا کر مقوی دماغ اثرات دکھاتا ہے۔

محرک قلب ہونے کی وجہ سے نہایت اعلیٰ درجے کا مقوی قلب ہے۔ یاقوت کا کشتہ یا سعدیہ کردہ سفوف مفرحات و یاقوتیات میں شامل کیا جاتا ہے جو مفرح قلب و مولد حرارت غریزی کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ پاگل پن۔ جریان خون اور سل و دق کے مریضوں کے لئے بہترین دوا ہے۔

اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے انگوٹھیوں میں بطور نگینہ لگائے جاتے ہیں۔ اس کے کشتہ کو سرمہ میں ملا کر آنکھوں میں لگانے سے نظر تیز ہوتی ہے۔

یشب

نام:۔ فارسی سنگ یشب۔ عربی حجر الیشب۔ انگریزی ایگیٹ AGATE ہے۔

تعارف:۔ ایک قسم کا سبزی مائل سفید پتھر ہے۔ یہ انگوٹھیوں وغیرہ میں بطور نگینہ استعمال ہوتا ہے۔

رنگ:۔ سبز اور اس کی اقسام کئی رنگ کی ہوتی ہیں۔

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ۔

مزاج:۔ عضلاتی اعصابی۔ سرد خشک ہے۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔

خواص:۔ مقوی و محرک قلب، مقوی دماغ، مقوی معدہ۔ دافع وسواس و خفقان اور مندمل زخم ہے۔

فوائد:۔ یشب کا کشتہ یا سحق کردہ سفوف کے استعمال سے دل اور معدے کو بہت قوت حاصل ہوتی ہے۔ معدے کا درد اور ضعف دور کرنے کے لئے بھی یہ ایک بے نظیر چیز ہے۔

اعصابی زخموں، پھوڑے پھنسیوں جن میں چپکنے یا چپک کے چھالے یا ایسے زخم و پھوڑے جن میں سے رطوبات رستی رہتی ہوں تو یہ بوجہ خشک رطوبات ہونے اور مندمل زخم ہونے کی وجہ سے ڈرور کے طور پر لگانا نہایت مفید ہے۔ اندرونی زخموں اور سوزشوں کے لئے اکسیر ہے۔

جب نفسانی خواہشات دماغ پر اس حد تک غلبہ پالیں کہ مریض ہر وقت ایک ہی خیال میں مگن رہے۔ وہم اور وسواس کو ایک منٹ کے لئے بھی دور نہ ہونے دے۔ تو ایسی صورت میں کشتہ یشب کھانا انتہائی مفید ہے۔ فوراً قلب میں تحریک آ کر قوت حیوانی نفسانی خواہشات پر غلبہ پا کر وہم اور وسواس کو دور کر دیتی ہے جس سے ضعف قلب دور ہو جاتا ہے۔

چونکہ رطوبات فاضلہ کو خشک کرتا ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے دست وغیرہ بند ہو جاتے ہیں۔ اور پیاس کو تسکین ملتی ہے۔

مسکن غدد ہونے کی وجہ سے ہیضہ اور مروڑ کے لئے ایک انتہائی مفید اور مؤثر دوا ہے۔

عضلاتی غدی ادویات

بادام تلخ

نام فارسی بادام تلخ (عربی) لوز المر (سندھی) کوڑا بادام۔ بنگلہ ٹیتو کا عما بادام ہنکٹا بادام انگریزی (ALMOND BITTER)

تعارف:۔ بادام شیریں کی طرح گٹھلی میں بند ہوتا ہے۔ شکل و صورت میں بادام شیریں جیسا ہوتا ہے۔

رنگ:۔ مغز باہر سے سرخ دارچینی کی طرح۔ اندر سے سفید۔

مقام پیدائش:۔ افغانستان، ایران کشمیر وغیرہ ملکوں میں پایا جاتا ہے۔

مزاج:۔ عضلاتی غدی۔ خشک گرم۔

مقدار خوراک:۔ اندرونی طور پر بہت کم مستعمل ہے۔ حسب ضرورت کے مطابق ۲ ماشہ سے ۱ تولہ تک۔

افعال اثرات:۔ عضلاتی محرک، اعصابی محلل۔ غدی مقوی ہے۔ قریب بسم ہے

خواص و فوائد:۔ چونکہ محرک قلب و عضلات ہے اس لئے بلغمی رطوبات، کھانسی اور ریشہ کو مفید ہے۔

یاد رکھیں باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کی تحریک اعصابی، عضلاتی ہوتی ہے جو انتہائی قسم کی زہر سے ہوتی ہے مریض کے فوراً تلف ہونے کا خطرہ ہوتا ہے یہ حقیقت ہے کہ جتنی تیز و سخت تکلیف ہوتی ہے اتنی ہی تیز دوا دینا ضروری ہوتا ہے چونکہ بادام تلخ بھی انتہائی محرک قلب ہے اس لئے بادام تلخ باولے کتے کے کاٹے ہوئے کے لئے انتہائی مفید ہے۔

یہ حقیقت بھی اٹل ہے کہ جوئیں و چم جوئیں رطوبات میں خمیر و تعفن سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے جب بھی انہیں ختم کرنا پڑتا ہے۔ تو رطوبات کو ہی ختم کرنا پڑتا ہے۔

چونکہ عضلاتی تحریک سے رطوبات اخراج پا جاتی ہیں یا خشک ہو جاتی ہیں اس لئے بادام تلخ عضلاتی محرک ہونے کی وجہ رطوبات کو خشک کر کے جوؤں اور چم جوؤں کو مار ڈالتا ہے۔

عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے ہی مدر حیض اثر رکھتا ہے۔

بادام تلخ میں ایک سخت قسم کی زہر ہائیڈروسیانک ایسڈ پائی جاتی ہے بعض اوقات زہر خوردہ مریض میں ۵ سے بیس منٹ میں ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ مریض کی زندگی پر حکیم کا پہنچنا مشکل بلکہ ناممکن ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ بادام تلخ کے زہر خوردہ مریض کو دودھ گھی پلائیں دوا؛ غدی اعصابی سے آور دوا دیں۔

بادیان خطائی

نام: فارسی: بادیان خطائی، عربی: بادیان ختائی، سندھی: وڈوف، ہندی: رانا پھل، تامل: ان
انگریزی: سٹار اینی سائی۔

تعارف:۔ ایک خوشبودار چھوٹا سا پھل ہے پھل کے اوپر سات پرت ہوتے ہیں، ہر پرت دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ جب تمام پرتوں کو الگ کریں تو اندر سے بیج مثل سونف کے نکلتا ہے اسی لئے اس کو بادیان خطائی کہتے ہیں۔

اس کا جز مؤثرہ ایک فراری روغن ہے۔ جو عمل کشید کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے۔

رنگ:۔ سرخ سیاہی مائل۔

ذائقہ:۔ تیز اور قدرے شیریں۔

مزاج:۔ عضلاتی غدی خشک گرم۔

مقدار خوراک ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ

بدل:۔ جلوتری

پیدائش:۔ نیپال، چین

افعال اثرات:۔ محرک قلب، محلل اعصابی اور مقوی جگر ہے کیمیائی طور پر خون میں غلظت اور سوداویت بڑھاتا ہے۔

خواص و فوائد:۔ معدہ اور قوت ہاضمہ کو طاقت دیتی ہے۔ بلغم کو تحلیل کرتی ہے چونکہ عضلاتی غدی ہے اس لئے اسے بصورت چائے ابال کر پیتے ہیں۔ اس کا جوشاندہ گرم گرم پینے سے ریاح معدہ کو تحلیل کرتا ہے۔

اگر زیادہ مقدار میں کھالی جائے تو دھتورہ کی طرح زہریلا اثر کرتی ہے قریب سم ہے۔

بارہ سنگھا

نام: عربی: ایل، فارسی: گوزن، سندھی: بارہ سنگھا جانور
انگریزی: STAG HAN

تعارف:۔ ایک جنگلی چوپایا جانور ہے مثل ہرن، لیکن قدرے بڑا۔ سر پر کم و بیش بارہ سینگ ہوتے ہیں، اسی لئے اسے بارہ سنگھا کہتے ہیں۔ خدا کی شان دیکھو بارہ سنگھا ہر سال موسم برسات میں اپنے سینگ گراتا ہے۔ بطور غذا اس کا گوشت استعمال کیا جاتا ہے سینگ دوا مستعمل ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ یہ سانپ کو کھا جاتا ہے، شاید اسی لئے اس کی دم سراسم قاتل ہے۔

رنگ:۔ جنگلی بارہ سنگھا کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔ پہاڑی کا گرمی میں سرخی مائل اور سردی میں سیاہی مائل۔

ذائقہ:۔ گوشت نمکین اینگ سے ذائقہ۔

مقدار خوراک:۔ ۲ رتی تا ۴ رتی شدید صورت میں ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ۔

مزاج:۔ غدی عضلاتی (گرم خشک)

یادداشت:۔ بعض حکما اس کے گوشت کو مولد سودا مانتے ہیں۔ لیکن گوشت کا ذائقہ نمکین اور مزاج گرم خشک تسلیم کرتے ہیں۔ مقام حیرت ہے کہ جو چیز صفرا کا مزاج گرم خشک رکھتی ہے وہ سودا اور سرد خشک کیسے پیدا کر سکتی ہے حقیقت میں بارہ سنگھا محرک جگر۔ مولد صفرا حرارت عزیزیہ کا محافظ ہے۔

افعال و اثرات:۔ محرک غدد، محلل عضلات، مسکن اعصاب و دماغ ہے کیمیائی طور پر خون میں صفرا۔ حرارت کا اجتماع کرتا ہے۔ خون کے گاڑھے پن میں رقت پیدا کرتا ہے۔

خواص و فوائد:۔ سریع الھضم اکاسر ریاح اور قبض کشا ہے، چونکہ حرارت و صفرا جسم میں اکٹھا کرتا ہے۔ اس لئے قولنج کے مریض کو چھ ماشہ کشتہ کی صورت میں کھلانے سے سددوں کو تحلیل کرتا ہے درد کو تسکین دیتا ہے چونکہ محلل عضلات ہے اس لئے پھیپھڑوں کے ورم اور درد پسلی کو خصوصیت سے مفید ہے۔ بلغمی کھانسی، دمہ اریشہ کو فائدہ مند ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتا ہے فالج کی بہترین دوا ہے۔ بندش حیض۔ کمی حیض کے لئے اعلیٰ درجہ کی بے ضرر دوا ہے۔

گردوں پر موثر ہو کر سنگ ریزہ اور درد گردہ کو فوراً فائدہ دیتا ہے۔

اس کی دم زہریلی ہونے کی وجہ سے کھانے والے پر غشی، غم و شدید کرب کی حالت پیدا کرتی ہے۔ کشتہ گھی میں ملا کر پاؤں پھٹنا اور ہر قسم کے شقاق میں نافع ہے، کشتہ مثل سرمہ پیس کر آنکھ میں لگانے سے پانی بہنا یا گندہ ہونا اور قروح چشم سبل اور حکہ و جرب کو نہایت مفید ہے۔ دانتوں پر بطور منجن استعمال کرنا۔ درد دانت کے لئے مفید ہے۔

یادداشت: بعض خواص ادویات کی کتب میں بارہ سنگھا کو کثرت حیض رفت خون اور ہر قسم کے اخراج کو بند کرنے کے لئے لکھا لیکن دوسری کتب میں مدر حیض لکھا ہے۔

یاد رکھیں جو شئے گرم خشک ہے وہ خون کے اخراج کو بند نہیں کر سکتی۔ جب تک اس کے ساتھ کوئی ترشے شامل نہ کی جائے ہاں اگر خون کم آتا ہو یا بند ہو تو خون کو جاری کرتا ہے۔

کشتہ کرنے کی آسان ترکیب۔

حسب ضرورت بارہ سنگھا کے کر اسیر اپلوں کی آگ دیں کشتہ برنگ سفید برآمد ہوگا۔ اگر سیاہی مائل نکلے تو دوبارہ اتنی ہی آگ دیں، باریک کر کے محفوظ کر لیں اور حسب ضرورت کام میں لائیں

ھوالشافی

کشتہ بارسنگا، جوائین، نمک خوردنی، دارچینی ہر ایک ہموزن۔

افعال اثرات: ہاضم کاسر ریح مخرج بلغم غلیظ اور درد پسلی کو مفید ہے، درد گردہ و مثانہ۔ درد معدہ و امعاء اور قولنج کے لئے نافع ہے۔ پتھری توڑتا ہے۔

بالچھڑ

نام عربی سنبل الطیب، بنگالی، جٹا مانسی (سندھی) اسر ہی مر (انگریزی)

تعارف: یہ ایک گھاس بغیر پھل اور پھول کے باریک ریشوں میں لپٹی ہوتی ہے قریباً ایک فٹ لمبی اور ڈیڑھ انچ موٹی ہوتی ہے جو بالچھڑ بازار میں بکتا ہے اس میں غیر جنس کی ملاوٹ ہوتی ہے۔

سنبل الطیب کی خوشبو پر بلی عاشق ہوتی ہے اس لئے اس کو بھی بل لوٹن کہا جاتا ہے حالانکہ دراصل بادرنجبویہ کا ہندی نام بل لوٹن ہے۔

رنگ: بھورا سیاہی مائل۔

ذائقہ: تلخ خوشبودار۔

مزاج: عضلاتی غدی، خشک گرم بدرجہ دوم۔

بدل: لونگ، دارچینی عضلاتی غدی ادویہ۔

مصلح: اجوائین، رائی، غدی عضلاتی ادویہ۔

مقدار: ۲ ماشہ سے تین ماشہ تک۔

مقام پیدائش: نیپال، بھوٹان، سکم، کشمیر، بنگال اور کوہ ہمالیہ کے پہاڑی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ راولپنڈی اس کی تجارت کا مرکز ہے۔

افعال اثرات: عضلاتی غدی شدید یعنی عضلاتی محرک۔ غدی مقوی اور اعصابی محلل کیمیائی طور پر خون میں ترشی حرارت پیدا ہوتی ہے جس سے صفرا کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے اور اس میں تیزی قائم ہو جاتی ہے۔

خواص و فوائد: مقوی معدہ و امعاء اور قلب و عضلات مولد حرارت و خون دافع ضعف جگر و طحال گردے و غدد، دافع سوزش اعصاب و دماغ دافع بخار خصوصاً عفونتی بخار اور مدر حیض ہے۔

بالچھڑ اپنے مزاج کے لحاظ سے دارچینی اور لونگ کے قائم مقام ہے انتہائی مقوی معدہ و امعاء ہے۔

قلب میں شدید تحریک پیدا کر کے حرارت عزیزیہ کو بڑھاتا ہے جس سے جسم میں ایک مقوی

صورت قائم ہوجاتی ہے۔ بلغم کو خشک اور ریاح کو خارج کرتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ جگر و گردوں میں حرارت جمع کرتا ہے جس سے ان میں تقویت و حرارت بڑھنے لگتی ہے۔

اپنے محلل اثر کی وجہ سے دماغ و اعصاب کی سوزش و جلن دور کرتی ہے غدد میں سکن حالت قائم کر کے ان کی تحلیل کو ختم کرتا ہے۔ اسی لئے اعصابی تحریک کے فالج میں خصوصیت سے مفید ہے یعنی بایاں فالج میں دیگر عضلاتی غدی ادویہ کے ہمراہ تریاق کا کام کرتا ہے۔

محرک عضلات ہونے کی وجہ سے رحم کے عضلات کو بھی تحریک دیتا ہے جس سے اختناق الرحم مرگی۔ رعشہ اور تشنج محکم عوارضات دور ہو جاتے ہیں۔

مولد حرارت ہونے کی وجہ سے بالوں کو لمبا اور سیاہ کرتا ہے۔

نوٹ:۔ یاد رکھیں کہ عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی دوا کبھی بھی ورم جگر و رحم اور یرقان کیلئے مفید نہیں ہو سکتی جب تک اعضابی غدی یا اعصابی عضلاتی دوا سے جگر و رحم میں تحلیل واضح نہ ہو۔ جب تک دوا میں خشکی کا اثر غالب رہے گا۔ وہ دوا بھی یرقان کے لئے کبھی بھی نافع نہیں ہو سکتی۔ لیکن حیرت کا مقام ہے، باچھڑ کے متعلق بھی بعض مصنفین نے لکھا ہے۔ کہ یہ ورم جگر و ورم رحم اور یرقان کے لئے مفید ہے جو بالکل غلط ہے۔

کیونکہ عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی ادویہ سے جگر میں تحریک کا اثر پڑتا ہے جو باعث ورم ہوگا یہ اس کے مرکبات بنائے جاتے ہیں سب سے مقوی معدہ اور مقوی قلب جوارش جالینوس اس سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کا نسخہ مرکبات کی ہر کتاب میں پایا جاتا ہے مثلاً کنز المجربات کنز المرکبات۔

بدھارا

نام عربی شارت (بنگالی) ددہاروارک (سنسکرت) ودھارا (انگریزی) ایلی فنٹ کریپر

تعارف:۔ ایک بیل دار بوٹی ہے جو لمبی کھوکھلی اور ریشہ دار ہوتی ہے اس کے پتے پان نما لیکن بڑے بڑے اور دس بارہ انچ چوڑے ہاتھی کے کان کی طرح کے ہوتے ہیں زیریں سطح پر ریشمی روئیں والے ہوتے ہیں مٹھی کی شکل میں بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کی لکڑی مٹھی کے برابر یا اس سے کم موٹی ہوتی ہے۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک قسم کا پھول سفید گھڑے کی مانند اور دوسری قسم کا پھول سرخ بینگن۔

ذائقہ:۔ پھیکا مذرے تلخی مائل۔

مقدار خوراک:۔ ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

مقام پیدائش:۔ تمام ہندو پاکستان میں پایا جاتا ہے۔ یہ ساحلی علاقوں اور نیچے

بداؤں میں عام ہوتا ہے۔

مزاج :۔ عضلاتی غدی یعنی عضلاتی محرک اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔

استعمال اشوامت :۔ بدن پر لگانے سے معمولی سی سرخی لاتا ہے لیکن اگر اسے گرم کر کے ورم کے مقام پر لگائیں تو ورم کو فوراً تحلیل کر دیتا ہے کیائی طور پر خون میں سوداوی خلط کا اضافہ کرتا ہے۔

خواص و منوا فسد :۔ چونکہ عضلاتی محرک ہے اس لئے اسے بلغمی سہل کے طور پر مستعمل ہے۔ سردی کے امراض نمونیا اور ریحی درد کے لئے بہترین چیز ہے

وجع المفاصل اور نقرس میں مفید پایا گیا ہے۔

چونکہ بلغم در طوبات کو خشک کرتا ہے اس لئے قوت باہ کے لئے مفید ہے کیونکہ جوہنی نوجوانوں میں رطوبات و بلغم بڑھتی ہیں اس میں قوت باہ ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ نامردی تک نوبت آجایا کرتی ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ عضلاتی غدی اشیاء ہی کو ویدک حضرات رسائن کے طور پر استعمال کرتے کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو شاستروں میں بدھارا کو رسائن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اگر بدھارا کی جڑ کا سفوف ایک ہفتہ تک ستاور کے پانی میں بھاونا دیکر خشک کیا جائے اور ہر روز صبح کے وقت یہ سفوف چھ ماشہ گھی یا مکھن کے ساتھ ایک ماہ استعمال کیا جائے تو بدن میں طاقت اور چستی آتی ہے عمر زیادہ ہوتی ہے۔

برگ تبت

نام :۔ فارسی برگ تبت پنجابی کشمیری بٹھا یا کشمیری پتا رسدھو، ین کشمیری تیز پات کی مانند لیکن اس سے بڑے اور موٹے پتے ہوتے ہیں۔

رنگ :۔ بھورا سرخی مائل

ذائقہ :۔ پھیکا اور چرپرا۔

مقدار خوراک :۔ چار رتی سے ایک ماشہ تک

مزاج :۔ عضلاتی غدی یعنی قلب و عضلات میں تحریک اعصاب دماغ میں تحلیل اور غدد و جگر میں تقویت

افعال اشوامت :۔ محرش ہے جلد پر لگانے سے جگہ کو سرخ کر دیتی ہے اور جلن پیدا کرتی ہے۔ ناک میں لگانے سے رقیق پانی جاری کر دیتی ہے اور کثرت سے چھینکیں لاتی ہے۔

مواقع استعمال و فوائد :۔ چونکہ عضلاتی محرک ہے اس لئے جب رطوبات اور بلغم سے دماغ میں مواد بہت زیادہ جمع ہو گیا ہے۔ جس سے سر میں درد بصورت شقیقہ ہونے

سکے تو اس کی نسوار لینا نہایت مفید ہے۔ چھینکیں آکر جمی ہوئی بلغم رقیق ہوکر خارج ہو جاتی ہے جس سے درد کا فور ہو جاتا ہے۔ عموماً اسے اکیلے ہی یا دوسری ادویہ کے ہمراہ۔ درد سر نسوار بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اندرونی طور پر کھلانے سے معدہ کو توی کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے قبض کشا ہے۔

ریحی دردوں کے لئے اچھی چیز ہے۔

اگر مرگی کے مریض کو اس کی نسوار کے استعمال کے ساتھ اس کا اندرونی استعمال بھی کیا جائے تو مرگی کے لئے بہترین چیز ہے۔

سکتہ کے مریض کو بھی نسوار کے ساتھ اگر اس کا سفوف پوٹلی میں باندھ کر زبان پر رکھا جائے تو مریض کے ہوش میں آنے کی زیادہ امید ہے۔

برہم ڈنڈی

نام:۔ سندھی، لبھ، گجراتی، اتل کنٹو، بنگالی، اسیال کانٹا
انگریزی۔ YELLOW THISTLE بیلو تھسل

متعارف:۔ ایک مشہور خودرو بوٹی ہے۔ شاخیں باریک پھول کٹوری نما نیلا سرخی مائل۔ اس بوٹی کے پتے سفید دو تین دار زمین پر بچھے ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ سے ایک لمبی ڈنڈی بالشت بھر نکلتی ہے جس کے سر پر بینگنی پھول لگتا ہے۔ ڈنڈی، پتوں اور پھول پر کانٹے نمار داں ہوتا ہے۔

اس کی ایک اور قسم بھی ہوتی ہے جسے برہمی بوٹی کہتے ہیں۔ جو صرف گیلی زمین پر ہی مفروش ہوتی ہے۔ اس کے افعال اثرات برہم ڈنڈی سے مختلف ہوتے ہیں۔ غلطی سے بچیں، اس کی تیسری قسم جو اس سے قدرے مشابہت رکھتی ہے، اسے اونٹ کٹائی کہتے ہیں جو گز بھر تک اونچی ہوتی ہے اس کے اوپر اخروٹ کے برابر کانٹے دار ڈوڈہ لگتا ہے۔ پتوں پر بھی کانٹے ہوتے ہیں ان کے فرق کو خورد و کلاں سے کیا جاتا ہے۔

رنگ:۔ سبز سیاہی مائل پھول بینگنی۔

ذائقہ:۔ نہایت تلخ

مزاج:۔ عضلاتی غدی (خشک گرم)

مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ سے ۵ ماشہ تک سبز کو ایک تولہ تک استعمال کر سکتے ہیں۔

مقام پیدائش:۔ ہر جگہ پائی جاتی ہے خصوصاً صوبہ مشرقی و مغربی پنجاب۔ سڑکوں کے کنارے اور ویران مقامات پر موسم سرما میں عام ملتی ہے۔

افعال اثرات:۔ برہم ڈنڈی بلغمی بخاروں، باری کے بخاروں اور تپ لرزہ کے لئے بخار چڑھنے سے کچھ دیر پہلے کھلانے سے بخار کو روک دیتی ہے۔

چونکہ عضلاتی غدی اثرات رکھتی ہے اس لئے بلغمی رطوبات کے متعفن ہونے سے پیدا ہونے والے پھوڑے پھنسیوں، خارش اور کئی جلدی علامات کے لئے بہترین چیز ہے چاہے اسے سفوف کے طور پر استعمال کیا جائے چاہے شربت بنا کر۔ عموماً حکما شربت کی صورت میں زیادہ استعمال کراتے ہیں۔

چونکہ عضلاتی ہونے کی وجہ سے بلغم کا مسہل ہے اس لئے بلغمی کھانسی اور بلغمی دمہ کے لئے فائدہ مند ہے۔ اسی وجہ سے یہ دوا مقوی جسم، مقوی دماغ اور حافظہ تیز کرنے کے لئے ہمراہ شیر گاؤ کے استعمال کرتے ہیں لیکن میرے خیال میں اگر شیر گاؤ کی بجائے صرف قہوہ کے ساتھ استعمال کی کی جائے تو فائدہ زیادہ ہوگا۔

اس کے تخم ذرا سی زیادہ مقدار میں کھانے سے مین دتے آور ہیں، اس لئے اس کو قے لانے کے لئے اس وقت استعمال کرتے ہیں، جب پھیپھڑوں میں بلغم جمع ہو کر دمہ کی صورت پیدا کر دیتے ہیں بہت سی بلغم خارج ہو کر مریض کو آرام ہو جاتا ہے۔

مجربات

هوالشافی

برم ڈنڈی، چرائتہ، افسنتین، بابچی ہر ایک ہموزن۔

مقدار خوراک نصف ماشہ سے ایک ماشہ دن میں چار بار۔ یہ سفوف سخت تلخ ہے اسے یا تو گولیوں کی شکل میں استعمال کریں یا کیپسول میں ڈال کر کھلائیں۔

مواقع استعمال و فوائد: پھوڑے پھنسیوں خارش، تو باد و چنبل کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے یہ بات یاد رکھیں کہ جلدی امراض میں ہمیشہ جو دوا اندرونی طور پر استعمال کریں وہ بیرونی طور پر بھی بصورت لیپ استعمال کیا کریں اس طریقہ سے مریض بہت جلد شفا یاب ہو جاتا ہے۔

هوالشافی

برم ڈنڈی ۱۰ تولہ چینی ۳ پاؤ۔

ترکیب تیاری:- برم ڈنڈی کو ۱½ سیر پانی میں بھگو دیں۔ دوسرے دن ابالیں جب ۱½ پاؤ پانی رہ جائے تو چینی ملا کر شربت کا قوام تیار کرلیں۔

کند ذہن اور نسیان، حافظہ کی کمزوری دور کرنے کے لئے بہت اچھا شربت ہے عام لوگ اسے جگر کی گرمی دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ جو صحیح ہے کیونکہ جب اعصابی تحریک سے جگر و غدد میں تحلیل ہوگی تو یہ دوا جگر میں سکون کر دے گی۔ اور مریض کو آرام معلوم ہوگا۔

یادداشت :- تمام مفردات کی کتابوں میں برم ڈنڈی کا مزاج گرم خشک لکھا ہے لیکن حقیقت میں برم ڈنڈی میں گرمی کی نسبت خشکی زیادہ۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں، اس دوا کے استعمال سے حافظہ تیز بلغم کا خاتمہ ہوتا ہے۔ جو عضلاتی دوا کا فعل ہے۔

اسی طرح ہر وہ دوا جو باری کے بخار کو دور کرتی ہے تپ لرزہ کو روکتی ہے بسبب کی سب عضلاتی ادویہ ہیں اس لئے برم ڈنڈی بھی عضلاتی اثرات کی حامل ہے چونکہ برم ڈنڈی سے خارش داد چنبل بھی رفع ہو جاتی ہیں جو عضلاتی اعصابی تحریک کی مظہر ہیں جن کا علاج عضلاتی غدی ہے اس لئے برم ڈنڈی کا مزاج عضلاتی غدی ہے یعنی خشک گرم نہ کہ غدی عضلاتی (گرم خشک)۔

بسفائج

نام :- عربی، اضراس الکلب (فارسی)، افراس الکلب (ہندی) کھنکالی (یونانی) بولوزدون (انگریزی)، پولی پوڈیم POLYPODIUM

تعارف :- ایک بھوری سیاہی مائل پتلی ہزار پایا کے گرد دار جڑ ہے۔ اگر توڑیں تو اندر سے اس کا رنگ سبز بانند مغز پستہ ہوتا ہے جس کا رنگ توڑنے پر سبز نکلے اس کو بسفائج فستقی کہتے ہیں۔ اس کی شاخیں پرسیاؤشاں کی طرح ہوتی ہیں۔

رنگ :- باہر سے بھورا سیاہی مائل اندر سے سبز

ذائقہ :- چرپرا تیز اور قدرے میٹھا۔

مزاج :- عضلاتی غدی۔ خشک گرم۔

افعال اثرات :- مشینی طور پر قلب میں تحریک پیدا کرتا ہے دماغ میں تحلیل اور جگر میں تقویت پیدا کرتا ہے۔

استعمال و فوائد :- بلغمی کھانسی، بلغمی دمہ، بلغم کے اخراج کے لئے کثرت سے مستعمل ہے جو عضلاتی ادویہ کا خاصہ ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ عضلاتی اعصابی ادویہ مولد ریاح نفاخ اور مولد سودا ہوا کرتی ہیں۔ جب سودا ضرورت سے زیادہ جمع ہو جاتا ہے تو ایک طرف ریحی دردوں کی کثرت اور دوسری طرف سوداوی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں جن کے ختم کرنے کے لئے سودا کے خارج کرنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ چونکہ عضلاتی اعصابی تحریک میں سودا پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ اکٹھا بھی ہوا کرتا ہے۔ لیکن عضلاتی غدی تحریک میں سودا پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ فاضل سودا خارج بھی ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

چونکہ بسفائج بھی عضلاتی غدی مزاج رکھتا ہے اس لئے بسفائج کو اطبا مسہل سودا کے طور پر استعمال کرتے ہیں جو صحیح ہے۔ چونکہ اس کے استعمال سے بلغم بھی خشک ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔

اس لئے اسے مسہل بلغم بھی مانتے ہیں یرقان اسود کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔
چونکہ عضلاتی غدی تحریک میں سودا کی زیادتی کم ہونا شروع ہوتی ہے۔ صفرا کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے جس سے جگر گرم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور سردی خشکی ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے چونکہ بسفائج کے استعمال سے بھی سودا کے اخراج کے ساتھ صفرا کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا بسفائج مقوی معدہ۔ مخرج ریاح۔ محلل سدہ و قولنج اور دیگر سوداوی امراض کے لئے بے حد مفید ہے۔
بادی۔ بواسیر کی خارش تر اور خرابی خون کے لئے بے حد مفید ہے
مدر حیض ہے۔ حیض کی بے قاعدہ میں فائدہ مند ہے۔

یادداشت: ۔ بسفائج کے افعال اثرات اور مزاج کو تقریباً ہر ایک نے ایک ہی قسم کے لکھے ہیں۔ ہر مصنف نے اس کا مزاج گرم خشک لکھا ہے۔ ساتھ ہی ہر ایک نے اس کا مصلح بلیلہ زرد کو لکھا ہے۔ جو طبی اصولوں کے مطابق غلط ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کا مزاج گرم خشک ہی تسلیم کیا تھا۔ تو اس کا مصلح گرم تر یا زیادہ سے زیادہ تر گرم دوا لکھی جاتی لیکن اس کے برعکس ہلیلہ سیاہ کو اس کا مصلح لکھا ہے جس کے تریاق خود بسفائج ہے۔ یعنی اگر ہلیلہ زرد مولد سودا ہے تو بسفائج مخرج سودا۔

یادداشت: ۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ بسفائج کو مسہل سودا۔ غلیظ بلغم اور ہر خلط کا خارج کرنے والا لکھا ہے جو پہلے سے بھی زیادہ غلط ہے اسے سہہ اخلاط کا مخرج یا مسہل تسلیم کرنا اپنے ہی بھی اصولوں سے انحراف کرنا ہے کیونکہ تینوں اخلاط صرف خون میں مل سکتے ہیں طب میں خون کا کوئی مسہل ہی نہیں ہے اگر مسہل ہے تو ہر خلط کا علیحدہ علیحدہ ہے۔
اس کے طب میں کئی مرکبات بنائے جاتے ہیں۔ حب بسفائج اس کا مشہور نسخہ ہے۔

ھوالشافی

بسفائج گندھک۔ جمالگوٹہ۔
۴ تولہ ۴ تولہ ۳ ماشہ

ترکیب تیاری: ۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے حب بقدر نخود تیار کریں۔

فوائد: ۔ مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کے لئے بے ضرر ہے بے خطا جلاب ہے۔

ھوالشافی

بسفائج۔ کشتہ۔ اذراقی۔ افتیمون۔ مصبر
۴ تولہ ۱ تولہ ۴ تولہ ۲ تولہ

ترکیب تیاری: ۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے حب بقدر نخود تیار کریں۔

فوائد:۔ بلغمی دردوں کے لئے بہترین ہے مقوی قلب کے ساتھ مقوی جسم وعضلات ہے چیچک اور ایسے پھوڑے پھنسیاں جن میں سفید سفید رطوبت بھر جاتی ہے یا ان پر خارش ہوتی ہے اُن کے رفع کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

بنفشہ

نام: (عربی) فرفیر، بنفسج (بنگلہ) بنوسا (سندھی) بنفشو (انگریزی) ولا وائلٹ WILD VIOLET (فارسی) کلکاش۔ (یونانی) ابرو

متعارف:۔ ایک خودرو گھاس ہے جواب تجارت کے لالچ میں کاشت بھی کی جاتی ہے اس کی بلندی ایک بالشت سے ڈیڑھ بالشت تک ہوتی ہے اس کی باریک باریک شاخیں جڑ ہی سے اگتی ہیں۔ جس کے پتے ایک انچ سے ۱½ انچ لمبے انار کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ ان پتوں کے دونوں طرف کم وبیش روئیں سی ہوتی ہیں۔ عموماً بنفشہ سایہ دار مقامات میں خودرو ہی پیدا ہوتا ہے۔ کاشت کئے ہوئے بنفشہ سے خودرو ہی بہتر سمجھا جاتا ہے۔

ماہ مارچ واپریل میں اس کی سب شاخوں پر چھوٹے چھوٹے بنفشی رنگ کے پھول لگتے ہیں جو گلبنفشہ کہلاتے ہیں۔ بنفشہ کی نسبت گل بنفشہ ہی زیادہ تر مستعمل ہیں اور فوائد میں بھی یہی زیادہ ہے اس کے تمام اجزاء دواءً مستعمل ہیں۔

جن مقامات پر بنفشہ ہوتا ہے انہی مقامات پر مسک بالا کے پودے ہوتے ہیں جو بنفشہ کے ہم شکل ہوتے ہیں لہٰذا ان میں تمیز کر لینی چاہیئے۔

ذائقہ: پیدار شیریں۔

مقام پیدائش:۔ کوہ ہمالیہ کے مغربی حصوں کشمیر نیپال میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔

رنگ:۔ پتے سبز پھول لاجوردی خوشبودار بعض علاقوں کے بنفشہ کے پھول زرد

مقدار خوراک:۔ ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک جوشاندہ کی صورت میں سفوف ۲ ماشہ سے چار ماشہ تک۔

مزاج:۔ عضلاتی غدی خشک ادرجہ گرم ادرجہ۔

افعال اثرات:۔ عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے بلغمی کھانسی آشوب چشم کے لئے مفید ہے۔

مرض وفوائد:۔ عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے بلغمی کھانسی آشوب چشم ذات الریہ اور بلغمی بخاروں میں تسکین پیدا کرنے کیلئے کثرت سے مستعمل ہے چونکہ خوشبودار ہے اس لئے اس کے پھولوں کو سونگھایا جاتا ہے جو زکام اور دردِ سر بلغمی کے لئے فوری فائدہ مند ہے

نزلہ ہونے کی وجہ سے جب نزلہ زکام ہو تو اسے سونگھنے کے علاوہ اس کو گرم کر کے گلے کی سوزش وخراش رفع کرنے کیلئے باندھتے ہیں۔ اکثر ایک دفعہ کے استعمال سے ہی مریض کو خاطرخواہ

فائدہ ہو جاتا ہے۔
چونکہ مسکن جگر ہے۔ اس لئے جب خون میں حدت بہت بڑھ گئی ہو تو اسے رفع کرنے کے لئے فوری اثر ہے کیونکہ جونہی جگر میں سکون ہوگا حرارت بہت کم جمع ہوگی جس سے خون میں جوش حرارت کم ہو جائے گا۔
یاد رکھیں بنفشہ میں حرارت بہت ہی کم ہے جس کی وجہ سے جگر میں مسکن صورت پیدا کرتا ہے چونکہ جگر و غدد میں سکون پیدا کرتا ہے، اس لئے جب غدی تحریک سے کا پخ نکلنا شروع ہو جائے تو اسے روکنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
بنفشہ ملین اثر رکھتا ہے لہٰذا اس کے اس اثر کو قوی کرنے کے لئے اس کے ساتھ شاہترہ، املی آلو بخارا اور ہرڑ وغیرہ شامل کر کے دیئے ہیں۔ جو کم و بیش اسی کا مزاج رکھتی ہیں۔
یادداشت:۔ گل بنفشہ ایک ایسی دوا ہے جس سے شائد ہی کوئی شخص واقف نہ ہو۔ تقریباً ہر شخص نے اسے اپنی زندگی میں کئی بار استعمال کیا ہوتا ہے اس کے افعال و اثرات ہر شخص یہی جانتا ہے کہ اس کے استعمال سے ریشہ دار کھانسی، زکام، سینہ کی جلن، گلے کی جلن، آشوب چشم سے جلن فوراً دور ہو جاتی ہے۔ بلکہ ذات الریہ میں بھی خصوصیت سے اس کا جوشاندہ پلاتے ہیں یہی افعال و اثرات حکماء لوگ مانتے ہیں، لیکن افسوس کسی حکیم نے اس کے افعال و اثرات اور فوائد کے مطابق اس کا مزاج تسلیم نہیں کیا۔ اگر تسلیم کیا ہے تو بالکل ان علامات کے بالمثل۔ سرد تر سے تر گرم لیکن انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ جو دوا بہتے ہوئے زکام۔ نزلہ و ریشہ کو فوراً روک دیتی بلکہ اس میں غلظت پیدا کر کے خارج کر دیتی ہے وہ سرد تر ہوتے ہوئے کیسے روک دیتی ہے، ان کے استعمال سے تو ان علامات میں اضافہ ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن عملی طور پر ایسا نہیں اس سے بھی بڑھ کر حیرت ناک بات یہ ہے کہ جب یہ ذات الریہ کے لئے مفید ہے جو پہلے ہی سردی کی علامت ہے تو اس کے لئے کوئی سرد تر دوا کیسے مفید ہوگی جبکہ یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ نمونیہ کے مریضہ کو ذرا سا سرد پانی پلانے سے بھی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ نمونیہ کے مریض کو چوتھے درجے کی خشک گرم ادویہ مثلاً بارا سنگا ٹنگرف جیسی ادویہ زیادہ سے زیادہ وزن میں اور جلد جلد دینے سے جان بچتی ہے۔
لہٰذا گل بنفشہ کا یہ فعل کہ وہ ذات الریہ کے لئے فائدہ مند ہے ثابت کرتا ہے کہ اس میں سردتری نام کو بھی نہیں ہے۔ بلکہ اس میں خشکی ہے جس کے ساتھ خفیف سی حرارت ہے جس کی وجہ سے یہ عضلاتی غدی ہے۔
میرے خیال میں گل بنفشہ کو ملٹھی، گاؤ زبان، لسوڑیاں کے ساتھ استعمال کرنے کی بجائے عناب، انجیر، منقی، خوبکلاں کے ساتھ جوشاندہ کی صورت میں استعمال کرنا چاہیئے ان ادویہ کے

ساتھ یہ خمیرہ وچیچک اور کی بخار کی میں خصوصیت سے فائدہ مند ہوگا۔
مرکبات :۔ استعمال کے لئے گل بنفشہ کو خمیرہ گل قند اور جوشاندہ کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے خمیرہ بنفشہ اس کا مشہور مرکب ہے۔
گل بنفشہ کے تازہ پھولوں کو تلوں یا بادام کے ساتھ کشید کر کے روغن نکالا جاتا ہے جو درد سر کو تسکین دیکر نیند لاتا ہے۔
گلے پر بصورت پلستر باندھا ورم سوزش کے لئے مفید ہے۔

بیربہوٹی

نام :۔ عربی کاغنہ :۔ مدی کرم عروسک :۔ سندھی امیقن وسا وڑ
انگریزی مرمکھ ARANIA

تعارف :۔ برسات کے موسم کا ایک خوبصورت سرخ رنگ کا کیڑا ہے۔ اس کا جسم بالکل مخمل سا نرم نازک ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ فارسی میں اسے کرم مخمل بھی کہتے ہیں۔
یہ کیڑا اس دن زیادہ نکلتا ہے جب دن بارش برسی ہو خصوصاً ان علاقوں میں جہاں ریت کے ٹیلے یا ریتلا میدان ہو۔ بچے انہیں بڑے شوق سے تلاش کرتے ہیں
رنگ :۔ نہایت سرخ۔
ذائقہ :۔ بدبودار تلخی مائل۔ تازہ میں بدبو نہیں ہوتی۔
مقدار خوراک :۔ نصف عدد سے ایک عدد۔
مزاج :۔ عضلاتی غدی خشک گرم درجہ سوم
افعال اثرات :۔ محرک عضلات شدید۔ محلل اعصاب اور مسکن ومقوی جگر ہے۔

خواص وفوائد :۔ چونکہ عضلاتی غدی خشک گرم ہے حرارت عزیزیہ کو بے انتہا بڑھاتا ہے۔ اس لئے اعصابی فالج کے لئے خصوصیت سے مفید ہے اس مقصد کے لئے اس کا تیل تیار کر کے مقام ماؤف پر مالش کرتے ہیں۔ جس سے عضلات میں تحریک پیدا ہوکر فالجی کیفیت بہت جلد دور ہو جاتی ہے میرے خیال میں جب اعصابی تحریک سے بائیں طرف فالج ہو جائے۔ جو عضلات کو تحریک دینے سے رفع ہوا کرتا ہے اور عضلاتی تحریک دائیں کندھے سے دائیں ٹانگ تک اپنا اثر وخل رکھتی ہے اور یہیں سے پیدا ہوا کرتی ہے اس لئے بیربہوٹی کے تیل سے فالج زدہ مریض کے دائیں کندھے اور دائیں ساری ٹانگ پر مالش کرنی چاہیئے اس عمل سے بہت جلد عضلاتی تحریک پیدا ہوکر فالج ختم ہوجایا کرتا ہے۔

روغن بیر بہوٹی زیادہ تر قوت باہ اور فربہی عضو تناسل اور امساک کے لئے طلاءً استعمال کرتے ہیں جو فوری اثر ہے۔

چونکہ بیر بہوٹی عضلاتی غدی محرک ہے اس لیے بعض اطباء اسے چیچک کے رکے ہوئے دانے نکالنے کے لئے اندرونی طور پر کھلاتے ہیں۔

بیر بہوٹی زیادہ تر طلاءً مستعمل ہے۔

طلائے محبت

ھوالشافی:۔ مردسک (بیر بہوٹی) ۱ تولہ گائے کا گھی ۵ تولہ۔ لونگ ۱ تولہ۔

ترکیب تیاری:۔ گھی کو گرم کرکے بیر بہوٹی ڈال دیں جب وہ بالکل پگھل جائیں تو لونگ مثل سرمہ کی طرح پسے ہوئے ملاکر فوراً آگ سے نیچے اتارلیں بس تیار ہے۔

ترکیب استعمال:۔ جماع سے دس منٹ پہلے یہ روغن عضو تناسل پر لگائیں۔

خواص وفوائد:۔ مرد و عورت دونوں میں محبت زیادہ کرتا ہے بے حد لذیذ ہے

پارہ

نام:۔ (عربی) زیبق (فارسی) سیماب (سندھی) پارو۔ پانی رنگھرانی پارد (سنسکرت) رس راج (انگریزی) MERCURY (اردو) غلام بچہ و فرار

متعارف:۔ دنیا میں پارہ ہی ایک ایسی دھات ہے جو پانی کی طرح سیال ہے۔ جو مرکیورک سلفائیڈ سے حاصل ہوتی ہے اس کے علاوہ شنگرف ابرک ہڑتال ورقیہ اور اسکیپور میں بھی پایا جاتا ہے پارہ پگھلی ہوئی چاندی کے بالکل مشابہ ہوتا ہے زیادہ تر اس کی پیدائش چین کی کانوں میں ہوتی ہے سوائے سونے کے پارہ ہر دھات سے بھاری ہے۔ نہایت حرکت پذیر ہے۔

اگر پارہ کے سنبھالنے میں ذرا سی بے احتیاطی برتی جائے تو فوراً بے قابو ہوکر ایسا فرار ہوتا ہے کہ پھر ہاتھ نہیں آتا۔ اسی طرح اگر اس کے ساتھ کوئی شے ملائے بغیر حرارت پہنچائی جائے۔ تو فوراً اڑ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے فراری یا فرار کے نام سے پکارتے ہیں۔

چونکہ اسے بند اور مضبوط گرفت میں رکھنا پڑتا ہے اس لئے اسے غلام بچہ بھی کہتے ہیں۔

یہ ایک معدنی بسیط دھات ہے متقدمین اسے کچی دات یا نقرہ خام (کچی چاندی) اور رعشہ میں مبتلا بیمار چاندی کے نام سے یاد کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ اگر اس کی یہ بیماری دور ہو سکے تو وہ اصل اور کھری چاندی ہو سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہوسی لوگ پارہ سے چاندی

بنانے کی فکر میں ہیں لیکن ان کا یہ خیال بالکل باطل ہے اور علم و عقل کے خلاف ہے
حقیقت یہ ہے کہ خداوند تعالےٰ نے جس طرح اور بہت سی دھاتیں پیدا کی ہیں اسی طرح
پارہ بھی ایک سیال دھات ہے جو سفیدی اور چمک میں تو چاندی سے ملتا جلتا ہے لیکن
افعال اثرات کیفیات اور مزاج میں چاندی سے بالکل مختلف ہے نظریہ مفرد اعضا کی نظر
میں چاندی اگر سرد تر ہے تو پارہ خشک گرم (عضلاتی غدی) ہے۔ اطبائے سے لے
کر آج تک پارہ کو مصفی خون، دافع امراض بلغمی، فالج، رعشہ، آتشک، اینٹی سپٹک۔
مدر حیض:- اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ و ممسک اور مولد حرارت غریزی ہے۔ لیکن چاندی میں
پارہ کی ایک صفت بھی نہیں پائی جاتی۔ لہٰذا چاندی اور پارہ کی ابتدائی ترکیب ایک سمجھنا
درست نہیں ہے۔ اور نہ ہی پارہ چاندی بن سکتی ہے۔

ذائقہ:- بے ذائقہ ہے۔ رنگ: چمک دار، سفید، شفاف۔
مقام پیدائش:- چین، ہندوستان، کیلے فورنیا۔امریکہ، پیرو، آسٹریا اور سپانیہ میں پایا جاتا ہے
مقدار خوراک:- ہمیشہ کشتہ کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کشتہ پارہ ایک چاول سے دو چاول
مزاج:- عضلاتی غدی گرم خشک۔
افعال اثرات:- قلب عضلات کو مشینی طور پر تحریک میں لاتا ہے۔ اعصاب کی طرف
دوران خون بھیج کر ان میں تحلیل پیدا کرتا ہے۔ جگر و غدد میں حرارت غریزی بھیج کر مقوی
صورت پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے بہترین مقوی جگر و غدد مانتے ہیں۔ کیمیائی
طور پر خون میں فاسد رطوبات کو دفع کر کے تصفیہ خون کا موجب بنتا ہے۔
خواص:- مصفی خون، دافع امراض بلغمی، جذب قروح، ممسک و مغلظ منی، مقوی باہ
قاتل جراثیم اور قاتل کرم، محلل اعصاب اور بہترین ملین اثرات رکھتا ہے۔
فوائد:- پارہ قیمتی دھات تو نہیں ہے۔ لیکن اعادہ شباب اور علم کیمیا میں اس کو
وہ مقام حاصل ہے کہ جو سونے کو بھی نہیں ہے۔ سونا انتہائی اور دائمی طاقت دینے والی
دھات ضرور ہے مگر جسم سے زہر کو ختم کرنے والی دوا پارہ سے بڑھ کر نہیں ہوتی جسم
کو کندن بنا دیتا ہے پارہ خارش، چنبل، داد، قروح خبیثہ و آکلہ اور جذام و کوڑھ جیسی
خوفناک علامات کو جڑ سے ہی ختم کر دیتا ہے۔

چونکہ محلل اعصاب ہے اس لئے بائیں طرف کے فالج، بائیں طرف کا لقوی اور
رعشہ کے لئے فوری اثر ہے۔ قاتل جراثیم اور قاتل کرم ہونے کی وجہ سے جوئیں، چم جوئیں
مارنے کے لئے عام استعمال کیا جاتا ہے۔ دیہاتی عورتیں اسے کچا ہی تیل میں ملا کر سر پہ

مل لیتی ہیں۔ ایک دو دفعہ ایسا کرنے سے سب جوئیں فناہ ہوجاتی ہیں۔ بڑے جانوروں کے پیچڑ اور چیچڑیاں بھی اسی طریقہ سے ماری جاتی ہیں۔ مجبۂنہ قروح ہونے کی وجہ سے اسے بصورت مرہم بڑے بڑے زخموں اور قروح خبیثہ کے دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ایلوپیتھی حضرات بھی اس کی مرہم بناتے ہیں جسے مرگ آئنٹمنٹ کہتے ہیں بلغمی رطوبات، بلغمی کھانسی اور بلغمی دمہ میں اس کا کشتہ استعمال کیا جاتا ہے جو بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔

چونکہ عضلاتی غدی مقوی ہے اس لئے اسے ضعف باہ دور کرنے اور ممسک کیفیت پیدا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

یاد رکھیں۔ فعل جماع کے لئے سب سے ضروری عضلات میں تحریک اور جوش و ترت کا ہونا ضروری ہے ورنہ انتشار نامکمل ہوگا اور نہ حرکات جماع بخوبی سرانجام پائیں گی۔ ہمیشہ عضلات ہی کے کمزور فعل سے ضعف باہ انتشار میں کمی بلکہ نامردی جیسی خوفناک علامات لاحق ہوا کرتی ہیں۔ جونہی عضلات میں تحریک و قوت پیدا ہوجاتی ہے تو فوراً یہ علامات دور ہوجاتی ہیں۔ نامرد مرد بن جاتے ہیں۔ انتشار میں اس قدر شدت پیدا ہوتی ہے کہ رفع نہیں ہوتی۔

ممسک کیفیت بھی اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب عضلات میں مشینی طور پر تحریک پیدا ہوجائے اس کی صورت یہ ہے کہ اعصابی تحریک سے جہاں دوسری رطوبات میں رقت اور پتلا پن پیدا ہوجاتا ہے۔ جس سے منی کے اخراج میں وقت اور رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ منی کا دیر سے اخراج پانا ہی ممسک کہلاتا ہے۔

چونکہ پارے کے استعمال سے منی کے قوام میں گاڑھا پن پیدا ہوجاتا ہے اس لئے یہ جریان منی کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔

پارہ چونکہ نہایت وزنی اور سیال ہے اس لئے اسے بعض اوقات آنتوں کی گرہ کھولنے کے لئے ایک پاؤ کی مقدار میں ایک ہی دفعہ پلا دیتے ہیں اور مریض کو کہا جاتا ہے کہ وہ او نچی جگہ سے نیچے چھلانگ لگائے۔ جونہی یہ عمل کیا جاتا ہے فوراً آنتوں کی گرہ کھل جاتی ہے اور تمام پارہ جذب ہوئے بغیر براہ امعاء مستقیم سے خارج ہوجاتا ہے یاد رکھیں جہاں پارے کے اتنے فوائد ہیں وہاں اس کے غلط استعمال سے نقصان بھی ہوا کرتا ہے۔ جس سے ہر معالج کو واقف ہونا ضروری ہے چونکہ قلب و عضلات میں مشینی طور پر تحریک اور سوزش پیدا کرتا ہے اس لئے اس کے غلط استعمال سے تمام جسم پر پھوڑے

پھنسیاں۔ آبلے۔ پیٹ میں درد، آنتوں میں مروڑ۔ احتباس بول، منہ میں خشکی اور چھالے اور تمام بدن ورم کر آتا ہے

علاج کے لئے ایسے شخص کو اول دودھ گھی پلانا چاہیئے۔ دوائی کے طور پر غدی اعصابی ادویہ تریاق کا کام کرتی ہیں۔ فوری طور پر دودھ گھی کے علاوہ نمک یا رائی سے قے کرانی چاہیئے جس سے زہر خارج ہو جاتا ہے جو معدہ امعاء میں رہ جائے۔ وہ کیمیائی طور پر بے اثر ہو جاتا ہے۔ دوسرے غدی تحریک سے خون میں بھی اثرات قائم ہو کر غیر طبعی علامات دور ہو جاتی ہیں۔ پارہ چونکہ ملین اثر بھی رکھتا ہے اس لئے حکماء لوگ اس سے جلاب کا کام بھی لیتے ہیں۔ ایلوپیتھی میں کیلومل اس مقصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے

یادداشت ۱:۔ پارہ کے خواص فوائد اور اس کے مزاج میں بڑے بڑے جدید حکماء نے حقیقت کے خلاف اس کے خواص، مقدار خوراک، فوائد اور مزاج لکھے ہیں۔ چنانچہ حکیم احمد دین صاحب مرحوم موجد طب جدید نے لکھا ہے کہ پارہ تھوڑی مقدار میں (۱/۲ سے ۱ گرین) تک عمدہ محرک غدد ہے۔

یاد رکھیں پارہ یا کسی اور دوا کے متعلق یہ نظریہ کہ وہ کثیر مقدار میں کسی اور عضو پر اثر کرتا ہے اور قلیل مقدار میں کسی اور عضو پر۔ تو یہ نظریہ غلط ہے اور غلط فہمی پر مبنی ہے۔

جاننا چاہیئے کہ پارہ یا کوئی دیگر دوا زیادہ مقدار میں استعمال کی جائے یا تھوڑی مقدار میں اس کا اثر جسم کے ایک خاص عضو پر ہو گا۔ مقدار کمی بیشی سے اثرات عضو پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ دوا کے اثرات میں کمی بیشی ضرور ہو گی۔ جس کا اثر کیمیاوی طور پر خون میں بھی پایا جائے گا۔ علاج بالضد اور علاج بالمثل میں جو ایک ہی دوا کے کثرت و قلت کی وجہ سے مختلف فرق نظر آتا ہے۔ وہ ہر دوا کے مشینی مکینکل اور کیمیکل کیمیاوی اثرات اعمال کا فرق ہے جس کا ہومیوپیتھی میں پرائمری (ابتدائی) اور سیکنڈری (ثانوی) اثر یا ایکشن رری ایکشن (عمل و ردعمل) ہوتا ہے گویا پہلے دوا اثر کرتی ہے۔ پھر جب جسم میں دوا کا اثر کم ہو جاتا ہے تو وائٹل فورس (قوت مدبرہ بدن) اپنا اثر شروع کر دیتی ہے اور ہومیوپیتھی (علاج بالمثل) میں۔ شفاء کی خاطر قوت مدبرہ بدن کے اثر کو مدنظر رکھا جاتا ہے جس کے متعلق ہومیوپیتھک حضرات کا یقین ہے کہ دوا اپنے اثرات سے ہمیشہ نقصان پہنچاتی ہے اور قوت مدبرہ بدن اپنے اندر ہمیشہ شفائی اثرات رکھتی ہے۔

موجد ہومیوپیتھی ڈاکٹر ہانمن نے علاج الامراض میں بالمثل ادویات کا جو طریقہ رائج کیا ہے کوئی شک نہیں کہ وہ بے حد مفید ہے۔ یعنی اثرات الادویہ کے مطابق قلیل مقدار

میں انہی ادویات کا استعمال یقیناً اپنے اندر شافی اثرات رکھتا ہے۔ گویا اس طرح دوا اور مادہ کے نقصان دہ اثرات کو ختم کر کے قوت مدبرہ بدن اور روح کے شفائی اثرات سے علاج کر دیا جائے۔ ہم ہومیوپیتھی کی جدت اور شفائی اثرات کا دل سے اعتراف کرتے ہیں۔ مگر طبی دنیا میں علم الادویہ سے جو صدیوں سے غلط فہمی چلی آئی ہے۔ اس کا دور کرنا ضروری ہے۔ اسی غلط فہمی کو جناب استاد الاطبا حکیم احمد دین صاحب موجد طب جدید شاہدروی نے بھی اپنایا ہے۔ غلطی اور غلط فہمی کہیں بھی ہو۔ اس کا دور کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ حق پرستی ایک محقق کا ایمان ہونا چاہیے۔

جاننا چاہیے کہ کسی دوا کا نہ کوئی ابتدائی اثر ہوتا ہے اور نہ قوت مدبرہ بدن کا ثانوی اثر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ پانی کھانے کے بعد جسم پر دو ہی اثرات ہوتے ہیں لیکن وہ دوا کا عمل اور ردعمل نہیں ہوتے بلکہ دوا کا ابتدائی عمل مشینی ہوتا ہے اور دوسرا اثر کیمیاوی ہوتا ہے۔ یعنی جب دوا جسم انسان میں داخل کی جاتی ہے تو اسکے دو قسم کے اثرات ہوتے ہیں۔ اول مشینی عمل یعنی کسی عضو کے فعل پر اثر انداز ہوتی ہے جس سے اس کے افعال میں کمی و بیشی یا ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب بھی دوا استعمال کی جائے گی۔ بہرحال وہ کسی نہ کسی عضو سے مس کرے گی۔ لازمی امر ہے کہ اس پر اس کا اثر ہوگا۔ اثر قبول کرنے کے بعد اپنے افعال کے مطابق جسم میں جذب ہونا شروع ہو جاتی ہے اس کے بعد خون کے اندر اثر انداز ہوتی ہے یہ اس کا کیمیاوی اثر ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے مزاج والے عضو کے افعال کے مطابق باقی اعضا پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یعنی اگر دوا کا اثر اعصاب پر ہوتا ہے تو اس کے استعمال کے بعد جب اس کا کیمیاوی اثر ہوگا تو جسم انسان کے باقی اعصاب کو بھی کم و بیش متاثر کرے گا۔ جوں جوں دوا استعمال ہوتی جائے گی۔ اس کا اثر عضو کے افعال اور خون میں بڑھتا جائے گا جس کے بعد باقی جسم بلکہ نفس اور ارواح بھی متاثر ہونا شروع ہو جاتے ہیں آخر میں دوا کا اثر جسم کے ان اعضا تک پہنچ جاتا ہے۔ جن کے راستے دوا اخراج پاتی ہے یہ ہے دوا کے افعال و اخراج کی پوری صورت۔ اس صورت کے ساتھ جوں جوں دوائی مقدار بڑھتی جائے گی۔ مشینی اور کیمیاوی طور پر دوا کے اثرات تیز اور پھر تیز سے تیز تر ہوتے جائیں گے۔ کوئی ردعمل نہیں ہوگا۔ کیمیاوی اثرات کو غلطی سے ردعمل تسلیم کر لیا ہے جو درست نہیں ہے۔

مثلاً ایک قے آور دوا جب استعمال کی جاتی ہے تو اول اس کے استعمال میں معدہ میں جا کر تیزی کا سے بے چینی پیدا ہوگی۔ پھر شدت کے مطابق قے ہو جائے گی اس کے بعد اگر وہ

دوا جسم انسان میں جذب ہو چکی ہے تو پھر اس کا کیمیاوی اثر شروع ہو جائے گا۔ اثرات کی شدت اور خفت کو مدنظر رکھتے ہوئے علامات کچھ اس قسم کی ہوں گی۔ منہ میں تھوک، ناک بہنا، آنکھوں میں پانی، پسینہ، بار بار پیشاب کا آنا۔ رقیق اسہال۔ غرضیکہ جسم انسان کے ہر مخرج سے متعدد رطوبات کا اخراج شروع ہو جائے گا۔ جسم کے اندر گرمی کے احساس کی زیادتی کے ساتھ ساتھ رطوبات بڑھتی چلی جائے گی۔ اگر اس دوا کا استعمال مسلسل جاری رہا تو آخر کار مریض کو تشنج سے موت واقع ہو جائے گی۔ لیکن اگر پہلی بار دوا کا اثر ختم کر دیا جائے تو طبیعت اپنے پہلے انداز پر واپس لوٹ آئے گی کیونکہ اس طرح جسم کے اعضا اور خون پر کچھ زیادہ اثر نہیں پڑے گا۔

بر سر مقصد ادویات اور اشیاء تھوڑی مقداریں استعمال کی جائیں یا زیادہ مقداریں ان سب کا اثر ایک ہی قسم کا ہوتا ہے اور صرف ایک ہی قسم کے اعضا متاثر ہوتے ہیں اور ایک ہی قسم کے کیمیاوی اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ ہاں البتہ اگر ایسا ممکن ہے کہ کسی دوا کے مشینی اور عضوی اثرات کو روک سکتے ہیں۔ لیکن کیمیاوی اثرات کو روکا نہیں جا سکتا۔ بہرحال دوا خون میں جذب ہوگی اور اس کا اثر خون پر ضرور ہوگا۔

جناب استاد الاطباء موجد طب جدید کا یہ لکھنا کہ پارہ ۱/۸ رتی سے ۱/۲ رتی تک مقدار تھوڑی اور قلیل ہے نہ یہ صحیح نہیں ہے۔ ان کا منہ نقصاً آجائے گا اور بجائے فائدہ کے نقصان کا باعث ہوگا۔

پارہ مصفّی خون ہے

پارہ کے مصفی ہونے کے متعلق حکیم احمد دین صاحب لکھتے ہیں کہ ۱/۸ سے ۱/۲ تک نہایت عمدہ غدد محرک ہے جو صفائی خون کے لئے مامور ہیں۔ یعنی مصفی خون غددوں کو تیز کرتا ہے جس سے خون کی اکثر زہریں جسم سے خارج ہو جاتی ہیں اور خون صاف ہو جاتا ہے چنانچہ مرض آتشک بھی غدد کی کمی فعل سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح گٹ، بغل کنج بھی غدد کی کمی فعل سے پیدا ہوتی ہے اور وغیرہ پیدا ہو کر بطور علامات بنا دیتے ہیں۔ کہ غدد کا فعل اعتدال سے گر گیا ہے۔ اس لئے مرض آتشک میں سیماب نہایت مفید ہے۔ پھر مرض خنازیر میں بھی تھوڑی مقداریں مفید ہے پھر جگر کے بڑھ جانے میں بھی مفید ہے۔ جب جگر صفرا پیدا نہیں کرتا تو اس کے استعمال سے یہ نقص دور ہو جاتا ہے۔ غدد جاذبہ کے فعل کو بھی زیادہ تیز [illegible] باعث مرض آتشک کو بھی فائدہ ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کی زردلیوں اور گلٹیوں کی تحلیل کے لئے

بھی دے سکتے ہیں۔ مرض دق سل خنازیری میں بھی مفید ہے لیکن تھوڑا مقدار میں۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ پارہ مصفی خون ہے مگر ہر قسم کی خرابی خون کے لئے مفید نہیں ہے خون کی خرابی کے لئے یہ نقطہ یاد رکھیں۔ جسم انسان کے جس قدر اعضا اپنے افرازات خون میں شامل کرتے ہیں یا وہ اعضا جو خون کے فضلات خارج کرتے ہیں۔ اگر ان میں کسی کے فعل میں بھی خرابی واقع ہوجائے تو خون کا قوام درست نہیں رہتا۔ اس لئے معالج کا فرض ہے خون کی صفائی کر لے کے لئے اس عضو کے فعل کو درست کرے جو اپنے فرائض صحیح طور پر انجام نہیں دے رہا۔ یہ نہیں کہ کوئی مصفی خون دوا استعمال کرنی شروع کر دے۔ آج کے زمانے میں بھی مصفی خون کے نام سے جو ادارے ادویات فروخت کر رہے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنی بے علمی کا ثبوت دے رہے ہیں بلکہ جاہل دنیا سے دولت سمیٹ رہے ہیں۔

جہاں تک آتشک کا تعلق ہے اس علامت میں جو خون میں خرابی یا زہر پیدا ہوجاتا ہے اس کے لئے پارہ ضرور مفید ہے لیکن آتشک کے متعلق یہ خیال کرنا کہ یہ غدی مرض ہے تو بالکل غلط ہے بلکہ شدید عصبی مرض ہے۔

جگر کے بڑھ جانے میں بھی انہوں نے مفید لکھا ہے کیونکہ جگر صفرا پیدا نہیں کرتا اور پارہ کے استعمال سے جگر صفرا پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس لئے عظمہ جگر دور ہوجاتا ہے اس امر میں کوئی شک نہیں کہ پارہ کے استعمال سے صفرا کی پیدائش شروع ہوجاتی ہے مگر مرض استسقا میں کیسے مفید ہو سکتا ہے۔ جب کہ وہ انتہائی جگر کے تیز فعل سے پیدا ہوتا ہے اور اس میں صفرا کی بے انتہا کثرت ہوتی ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مرض استسقا مرض یرقان کے بعد ہوتا ہے۔ یہاں یہ بات خاص طور پر یاد رکھیں کہ حکیم صاحب غدد جاذبہ کے فعل کو تیز کر کے مرض استسقا کی رطوبات کو خشک یا جذب کر کے علاج کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ استسقا ہوتا ہی اس وقت ہے۔ جب غدد جاذبہ کا فعل تیز ہوتا ہے۔ انہیں غدد جاذبہ کی جذب شدہ رطوبات خلاؤں میں جمع ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔ جونہی غدد نافلہ کے فعل کو تیز کر دیا جاتا ہے تو نہ صرف استسقا ختم ہوجاتا ہے بلکہ جسم کی تمام فاضل صفراوی رطوبات فاقد خارج ہوجاتی ہیں

اسی طرح وہ لکھتے ہیں کہ غدد جاذبہ کے فعل کو تیز کرتا ہے۔ ساتھ ہی لکھتے ہیں جگر کے فعل کو تیز کرتا ہے بلکہ یہاں تک لکھ دیا ہے کہ ہر قسم کی رسولیوں اور گلٹیوں کو پارہ تحلیل کرتا ہے جاننا چاہیے جسم انسان میں جو غدد پائے جاتے ہیں وہ دو قسم کے ہیں۔ اول نالی دار جس کے اندر کی رطوبات کا اخراج نالی کے ذریعے ہوتا ہے۔ جیسے جگر، گردے، پستان دوسرے

بغیر نالی کے غدد جن کو غدد جاذبہ کہتے ہیں۔ ان کے اندر سے رطوبات کا اخراج بغیر نالی کے کیمیاوی طور پر ہوتا ہے اور وہ بھی خون میں جیسے طحال، البلبہ وغیرہ۔ اسی طرح نالی دار غدد جو رطوبات اپنے اندر حاصل کرتے ہیں وہ بھی نالیوں سے حاصل کرتے ہیں۔ ثانی الذکر اپنی رطوبات کو بغیر نالی کے کیمیاوی طور پر جذب کرتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ غدد نالی دار ہوں یا بغیر نالی دار۔ ان کے دو بڑے بڑے افعال ہیں۔ اول رطوبات یا مواد کا حاصل کرنا۔ دوسرے رطوبات یا مواد کا اخراج کرنا۔ مثلاً جگر خون سے صفرا حاصل کرتا ہے۔ یہ اس کا اول فعل ہے۔ پھر صفرا کو خارج کرتا ہے یہ اس کا دوسرا فعل ہے اسی طرح طحال اور غدد جاذبہ رطوبات یا مواد کو اپنے اندر جذب کرتے ہیں یہ ان کا پہلا فعل ہے اپنی رطوبات یا مواد کو اپنے اندر سے خارج کرتے ہیں یہ ان کا دوسرا فعل ہے۔

یہ مسلم امر ہے کہ جگر وہی صفرا خون میں سے حاصل کرتا ہے جو فاضل یا خون کے لئے فضلہ ہے پھر اس کی تکمیل کر کے خارج کرتا ہے۔

اسی طرح طحال اور دیگر غدد جاذبہ بھی خاص قسم کے فضلات اور مواد حاصل کرتے ہیں۔ پھر ان کو اپنی مشین میں تکمیل دے کر خون میں داخل کرتے ہیں۔ گویا نالی دار غدد خون سے کچھ خارج کرتے ہیں اور بغیر نالی کے غدد خون میں کچھ داخل کرتے ہیں۔

ایک فرق یہ بھی ہے کہ بغیر نالی دار غدد جو رطوبات اپنے اندر جذب کرتے ہیں وہ کیمیاوی طور پر ترش ہوتی ہیں پھر یہ غدد اپنی مشین میں کیمیاوی تبدیلیاں پیدا کر کے صفرا کی شکل میں دصفرا میں تبدیل کر کے خون میں شامل کرتے ہیں۔ اس وقت ان رطوبات کا ذائقہ چرپرا رنگ زرد ہوتا ہے۔

نالی دار غدد جو رطوبات خون سے حاصل کرتے ہیں یہ وہی فاضل صفراوی رطوبات ہوتی ہیں جو غدد جاذبہ نے خون میں شامل کی تھیں۔ جب یہ رطوبات نالی دار غدد میں آتی ہیں تو یہ ان میں کیمیاوی تبدیلیاں پیدا کر کے کھاری میں تبدیل کر کے جن کا ذائقہ کھاری اور پھیکا ہوتا ہے، خارج کرتے ہیں۔

یاد رکھیں اگر کوئی دوا غدد جاذبہ یا ناقلہ کے فعل کو تیز کرتی ہے تو وہ ان میں تحریک سکیڑ اور سوزش تو پیدا کر سکتی ہے لیکن تحلیل پیدا نہیں کر سکتی۔ جیسا کہ استاذ الاطباء حکیم احمد دین صاحب نے لکھا کہ ہر قسم کی رسولیوں اور گلٹیوں کو پارہ تحلیل کرتا ہے۔ غدد میں تحلیل ہمیشہ اعصابی تحریک سے ہی ہو سکتی ہے۔

استاذ الاطباء حکیم احمد دین صاحب نے اپنے نظریہ افعال الاعضاء میں طب یونانی

کے نظریہ اخلاط کو بے معنی بکھیڑا قرار دیا ہے۔ انہوں نے ثابت کیا ہے کہ اخلاط کوئی شے نہیں ہیں۔ ان کے ذریعے کسی بھی مرض کا علاج نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اپنے ہی نظریہ کی نفی، خود ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ "جب جگر صفرا پیدا نہیں کرتا تو اس کے استعمال (پارہ) سے یہ نقص رفع ہو جاتا ہے۔

پارہ کا مزاج عضلاتی غدی ہے

تمام مفردات کی کتب میں پارہ کا مزاج سرد تر درجہ ۲ سرد اور ۳ تر درجہ الکھا ہے لیکن افعال اثرات اس کے مزاج کے بالکل برعکس لکھے ہیں۔

سمجھ نہیں آتی کہ جو شے عصبی و بلغمی علامات کو دور کرنے جن میں زکام۔ سرفہ ضیق النفس بلغمی کے لئے تریاق ہے۔ وہ اعصابی عضلاتی سرد تر کس لحاظ سے ہے۔ سرد تر مزاج تو ان علامات کا ہے جن کو یہ رفع کرتا ہے۔ یاد رکھیں جب بلغمی رطوبات میں خمیر و تعفن ہو جاتا ہے تو خون کا مزاج بگڑ جاتا ہے۔ جس سے پھوڑے پھنسیاں، خارش، داد، چنبل اور مختلف قسم کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ جنہیں پارہ چند دنوں میں ہی نیست و نابود کر دیتا ہے۔ جو عضلاتی غدی تحریک کا عمل ہے اس لئے پارہ کا مزاج عضلاتی غدی ہے۔

قوت امساک ہمیشہ قلب و عضلات کی مشینی تحریک سے ہی ممکن ہے جو اعتدال پر ہو۔ اسی تحریک میں رقیق رطوبات حتیٰ کہ جریان منی کی رطوبات بھی) اس قدر خشک اور گاڑھی ہو جاتی ہیں جس سے ایک طرف، امساک کی مدت بڑھ جاتی ہے۔ دوسری طرف عضلاتی تحریک سے انتشار میں تندی، تیزی اور سختی قائم ہو جاتی ہے اس لئے پارہ کا مزاج عضلاتی غدی ہے۔ نہ کہ اعصابی عضلاتی جو ایک نامرد کرنے والی دوا کا مزاج ہے۔ پارہ کے بیشمار مرکبات بنائے جاتے ہیں۔

ھوالشافی:۔ پارہ۔ گندھک۔ ایک نسبت سات یعنی پارہ ایک حصہ گندھک سات حصہ

ترکیب تیاری:۔ اول گندھک کو سرمہ کی مثل پیس لیں۔ پھر پارہ کو کھرل میں ڈال کر ایک تولہ پسی ہوئی گندھک میں رگڑیں جب انتہائی سیاہ ہو جائے تو تھوڑی تھوڑی گندھک ملاتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں۔ خیال رکھیں کہ پارہ کے چمکدار ذرات نظر نہ آئیں۔ بس کجلی تیار ہے۔

پان

(عربی) فان۔ تانبول (فارسی) تنبول (تامل، دیتی لائی (تیلگو) تالاپاکو (گجراتی) ناگر بیلہ (سنسکرت)، تانبولی (انگریزی) بیٹل لیف۔ BETEL·LEAF

تعارف:۔ پان برگد (بوہڑ) کے پتوں جیسے رنگ دار بیلدار بوٹی کے پتے ہیں۔ پتوں کی بالائی سطح چمک دار ہوتی ہے۔ پان کی جڑ بھی (دواءً) استعمال ہوا کرتی ہے جو خولنجاں

کے نام سے پنساریوں کے پاس ملتی ہے۔ اس پھل کو ببول کہتے ہیں جو غذا کے طور پر کھایا جاتا ہے
ذائقہ :۔ سے تلخ و تیز، جڑ بھی یہی ذائقہ رکھتی ہے البتہ تلخی کی نسبت چرپرا پن زیادہ
ہے۔ خوشبودار۔ رنگ :۔ سبز
مقدار خوراک :۔ نصف سے ایک عدد پتہ کتھ، چونا، چھالیہ، الائچی ملا ہوا۔
مقام پیدائش :۔ مشرقی بنگال، اڑیسہ، مدراس، بمبئی، مالابار، لنکا، ملایا کے گرم مرطوب علاقوں میں ہوتی ہے۔ کاشت اور دساور کو برآمد کر کے کثیر رقم کا زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔
مزاج :۔ عضلاتی غدی مقوی۔ افعال اثرات :۔ عضلاتی محرک۔ غدی مسکن و مقوی اعصابی محلل، مقوی قلب، محلل سخن، مخرج بلغم، کاسر ریاح، مقوی معدہ، مولد لعاب دہن دافع پیاس ہے۔ نشاط انگیز ہے۔
خواص و فوائد :۔ پان ایک ایسی عام استعمال ہونے والی دوا ہے۔ جسے ہر شخص جانتا ہے۔ شوقین مرد و عورتیں اسے کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صرف پان بیچنے والوں کی ہر شہر اور دیہات میں جگہ جگہ دکانیں کھل چکی ہیں۔ دکاندار اس کے اثرات کو بڑھانے اور خوشبو زیادہ کرنے کے لئے کتھ، چونا، چھالیہ اور الائچی ملا کر بیچتے ہیں۔ بعض اس کی لعاب والی خصوصیت کو بڑھانے سے تمباکو بھی شامل کر دیتے ہیں جو بدبوئے دہن اور بدبوئے تنفس کو دور کرتا ہے۔ مسوڑوں کو تقویت اور دانتوں کو مضبوط کرتا ہے منہ میں چھالوں کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ ذیابیطس کے مریض کو جو پیاس لگتی ہے اسے روکنے کے لئے بھی پان کھاتے ہیں۔ عضلاتی غدی مقوی ہونے کی وجہ سے دل کو تقویت دیتا ہے۔ جس سے قلب اپنے مفروضہ افعال بڑی طاقت کے ساتھ ادا کرنے لگتا ہے۔ حرارت عزیزیہ کو پیدا کر کے جگر کو گرم کرتا ہے۔ جس سے ضعف جگر و گردہ کے امراض ختم ہو جاتے ہیں عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے مقوی معدہ ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ ریاح کو تحلیل کر کے خارج کرتا ہے۔ عضلاتی محرک اور مخرج بلغم ہونے کی وجہ سے بلغمی کھانسی ضیق النفس بلغمی کو خصوصیت سے مفید ہے۔ سردی کی وجہ سے جب بلغم بستہ ہو کر گلا میں بحۃ الصوت کی حالت پیدا کر دے تو اس وقت پان کا اندرونی و بیرونی استعمال فوراً فائدہ مند ہے۔ اندرونی طور پر پان چبانا اور بیرونی طور پر گلے پر پان باندھنا بے حد مفید ہے۔
چونکہ محلل ہے اس لئے اسے پھوڑے پھنسیوں پر باندھتے ہیں۔ اس کے اسی

کی وجہ سے عضو تناسل پر کوئی طلا لگانے کے بعد سوزش کو تحلیل کرنے کے لئے باندھتے ہیں۔
ایلو پیتھی میں اسے قوی دافع تعفن سمجھا جاتا ہے اس میں سے ایک فراری تیل نکالتے ہیں
جسے ٹبسا آئل کہتے ہیں۔ یہی افعال و اثرات حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
یادداشت :۔ پان کے تمام افعال و اثرات اور خواص و فوائد عضلاتی غدی ہیں۔ اس لئے اس
کا مزاج عضلاتی غدی ہی درست ہے۔ غدی عضلاتی نہیں جیسا کہ تمام کتب میں لکھا گیا
ہے۔ اس کا بدل رنگ (قرنفل) بھی اس کے عضلاتی غدی ہونے کی دلیل ہے۔

پپیتہ یا پاپیتہ

نام (سندھی) پاپیتو (انگریزی) CARICA PAPAYA

تعارف :۔ بھورے رنگ کے اور گوشہ تخم ہیں جو نہایت سخت ہوتے ہیں۔ اس کے پھل کو ارنڈ خربوزہ بھی کہتے ہیں
جو امرود سے بڑا ہوتا ہے۔ اس میں کئی تخم نکلتے ہیں جو پپیتہ کے نام سے مشہور ہیں۔
رنگ :۔ بھورا سیاہی مائل لیکن اندر سے نیم شفاف۔
ذائقہ :۔ تلخ اور کچلہ کی طرح سخت۔ مقدار خوراک :۔ دو چاول سے چار چاول تک۔
مقام پیدائش :۔ جزائر نلپائن کو چلن جاپانا۔ مزاج :۔ خشک گرم یعنی حرارت کی
نسبت خشک ہے۔
افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی خشک گرم۔ یعنی عضلاتی محرک اور اعصابی محلل اور
غدی سکون ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں ترشی بڑھا کر صفرا میں تبدیل کرتا ہے۔
خواص :۔ مسہل بلغم اور مخرج و مولد "سودا" مولد حرارت، دافع نزلہ و زکام، مدر حیض۔
دافع کثرت بول، تریاق سموم و دافع قے و اسہال ہونے کے باعث ہیضہ اور اسہال
محلل و مسخن ہے۔ مقوی باہ ہے۔
فوائد :۔ تریاق مسموم اور دافع قے و اسہال ہونے کے باعث ہیضہ میں بکثرت
مستعمل ہے۔ درد معدہ و امعا کو دور کرتا ہے۔ خصوصاً اس وقت جب پتلے دستوں
کے ساتھ پیٹ میں مروڑ ہو۔ جب مروڑ کے ساتھ پاخانے آئیں اور ان میں خون اور
آنوں آتے ہوں۔ قطعاً استعمال نہ کریں۔ فوراً ان علامات میں شدت پیدا ہو جائے گی۔
محلل مسخن۔ مخرج بلغم ہونے کی وجہ سے کھانسی ضیق النفس عصبی و بلغمی درد دل
کو فوراً روکتا ہے۔ انتہائی محرک عضلات ہونے کی وجہ سے اعصابی فالج میں خصوصیت
سے مفید ہے۔ بعض اطباء اسے غشی اور بیہوشی میں استعمال کرنے کی ہدایت کرتے ہیں
جو صحیح نہیں ہے۔ یاد رکھیں غشی غدی تحریک سے ہوا کرتی ہے جب کہ بیہوشی اعصابی

عضلاتی تحریک کا مظہر ہے اس لئے پپیتہ بیہوشی میں تو مفید ہے۔ لیکن غشی میں کوئی اثر نہیں کرتا
عضلاتی غدی محرک ہونے کی وجہ سے درد ہائے ریحی، ہاہاں، فالج، رسولی اور سنگ گردہ
اور دیگر کیڑے مکوڑوں کے کاٹے ہوئے مقام پر طلاءً استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح ضعف باہ
کے لئے بیحد مفید ہے۔ پپیتہ کے تخم ریزہ ریزہ کر کے روغن میں ملا کر داد اور خارش
پر مالش کرتے ہیں۔

یاد رکھیں۔ پپیتہ میں کچلہ کی نسبت وہ چند مقدار میں اذراقین دجوہر کچلہ) پایا جاتا
ہے جوکہ ایک سم قاتل ہے۔ لہٰذا اس کے استعمال میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ پپیتہ
کے قائم مقام یا بدل نارجیل دریائی ہے لیکن اس سے اثر میں قدرے کم ہے۔ دوسرے
اتنا زہریلا اثر بھی نہیں رکھتا۔ حب پپیتہ اس کا مشہور مرکب ہے۔

حب پپیتہ

تخم پپیتہ ۹ ماشہ۔ اجوائن دیسی۔ رائی۔ پودینہ، لیموں کا پانی ہر ایک ایک تولہ
ترکیب تیاری:۔ سب ادویہ کو باریک کر کے لیموں کا پانی ملا کر حب بقدر نخود تیار کریں۔
مقدار خوراک:۔ ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔
افعال اثرات:۔ عضلاتی غدی مقوی یعنی عضلات کو تحریک اعصاب کو تحلیل اور غدد
میں تسکین پیدا کرتا ہے۔
فوائد:۔ ہیضہ، بدہضمی، درد شکم۔ اور آنتوں میں ایسا مروڑ دار درد جو پتلے
پانی جیسے دستوں کے وقت ہوتا ہے جیسے ہیضہ، ہنگامی کے رفع کرنے کے لئے اعلےٰ درجہ
کا نسخہ ہے۔ ہیضہ اور رطوبتی دنوں میں اسے بطور احتیاط کے استعمال کرتے ہیں۔ اسی
طرح پیٹ میں گرانی اور کھٹی ڈکاریں آرہی ہوں تو اس کے کھانے سے فوراً تکلیف دور
ہو جاتی ہے۔

پپیتہ نام (عربی) شجر البطیخ دار نڈ) ارنڈ خربوزہ۔ ارنڈ ککڑی دگجراتی) پپیٹی
دسندھی) کاٹھ گدرہ (انگریزی) PAPAYA

تعارف:۔ پپیتہ ایک چھتری نما درخت کا پھل ہے حجم میں خربوزے کے برابر ہوتا
ہے۔ پتے شکل میں ارنڈ کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک نر،
دوسری مادہ۔ دونوں کے پھول لگتے ہیں۔ اس کے جوہر مؤثرہ کا نام PAPAIN ہے
رنگ:۔ سہ رنگ میں پایا جاتا ہے۔ یعنی کچا سبز، نیم پختہ سرخ، پختہ زرد۔
ذائقہ:۔ خام تلخ، پختہ شیریں اور قدرے بدمزہ۔

مقدار خوراک :- ۵ ، ۶ تولہ
مقام پیدائش :- پپیتہ کا اصل وطن برازیل امریکہ ہے لیکن انقلابات زمانہ کے ذریعہ پرتگیزوں کی وساطت سے ہندوستان پہنچا۔ اب تمام ہند، پاکستان کے باغات میں پایا جاتا ہے
مزاج :- دودھ خشک گرم ۔ پھل ۔ خشک گرم
افعال اثرات :- عضلاتی غدی خشک گرم ۔ یعنی محرک قلب، محلل اعصاب مقوی جگر ہے اور کاسر ریاح۔ محمر و مخرش، ملین، مفتت حصات، قاتل کرم شکم، مدر حیض، مسقط جنین ہے۔
خواص و فوائد :- پکا ہوا پپیتہ بطور پھل کے کھاتے ہیں۔ اس میں اے۔ بی۔ سی۔ ڈی اور ای وٹامن پائے جاتے ہیں۔ جو ایلوپیتھی حضرات کے خیال میں بے حد اہمیت رکھتے ہیں۔
محمر اور مخرش ہونے کی وجہ سے داد اور چنبل پر لگانا بے حد فائدہ مند ہے پپیتہ کے کچے پھل کا دودھ تمام حصوں سے زیادہ خراش آور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دکن کے علاقہ میں عورتیں اسقاط حمل کی غرض سے کچے پھل کے دودھ میں کپڑا تر کرکے اندام نہانی میں رکھتی ہیں۔ اسی طرح وہ عورتیں جنہیں خون حیض بند ہو جائے یا بہت کم آئے وہ اس کے دودھ میں کپڑا تر کرکے حمول کیا کرتی ہیں جس سے دوران خون رحم کی طرف بڑھ کر حیض جاری ہو جاتا ہے۔
قاتل کرم شکم ہونے کی وجہ سے کیچوؤں کو ہلاک کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اسے شہد کے ساتھ ملا کر کھاتے ہیں۔ پختہ پھل ملین و کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے بدہضمی اور دائمی قبض کے لئے کھاتے ہیں۔ معدہ میں قوت پیدا کرکے بھوک لگاتا ہے۔ پتوں کو ابال کر ان کا جوشاندہ گھوڑوں کو بطور مسہل دیا جاتا ہے۔
مفتت حصات ہونے کی وجہ سے گردہ و مثانہ کی پتھریوں کو ریزہ ریزہ کرتا ہے
یادداشت :- کتاب المفردات (مصنفہ حکیم مظفر حسین اعوان صاحب) میں پپیتہ کا مزاج سرد و تر لکھا ہے۔ لیکن افعال و اثرات اور خواص و فوائد عضلاتی غدی لکھتے ہیں۔ مثلاً جو شے مدر حیض ہے اور مسقط جنین ہے وہ سرد و تر کیسے ہو سکتی ہے جب کہ سرد و تر بلکہ گرم تر ادویہ بھی مدر حیض نہیں ہو سکتیں۔ ادرار حیض کے لئے جسم میں خشکی بڑھانا ضروری ہوتا ہے اسقاط جنین کے لئے بھی ایسی دوا کی ضرورت ہوتی ہے جو ایک طرف قلب و عضلات میں مشینی تحریک پیدا کر دے اور دوسری طرح جگر و غدد خصوصاً رحم میں کیمیاوی طور پر تیزی پیدا کر دے۔ جس سے ان میں مروڑ کے ساتھ درد ہونا شروع ہو جائے چونکہ پپیتہ ان افعال اثرات کا حامل ہے اس لئے اس کا مزاج عضلاتی غدی ہے۔ دودھ انتہائی مخرش اور تیز ہے بیت

کی وجہ سے غدی عضلاتی ہے پلیتہ کے مفتت حصات خواص سرد تر ہونے کی نفی کرتے ہیں

شاف مدر حیض

ھوالشافی :- مرمکی - مصبر، نوشادر، شیر پلیتہ ہر ایک ہم وزن -
ترکیب تیاری :- شیر پلیتہ کے علاوہ ادویہ کو باریک کریں - پھر شیر شامل کر کے ڈیڑھ ڈیڑھ انچ لمبی بتیاں تیار کر لیں -
موقع استعمال :- جب حیض آنے والا ہو تو ایک دو دن پہلے ان بتیوں کو رات کے وقت رحم میں رکھیں - بغیر تکلیف کے خون جاری ہو جائے گا - اس کے علاوہ ناسور قسم کے پھوڑے پھنسیوں میں استعمال کر سکتے ہیں جنہیں یہ بہت جلدی تحلیل کر دیتی ہیں -

پت پاپڑا

نام (عربی) شاسترج - بقلۃ الملک (فارسی) شاہترہ (سندھی) شاہترہ (بنگلہ) کشیت پاپڑا (انگریزی) FUMARIA - فومریا :

تعارف :- ایک سے دو فٹ بلند گھاس ہے - گیہوں چاول اور چنے کے کھیتوں میں خودرو پیدا ہوتا ہے - جس پر باریک باریک پتے اور چھوٹے چھوٹے بنفشی رنگ کے پھول لگتے ہیں - گائے، بھینس، بکری کا من بھاتا چارہ ہے - چونکہ اس میں دوائی اثرات بہت ہیں اس لئے اسے دوا کے طور پر بکثرت استعمال کرتے ہیں - زیادہ تر مصفی خون جوشاندہ میں استعمال کرتے ہیں -

ذائقہ :- تلخ - رنگ :- سبز پھول سرخی مائل -

افعال اثرات :- مقوی معدہ، مصفی خون، محلل اور دافع بخار ہے -

مزاج :- عضلاتی غدی خشک گرم - مقام پیدائش :- ہندپاکستان میں گندم چنے اور چاول کے کھیتوں میں عام ہوتا ہے -

مقدار خوراک :- ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ

خواص (فوائد) :- عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے معدہ کو تحریک دے کر بدہضمی دور کرتا ہے - معدہ کو طاقت دے کر بھوک لگاتا ہے - ملین ہونے کی وجہ سے بلغم کو براہ راست خارج کرتا ہے چونکہ عضلاتی غدی ہے - اس لئے سودا کی پیدائش کے ساتھ اس کا اخراج بھی کرتا ہے - یہی وجہ ہے اور کہا جاتا ہے کہ شاہترہ سودا کو براہ راست خارج کرتا ہے یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح اپنی کیمیائی تحریک پر صفرا اکٹھا کرتا ہے اور اپنی مشینی تحریک میں اسے خارج کرتا ہے - اسی طرح عضلات اپنی کیمیائی تحریک (عضلاتی اعصابی) میں سودا جمع کرتے ہیں اور اپنی مشینی تحریک (عضلاتی غدی) میں خارج کرتے ہیں -

اعصابی تحریک سے جب بلغم کے متعفن ہونے سے آتشک اور پھوڑے پھنسیاں نکل آئیں ان کے رفع کرنے کے لئے مناسب ادویہ کے ہمراہ اس کا جوشاندہ یا خیساندہ بنا کر پلاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسے اعلیٰ درجہ کا مصفیٰ خون تسلیم کرتے ہیں۔ مسلسل بلغمی بخاروں کو دور کرنے کا اعجاز اس میں موجود ہے یہی وجہ ہے کہ اسے تپ کہنہ کو رو کنے کے لئے بصورت عرق مریضوں کو پلاتے ہیں۔

چونکہ عضلاتی غدی ہے اس لئے اس کے استعمال سے جگر میں کیمیائی طور پر تحریک شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے عظم جگر و طحال میں سکیڑ پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ نتیجہ کے طور پر ان میں رکی ہوئی رطوبات بھی اخراج پانا شروع ہو جاتی ہیں۔ جس سے ان کا عظم دور ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکما اسے طحال و جگر کے سدے خارج کرنے کیلئے دیتے ہیں۔

یادداشت:۔ ہر مفردات کی کتاب میں پت پاپڑا کو مرکب القویٰ لکھا ہے یہ عجیب بات ہے کہ بڑی بڑی طبی کتب میں بھی مرکب القویٰ اشیا کا ذکر پایا جاتا ہے لیکن حیرت کا مقام ہے کہ جب ہر جڑی بوٹی کا علیحدہ علیحدہ مزاج مقرر کر دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ جب متعدد ادویہ سے ترتیب شدہ نسخہ جات کا مجموعی مزاج بھی ایک تسلیم کیا جاتا ہے۔ مثلاً تمام اطریفلات کا مزاج سرد خشک ہوتا ہے۔ ہر معجون کا مزاج خشک گرم، ہر قسم کی جوارشات گرم خشک ہوتی ہیں۔ تمام قسم کے لبوب گرم تر، تمام حلوہ جات تر گرم اور تمام خمیرہ جات اثرات کی کمی و بیشی کے مطابق سرد تر ہوتے ہیں۔ جب ان مرکبات کو جو بے شمار ادویہ سے مرکب ہوتے ہیں۔ مرکب القویٰ نہیں کہتے تو کسی ایک دوا کو کیسے مرکب القویٰ تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

دوسرے ایک ہی دوا اگر خلط بلغم پیدا کر سکتی ہے تو صفرا یا سودا کیسے پیدا کرے گی جب کہ ہر خلط ایک دوسرے کی ضد ہے اس لئے شاہترہ بھی مرکب القویٰ نہیں ہے بلکہ اس کا صرف ایک ہی مزاج ہے جسے عضلاتی غدی (خشک گرم) کہہ سکتے ہیں۔

شاہترہ کو جہاں ہر مصنف نے مرکب القویٰ لکھا ہے وہاں ساتھ ہی اسے مسہل سہ اخلاط بھی لکھا ہے۔ حیرت کا مقام تو یہ ہے کہ موجودہ طبی بورڈ کے مرتب کردہ فارماکوپیا میں بھی اسے مسہل سہ اخلاط لکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی کوئی دوا بھی مسہل سہ اخلاط نہیں ہے اور نہ ہی یہ تصور طب یونانی کے نظریہ اخلاط کی تصدیق کرتا ہے کیونکہ تمام خلطوں کے مبداء و منبع کا مزاج ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ دوسرے ہر خلط کا مزاج دوسری سے بالکل مختلف ہے اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک دوا ایک ہی وقت میں گرمی۔ سردی، تری خشکی کیسے پیدا کرے۔۔۔

تیسری حقیقت یہ ہے کہ تینوں خلطوں کے مجموعہ کا نام خون ہے اگر تینوں خلطوں کو خارج کر دیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ خون کا بننا ناممکن ہو جائے گا۔ جب خون ہی نہ بنے گا تو زندگی کی بقا ناممکن ہو جائے گی اس لئے یہ تصور بنیادی طور پر ہی غلط ہے کہ کوئی دوا دو اخلاط کو خارج کرتی ہے یا رکھیں کہ خون کا اخراج بھی صرف اس وقت ہوتا ہے۔ جب تلب و عضلات میں تیزی سے سودا اور خشکی بڑھ جائے چونکہ پت پاپڑا قلب و عضلات کو تیز کرتا ہے اس لئے کہ یہ مولد سودا تو ہو سکتا ہے لیکن مولد بلغم و صفرا نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی ان اخلاط کو خارج کرنے والا۔

یادداشت:۔ کتاب المفردات مصنف حکیم اللہ رکھا صاحب لکھتے ہیں کہ شاہترہ کا بدل سنامکی اور دو ثلث زرد ہر یڑ ہے۔ اسی طرح مضر اثر میں لکھتے ہیں کہ:۔

مضر طحال کو اور مصلح اس کا ہر یڑ ہے۔

افعال و خواص میں لکھتے ہیں کہ مفتح سدہ کبد و طحال اور مقوی جگر و معدہ اور اس کا استعمال مسہل اخلاط ثلاثہ ہے۔

مزاج و طبیعت کے عنوان میں لکھتے ہیں کہ مرکب القویٰ، معتدل بہ حرارت اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ بعضے دوسرے درجہ میں گرم کہتے ہیں۔ شیخ الرئیس نے پہلے درجہ میں سرد کہا ہے۔ قارئین خود اندازہ لگائیں کہ صرف ایک دوا کے متعلق کتنی متضاد باتیں تسلیم کی گئی ہیں، اگر شاہترہ کا بدل سنامکی ہو سکتا ہے جو مزاج گرم تر ہے تو زرد ہر یڑ جو سرد خشک ہے، کیسے اس کی قائم مقام ہو جائے گی۔ جب اس کے افعال و خواص میں یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ یہ مفتح سدہ کبد و طحال ہے تو طحال کو مضر کیسے ہو گی۔

کیا ہم ایسی دوا کو جو انتڑیوں کے سُدے اور قولنج کو رفع کر دے، اسے انتڑیوں کے لئے نقصان دہ تسلیم کر سکتے ہیں۔

پت پاپڑا کو مزاج عطا کرنے میں کسی بھی کیفیت کو نہیں چھوڑا۔ ایک ایسا حکیم جو ابھی طبی میدان میں داخل ہوا ہے۔ اس کا کونسا مزاج تسلیم کرے گا۔ انسان کی کس کیفیت کو رفع کرنے کے لئے وہ استعمال کرے گا۔ اس کے مرکب القویٰ ہونے سے تو وہ اندازہ لگائے گا کہ یہ ایسی دوا ہے جو ہر مریض کو دی جا سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب باتیں نقل در نقل بغیر تحقیق کے لکھی گئی ہیں۔

پرسارنی

(سنسکرت) پرسارنی (پنجابی)، کھیپ (ہندی)، گندھ پرسارنی (مرہٹی) ہرن دیل (بنگالی)، گاندھالی۔ گندھا بادلی (گجراتی)، گندھانا۔ (لاطینی) انگریزی

تعارف:۔ ایک بیلدار پودا ہے اسے اگر کچلا جائے (PAEDERIA · FOETIDA·)

ترکاربن ڈائی سلفائیڈ کی بو آنے لگتی ہے۔ جو گندھک کا لازمی جزو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پرسارنی کو گندھالی بھی کہتے ہیں۔ اس کے پتے بھنگ کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ موسم بسنت میں اگتی ہے اور دو مہینوں میں جڑ موٹی ہونے پر اکھاڑ دیتے ہیں۔
ذائقہ:۔ تلخ۔ مقدار خوراک:۔ ایک سے دو تولہ۔
مقام پیدائش:۔ یوپی پنجاب، مغربی ہند، بنگال اور آسام میں اس کے پودے نمناک زمین میں خودرو پیدا ہوتی ہے۔ عام طور پر بھنگ کے پودوں کے ساتھ اگتی ہے۔ جو موسم برسات کی وجہ سے مرطوب علاقوں میں کثرت سے ہوتی ہے۔
مزاج:۔ خشک گرم (عضلاتی غدی)
افعال اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک قلب و عضلات محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے
خواص و فوائد:۔ محرک قلب ہونے کی وجہ سے اس کے پتوں اور جڑ کی سبزی بنا کر بنگالی لوگ بیماروں کو نقاہت دور کرنے کے لیے دیتے ہیں۔ کوٹنے اور چھاننے سے اس میں گندھک جیسی بو آتی ہے اس کے پانچوں انگ دواءً مستعمل ہیں۔ دست آور ہے۔
شدید عضلاتی غدی محرک اور دست آور ہونے کی وجہ سے بلغمی مادہ کو خارج کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسے امراض مفاصل اور بلغمی اورام کو دور کرنے کے لیے داخلی و خارجی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ زیادہ تر اس کا استعمال تیل میں جلا کر ریحی و مفاصلی دردوں پر مالش کے طور پر کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس میں گندھک کے اثرات پائے جاتے ہیں اس لیے یہ پھوڑے پھنسیوں اور خون صاف کرنے کے لیے اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

حب دافع درد

افسنتین ۲ تولہ، مصبر ایک تولہ۔ پرسارنی ۴ تولہ

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے حب بقدر نخود تیار کریں۔
مقدار خوراک:۔ ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ، بلغمی کھانسی، سینہ میں نمونیا اور ریحی و مفاصلی دردوں کو فوراً دور کرتا ہے۔

روغن وجع المفاصل

تیل سرسوں ۱/۲ پاؤ، رتن جوت ۱/۲ ۲ تولہ پرسارنی ۱/۲ ۲ تولہ لونگ ایک تولہ روغن تارپین ۱/۲ ۲ تولہ
ترکیب تیاری:۔ تیل سرسوں کو کڑاہی میں رکھ کر گرم کریں اور اس میں لونگ سفوف کردہ جلا دیں۔ جب لونگ جل جائیں تو اتار لیں۔ پھر اس میں رتن جوت اور پرسارنی شامل کر دیں۔ سخت جوش آ جائے گا۔ سرد ہونے پر روغن نچوڑ لیں۔ پھر اس روغن میں روغن تارپین شامل کر دیں۔

بس تیار ہے ۔

فوائد :- ہر قسم کے ریحی و بلغمی دردوں کو دور کرنے کے لیے مالش کی جاتی ہے اس کے استعمال سے درد مفاصل سے اور مدتوں سکیڑے ہوئے جوڑ بھی کھل جاتے ہیں اگر جوڑ انتہائی پتھر ہو چکے ہوں تو اس روغن کے آٹھ حصوں میں ایک حصہ روغن جمال گوٹہ شامل کریں اگر جوڑوں پر سوجن آجائے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر پھنسیاں نکل آئیں تو ایک دو دن کے لیے روغن مالش کر کے بند کر دیں۔ پھر ذرا کم مقدار میں مالش کریں۔ چند دنوں میں جوڑ کھل جائیں گے

پنیر مایہ

نام (فارسی) پنیر مایہ (عربی) انفحہ (ہندی) جُسپتہ ۔

تعارف :- دودھ پینے والے چوپائے جانور کے نرینہ بچے کو جب وہ پہلی بار اپنی ماں کا دودھ پیتا ہے۔ صرف نصف گھنٹہ بعد ذبح کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد اس کا معدہ مع دودھ اور آنتیں نکال کر خشک کر لیتے ہیں۔ یہی پنیر مایہ کہلاتا ہے۔ عام طور پر پنیر مایہ شتر اعرابی بطور دوا مستعمل ہے ۔

رنگ :- سفید ذائقہ :- قدرے شور۔ مقدار خوراک، ۴ رتی سے ایک ماشہ

مزاج :- خشک گرم ۔ افعال اثرات :- محرک قلب محلل اعصاب مسکن جگر ہے ۔ کیمیاوی طور پر بطون میں سوداوی خشکی بڑھاتا ہے ۔

خواص :- مقوی باہ قابض وحابس ہے ۔ مدر حیض اور معین حمل ہے۔ محلل خون ہے ۔

فوائد :- چونکہ پنیر مایہ مختلف جانوروں کے بچوں سے حاصل کیا جاتا ہے اس لئے ہر ایک جانور کے پنیر مایہ کے افعال کم و بیش علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں ۔

خاص صفت :- پنیر مایہ کے بارے میں یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ یہ منجمد اخلاط (بلغم و سودا) کو پگھلاتا ہے بلکہ معدہ میں جمے ہوئے خون کو پگھلا کر خارج کرتا ہے۔ حتیٰ کہ کسی بھی عضو میں خون منجمد ہو جائے، اسے تحلیل کر دیتا ہے ۔

چونکہ قابض وحابس ہے اس لئے دستوں کو بند کرنے کے لئے بکثرت استعمال کیا جاتا ہے عضلاتی غدی مقوی ہونے کی وجہ سے رحم میں طاقت پیدا کر کے حیض جاری کرتا ہے اگر اس کا حمول کیا جائے تو اس کا سبب ہے اول فعل معین حمل ہے اگر مریضہ کو لیکوریا ہو تو بہت جلد آرام کرتا ہے۔ عضلاتی غدی محرک ہونے کی وجہ سے نہایت عمدہ مقوی باہ ہے خصوصاً پنیر مایہ شتر اعرابی اس مقصد کے لئے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے تنہا یا دوسری ادویہ کے ہمراہ تقویت باہ کے لئے کثرت سے استعمال برتتے ہیں۔

مردا سنگ کے زہر کا تریاق ہے ۔

عضلاتی غدی محرک ہونے کی وجہ سے صرع کے واسطے مفید ہے۔ صرع دور کرنے کے لئے اسے سرکہ میں ملا کر پلاتے ہیں۔ خصوصاً پنیر مایہ خرگوش صرع بلغمی کے لئے نہایت مفید ہے یہ آدھا درم سرکہ انگوری میں گھول کر پلانا چاہیئے۔

پنیر مایہ صرع کے علاوہ کزاز بلغمی اور اختناق الرحم کو مفید ہے۔ پنیر مایہ کی ایک خصوصیت یہ بھی سنی گئی ہے کہ اگر کسی بانجھ عورت کو خرگوش نر کا پنیر مایہ سرکہ میں ملا کر پلائیں تو وہ حاملہ ہو جائیگی اور وضع حمل میں لڑکا پیدا ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

یادداشت:- کہا جا سکتا ہے کہ پنیر جو دودھ سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کا مزاج غدی اعصابی ہے۔ لہٰذا پنیر مایہ کا مزاج غدی اعصابی کیوں نہیں ہے جب کہ اس میں بھی دودھ شامل ہوتا ہے۔ اس کا آسان جواب یہ ہے کہ پنیر صرف دودھ پھاڑ کر تیار کیا جاتا ہے۔ لیکن پنیر مایہ میں دودھ کے علاوہ معدہ، انتڑیاں شامل ہوتی ہیں جو دودھ سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہیں۔ دوسرے معدہ کا مزاج عضلاتی غدی اور انتڑیوں کا مزاج غدی عضلاتی ہے۔ جن کا مجموعی مزاج عضلاتی غدی ہی بنتا ہے۔

تیسری حقیقت یہ ہے کہ معدہ میں جونہی دودھ آتا ہے فوراً اس میں خمیر شروع ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی دودھ پینے کے بعد قے آئے۔ پھٹے ہوئے دودھ کی قے ہوا کرتی ہے خمیر کا ترش ہونا ضروری ہے لہٰذا پنیر کا مزاج عضلاتی غدی ہے نا کہ غدی عضلاتی (گرم خشک)

پھکرمول

نام (گجراتی) پوہکرمول (اردو) پوکرمول (کشمیری) پوشکر (بنگالی) پشکرمول
(انگریزی) انیولا ریسی موسا ANULA·RACE·MOSA

تعارف:- ایک بوٹی کی ریشہ دار جڑ ہے جو نہایت وزنی ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر اس کے مساوی الحجم سید کھوٹ کو تولیں تو برابر ہوتی ہے۔ اس میں کافور کی طرح خوشبو آتی ہے۔ اس کے پھول زرد رنگ کے سورج مکھی کی طرح ہوتے ہیں۔ پھل بڑے گوکھرو کی مانند بے خار ہوتا ہے۔ خزاں کی ابتدا اور گرمیوں کی انتہا میں اس کے تخم پک جاتے ہیں۔ اس وقت اس کی جڑیں نکال لیتے ہیں اسے کٹھ کے ہم شکل ہونے کی وجہ سے کٹھ سمجھ لیتے ہیں حقیقت میں کٹھ سے یہ علیحدہ بوٹی ہے

رنگ:- باہر سے سیاہ اندر سے گلابی ہوتی ہے۔ ذائقہ:- تلخ

مقام پیدائش:- کشمیر۔ جگناتھ (ہندوستان) بنگال۔ کونکن اور ساحل کارومنڈل کے مرطوب اور سایہ دار مقامات میں پیدا ہوتی ہے۔

مقدار خوراک:- دو ماشہ سے تین ماشہ۔ مزاج:- خشک گرم۔

فعال اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے یعنی قلب و عضلات کو تحریک دیتی ہے۔ دماغ اور اعصاب میں تحلیل پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ جگر میں مقوی صورت پیدا کرتی ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں حرارت پیدا کرتی ہے۔ سودا کو کیمیائی طور پر صفرا میں تبدیل کرنا شروع کر دیتی ہے۔
خواص:۔ محلل، منفث بلغم، کاسر ریاح، مشتہی، بلغمی و ریحی دردوں کے لئے مفید ہے
فوائد:۔ منفث بلغم اور مخرج بلغم ہونے کی وجہ سے یہ تپ بلغمی، بلغمی کھانسی و دمہ کے لئے بہترین دوا ہے۔ مشتہی اور کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے ضعف اشتہا، ریح معدہ و اپھارا دور کرنے میں بے مثال ہے۔ اسی وجہ سے اسے زیادہ تر ریحی و بلغمی دردوں میں بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ اعصابی تحریک سے جب ہاتھ پاؤں میں پسینہ کثرت سے آنے لگے تو اسے باریک پیس کر ہاتھ پاؤں پر ملتے ہیں۔ محرک عضلات ہونے کی وجہ سے معدہ کو طاقت دیتی ہے۔
جب رطوبات زیادہ دیر کسی مقام پر رکی رہتی ہیں تو ان میں جراثیم اور کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ ان کا حقیقی علاج طب یونانی اور نظریہ مفرد اعضاء میں رطوبات کو ہی خشک کرنا ہوتا ہے۔ جس کے رکنے سے کیڑے یا جراثیم پیدا ہوئے ہیں۔ ان رطوبات کو خشک کرنے کے لئے مسکن عضو کو تحریک دینے سے رکی ہوئی رطوبات خارج یا خشک ہوتی ہیں۔ جن کے ساتھ نہ صرف کیڑے مر کر خارج ہو جاتے ہیں بلکہ جراثیم کا نام و نشان بھی نہیں رہتا۔ اس لئے ایسے اعصابی زخم جن میں کیڑے اور جراثیم پڑ چکے ہوں۔ ان پر اس کا سفوف چھڑکنے سے کیڑے و جراثیم فنا ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسے قاتل کرم کہتے ہیں۔
عضلاتی غدی ہونے کی وجہ سے عضلاتی اعصابی علامات کے رفع کرنے میں بھی تریاق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا اندرونی و بیرونی استعمال نمونیا اور درد پہلو میں فائدہ بخش ہے۔ عضلاتی غدی ہونے کی وجہ سے ضعف باہ میں بھی مفید ہے۔
یادداشت:۔ بعض کتب میں اسے استسقا کے لئے مفید لکھ دیا ہے لیکن عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی ادویہ سے تو استسقا میں زیادتی ہو جایا کرتی ہے۔ کیونکہ گرمی خشکی سے تو قلب و عضلات تحلیل اور بڑھ جاتی ہے اور عضلات کی تحلیل سے ہی استسقا ہوا کرتا ہے۔ لہذا بھکر مول استسقا میں قطعاً مفید نہیں ہے۔

پیارانگا

نام۔ ہر زبان میں پیارانگا کے نام سے ہی مشہور ہے اسے رخنک کے نام سے بھی پکارتے ہیں۔
تعارف:۔ ایک چھوٹے سے درخت کی گرہ دار لمبی جڑ ہے۔ جس کی موٹائی انگلی کے برابر اور لمبائی دو بالشت کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

رنگ:۔ چھال کا رنگ زرد سرخی مائل اور براق ہوتا ہے۔ جوں جوں پرانی ہوتی جاتی ہے۔ سیاہی مائل ہوتی جاتی ہے۔ ذائقہ:۔ مزہ تلخ ہوتا ہے۔
مقام پیدائش:۔ سلہٹ اور اسلام آباد مقدار خوراک ۱/۲ ماشہ سے ایک ماشہ
مزاج:۔ خشک گرم عضلاتی غدی۔ خشک درجہ دوم گرم درجہ اول۔
خواص۔ فوائد:۔ مسکن درد، محلل اورام، منفث بلغم، مقوی معدہ، تریاق ہیضہ ہے۔ علامت ہیضہ میں تر اسے کسی بھی ترش پھل کے رس میں گھس کر دینا نہایت مجرب ہے۔ ذات الریہ، کھانسی بلغمی اور ضیق النفس بلغمی کو بیحد مفید ہے۔
مولد حرارت غریزی ہونے کی وجہ سے سرد علامتوں کو رفع کرنے کے لئے بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ درد شکم اور قولنج کو تسکین دینے کے لئے اس کا ضماد لگاتے ہیں۔
بچوں کی خاص تکلیف ڈبہ جس کو ہندی میں پسلی کا عارضہ کہتے ہیں۔ اور یہ علامت بالکل نمونیا سے ملتی ہے اس کے واسطے ایک رتی پیارانگا، ایک دانہ لونگ اور مرچ سیاہ، سوئے کے پتوں کے پانی میں بھگو کر خشک کر کے مناسب مقدار میں کھلانے سے بے حد فائدہ ہوتا ہے لیکن بعض عورتیں صرف پیارانگا کو دودھ میں گھول کر دیتی ہیں جس سے فی الفور آرام آجاتا ہے۔
تقویت معدہ اور زیادتی بھوک کے لئے اسے رگڑ کر دیتے ہیں۔ بعض دفعہ اجوائن، زنجبیل، بادیان بھی شامل کر لیتے ہیں۔
اگر پیارانگا دو رتی، نانخورہ ایک ماشہ پوست جڑ بر بارہ۔ پوست جڑ بہیریہ ہر ایک ایک ماشہ خوب کوٹ چھان کر بقدر مناسب کھلائیں تو دافع سلسل بول ہے۔
نزول الماء میں پیارانگا کے ہم وزن نارجیل سفید پیس کر کھلانا اور آنکھوں پر لگانا بیحد مفید ہے

پیاز (عربی) بصل عنصل (فارسی) پیاز (بنگالی) پیاج (گجراتی) ڈنگری (سندھی) بصر (پنجابی) گنڈا (انگریزی) اونین (ONION)

تعارف:۔ مشہور عام گرم مصالحوں، سبزیوں میں شامل ہونے والی گول گیند نما جڑ ہے جس کے ریشے عموماً ساتھ ہی ہوتے ہیں۔ اس کا پودا ایک فٹ سے دو تین فٹ تک بلند ہو جاتا ہے اس کے پتوں کو پھوکان کہتے ہیں جو چھ انچ سے ڈیڑھ فٹ لمبی ہوتی ہیں۔ ہر ایک پھوک پائپ کی طرح خالی ہوتی ہے لیکن یہ نیچے سے موٹی اور اوپر سے پتلی ہوتی ہے۔ پودے کے جوان ہونے پر پھول لگتے ہیں۔ جن کے پکنے پر بیشمار سیاہ رنگ کے دانے نکلتے ہیں۔ جن کی بو پیاز کی مانند ہوتی ہے۔ اس کے تخم دوائً مستعمل ہیں۔ تمام پیاز تلے تلے پرتوں سے

سے بنا ہوتا ہے اس میں کیمیائی طور پر گندھک پائی جاتی ہے اس کی ایک قسم جنگلی پیاز بھی ہے جو اس سے قدرے اثرات میں تیز ہے۔

رنگ:۔ سرخ وسفید۔ ذائقہ:۔ تلخ چرپرہ اور شیریں۔ بیج قدرے تلخ۔

مقام پیدائش:۔ پاکستان اور ہندوستان میں ہر جگہ اس کی کاشت کی جاتی ہے۔

مقدار خوراک:۔ ایک تولہ تا تین تولہ۔ تخم ایک ماشہ سے ۳ ماشہ۔

مزاج:۔ خشک گرم۔ سفید پیاز۔ عضلاتی اعصابی سرد خشک تاثیر رکھتا ہے۔

افعال اثرات:۔ عضلاتی غدی یعنی محرک عضلات، مقوی اعصاب زیادتی کی صورت میں محلل اعصاب اور مقوی غدود ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں خلط سودا بڑھاتا ہے۔

خواص:۔ منفث بلغم، محلل جالی، مقوی باہ، قابض وحابس رطوبات ہیں۔ خام حالت میں کھانے سے کسی قدر پیٹ میں ریاح پیدا ہو کر ابھارا آجایا کرتا ہے۔ اس کے تخم مدر حیض میں نہایت اچھا مولد حرارت غریزی ہے۔ کسی قدر اپنے اندر غذائی اثرات دخواص رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے دوائے غذائی میں شامل کرتے ہیں گرم کیا ہوا پیاز محلل اورام ہے۔

فوائد:۔ پیاز زیادہ تر سبزیوں میں مصالحہ کے ساتھ شامل کر کے کھایا جاتا ہے محلل ہونے کی وجہ سے اسے آگ میں دبا کر نیم گرم بطور پلٹس سرخ رنگ کے گہرے اور سخت قسم کے دردناک پھوڑوں پر باندھتے ہیں۔ قابض وحابس رطوبات ہونے کی وجہ سے اسے ہیضہ، قے اور بدہضمی کی صورت میں بطور سبزی کھلاتے ہیں۔

چونکہ مولد ریاح ہے اس لئے اسے مالیخولیا اور تبخیر کے مریض کو متواتر نہیں کھلانا چاہئے محرو جالی کا اثر حاصل ہونے کی وجہ سے اسے برص، بہق جیسے بلغمی علامات میں بطور ضماد استعمال کرتے ہیں۔ پیاز وبائی امراض وعلامات روکنے کے لئے تریاقی طاقت رکھتا ہے۔ چنانچہ طاعون ہیضہ، نزلہ وزکام دبائی اور بلغمی کھانسی میں آب پیاز کے ہمراہ چونے کا پانی پلاتے ہیں۔ بعض آب پیاز کے ہمراہ سرکہ دینے کی ہدایت کرتے ہیں۔ بعض لوگ بغیر سرکہ کے خام پیاز کے کھانے کو ترجیح دیتے ہیں جو سب سے اعلیٰ تجویز ہے۔ تاریکی چشم اور دھند کے رفع کرنے کے لئے صرف پیاز کا پانی آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ کان کے اندر کی پھنسی کے درد کو دور کرنے کے لئے پیاز کو آگ میں گرم کر کے اس کا پانی نچوڑ کر ٹپکاتے ہیں۔

دافع ضرر سموم اور مصفی آب وہوا ہونے کی وجہ سے حالت سفر میں مختلف علاقوں کے پانیوں کے ضرر اور آب وہوا کی تبدیلی کے لئے اس سے بچنے کے لئے پیاز یا اس کے اچار کا استعمال بے حد مفید ہے۔ چونکہ سگ دیوانہ (باؤلہ کتا) کی تحریک اعصابی عضلاتی ہوتی

ہے اس کا زہر بھی اعصابی عضلاتی ہی ہوتی ہے۔ پیاز نہایت اچھا تریاق سموم ہونے کی وجہ سے سگ دیوانہ کی زہر کے اثر کو بے اثر کر دیتا ہے اس مقصد کے لئے اس کا پانی پاگل کتے یا پاگل انسان کو نصف نصف چھٹانک تھوڑے تھوڑے وقفہ سے پلانا نہایت مفید ہوا کرتا ہے۔ غدی مسکن ہونے کی وجہ سے غدی کا زہر کے اثر میں بھی کمی کر دیتا ہے لہٰذا بچھو کاٹے ہوئے مقام پراس کا ضماد لگانا فوراً درد کو سکون دیتا ہے۔

انتہائی محالیس رطوبات ہونے کی وجہ سے خون کے دباؤ کو بڑھا کر دیئے ہوئے حیض کو جاری کرتا ہے۔ پیاز میں جو ناگوار بو پائی جاتی ہے۔ اسے تخم باقلا اور مغز اخروٹ کی بھنی ہوئی گری سے دور کر سکتے ہیں۔ یاد رکھیں پیاز کا اچار بھی ڈالا جاتا ہے جو بے شمار اعصابی علامات کے لئے اکسیر ہے عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے اس کا پانی شہد میں پلا کر پینا نعوذ آور ہے۔ بیحد منی پیدا کرتا ہے جس سے انتشار کی شدت و تیزی اور شہوت بیحد پیدا ہوتی ہے جس سے ضعف باہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس میں رطوبت فضلیہ پائی جاتی ہے اس لئے یہ بہت جلد متعفن بھی ہو جایا کرتا ہے جس میں سخت بدبو پیدا ہو جایا کرتی ہے۔

اعصابی تحریک سے اگر بیہوشی ہو چکی ہو یا عورتوں کو ہسٹریا کا دورہ پڑ چکا ہو جسے عام لوگ آسیب اور بھوت پریت کا مرض تصور کرتے ہیں، اس کو کوٹ کر سنگھانے اور پانی ناک یا آنکھوں میں لگانے سے فوراً ہوش آجایا کرتا ہے۔ پھر اگر پیاز کو زیادہ مقدار میں مسلسل کھلاتے رہیں تو یہ تکلیف ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتی ہے۔ یاد رکھیں ہمیشہ ان لوگوں ہی کے دانت درد کرتے اور کمزور ہو کر نکل جاتے ہیں۔ جن کی مستقل تحریک اعصابی ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو زیادہ مقدار میں پیاز کھاتے ہیں ان کی دانتوں کی جڑوں کو کوئی مرض حادث نہیں ہوتا۔

پیلو (جال)

نام (عربی) اراک (فارسی) درخت مسواک (بنگالی) چھوٹا پیلو (سندھی) کھبڑا۔ پھل کو پیلوں کہتے ہیں (انگریزی) TOOTH BRUSH TREE (ٹُتھ برش ٹری)

تعارف:۔ مشہور عام جھاڑی دار درخت ہے لیکن بعض بغیر جھاڑی کے ۴۰ فٹ تک بلند ہوتے ہیں۔ اس کی لکڑی میں سیدھاپن بہت کم ہوتا ہے اس نقص کے باوجود مکانوں پر اس کے شہتیر اور ٹیڑھی کڑیاں چڑھاتے ہیں۔ ان میں کیڑا نہیں لگتا۔ لکڑی سفید ریشہ دار اور چھال سبز ہوتی ہے۔ اس کے پتے ڈیڑھ دو انچ لمبے ہوتے ہیں چٹے اور نوک دار ہوتے ہیں۔ اس کے پتے بہت ہی کم گرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پت جھڑ موسم کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ پتوں کو دوہرا کریں تو خشک لکڑی کی طرح ٹوٹ جاتے ہیں ان پر چنے

کے برابر پھل لگتا ہے۔ پنجابی میں پیلیاں کہتے ہیں۔ پختہ پھل ترش و شیریں رطوبت سے بھر جاتا ہے
جسے لوگ بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ دیہاتی لوگ شہد یا میں اس کے پھل کو بیچ کر کھاتے اور جمع
کر لیتے ہیں۔ اسے شدید خشک گرم رُت کے موسم میں پھل لگتا ہے۔ پھل کے اندر ایک دانہ ہوتا
ہے جو ذائقہ میں کڑوا ہوتا ہے۔

رنگ :- پتے سبز، لکڑی خاکستری ریشہ دار سفید۔ پھل کچا سبز، پختہ زرد، سرخ اور بنفشئی کی قسم
کا ہوتا ہے۔ ذائقہ :- ترش و شیریں شدید تیزابی اثر کی وجہ سے منہ میں خراش کر دیتا ہے
مقام پیدائش :- ہند و پاکستان کے سب میدانی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ پہاڑی علاقوں میں
بہت کثرت سے ہوتا ہے۔

مزاج :- عضلاتی غدی یعنی اس کا مزاج خشک گرم ہے۔

افعال و اثرات :- عضلاتی غدی ہے یعنی قلب و عضلات کو مشینی طور پر تحریک میں لاتا ہے
محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں حرارت صفرا کی پیدائش بڑھا دیتا
ہے۔ مقدار خوراک :- پیلوں میں کچھ غذائی اثرات پائے جاتے ہیں۔ اس لئے اسے ۵ تولہ سے
۱۰ تولہ تک کھا سکتے ہیں۔

خواص :- جالی، محلل اورام، مخرج بلغم ہے۔ ملین ہے کسی قدر ملین خواص رکھتا ہے
نسخہ جات :- جالی اور محلل اورام ہونے کی وجہ سے سخت قسم کے ورموں، پھوڑے پھنسیوں
کو تحلیل کرنے کے لئے اس کے پتوں کی پلٹس باندھتے ہیں۔ مخرج بلغم ہونے کی وجہ سے اس کی چھالیں
بلغم کو چھانٹتی ہیں پیٹ کے ریاح کو دور کرتی ہیں۔ ملین ہونے کی وجہ سے قبض کشا ہے اور
مقوی معدہ ہے۔ اس کی لکڑی میں بھی عضلاتی اثر پایا جاتا ہے۔ لہٰذا اس کی جڑ کی مسواک دانتوں
کو صاف کرنے اور مضبوط کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ پتوں کا ضماد گنج و سعفہ میں مفید ہے۔

تالیس پتر

نام (اردو) تالیس پتر (فارسی) سرو ترکستانی (انگریزی) SILDER
سنسکرت تالیس پترم یا تالیسم۔

تعارف :- تالیس پتر ہندوستان کا بلند ترین درخت ہے۔ جو کوہ ہمالیہ میں دریائے سندھ کے
کناروں کے ساتھ ساتھ ریاست بھوٹان تک پایا جاتا ہے۔ اس درخت کے
پتے بہت گھنے اور اس کی پتلی چھال کو تالیس پتر کہتے ہیں۔ اسی نسبت سے اس کے درخت
کو بھی تالیس پتر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس کے تنے کی گولائی چودہ پندرہ فٹ اور کہیں کہیں
بعض درختوں کے تنے ۲۰ سے ۴۰ فٹ تک کی گولائی میں ہوتے ہیں۔ اس درخت کی ڈالیاں
اونچی بلندیوں سے زمین تک جھکی ہوتی ہیں۔ اس کے چھوٹے درختوں کی چھال چکنی اور ریشم کی طرح

سفید ہوتی ہے۔ اس کی چھوٹی ڈالیوں کا پتہ چکر کھاتا ہوا نکلتا ہے۔
ماہ چیت میں پھول لگتے ہیں۔ بیساکھ کے آخر تک ڈک دار کیل کی صورت کے تین انچ لمبے پھل لگتے ہیں۔ بھادوں میں پک جاتے ہیں۔ اس درخت کی بلندی ۱۲۰ فٹ سے ۱۵۰ فٹ تک ہوتی ہے۔
نوٹ:۔ کئی مفردات کی کتابوں میں زرنب دبراہمی اکو تالیس پتر بنایا ہے یہ سخت غلطی ہے حقیقت میں براہمی ایک قسم کی گھاس نما بوٹی ہے جو ایک گز تک بلند ہوتی ہے جب کہ تالیس پتر کا درخت ۱۲۰ سے ۱۵۰ فٹ بلند ہوتا ہے۔
رنگ:۔ بھوری سفید مثل ریشم، پتے اوپر سے گہرے ہرے ہوتے ہیں۔
ذائقہ:۔ تیز کڑوا۔ مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ۔
مقام پیدائش:۔ کوہ ہمالیہ۔ دریا کے کنارے اور ریاست بھوٹان۔ مزاج:۔ خشک گرم
افعال واثرات:۔ عضلاتی غدی یعنی محرک قلب محلل غدد اور مقوی جگر ہے۔
خواص:۔ مخرج و قاطع بلغم، محلل ریاح۔ حابس رطوبات، مانع باری کا بخار اور مقوی باہ ہے
فوائد:۔ مخرج و قاطع بلغم ہونے کی وجہ سے بلغمی کھانسی، بلغمی دمہ اور تنگی نفس کے لیے شہد کے ہمراہ چٹانے سے بے حد فائدہ کرتا ہے۔ کالی کھانسی میں اس کے پتوں کا جوشاندہ بہت فائدہ کرتا ہے۔ ہاضم ہونے کی وجہ سے اجوائن کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے جس سے نہ صرف ریاح تحلیل ہو جاتے ہیں، بلکہ ان کی پیدائش ختم ہو جاتی ہے۔
حابس رطوبات ہونے کی وجہ سے دست، قے اور کثرت پسینہ اور پیشاب آنے کو روکتا ہے۔ دافع بخار ہونے کی وجہ سے کمزوری کا دور کرتا ہے۔

تانبا

نام (ہندی) تانبا (سنسکرت) تامبرا (فارسی) مس (عربی) نحاس (بنگلہ) تامزہ (گجراتی) ترانبو (سندھی) ٹامول (تامل) اسمبو (انگریزی) کاپر COPPER

تعارف:۔ تانبا مشہور دھات ہے اس کے برتن بنائے جاتے ہیں۔ اس کا اصطلاحی نام زہرہ ہے یہ خالص صورت میں بھی ملتا ہے۔ لوہے اور گندھک کے ہمراہ بھی پایا جاتا ہے۔ اس کی پیدائش کئی ملکوں میں ہوتی ہے۔ سب سے بہترین جاپانی تانبہ ہے یہ انسانی سخت نہیں ہوتا جس تانبے میں ملاوٹ ہو، وہ بہت سخت ہوتا ہے۔
رنگ:۔ سرخ زردی مائل خالص بالکل سرخ، سرخ سیاہی مائل۔ خالص تانبے میں سرخی ضروری ہے
ذائقہ:۔ بے ذائقہ۔ مقام پیدائش:۔ اصل تانبے کی پیدائش جاپان میں ہوتی ہے۔ اس کے بعد فرانس، ایران کے علاقہ کرمان، روم کے جزیرہ قبرص۔ اس علاقے کے تانبے کو تانبہ قبرسی

کہتے ہیں۔ سنگھ بھوم اور ہزاری باغ (مغربی بنگال) تانبا کی ملاوٹ سے کئی اور دھاتیں تیار کی جاتی ہیں۔ مثلاً دس حصّہ تانبہ اور ایک حصہ جست کو ملانے سے پیتل بنتا ہے اسی طرح چار حصہ تانبا اور ایک حصہ جست کو پگھلانے سے جست بناتے ہیں۔ جب چار حصہ تانبا کو ایک حصہ رانگ (قلعی) کے ساتھ گلائیں تو کانسی تیار ہو جاتی ہے۔

تانبے کا تیزاب بھی تیار کیا جاتا ہے جو گہرے نیلے رنگ کا نمک ہوتا ہے۔ بڑا گھل جانے والا اور سخت اکال ہے۔ تانبے کو پگھلاتے وقت بینگن کے بیج ڈالیں تو بہت جلد پگھل جاتا ہے تانبا راسخ یعنی نحاس محرق کو سنگ راسخ اور تانبے اور گندھک کے تیزاب کے کیمیائی مرکب مرکب کو نیلا تھوتھا کہتے ہیں۔

مزاج خشک گرم عضلاتی غدی

افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی یعنی محرک قلب و عضلات، محلل اعصاب اور مسکن و مقوی جگر ہے کیمیائی طور پر خون یا خشکی و حرارت کا اضافہ کرتا ہے۔ جگر گرم ہو جاتا ہے۔

خواص :۔ مقوی بدن، دافع امراض بلغمی، مولد خون، مقوی باہ، مصفی خون اور نامردی کو زائل کر دیتا ہے

فوائد :۔ تانبا دافع امراض بلغمی ہونے کے باعث بائیں طرف کے فالج کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ یاد رکھیں جدید تحقیقات کی رُو سے تانبا کیمیائی طور پر خون میں پایا جاتا ہے اگر غذا یا سبزیوں وغیرہ میں تانبا شامل نہ ہو تو بہت جلد خون کی کمی آ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے خون زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے خون میں اس کی موجودگی میں فاضل رطوبات جمع نہیں ہوتیں جس سے خون صاف رہتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے کشتہ کا بطور سرمہ آنکھوں میں ڈالنا، آنکھوں سے پانی بہنا، جالا اور پھولا کے لئے بے حد مفید ہے۔ تانبہ ہمیشہ کشتہ کی صورت میں یا جلایا ہوا تانبہ جسے سنگ راسخ کہتے ہیں، اندرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس کا کشتہ داخلی طور پر فالج، لقوہ، تپ بلغمی، سل، بول، بھگندر، جذام اور نامردی میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے لیکن یاد رکھیں تانبا قریب بسم ہے۔ اسے خاص احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے اس کی ذرا سی مقدار جسم میں ہیجان پیدا کر دیتی ہے، شدید گھبراہٹ، بے چینی اور قے آتی ہے۔

سنگ راسخ بالوں کو سیاہ کرنے کے لئے خضابوں میں شامل کیا جاتا ہے چنانچہ یہ شیاف احمر لین خضاب لاجواب اور کحل الجواہر وغیرہ کی تراکیب میں شامل ہے۔

سیاہ سانپ کے منہ میں تانبے کا ٹکڑا رکھ کر کشتہ کیا جاتا ہے جو بینائی کو تیز کرنے اور سفید پھولا کو دور کرنے کے لئے لاجواب ہے۔ تانبے کا کشتہ نہایت اعلیٰ درجہ کا تعفن اور قاتل جراثیم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے آتشک کے زخموں اور ایسے زخموں میں جو ہمیشہ رستے رہتے ہوں

ان میں اندرونی بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بیرونی طور پر عموماً اس کا تیزاب پانی میں حل کر کے زخموں پر لگاتے ہیں۔ تانبے کے ورق بھی بنائے جاتے ہیں جو بگڑے ہوئے پھوڑوں پر لگا دیے جاتے ہیں اور کئی دنوں تک لگاتے رہتے ہیں۔ اس طرح خوفناک قسم کے پھوڑے تحلیل ہو کر ختم ہو جاتے ہیں۔

یادداشت:۔ تانبے میں آٹھ قسم کے عیب تسلیم کئے جاتے ہیں (۱) قے لاتا ہے (۲) سر میں چکر پیدا کرتا ہے (۳) گھبراہٹ پیدا کرتا ہے (۴) پیٹ میں درد پیدا کرتا ہے (۵) کھجلی پیدا کرتا ہے (۶) گرمی پیدا کرتا ہے (۷) دست لگاتا ہے (۸) کچا تانبا منی کو خراب و تباہ کرتا ہے۔

تانبا کے ان عیبوں کو رفع کرنے کے لئے طرح طرح کی جائز و ناجائز ترکیبیں لکھی ہیں۔ مثلاً اس کے قے لانے کے عیب کو دور کرنے کے لیئے یہ ترکیب لکھی ہے کہ اسے چھاچھ تیل اور گائے کے پیشاب میں الگ الگ سات بار بجھاؤ دیتے ہیں اس کا یہ عیب دور ہو جاتا ہے اسی طرح دوسرے عیبوں کو مختلف ترکیبوں سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ تانبہ میں یہ عیب نہیں ہیں بلکہ خداوند تعالیٰ نے اسے ان صفات سے نوازا ہے۔ یہ تو اس کے خصوصی افعال اثرات ہیں جو اس میں کم و بیش مقدار سے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض موقعوں پر ان سے فائدہ بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ کسی دوا غذا شے میں جو افعال ظاہر ہوتے ہیں وہ اس کی مقدار خوراک کے تحت ظاہر ہوتے ہیں جنہیں ہم غلطی سے اس کے عیب سمجھ لیتے ہیں۔ ورنہ خداوند تعالیٰ نے کسی دوا غذا شے میں خلقی طور پر کسی قسم کی خامی نہیں رکھی۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ جس جس مقدار میں مندرجہ بالا علامات پیدا ہوتی ہیں۔ اسے اس مقدار کا ⅓ حصہ کم مقدار میں دینے سے خود بخود رفع ہو جائیں گی۔ اگر پھر بھی کوئی غیر طبعی علامت پیدا ہو تو مقدار خوراک اور کم کر دی جائے۔ پھر سوائے فائدہ کے کوئی نقصان یا عیب ظاہر نہیں ہو گا۔ مقدار کے کم کرنے سے نہ اسے کسی شئے میں بجھانے کی ضرورت ہے اور نہ کسی خاص بدرقہ کی ضرورت ہے بلکہ جو اس کا مزاج ہے۔ اسی مزاج کی اشیا اس کے ساتھ کھلانی چاہئیں تاکہ عضو ماؤف اپنی غذا زیادہ سے زیادہ جذب کر سکے۔

یہاں ایک اور بات یاد رکھیں کہ خالص ادویہ اور زہریں ہمیشہ اعضا کو مشینی و کیمیاوی طور پر تحریک میں لاتی ہیں اور بعض بغیر بدن جزو ہوئے اخراج پا جاتی ہیں۔ اس کے برعکس اغذیہ جسم انسان میں جزو بدن ہوتی ہیں۔

ادویہ زہروں کا تو صرف یہ فائدہ ہے کہ یہ ساکن اعضا کو اس قدر تیز کر دیتی ہیں کہ وہ اپنی غذا

کو جذب کرنا شروع کر دیتا ہے۔ جب دوا کے ساتھ اسی مزاج کی غذا کھلائی جائے گی تو بہت ہی کم وقت میں اور مستقل طور پر شفا حاصل ہو جائے گی۔ یہی صحیح علاج ہے۔

یادداشت :۔ تانبہ میں گرمی کی نسبت خشکی زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا کشتہ انتہائی مقوی باہ ادویہ میں شامل ہے۔ مقوی باہ و ممسک ادویہ صرف عضلاتی ہوا کرتی ہیں۔ ان میں فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ اگر ان میں خشکی کے ساتھ سردی کا اثر ہے تو عضلاتی اعصابی ہوتی ہیں۔ دوسرے اگر خشکی کے ساتھ حرارت کا اثر ہو، تو عضلاتی غدی ادویہ کہلاتی ہیں۔ تانبا میں چونکہ بلغمی امراض، نزلہ بلغمی اور نامردی تک کو درست کر دینے کی طاقت ہے اس لئے یہ عضلاتی غدی ہے۔

خضاب لا جواب

ھوالشافی :۔ کتھ سفید ۵ تولہ، قرنفل ۵ تولہ، مازو ۵ تولہ، راکھ تانبا ۲ تولہ، ہلیلہ زرد ۲ تولہ، ہلیلہ سیاہ ۲ تولہ، پوست آملہ ۲ تولہ، نیلہ تھوتا ۶ ماشہ۔

طریقہ بناوٹ :۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر ملا لیں۔ بس خضاب لاجواب تیار ہے۔

ترکیب استعمال :۔ آب آملہ یا آب مہندی (حنا) میں تھوڑا سا سفوف ملا کر بالوں پر لگائیں اوپر کپڑا باندھ لیں۔ دو تین گھنٹہ بعد کھول کر صابن اور پانی سے دھو ڈالیں بال انتہائی سیاہ ہو جائیں گے

دس منٹوں میں کشتہ تانبا بنانے کی ترکیب

یہاں میں کشتہ بنانے کی ایک ایسی ترکیب لکھ رہا ہوں جو نہایت آسان ہے اور کشتہ بھی صرف دس منٹوں کے اندر جتنا دل چاہے، تیار کر سکتے ہیں۔ نہایت کارآمد اور بے ضرر کشتہ ہے۔ بنائیں اور کام میں لائیں۔

ھوالشافی :۔ تانبے کے ٹکڑے یا ڈبل پیسے ۲ تولے، ہڑتال ورقیہ ۲ تولہ، تین انچ مربع چوڑے ابرک کے ٹکڑے ۲ عدد۔

ترکیب تیاری :۔ اول ہڑتال ورقیہ کو باریک کریں۔ پھر ابرک کا ایک ٹکڑا لے کر اس پر نصف ہڑتال کا سفوف بچھا لیں۔ اس کے بعد تانبا کے تمام ٹکڑے یا پیسے ابرک کے ٹکڑے پر رکھ دیں۔ پھر بقیہ ہڑتال ورقیہ تانبہ کے ٹکڑوں پر اس طرح رکھ دیں کہ وہ بالکل چھپ جائیں ازاں بعد ابرک کا دوسرا ٹکڑا اوپر رکھ کر لوہے کی تار سے دونوں ٹکڑوں کو مضبوطی سے باندھ دیں اب ایک تیز جلنے والا اسٹوو جلائیں۔ اس پر تاروں سے بندھا ہوا گولہ رکھ دیں۔ فوراً ہی ہڑتال جلنا شروع ہو جائے گی اور بے شمار دھواں نکلنا شروع ہوگا۔ جب دھواں نکلنا بند ہو جائے تو اتار کر گولہ کو سرد کر دیں۔ جب ٹھنڈا ہو جائے تو تانبہ کے تمام ٹکڑوں کو نکال لیں۔ تمام کے تمام کھرل میں ڈال کر پیس لیں۔ یہی کشتہ تانبہ ہے۔

تج

نام (فارسی) قرفہ (سندھی) کہلوا (عربی) سلیخہ (انگریزی) کے شیا لگنیا (CASSIA. LIGNEA)

تعارف:۔ یہ ایک درخت کی چھال ہے جو دارچینی کی مانند ہے لیکن اس سے قدرے موٹی ہوتی ہے اس کا مزہ اور بو دارچینی کی مانند ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے پتلے پتلے چھلکے لالچی دکاندار دارچینی کی بجائے دے دیتے ہیں۔ لہٰذا اسے خوب غور سے لینا چاہیے۔ اس درخت کے پتوں کو تیزپات کہتے ہیں۔ تج کی بیرونی سطح کھردری ہوتی ہے۔ تج میں لونگ کی طرح کا ذائقہ اور بو بھی پائی جاتی ہے یہ عموماً موٹی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ لونگ کا ذائقہ رکھنے والی تج کو تجزیہ اور دارچینی جیسا ذائقہ و بو رکھنے والی کو قرفہ الدارچینی کہتے ہیں بعض کتب میں تج اور دارچینی کو ایک ہی لکھا ہے جو اہل تحقیق کے بیان کے خلاف ہے۔ جس تج میں مکروہ بو آتی ہو اور اس کا رنگ شوخ سرخی مائل نہ ہو بلکہ سفیدی مائل خاکی ہو، خراب ہوتی ہے۔

سات برس تک اس کی قوت قائم رہتی ہے۔

ذائقہ:۔ قدرے شیریں، چرپرا، قابض۔ رنگ:۔ بعض خاکی مائل سفید۔

مقام پیدائش:۔ ہندوستان میں کوہ ہمالیہ، مشرقی پاکستان کا پہاڑی علاقہ، برما، ایران

مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ۔ مزاج:۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔

افعال اثرات:۔ عضلاتی غدی یعنی فعلی طور پر قلب و عضلات میں تحریک۔ دماغ و اعصاب میں محلل اثر کرتا ہے اور کیمیائی طور پر خون میں سوداویت بڑھا کر جگر میں مسوّی صورت پیدا کر دیتا ہے۔

خواص:۔ مقوی اعضائے رئیسہ، کاسر ریاح، قابض، مدر حیض، منفث بلغم و حابس رطوبات اور محلل اورام ہے۔ قاتل کرم شکم، مقوی باہ، مغلظ منی، دافع کھانسی بلغمی ہے۔

فوائد:۔ جیسا کہ تج کے تعارف میں لکھا گیا ہے کہ ایک تج میں لونگ کی بو اور ذائقہ ہوتا ہے اور دوسری میں دارچینی جیسا۔ لہٰذا یاد رکھیں کہ لونگ کے ذائقہ والی عضلاتی غدی خواص رکھتی ہے اور دارچینی کا ذائقہ رکھنے والی عضلاتی اعصابی اثرات و خواص کی حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دارچینی والا ذائقہ رکھنے والی تج کو کثرت بول، سلسل بول اور ذیابیطس کے لئے بہترین سمجھا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اسے تالم کھانہ، تخم، سمندر سوکھ کے ہمراہ تینوں برابر وزن لے کر بقدر ۹ ماشہ قہوہ کے ساتھ صبح و شام کھلاتے ہیں۔ چند دن کے اندر شوگر آنا بند ہو جاتی ہے یہ نسخہ میرے معمول مطب ہے۔

حابس:۔ قابض ہونے کی وجہ سے تج دستوں کو روکتی ہے اپنے اسی اثر کی وجہ

سے رطوبات میں حبس و قبض پیدا کر کے حیض جاری کرتی ہے۔ لیکوریا کا ناس کرتی ہے۔ رحم میں قوّت جاذبہ بڑھا کر نطفہ قبول کرنے کی قوت پیدا کرتی ہے۔ منفث و مخرج بلغم ہونے کی وجہ سے زکام بلغمی کھانسی و ربو میں مستعمل ہے۔
محلل اورام ہونے کی وجہ سے اس کا سفوف تیل میں پلسٹر بنا کر پھوڑوں کو پھاڑنے اور پکانے کیلئے لگاتے ہیں۔ رسنے والے پھوڑے پھنسیوں پر خشک سفوف ہی چھڑکا جاتا ہے۔ فاسد رطوبات سے پیدا ہونے والے پیٹ کے کیڑے اس کے استعمال سے فوراً مر جاتے ہیں۔ بچ کا سفوف پیشانی پر لیپ کرکے سر درد، زکام کا درد سر دور ہو جاتا ہے اپنی حرارت و تحلیل کی قوّت سے ریاح کو تحلیل کرکے خارج کرتی ہے۔ محرک عضلات ہونے کی وجہ سے مقوی باہ اثر رکھتی ہے۔

یادداشت :- ہر کتاب المفردات میں بچ کو گرم خشک لکھا ہے اسے لونگ و دارچینی کی بو و ذائقہ رکھنے والی اور اسی قسم کے افعال و اثرات رکھنے والی ہے۔ لیکن نظریہ مفرد اعضاء میں لونگ، اور دارچینی عضلاتی غدی ہے۔ جن میں خشکی زیادہ اور گرمی کم تسلیم کی گئی ہے اس لئے بچ کا مزاج بھی عضلاتی غدی ہی ہے نہ کہ غدی عضلاتی گرم خشک۔ اس طرح ہر کتاب میں اسے گردہ و آنتوں کے لئے مضر لکھا ہے لیکن کسی کتاب میں ذرا بھر بھی یہ اشارہ نہیں ہے کہ آنتوں پر اس کا کس قسم کا مضر اثر پڑتا ہے۔ حالانکہ ہر مصنف نے اسے رقیق دستوں کے لئے بہترین دوا لکھا ہے۔ جو معلئے غیر طبعی افعال کی علامت ہے میرے خیال میں آنتوں کو نقصان کی بجائے بے انتہا طاقت دیتی ہے۔ اسی طرح اسے مقوی معدہ و جگر تسلیم کیا ہے لیکن ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ جب یہ جگر کو قوت دیتی ہے تو گردوں کو کیوں نقصان دے گی۔ جب کہ گردے جگر کے ماتحت اور اسی کا مزاج رکھنے والے ہیں۔
ہر مصنف نے اس کا مصلح کتیرا اور ہلیلہ لکھا ہے جو درست نہیں ہے جب یہ عضلاتی مزاج رکھتی ہے تو اس کی مصلح غدی دوا ہی ہو سکتی ہے۔ جن میں مرچ سیاہ، زنجبیل، مغز بادام گمی وغیرہ شامل ہیں۔ بچ کئی مرکبات میں استعمال کی جاتی ہے۔ چنانچہ بچ جوارش جالینوس میں استعمال کی جاتی ہے۔

نسخہ برائے قے و دست

دارچینی، لونگ، بچ، تباشیر، گل انار ہر ایک ہم وزن۔ تمام ادویہ کو باریک کرکے محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک :- دو دو ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

افعال اثرات و فوائد : تخم کے تمام مندرجہ بالا فوائد مندرجہ ذیل نسخہ سے حاصل کیے جا سکتے ہیں ۔ دستوں اور قے کے روکنے کے لئے بہترین دوا ہے ۔ تخم کے افعال و اثرات میں ایک غلط فہمی رہ گئی ہے ۔ جسے میں دور کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ کتاب المفردات کے مصنف جناب حکیم مظفر حسین صاحب لکھتے ہیں ۔

چاول پکاتے وقت تخم کا سالم ٹکڑا دیگچی میں ڈال دیں اور جب پک جائیں تو نکال کر پھینک دیں یہ چاول کھلانا ہر قسم کی پیچش میں مفید ہے بشرطیکہ مریض کے جگر میں برودت موجود ہو

یاد رکھیں پیچش غدی تحریک کا مظہر ہے اسی تحریک میں صفرا اپنے زور دل پر ہوتا ہے جو مزاجاً گرم خشک ہے اس لئے پیچش کی صورت میں کبھی بھی برودت جگر نہیں ہو سکتی ۔ ہاں جگر میں برودت تو عضلاتی تحریک سے ہوا کرتی ہے ۔ جیسے نظریہ مفرد اعضا میں جگر میں سکون اور رطوبات کی زیادہ تسلیم کی جاتی ہے ۔ یاد رکھیں برودت سوائے رطوبات کے کسی شے سے پیدا نہیں ہو سکتی ۔

ایک اور قابل غور بات ہے کہ برودت کی زیادتی سے انتڑیوں میں قبض تو ہو سکتی ہے ۔ لیکن پیچش کا تصور کرنا بھی غلطی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ تباشیر، ہلیلہ سیاہ، انجبار جیسی عضلاتی ادویات اور یہ جگر میں سکون پیدا کر کے پیچش کو فائدہ کیا کرتی ہیں ۔

تخم بلسان

نام (عربی) حب بلسان

تعارف : ۔ بلسان کے درخت کا بیج ہے جو مرچ سیاہ کے برابر قدرے لمبا ثقیل الوزن ہے ۔ چھلکا اتارنے سے اندر سے سفیدی مائل نکلتی ہے ۔ بشام کے مشابہ ہونے کی بنا پر غلطی سے اسے استعمال کر لیتے ہیں ۔

رنگ : ۔ اوپر سے سرخ زرد　　ویسا ہی مائل ہوتا ہے ۔ اندر سے سفیدی مائل مغز ہوتا ہے

ذائقہ : ۔ تلخ ۔　مقدار خوراک : ۔ ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ ۔

مقام پیدائش : ۔ حجاز، شام، بیت المقدس ۔ مصر، اردن ۔

مزاج : ۔ خشک گرم ۔ خشک تین درجے گرم دوسرے درجہ میں (عضلاتی غدی)

افعال اثرات : ۔ عضلاتی غدی ۔ یعنی محرک عضلات، مقوی و مسکن جگر اور محلل اعصاب ہے ۔

خواص و فوائد : ۔ منقی دماغ، منفث بلغم ۔ مدر حیض اور ہاضم ہے ۔ معدہ آنتوں کی سردی کو نافع ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اسے تقویت معدہ کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔ نیز پرانی کھانسی، بلغمی دمہ، بلغمی دردوں کے لئے عام طور پر مستعمل ہے ۔

خاص افعال اثرات : ۔ حب بلسان میں ایک خاص قوت تریاقی پائی جاتی ہے جو بہت کم

دوسری ادویہ میں پائی جاتی ہے۔ جب اعصابی تحریک سے پیٹ میں مروڑ و مغص ہو رہا ہو تو یہ اپنی تریاقی قوت سے فوراً دیکھتے ہی دیکھتے روک دیتی ہے۔ اعصابی حشرات الارض کے زہروں کو فنا کرنے کی قوت اس میں بے انتہا پائی جاتی ہے۔ مثلاً سگ گزیدہ۔

قلب کی عضلاتی اعصابی صورت کو ختم کر کے مشینی طور پر تیز کر دیتا ہے جس سے انتہائی صغیر نبض بھی قوت حاصل کر کے طاقت کے ساتھ چلنا شروع ہو جاتی ہے جس سے دل ڈوبنا، ضعف قلب اور رعشہ وغیرہ کی علامات فوراً زائل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

حب بلسان کے جوش کئے ہوئے پانی سے آبزن کرنے سے رحم کا منہ کھل جاتا ہے اور کھل کر خون جاری ہو جاتا ہے۔

عضلاتی غدی ہونے کی وجہ سے جہاں اعصاب و دماغ سے بلغمی رطوبات کو خارج کر کے اسے قوت و طاقت بخشتا ہے وہاں کیمیائی طور پر جگر میں حرارت بھیج کر اسے گرم کر دیتا ہے نتیجۃً صفرا آنتوں میں گرنا شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے دو فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ایک جگر کے سدے خارج ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف آنتوں میں صفرا ہونے کی وجہ سے دائمی قبض دور ہو جاتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ سردی تری کی شدت سے بال گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں مناسب کاربن ہونا جیسی غذا نہیں ملتی۔ دوسرے عضلات کے ضعف کی وجہ سے ان کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ عضلات کی گرفت ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بال گرنے شروع ہو جاتے ہیں اور دوبارہ پیدا نہیں ہوتے۔ بعض اوقات انسان کی داڑھی اور مونچھوں کے بال بھی گر جاتے ہیں جس سے انسان کی شکل لومڑی کے چہرہ جیسی ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس بیماری کا نام اسی مناسبت سے داء الثعلب رکھا گیا ہے۔

یونہی عضلات کو تحریک دی جاتی ہے اور مقامی طور پر عضلاتی محرک ادویہ لگائی جاتی ہیں تو فوراً بال دوبارہ پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

حب بلسان عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے اس بیماری میں طلاءً لگائی بھی جاتی ہے۔ اور اندرونی طور پر کھلائی جاتی ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے بدنما چہرہ شان و شوکت سے نکھر آتا ہے۔ اس کے اثرات میں تریاقی کیفیت بڑھانے کے لئے زراوند طویل اور سنب الفار شامل کرتے ہیں۔

یادداشت:۔ یاد رکھیں کہ جو دوا مقوی دماغ، بلغمی دمہ اور بلغمی کھانسی انتہائی ضعف قلب اور دل کے فعل میں تیزی پیدا کرنے والی ہو، وہ گرم خشک نہیں ہو سکتی کیونکہ غدی عضلاتی

دگرم خشک۔ اشیا تردل کے فعل میں تیزی کی بجائے کمی کر دیتی ہیں۔ اس لئے ہونکہ جب بلسان محرک قلب ہے اور اسے مشینی طور پر تیز کر دیتا ہے اور سردی کی ہر علامات کو روک دیتا ہے اس لئے اس کا مزاج عضلاتی غدی دخشک گرم ہے ا

یادداشت:۔ کسی دوا کو کسی عضو کے لئے مصر لکھنا درست نہیں ہے بلکہ وہ مخصوص فعل اس کی سب سے بڑی خصوصیت ہوا کرتی ہے۔ جس سے بعض اوقات انسان کی جان بچائی جا سکتی ہے۔ مثلاً جمال گوٹہ کا ایک فعل معدہ میں حلق وسوزش پیدا کر کے قے لاتا ہے۔ اس کے اس فعل سے ہم اس وقت فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جب ایک چھوٹا بچہ بلغم در لیشہ سے بے چین ہو، اسے سانس لینا دشوار ہو، بلکہ خرخرہ جیسی خوف ناک علامت جسے عام طور پر ڈبہ اطفال کہتے ہیں، پیدا ہو چکی ہو۔ ایسے موقع پر اس کے اس فعل سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ بچے کو حسب عمر مناسب مقدار میں اسے گرم پانی کے ساتھ کھلاتے ہیں۔ جمال گوٹہ فوراً اندر جاتے ہی قے لاتا ہے۔ جس سے سینہ میں تمام جمع شدہ بلغم در لیشہ اخراج پاتا ہے اگر قبض بھی ہو تو وہ بھی دور ہو جاتی ہے۔ بچہ چند منٹ بعد اپنے اندر سکون محسوس کرتا ہے اور فوراً سو جاتا ہے۔ جب ڈبہ اطفال اس مقصد کے لئے مشہور دوا ہے لہٰذا ہم کسی دوا کو مضر نہیں کہہ سکتے۔ جس طرح تمام کتاب المفردات میں ہر دوا کا مضر اثر لکھا ہے۔

تخم حیات

نام (اردو) پنیر (پنجابی)، پنیر ڈوڈی (ہندی) اکری (فارسی) پنیر باد (پہاڑی نام) اخم زیرہ (سندھی) پنیر جبلہ۔
(انگریزی) ویجی ٹیبل ریننٹ VEGETABLE RENNET, WITHANIA COAGULANS

شناخت:۔ ایک چھوٹی سی خار دار جھاڑی کے تخم ہیں جو بالکل آک کے پودا جیسی ہوتی ہے۔ آک کے پتوں جیسے پتے ہوتے ہیں۔ اسی نسبت سے اسے اکری کہتے ہیں لیکن اس کے تخم گول اسگند کے تخموں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ تخم حیات، اسگند یا تخم بلون سے ذرا بڑے ہوتے ہیں۔ تمام تخموں پر رس بھری کی طرح سفید غلاف ہوتا ہے۔ غلاف کے اندر باریک باریک لیس دار بیج ایک دوسرے سے چپکے ہوتے ہیں۔

رنگ:۔ خاکی مائل بسفیدی۔

ذائقہ:۔ قدرے تلخ، ترشی مائل اور بو میں بسائندھ ہوتی ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۴ ماشہ سے ۶ ماشہ۔

مقام پیدائش:۔ ہندوستان اور پاکستان میں کوہاٹ، اڈیرہ غازی خان، پشاور، صوبہ سرحد، سندھ، بلوچستان۔ مزاج:۔ عضلاتی غدی خشک گرم

افعال اثرات:۔ محرک عضلات، مسکن اعصاب، مقوی جگر ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں ترشی دسودا

کا اضافہ کرتے ہیں۔

خواص :۔ مغلظ منی۔ مقوی معدہ و امعاء، دافع سیلان الرحم اور جریان منی ہے۔

مزاج :۔ عضلاتی غدی مقوی ہونے کی وجہ سے جسم میں اعصابی تحریک سے پیدا شدہ نم خالص بلغمی مادوں کو تحلیل کر کے جسم سے خارج کرتے ہیں۔

عام طور پر چھوٹے شیر خوار بچوں کو اعصابی اثر سے بد ہضمی / بد بودار دست اور بعض اوقات پیٹ میں درد اور تشنج ہوا کرتا ہے۔ ایسی صورت میں ایک دو دانے پانی میں بھگو کر رس نکال کر پلاتے ہیں جن کے استعمال کے فوراً بعد بچہ سکون محسوس کرتا ہے۔ پیٹ کی ہوا تحلیل ہو کر خارج ہو جاتی ہے۔ معدہ میں طاقت آ کر درد وغیرہ رفع ہو جاتے ہیں۔

چونکہ اس میں کسی قدر ترشی پائی جاتی ہے۔ اس لئے دودھ کو فوراً جمانے کے لئے یہ بہترین دوا ہے اس مقصد کے لئے چار پانچ دانے پانی یا دودھ میں رگڑ کر خالص گرم کئے ہوئے دودھ میں ڈالتے ہیں جس کے آدھ گھنٹہ بعد بہترین قسم کا دہی تیار ہو جاتا ہے۔ اس کے بیجوں سے جما ہوا دودھ (دہی) کھانڈ ملا کر کھانے سے جریان، سیلان الرحم کے بہت امراضوں کو فائدہ کلی ہو جاتا ہے

نوٹ :۔ ان بیجوں کا جزو مؤثرہ WITHANIN ہے جو ایک خمیری مادہ ہے جو حیوانی پنیر سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔

اس کا مسلسل کھانا بند شدہ حیض کو جاری کرتا ہے۔ منی کو غلیظ کر کے امساک میں اضافہ کرتا ہے۔ یادداشت :۔ طبی دنیا میں تخم حیات کا مزاج گرم خشک تسلیم کیا جاتا ہے لیکن یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں ترشی کا مادہ کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ ترشی میں حرارت کی نسبت خشکی بہت زیادہ ہوا کرتی ہے، اس لئے یہ گرم کسی صورت میں نہیں ہے لیکن چونکہ محلل ریاح، دافع بلغمی درد ہے۔ اس لئے اس میں سردی موجود نہیں بلکہ خشکی کی شدت ہے خشکی کی شدت سے حرارت کی ابتدا ہوتی ہے للہٰذا تخم حیات عضلاتی غدی خشک گرم ہیں۔

ترمس

نام :۔ (عربی) ترمس (فارسی) باقلائے مصری (سندھی) جھبال (دیدک) جھبار۔ تعارف :۔ ترمس (باقلائے مصری) کے باقلہ جیسے تخم ہوتے ہیں۔ ان میں فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ ترمس کے بیج باقلہ کے بیجوں سے زیادہ گول اور قدرے چھوٹے ہوتے ہیں رنگ میں سفید ہوتے ہیں۔ یہی دوائً زیادہ مفید ہیں۔

رنگ :۔ سفید مائل بہ زردی۔ ذائقہ :۔ تلخ و تیز بو۔

مقام پیدائش :۔ مصر، شام، فلسطین۔ میدانی اور خشکی مقام پر ہوتا ہے۔

مقدار خوراک :۔ ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ مزاج :۔ خشک گرم عضلاتی غدی۔

افعال اثرات: عضلاتی غدی ہے یعنی عضلات و قلب کو تحریک دیتا ہے اعصاب و دماغ میں تحلیل پیدا کر کے بلغم کا اخراج کر دیتا ہے۔ جگر و غدد میں تسکین پیدا کر کے ان کی تحلیل کو ختم کر دیتا ہے۔

کیمیائی طور پر خون میں حرارت غریزی بڑھا کر سوداوی خلط کو کیمیائی طور پر صفراء میں تبدیل ہونے کے قابل بنا دیتا ہے جس سے خون میں غلظت دور ہو جاتی ہے اور خون باریک رگوں میں دورہ کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

خواص: قاتل کرم شکم۔ محلل اورام۔ مدر حیض، مخرج جنین۔ جالی۔

مقدار خوراک: چونکہ اس کے مزے میں تلخی بہت ہے۔ شدید تلخ شے نظریہ مفرد اعضا کے مطابق عضلاتی غدی ہوتی ہے۔ مثلاً کچلہ عضلاتی غدی اشیاء اپنی انتہائی خشکی گرمی سے اعصاب میں شدید تحلیل پیدا کیا کرتا ہے۔ لہٰذا ترمس بھی محلل اعصاب ہے اور تمام اعصابی و بلغمی علامات کو نیست و نابود کرتا ہے۔

ابن زہر کہتا ہے کہ اگر اسے نطرون کے خیساندے میں بھگو کر پانچ دن تک سیاہ بال کو اس پانی سے دھویا جائے تو ان کا رنگ سونے کا سا نکل آئے گا۔

چونکہ عضلاتی غدی ہے اس لئے اس کا جوشاندہ بندش حیض کی عورت کو پلانے سے حیض کا ادرار جاری ہو جاتا ہے۔ محلل اورام ہونے کی وجہ سے گرم کر کے پیس کر خنازیر اور دوسرے اورام پر لگانے سے فوراً تحلیل ہو جاتے ہیں۔ چونکہ خون کی غلظت کو دور کرتا ہے اس لئے خارش، چنبل، داد، برص پر لیپ کرنے اور اندرونی طور پر کھلانے سے بہت فائدہ کرتا ہے خون صاف ہو کر جسم کندن ہو جاتا ہے۔

یاد رکھیں جم جوئیں اور حیوانوں کی چچڑیاں وغیرہ بلغمی رطوبات کے تعفن کی پیداوار ہوتی ہیں۔ چونکہ ترمس رطوبات کو خشک کر کے نیست و نابود کر دیتا ہے۔ لہٰذا اس کا جوش کیا ہوا پانی چچڑیوں، جوؤں وغیرہ پر لگانے سے فوراً ہلاک کر دیتا ہے یہ تو اس کا بیرونی اثر ہے۔ اندرونی طور پر بھی یہ پیٹ کے کیڑے خصوصاً کیچوے اس کے استعمال سے فوراً ہلاک ہو کر خارج ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھیں اگر پیٹ میں کیڑے ہوں تو اس کا پیٹ پر لیپ کرنا ہی کافی ہوتا ہے۔ چونکہ اپنے اندر تحلیل کا اثر رکھتا ہے۔ لہٰذا جب چوٹ لگنے سے نیلا داغ پڑ جائے تو مقام ماؤف پر اس کا لیپ کرنے سے فوراً دور ہو جاتا ہے اپنے اسی اثر کی وجہ سے سردی کے اورام، بلغمی علامات اور جوڑوں کے سردی کے دردوں پر لگانے سے بے حد فائدہ بخشتا ہے۔

غالباً یا ایک عضلاتی ورم ہوتا ہے جس کے ظہور پذیر ہوتے ہی مقامی طور پر اس

عضو کی حس زائل ہو جایا کرتی ہے۔ یعنی عضو ماؤف اپنے مفروضہ فعل سے عاجز آجاتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب عضلاتی اعصابی تحریک زوروں پر ہوتی ہے۔ سردی خشکی کی وجہ سے مقامی طور پر اس قدر سا انجماد خون ہوتا ہے کہ وہاں اعصاب کی رو بھی چلنا بند ہو جاتی ہے۔ جسے انگریزی میں NERVS BREAK DOWN کہتے ہیں۔ ایسے مواقع پر اس کا لیپ کرنا فوراً ورم کو تحلیل کر کے تمام غیر طبعی علامات دور کر دیتا ہے۔ اسی طرح بواسیری مسّوں یا بواسیری مادہ سے جسم میں کسی بھی حصہ سے ہونے والے مسوں پر پیس کر لگانے سے فوراً دور کر دیتا ہے چہرے پر سخت سخت پھنسیوں اور کیلوں اور بدنما داغوں پر لگانے سے چند دنوں میں فائدہ کر دیتا ہے۔ نزلہ و زکام کی وجہ سے ہونے والے بخار اور کھانسی اس کے استعمال سے بہت جلد اچھے ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں سے نزلہ کا پانی آنے سے روکتا ہے اس کا مسلسل استعمال بینائی کو کم ہونے سے روکتا ہے۔

یاد رکھیں ترمس میں جسم کے اندر جذب ہونے کی بے حد صلاحیت پائی جاتی ہے اور جذب ہوتے ہی اپنا اثر شروع کر دیتا ہے۔ لہٰذا چونکہ یہ ایک بہت اچھا ملین اثر رکھتی ہے۔ اس لئے اس کی اس خاصیت مجربہ کو یوسف بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان کیا ہے کہ اگر ایک مٹھی بھر ترمس کو پیس کر تابنے کے برتن میں برابر وزن دودھ کے ساتھ پکائیں۔ جب دودھ خشک ہو جائے تو پھر اس کے ہم وزن گھی ملا کر پکائیں۔ جب قوام گاڑھا سا ہو جائے تو اسے کپڑے پر لگا کر پیٹ پر رکھنے سے سیاہی مائل زرد دست آنے شروع ہو جاتے ہیں بلکہ اگر اسے چوتڑوں پر لیپ کر دیں۔ تب بھی دست آنے لگ جاتے ہیں اور چاہے پھپھڑوں پر لیپ کر دیں۔ پھر بھی خوب کھل کر دست آتے ہیں۔ جب دست بند کرنے مقصود ہوں تو لیپ اتار کر جگہ کو دھو دیں۔ فوراً دست بند ہو جائیں گے۔ مندرجہ بالا فعل میں نے اصول کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ لیکن کتب طبیہ میں اس کے اس فعل کو نہایت مبالغہ آمیز طریقہ سے لکھا ہے۔ ان میں لکھا ہوا ہے کہ اگر مندرجہ بالا طریقہ سے تیار کیا ہوا لیپ پیٹ پر کریں تو سوداوی دست آئیں گے اگر سینہ و چھاتی اور پھیپھڑوں پر کریں تو بلغم کو بذریعہ دست خارج کرے گا یا بلغمی دست آئیں گے اگر چوتڑوں پر لگائیں گے تو اسہال صفراوی آئیں گے۔ لیکن حقیقت میں اس سے تین متضاد قسم کے افعال اثرات پیدا نہیں ہو سکتے۔ چونکہ یہ عضلاتی غدی ملین اثر رکھتا ہے اس لئے اس کے استعمال سے جہاں بھی اسے استعمال کیا جائے گا۔ سودا اخراج پائے گا۔ سوداوی دست آئیں گے۔

۹ یاد رکھیں یہ طریقہ بچوں، بوڑھوں اور ان نازک مزاج اشخاص کے لئے بہترین ہے

جو دوا سے نفرت کرتے ہوں یا دوا نہ کھا سکتے ہوں۔ اس کا حمول اور پیڈو پر لیپ عورتوں کا مدتوں سے بند خون جاری کر دیتا ہے۔ بلکہ اگر غلطی سے یا جان بوجھ کر اس کا حمول حاملہ کو کرایا جائے تو فوراً اسقاط ہو جایا کرتا ہے۔

یادداشت:۔ چونکہ اس میں کسی قدر تیزی پائی جاتی ہے اس لئے کتب طبیہ میں اس کی لکھی ہوئی مقدار خوراک زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً خزائن ادویہ میں مقدار خوراک یوں درج ہے تنہا سوا دو تولہ ۲ رتی دوسری دواؤں کے ساتھ ساڑھے دس ماشہ سے ۱۷½ ماشہ۔ اس کی صحیح مقدار خوراک ۳ ماشہ سے ۴ ماشہ تک ہے۔ اس کی زیادہ مقدار ہی اس کی اصلاح کرنے پر مجبور کرتی ہے۔

بدل:۔ ترمس کا بہترین بدل افسنتین ہے۔

روغن اوجاع

ھوالشافی:۔ رتن جوت ایک تولہ، کچلہ مدبر ایک تولہ۔ ترمس ۲ تولہ۔ لونگ ایک تولہ روغن کنجد ایک پاؤ

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو توڑ پھوڑ کر روغن کنجد میں پکائیں۔ جب سب ادویہ جل جائیں تو روغن کو پن چھان کر شیشی میں محفوظ کریں۔ بس روغن اوجاع تیار ہے۔

افعال اثرات و فوائد:۔ عضلاتی غدی روغن ہے۔ ہر قسم کے بلغمی و ریحی دردوں کو فائدہ ہے۔ اس مقصد کے لئے اسے گرم کر کے لگائیں۔ نمونیہ کے مریض کی چھاتی پر مالش کر کے ٹکور کرا دیں فوراً درد کافور ہو جاتا ہے۔

بلغمی فالج خصوصاً بائیں طرف کا فالج اس کی مالش سے بہت جلد درست ہو جاتا ہے چونکہ بائیں طرف کا فالج اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اور فعلی طور پر معاملات میں سکون ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس روغن کی مالش دایاں بازو یا دایاں سینہ اور دائیں ساری ٹانگ میں مالش کرنی چاہیئے۔ جونہی عضلات میں تحریک پیدا ہو گی۔ فوراً اعصابی تحریک ختم ہو کر فالجی کیفیت دور ہو جائے گی۔

آتشک کے مریض کے زخموں پر اور پھوڑے پھنسیوں پر اس تیل کا استعمال بیحد فائدہ مند ہے۔

تل

نام (فارسی) کنجد (عربی) سمسم (سندھی) تر (بنگالی) تر گاچھ (مرہٹی) تل (انگریزی) جنجیلی سیڈز GINGELI SEEDS

تعارف:۔ چھوٹے چھوٹے تکونی شکل کے سیاہ و سفید بیج ہیں۔ ان کو کولہو میں دبا کر روغن نکالا جاتا ہے۔ بیجوں سے ۳۰ تا ۴۰ فیصد تیل نکلتا ہے۔ سیاہ تلوں

کا تیل کھانا پکانے اور دوائی کے لئے اور سفید تلوں کا تیل ہیئر آئل بنانے کے لئے کام میں لایا جاتا ہے اور روغن تل کا بیان علیحدہ کیا جائے گا۔ اس کا پودا دو سے چار فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ ایک امریکی سائنس دان کی تحقیقات کے مطابق اس نبات میں کافی تعداد میں قابل جذب معدنی نمکیات الیومنی مواد اور چربیلا مادہ موجود ہے۔ اس کے پتے نیم کے پتوں جیسے لمبے لمبے اور نہایت ملائم ہوتے ہیں۔ شاخوں پر اول پھول لگتے ہیں پھر پھلیاں لگنا شروع ہو جاتی ہیں جن میں خانے ہوتے ہیں۔ ان خانوں میں تخم ہوتے ہیں۔ جنہیں پنجابی میں تل کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ وہی تل ہیں جن سے ریوڑیاں، کرکک اور لڈو بناتے ہیں۔

ذائقہ:۔ پھیکا۔ دل ربا۔ چکنا۔

مقام پیدائش:۔ ہندوپاکستان میں ہر جگہ خصوصاً گرم علاقوں میں اس کی کاشت کی جاتی ہے

مقدار خوراک:۔ ۶ ماشہ سے ایک تولہ۔

مزاج:۔ تل سیاہ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک قلب محلل اعصاب اور مسکن جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں سوداوی خلط کا اضافہ کرتا ہے۔

خواص:۔ مسمن بدن، مولد منی مغلظ شیرینی، مقوی باہ۔ مدر حیض، محلل اورام۔

فوائد:۔ عوام و خواص میں تل کا ایک مشہور فائدہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اگر بچے رات کو بستر پر پیشاب کر دیتے ہوں تو ان کو میٹھا ملا کر یا ایسے ہی کھلانے سے مستقل اور بہت جلد فائدہ ہو جایا کرتا ہے۔ اسی طرح سلسل بول کے مریض کو بھی کھلانے سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ جو میرے ذاتی تجربات میں بھی آچکے ہیں۔ نظریہ مفرد اعضا میں یہ افعال اثرات عضلاتی غدی مقوی ہیں۔

چونکہ تل سفید سیاہ کی نسبت عضلاتی اثرات کم رکھتے ہیں بلکہ ان میں کسی قدر اعصابی اثر زیادہ ہوتا ہے اس لئے یہ کسی قدر مسمن بدن اور مولد شیر بھی ہیں۔

عضلاتی غدی مقوی ہونے کی وجہ سے قلب کو بے انتہا طاقت دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کمزور مریضوں کے لئے اس سے بنی بنائی مٹھائیاں جن میں کلچے، شربال گری لڈو وغیرہ بنا کر کھلائے جاتے ہیں۔ اسی طرح پہلے زمانہ کے پہلوان بھی اپنی طاقت کو قائم رکھنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔

مدر حیض ہونے کی وجہ سے حاملہ عورتوں کو اسے احتیاط کے ساتھ کھلانا چاہیے بلکہ نہ کھلائیں کیونکہ ان کی زیادہ مقدار سے حمل کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ان عورتوں کو تو قطعاً استعمال نہ کرائیں جن عورتوں کو اسقاط کی عادت ہو۔ انہیں تلوں کا تیل

بھی استعمال نہ کرائیں۔

بالوں کو سیاہ رکھنے کے لئے اس کے پتوں اور جڑوں کے جوشاندہ سے سر کو دھوتے ہیں۔ چونکہ اس میں فولادی دفاسفورس کا اثر بہت پایا جاتا ہے۔ اس لئے سفید بالوں کو بھی جڑوں اور پتوں کے جوشاندہ سے دھوتے رہنے سے سیاہ ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

چونکہ محلل اورام ہے اس لئے انہیں اسی کے ساتھ کوٹ کر ورم رحم کی مریضہ کی ناف پر پلٹس بنا کر باندھتے ہیں۔ اسی طرح ان کا تیل بھی اپنے اندر محلل اثر رکھتا ہے۔ اسے ریحی دردوں اور اورام پر مالش کرتے ہیں۔ بہت سے تیل جو دردوں کو رفع کرنے کے لئے بنائے جاتے ہیں یا ایسی مرہموں کو جو پھوڑے پھنسیوں کو تحلیل کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ ان میں تلوں کا تیل جزو اعظم ہوا کرتا ہے۔

اس کا تیل چونکہ مقوی اثرات کا حامل ہے۔ اس لئے غریب لوگ تلوں کے تیل کو گھی کی بجائے سبزی میں استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے چونکہ محرک عضلات ہے اور مولد سودا ہے۔ سودا کا خاصہ بلغم کو نیست و نابود کرتا ہے۔ اس لئے ضیق النفس اور ربو کے لئے عمدہ چیز ہے خشخاش اور تیل ملا کر استعمال کرنے سے بلغمی کھانسی میں استعمال کرنے سے بیحد فائدہ مند ہے قوت باہ میں خاطر خواہ اضافہ کرتے ہیں۔

برائے کالی کھانسی

ھوالشافی:۔ روغن ناریل ۲ تولہ روغن کنجد ۲ تولہ۔ لونگ ایک تولہ

ترکیب تیاری:۔ اوّل لونگ باریک کریں۔ پھر دونوں روغنوں کو ایک پیالے میں ڈال کر لونگوں کا سفوف شامل کر دیں۔ بعد میں پیالی کو اس قدر گرم کریں کہ لونگ جل جائیں۔ بس تیار ہے اتار کر محفوظ کرلیں۔

افعال اثرات:۔ عضلاتی غدی مقوی ہے قلب و عضلات کو اس قدر طاقت ور بناتا ہے کہ وہ صالح رطوبات جذب کرنا شروع کر دیتے ہیں اور فاضل اعصابی مواد کو خارج کر دیتے ہیں۔ کیمیاوی طور پر خون میں سوداوی غلط کا اضافہ کر دیتا ہے۔

فوائد:۔ کالی کھانسی ایک میراوِ مرض ہے اس کے رفع کرنے کے لئے بے شمار نسخہ جات پائے جاتے ہیں لیکن استعمال کرنے پر بالکل ناکام رہتے ہیں۔ مندرجہ بالا نسخہ کالی کھانسی کے لیۓ بہترین دوا ہے۔ چند دنوں کے اندر کھانسی کے دورے پڑنے ختم ہو جاتے ہیں۔ مقدار خوراک:۔ چھ چھ ماشہ دن میں چار بار۔

تریاق دمہ

حصوالشافی :۔ گنبد سیاہ۔ ناریل۔ اخروٹ۔ بھلاوہ۔ تخم پیاز۔ کلونجی ہر ایک ہم وزن۔
ترکیب تیاری :۔ بھلاوہ کے علاوہ تمام ادویہ کوٹ لیں۔ پھر بھلاوہ کی ٹوپی جدا کر کے باریک کریں۔ جب بالکل یک جان ہو جائے تو دوسری ادویہ کو تھوڑا تھوڑا ڈالتے جائیں اور رگڑتے جائیں۔ جب تمام ادویہ مل جائیں تو موٹی چھلنی سے چھان دیں بس تیار ہے۔ جب بقدر نخود تیار کر لیں
فوائد :۔ ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ دن میں چار بار کھلائیں۔ انشاءاللہ پرانے سے پرانا دمہ اور نزلہ ریشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔
افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی

تونبا۔ تونبڑی۔ تونبی

نام (عربی) قرع المر (فارسی) کدو تلخ۔ (سندھی) ایراؤں۔ کدو کوڑو (بنگلہ) تسلاؤ (سنسکرت) الکش داکو (انگریزی) بوٹل گورڈ۔ BOTTLE - GOURD

تعارف :۔ یہ کدوئے تلخ کی ایک قسم ہے۔ اس کی بیل کدوئے شیریں کی بیل کی مانند ہے دونوں پر ہی سفید رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ تونبڑی کی شکل صراحی دار ہوتی ہے۔ اس کا چھلکا سخت ہوتا ہے۔ اندر میں گدہوتی ہے جو بڑی آسانی سے باہر نکالی جا سکتی ہے۔ اسی گد میں اس کے تخم ہوتے ہیں۔ جوگی اور سپیرے اس سے بین بناتے ہیں۔
ذائقہ :۔ تلخ۔ بیج تلخ۔ رنگ :۔ کچی سبز۔ خشک کا رنگ زرد ہوتا ہے۔
مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ سے ۲ ماشہ بطور خاص ۸ ماشہ سے ایک تولہ تک۔
مقام پیدائش :۔ تمام ہند و پاکستان میں پیدا ہوتی ہے۔ مزاج :۔ عضلاتی غدی خشک گرم
افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے۔
خواص :۔ مقئی و مخرج رطوبات ہونے کی وجہ سے ضیق النفس بلغمی، بلغمی کھانسی میں بیحد مفید ہے تازہ کدو تلخ کا پانی بوقت ضرورت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ موسم نہ ہونے کی وجہ سے خشک کا سفوف بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ اس کے پانی سے اورام منہ اور دانتوں کے درد میں غرارے کراتے ہیں۔ درد کو رفع کرتا ہے۔ جڑ کا لیپ محلل اورام ہے۔
کہا جاتا ہے کہ اس کے بیجوں کے تیل میں پارہ گرہ ہو جاتا ہے۔ (قریب البسم ہے)

تھوہر

نام (عربی) زقوم (بنگلہ) منسا گاچھ (ہندی) اسینڈھ سیہنڈ (انگریزی) اور سپرگ MILK HEDGE PLANT & SPURGE
تعارف :۔ عام مشہور شیر دار نبات ہے اس کے تنے اور شاخوں پر کانٹے ہوتے ہیں۔ اس کی

کئی اقسام ہیں۔ چنانچہ ڈنڈا تھوہر، تدھارا تھوہر، چودھارا تھوہر، انگلیا تھوہر، مچھلی تھوہر، ناگ پھنسی تھوہر جس کو پنجاب میں چھتر تھوہر بھی کہتے ہیں۔ ہر تھوہر کا نام اس کی طبعی شکل پر رکھا گیا ہے۔ ڈنڈا سے مراد ڈنڈوں وچھڑیوں کی مانند، تدھارا سے مراد تین دھاروں والا وغیرہ۔ عام طور پر تھوہر کی لمبائی قد آدم تک ہوتی ہے۔

رنگ :۔ نہایت سبز، دودھ سفید۔ ذائقہ :۔ نہایت تلخ، دودھ تلخ، کسی قدر چرپرا عفونت دار متلی۔

مقام پیدائش :۔ کراچی اور حیدر آباد کے درمیان پہاڑی علاقوں میں بے شمار پایا جاتا ہے اور خودروہی پیدا ہوتا ہے۔ ہندوستان کے پہاڑی اور خشک گرم علاقوں میں عام پایا جاتا ہے۔

مزاج :۔ خشک گرم۔ گرم ایک درجہ اور خشک تین درجے۔

مقدار خوراک :۔ دودھ نصف قطرہ سے ایک قطرہ۔

افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی یعنی محرک قلب، محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے۔

خواص :۔ محمر، محلل، مفرح، مسہل بلغم۔ مولد سودا۔ حابس رطوبات۔

فوائد :۔ اس کا دودھ طلاؤں میں شامل کر کے عضو مجلوق پر طلا کرتے ہیں۔ چونکہ محمر و مفرح ہے۔ اس لئے یہ خون کو ظاہر جلد کی طرف جذب کر کے اس کو سرخ بنا دیتا ہے اور متواتر استعمال سے زخم ڈال دیتا ہے۔

تھوڑی مقدار میں عضو تناسل پر طلاءً لگانے سے تحریک و خیزش پیدا کرتا ہے جس سے قوت کے ساتھ انتشار ہوتا ہے۔

داد اور چنبل پر اس کے دودھ سے لیپ بحد مفید ہے۔ اسی طرح اس کے ایک حصہ دودھ کو پندرہ حصہ ہلدی میں ملا کر بواسیری مسوں پر لگاتے ہیں جو بہت جلد سکڑ جاتے ہیں۔ مسہل بلغم ہونے کی وجہ سے اس کا دودھ، بلغمی دمہ، بلغمی کھانسی اور آتشک میں کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے وجع المفاصل بلغمی، رعشہ، اعصابی فالج خصوصاً بائیں طرف کے لئے بہترین دوا ہے۔

حابس رطوبات ہونے کی وجہ سے نہایت قابض، مجفف و رادع ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا مدر حیض ہے زیادہ مقدار میں قوی مسہل بھی ہے۔

روغن برائے فالج و عرق النساء

هوالشافی :۔ تھوہر کی نرم و نازک شاخوں کو آگ میں مشوی کر کے نچوڑ لیں۔ جتنا پانی نکلے اس کے برابر روغن گنجد ملا کر پکائیں۔ جب صرف تیل رہ جائے تو اتار کر کام میں لائیں۔

فوائد :- یہ روغن عضلاتی غدی ہے اسے فالج، رعشہ اور آتشک کے زخموں پر اور وجع المفاصل اور عرق النسا اور جذام کے لئے بے حد فائدہ مند ہے۔

ٹماٹر

(سندھی) ٹماٹو (انگریزی) ٹومیٹو (TOMATO) (اردو) ٹماٹر (پنجابی) لال بینگن۔

تعارف :- یہ لال رنگ کا بینگن نما ایک پودے کا پھل ہے اس کے بیج بینگن کی طرح کے ہی ہوتے ہیں۔ فرق صرف رنگ اور حجم میں ہوتا ہے۔ بینگن ذرا بڑا اور ٹماٹر قدرے چھوٹا ہوتا ہے۔ چونکہ اس کا رنگ لال ہوتا ہے اس لئے اسے لال بینگن بھی کہتے ہیں۔ بعض لوگ اسے ولایتی بینگن سے یاد کرتے ہیں۔

بینگن کی نسبت اسے بہت پسند کیا جاتا ہے۔ قوت میں بھی بینگن سے زیادہ ہے۔ مشہور سبزی ہے جس کو پکا کر اور بغیر پکائے کثرت سے کھایا کرتے ہیں۔ اس کی پختہ ہونے کی نشانی سرخی پر ہے یعنی جتنی سرخی زیادہ ہوگی اتنا ہی پختہ ہوگا۔ جس قدر کم ہوگی، پختگی بھی کم ہوگی۔

کیمیائی طور پر اس میں حیاتین الف، ب، ج کثیر مقدار میں موجود ہیں۔ حکما کے نزدیک اس میں فولاد ۴ء۲ فیصدی کی مقدار میں پایا جاتا ہے۔

ذائقہ :- ترشی مائل نمکین۔ رنگ :- سرخ، سبز

مقام پیدائش :- تمام ہند پاک میں عام کاشت کیا جاتا ہے۔

مقدار خوراک :- ۵ تولہ سے ½ پاؤ تک بصورت ترکاری یا چٹنی بنا کر کھایا جاتا ہے۔

مزاج :- عضلاتی غدی۔ خشک گرم۔

افعال اثرات :- عضلاتی غدی ہے یعنی محرک قلب، محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے کیمیائی طور پر خون میں سرخ ذرات کا اضافہ کر کے جسم (خون کا پھیکا پن دور کرتا ہے۔

فوائد و خواص :- عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے ہاضم اور ملین ہے۔ بے انتہا بھوک لگاتا ہے۔ کھانا ہضم کرتا ہے قبض رفع کرتا ہے۔ اس کا رس بے حد فائدہ مند ہے چنانچہ اس کے استعمال سے خون کی کمی ذیابیطس موٹاپا بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔

عضلاتی غدی محرک ہونے کی وجہ سے جریان منی، سیلان الرحم، قلاع الفم (منہ کے چھالے) کے لئے فوری فائدہ مند ہے اپنے اندر کسی قدر مقوی باہ اثرات بھی رکھتا ہے اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ غذا لے دوائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ضرورت کے وقت اسے بڑے شوق اور رغبت سے کھاتے ہیں۔ جن کم عمر بچوں کے ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو جائیں ان کے لئے ٹماٹر کا رس بہت فائدہ مند ہے۔ یاد رکھیں وہ اشیاء جن میں غذا کے ساتھ دوا کے اثرات ہوں وہ اپنے اندر بے حد مقوی اثرات رکھتی ہیں۔ یہی صورت ٹماٹر کی ہے۔ یہ قلب و

عضلات کے لئے بیحد مقوی غذا ہے۔ کھاتے ہی طبیعت میں فرحت محسوس ہوتی ہے بشرطیکہ اسے نہار منہ استعمال کیا جائے۔ صبح کے وقت ایک ادھ سرخ ٹماٹر استعمال کرا دینا ہزاروں دواؤں سے بہتر ہے۔ ایسی حالت میں ٹماٹر کو بغیر پکائے استعمال کرنا چاہیئے۔ یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ اعصابی سبزیاں ہمیشہ پکا کر کھانی چاہئیں۔ اس کے برعکس عضلاتی سبزیاں کچی کھانا بھی فائدہ مند ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اعصابی سبزیوں میں خمیر جلد اٹھتا ہے اور وہ ہضم ہوئے بغیر متعفن ہو جاتی ہیں۔ جو ہیضہ، قے، دست کا موجب بنتی ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اعصابی سبزیوں میں قوت ہاضمہ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے کیونکہ ان میں رطوبات زیادہ ہوتی ہیں اور ترشی کا نام و نشان نہیں ہوتا۔ عضلاتی سبزیاں عموماً ترش یا ان میں کیمیاوی طور پر ترشی و کاربن کا اثر ہوتا ہے ان میں تعفن اور خمیر جلد پیدا نہیں ہوتا۔ ترشی فعل ہاضمہ کے لئے اول شے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اشیاء میں ترشی پیدا کر کے بصورت اچار کھاتے ہیں۔ مثلاً گاجر کا اچار۔ لسوڑیوں کا اچار۔

جاوتری

نام (عربی) بسباسہ (فارسی) بزباز (سنسکرت) جاپتری (گجراتی) جاونتری (انگریزی) میس (MACE)

تعارف:۔ جائفل کے اوپر کا چھلکا ہے۔ رنگ:۔ سرخ، زردی مائل

ذائقہ:۔ تلخی لئے ہوئے چرپرا اور خوشبودار

مقام پیدائش:۔ اس کا درخت ساحل مالابار، زنجبار، جزیرہ سیلون، جزیرہ ملایا مدراس کے مضافات اور نیلگری کی پہاڑیوں میں بھی کاشت کیا جاتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے ۳ ماشہ۔ دن میں چار بار۔

مزاج:۔ خشک گرم یعنی خشک تین درجے گرم اول درجہ۔

افعال اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک قلب و عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے

خواص:۔ مقوی قلب و جگر ہے۔ دماغ اور اعصاب پر بلغم کا دباؤ کم کرنے کی وجہ سے عصبی نظام کے لئے بھی مقوی ہے۔ حابس رطوبات کے ساتھ قابض خاصیت کی مالک ہے۔ مدر حیض و معین حمل، ہاضم کاسر ریاح، قاطع بلغم۔ مولد حرارت غریزی اور محمر ہے۔

فوائد:۔ محرک و مقوی قلب ہونے کی وجہ سے قلب کی تسکین۔ سے پیدا ہونے والی تمام غیر طبعی علامات کے لئے خاص دوا ہے۔

چونکہ مولد حرارت غریزی ہے۔ حرارت غریزی ہی سے جگر میں طاقت اور تحریک آتی ہے لہٰذا جگر کے ضعف کو دور کرنے کے لئے بہترین دوا ہے اس کے استعمال سے نہ صرف

جگر میں تحریک ہو جاتا ہے۔ بلکہ جگر و طحال کے سکون سے عظم جگر و طحال بھی بہت جلد درست ہو جاتا ہے۔ جوں جوں حرارت اکٹھی ہوتی ہے۔ برف جیسے سرد جسم کو گرم کرتی ہے۔ ٹھنڈے پسینے آنے کو روکتی ہے۔

چونکہ محرک عضلات ہے لہٰذا بے انتہا مقوی باہ و ممسک اثرات کی حامل ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر مقوی باہ اور معجونوں کا جزو اعظم ہے۔ خوشبودار اور حابس رطوبات ہونے کی وجہ سے دست، قے اور ہیضہ جیسی خوفناک علامتوں کے لئے بہترین دوا ہے۔ سنگرہنی کی خاص دوا ہے۔

چونکہ اس کے استعمال سے رطوبات خشک ہو جاتی ہیں۔ یہ رحم کے لئے بے انتہا مقوی ہے۔ خون حیض کو جاری کرتی ہے اور رحم کو جنین (نطفہ) قبول کے قابل بناتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے معین حمل قرار دیتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اسے اگر عورت خون حیض سے فارغ ہو کر اس کا تھوڑا سا سفوف رحم کے اندر رکھے تو حمل قبول کرنے میں مدد دیتی ہے۔

چونکہ اپنے اندر بے انتہا حرارت پیدا کرنے کی طاقت رکھتی ہے لہٰذا سردی خشکی سے ہونے والے ریحی دردوں کو بہت رفع کرتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے وجع المفاصل، عرق النسا کے لئے بہترین دوا خیال کرتے ہیں۔

دوائے ہیضہ

ھوالشافی: جلوتری، لونگ، دارچینی، مرچ سرخ ہر ایک ہم وزن۔ مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے ۲ ماشہ ہر پندرہ منٹ بعد۔

فوائد:۔ مندرجہ بالا فوائد کے علاوہ قے، دست اور ہیضہ کے لئے بے انتہا فائدہ مند ہے۔

جاؤشیر

نام (عربی) جاؤشیر (فارسی) گاؤشیر (انگریزی) اگال بےنم GALBANUM

تعارف: یہ ایک درخت کا گوند ہے جس کا نام بھی جاوشیر ہے۔ اس کی گوند کا دانہ مٹر کے دانوں جتنا ہوتا ہے اگر اس گوند کو پانی میں حل کیا جائے تو محلول گائے کے دودھ کی طرح سفید ہو جاتا ہے۔ اسی نسبت سے اس کا نام گاؤشیر یعنی گائے کا دودھ رکھا گیا ہے عبرانی نام کھلب ناہ کے معنی بھی سفید دودھ کے ہیں۔

اس کا پودا ایک گز تک بلند ہوتا ہے۔ اس کے پتے مثل انجیر کے گول دانے دار ہوتے ہیں۔ اس کو حاصل کرنے کا مشہور طریقہ یہ ہے کہ اس کے پودے کو جڑ کے نزدیک سے چیر دیتے ہیں اور نیچے پتے بچھا دیتے ہیں۔ گوند ٹپک کر پتوں پر جمع ہو جاتی ہے۔ جب خشک ہو جاتی ہے تو پتوں سے علیحدہ کر لیتے ہیں۔ بہترین جاؤشیر وہ ہے جو

پینے سے جلد پس جائے اور اس کا سفوف سفید بنے۔ زبان پر لگانے سے جسم محسوس ہو۔ ہاتھوں کو چپکے اور سرکہ میں فوراً حل ہو جایا کرے۔ بو بدبودار ہو۔ پانی میں حل کرنے سے محلول دودھ کی طرح بالکل سفید ہو جائے۔

رنگ:۔ اوپر سے سفید، اندر سے زردی مائل، نیم شفاف، محلول سفید۔

بو و ذائقہ:۔ بدبودار اور ذائقہ تلخی مائل چرپرا۔

مقام پیدائش:۔ ایران، ترکستان۔ کرمان۔

مقدار خوراک:۔ ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ۔ مزاج:۔ عضلاتی غدی۔ خشک گرم

افعال و اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک قلب محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے، کیمیاوی طور پر خون میں حرارت اور صفرا کی پیدائش زیادہ کر کے اس کی غلظت کو دور کرتا ہے

خواص:۔ مسہل بلغم، ملین، مقوی معدہ و کاسر ریاح ہے۔ جالی، محلل اورام مسخن۔

فوائد:۔ مسہل و مخرج بلغم ہونے کی وجہ سے بلغمی کھانسی اور دمہ بلغمی کے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ ملین ہونے کی وجہ سے قبض کو رفع کرتی ہے۔

مقوی معدہ اور کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے بدہضمی، بھوک کی کمی۔ نفخ شکم اور قبض کشا ہے۔ محلل اورام اور جالی اثر کی وجہ سے بیرونی طور پر مرہموں، ضمادوں قروح خبیثہ اورام صلبیہ کے رفع کرنے میں استعمال کرتے ہیں۔ اعصاب میں تحلیل کا اثر کرنے کی وجہ سے یا محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے اعصاب کے غیر طبعی افعال سے پیدا ہونے والی علامات جن میں فالج، رعشہ، ام الصبیان۔ لقوہ اور ریحی دردوں کے لئے بہترین دوا ہے۔ لقوہ کے لئے شہد کے ساتھ کھانا انتہائی مفید ہے۔

انتہائی خشکی گرمی کی حامل ہونے کی وجہ سے ریحی علامات اور امراض سرد کے لئے اس کا پینا اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

چونکہ کسی قدر جالی اثر کی حامل ہے اس لئے اس کے قطور بنا کر آنکھوں میں ڈالنے سے موتیا سفید کو بے حد فائدہ ہوتا ہے۔ پھولا کٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ کانوں میں ڈالنے سے بہرہ پن دور کرتی ہے دانتوں پر لگانے سے دانت ہلنے بند ہو جاتے ہیں۔

عضلاتی غدی محرک ہونے کی وجہ سے مدر حیض ہے اور عاقر قرحا کے ساتھ ہیر کرنلوں کے تیل میں ملا کر عضو تناسل پر لیپ کرنا نعوظ پیدا کرتی ہے۔

نمبر:۔ ‏؟ غدی اشیاء اس کی بدل ہیں۔

جائفل

نام (عربی) جوزبوا (فارسی) جوزبویا (سنسکرت) جاتی پھل (سندھی) جیجز (کشمیری) زاپل (انگریزی) نٹ میگ NUTMEGS مائی رس ٹیکا MYRISTICA

تعارف :- اخروٹ کی طرح گول اور کسی قدر لمبوترے جائفل کے دانے ہوتے ہیں جب جائفل پک جاتا ہے تو یہ دو پھانک (دو حصوں) میں پھٹ جاتا ہے اس کا بیرونی حصہ جلوتری کہلاتا ہے۔ اس کے بھی دو حصے ہوتے ہیں۔ باہر کا حصہ چھلکا اور اندرونی حصہ مغز جائفل کہلاتا ہے۔ جلوتری کے بیان میں جائفل کے درخت کی پوری تفصیل دی گئی ہے۔

ذائقہ و بو :- تیز چبھن دار چرپرا اور خوشبودار

رنگ :- باہر سے سیاہی مائل۔ اندر سے خاکی اور کسیلا گلابی۔ تیل کا رنگ قدرے پیلا

مقام پیدائش :- لنکا، ملایا، سماٹرا، زنجبار۔ ہندوستان میں مدراس کے مضافات اور نیل گری کی پہاڑیوں پر ہوتا ہے۔

مقدار خوراک :- نصف ماشہ سے ایک ماشہ مزاج :- خشک گرم عضلاتی غدی

افعال و اثرات :- عضلاتی غدی یعنی محرک قلب، محلل اعصاب مقوی جگر ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا مولد حرارت غریزی ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں حرارت غریزی کی مقدار بڑھا کر جگر کو گرم کر دیتا ہے۔ جس سے فوراً کیمیاوی طور پر جگر کا فعل تیز تر ہو جاتا ہے۔

دوسری طرف اعصاب و دماغ کے راستے خون کو قلب کی طرف جذب کرتا ہے جس سے عصبی نظام میں فوراً تحلیل کا عمل شروع ہوتا ہے۔

خواص :- مولد حرارت غریزی، حابس و قابض، کاسر ریاح، محلل اورام باردہ جالی و محرش نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ و ممسک۔ مدر حیض۔

فوائد :- چونکہ عضلاتی غدی شدید محرک ہے اس لئے شدید ضعف قلب اور دل کے ڈوبنے کے لئے فوری اثر رکھتا ہے۔ ایک دم قلب کے فعل میں تیزی آکر دل ڈوبنا بند ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈے پسینے رک جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بغل گند یعنی بغلوں میں کثرت سے پسینہ سے بدبو آنا۔ ہاتھ پاؤں میں پسینہ آنا رک جاتا ہے چونکہ رطوبات میں حبس و قبض پیدا کرتا ہے۔ اس لئے اسہال، قے، کثرت بول کے لئے بہترین دوا ہے۔ چونکہ جگر میں کیمیائی تحریک پیدا کرتا ہے اور صفرا کی پیدائش شروع کر دیتا ہے۔ اس لئے غذائی اجزا میں تکمیل پیدا کر کے جزو بدن بننے

کے قابل بناتا ہے۔ ریاح کو تحلیل و خارج کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے کاسر ریاح کہتے ہیں۔ یاد رکھیں اسے بہت بڑی خوراک میں نہ دیں کیونکہ یہ بلند رگی پیدا کرتا ہے۔ جالی اور محرش ہونے کی وجہ سے معدہ کے عضلات میں تحریک پیدا کر کے بھوک لگاتا ہے۔ بلق اور اغلام کے مریضوں کے نقصان اعضا کو درست کرنے کے لئے اسے طلاؤں اور روغنوں وغیرہ میں شامل کرتے ہیں۔ محلل اورام ہونے کی وجہ سے دوسری محلل اورام ادویہ کے ساتھ ملا کر اسے اورام پر باندھتے ہیں۔ محرک قلب و عضلات ہونے کی وجہ سے جنسی اعضا میں تحریک و تیزی پیدا کرتا ہے۔ انتشار کی کمی دور کر کے ضعف باہ کو دور کرتا ہے۔ قوت امساک بڑھا کر نامرد کو مرد بنا دیتا ہے۔

چونکہ محلل اعصاب اور مولد حرارت غریزی ہے اس لئے اعصابی تحریک سے ہونے والے فالج۔ لقوی، خدارعشہ وغیرہ غیر طبعی افعال کو درست کرتا ہے۔ اپنے اسی اثر کی وجہ سے تمام سرد اورام اور سردی سے ہونے والے دردجن میں نمونیا، سرسام، جوڑوں کے درد، ریحی درد وغیرہ کو فوراً فائدہ کرتا ہے۔ نظریہ مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے نسخہ عضلاتی غدی کا جزو اعظم ہے۔

ھوالشافی:- دارچینی۔ لونگ ہر ایک برابر وزن جلوتری دونوں ادویہ کے مجموعہ کا ۱/۴ (چوتھا) حصہ۔ مقدار خوراک:- افعال اثرات میں عضلاتی غدی ہے۔ نصف ماشہ سے دو ماشہ کی مقدار میں دن میں چار بار۔

فوائد:- مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا بے ضرر نسخہ ہے

جائفل کا مکھن یعنی روغن جائفل

ترکیب نمبر ۱:- جائفل کو کوٹ کر پانی چھ گنا میں بھگو دیں۔ بطریق معروف عرق کشید کریں۔ چونکہ روغن جائفل ایک فراری روغن ہے اس لئے جائفل کا روغن حرارت کی شدت سے تحلیل ہو کر عرق کے ساتھ برتن میں جمع ہو جائے گا۔ روغن عرق سے ہلکا ہونے کی وجہ سے اوپر تیرتا ہو گا۔ اسے محفوظ کر لیں یہی روغن جائفل ہے

ترکیب نمبر ۲:- جائفل کو کوٹ کر اتنے پانی میں ملائیں کہ صرف گیلا ہو سکے پھر اس برتن کو گرم کریں جس میں جائفل بھگویا ہے۔ جب کافی گرم ہو جائے تو رگڑیں۔ اور نیچے حرارت بدستور رکھیں۔ رگڑنے کے دوران تھوڑی تھوڑی چینی ملاتے جائیں۔ تھوڑی دیر میں جائفل روغن چھوڑ دے گا اسے نچوڑ کر محفوظ کر لیں۔

نوٹ :۔ اگر پانی کم ہو تو رگڑتے وقت تھوڑا تھوڑا گرم پانی بھی ملاتے رہیں۔
یہی ترکیب بادام روغن نکالنے کی ہے۔
فوائد :۔ یہ زرد رنگ کا فراری خوشبودار روغن ہے۔ اسے پرفیومری خوشبوسازی اور نہانے کے صابن میں ملایا جاتا ہے۔

جائفل کو محفوظ کرنا

یاد رکھیں۔ جائفل کے اندر ایک قسم کی رطوبت خفیہ پائی جاتی ہے۔ جس وجہ سے اسے کیڑا لگ جاتا ہے بیش قیمت ہونے کی وجہ سے دکانداروں کا بہت نقصان ہو جاتا ہے۔ محفوظ کرنے کی ترکیب یہ ہے۔ ½ پاؤ ان بجھ چونا لے کر اسے پانی میں حل کریں۔ پھر اس محلول میں اتنے جائفل ڈالیں کہ وہ اس میں ڈوب جائیں۔ دو تین گھنٹے کے بعد نکال کر خشک کر کے محفوظ کریں۔ پھر ان میں کیڑا نہیں لگے گا۔

جست

نام :(عربی) اسبہ (فارسی) جبد یا روی توتیا (سنسکرت) الیشد (انگریزی) زنک Zinc
تعارف :۔ یہ ایک مشہور کارآمد دھات ہے۔ جو دنیا میں بکثرت پائی جاتی ہے۔
خالص جست قدرتی طور پر نایاب ہے البتہ گندھک اور گندھک کے مرکبات میں بشکل سلفائڈ آف زنک پائی جاتی ہے۔ بعض اشیاء میں زنک کاربونیٹ کی صورت بھی پائی جاتی ہے۔ جسے انگریزی میں کیلےمین کہتے ہیں۔ چنانچہ انہی مرکبات میں کیمیاوی طریقہ سے خالص جست کو علیحدہ کرتے ہیں۔
قدرتی طور پر سلفائڈ یا کاربونیٹ آف زنک ملتا ہے۔ اسے تیز آنچ دے کر اکسائڈ کر لیتے ہیں۔ پھر اس میں کوئلہ ملا کر آنچ دے کر آکسیجن علیحدہ کر دیتے ہیں۔ بقیہ خالص جست رہ جاتا ہے۔
رنگ :۔ سفید نیلگوں۔ ذائقہ :۔ کسیلا۔ مقام پیدائش :۔ امریکہ
مقدار خوراک :۔ کشتہ جست ایک رتی۔ مزاج :۔ خشک گرم عضلاتی غدی۔
افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک تلب محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے۔ کیمیائی طور پر خون میں رطوبات کم کر کے خون کے قوام میں گاڑھا پن پیدا کرتی ہے
خواص :۔ حابس رطوبات، مجفف قروح، مغلظ و ممسک، دافع بخار، نافع امراض چشم۔ فوائد :۔ جست چونکہ ایک سخت دھات ہے اس لئے اسے بغیر کشتہ کئے استعمال نہیں کر سکتے۔ کشتہ کی صورت میں ایک رتی کی مقدار میں بہترین حابس رطوبات ہیں۔ چنانچہ سیلان الرحم، جریان منی، زکام بلغمی کھانسی، دست و قے

روکنے کے لئے بہترین دوا ہے۔
اسی طرح بلغمی و رطوبتی بخاروں کو بہت جلد فائدہ کرتی ہے۔ آنکھوں کی رطوبتی علامات آشوب چشم، خارش چشم اور آنکھوں کی سفیدی کو دور کرتی ہے۔ حکماء عام طور پر اسے شگفتہ کرکے بطور سرمہ آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ وید حضرات پرانے گھی میں جست کو رگڑ کر آنکھوں میں لگاتے ہیں اور ایلوپیتھی حضرات اسے پانی میں حل کرکے بصورت قطور آنکھوں کی جملہ امراض میں اسے استعمال کرتے ہیں۔ بیرونی طور پر کرا ئیک قسم کے زخموں سرطان (کینسر) اور متعفن زخموں پر لگاتے ہیں۔ جن میں زنک کلورائیڈ، زنک سلفاس، زنک کاربونیٹ، زنک اوکسائیڈ وغیرہ قابل ذکر ہیں

مکسچر اینٹی سپٹک یعنی محلول دافع تعفن

ھوالشافی: زنک کلورائیڈ ۵ حصہ۔ زنک اوکسائیڈ ۵ حصہ ڈسٹلڈ واٹر ۵ حصہ
ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو ملاکر محفوظ کریں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا اینٹی سپٹک مکسچر تیار ہے۔ مواقع استعمال:۔ کرم خوردہ دانت اور نئے پرانے زخموں پر روئی کی مدد سے ذرا سا لگا دیا کریں۔ اس کے استعمال سے زخم بغیر مواد پڑنے کے مندمل ہو جاتے ہیں۔ اپریشن کرنے کے بعد جریان خون کو روکنے کے لئے بھی مفید ہے

لوشن آشوب چشم
زنک سلفیٹ ۱ رتی، ڈسٹلڈ واٹر ایک اونس، ½ تولہ
ادویہ مذکورہ کو ملالیں بس یہی لوشن آشوب چشم کے لئے بہترین تیار ہے۔

نوٹ:۔ یاد رکھیں جست نہایت عمدہ ملئی دوا (ایمے ٹک) ہے۔ اس کی ذرا سی مقدار زیادہ دینے سے ہے۔ قے کھل کر آجاتی ہے لیکن مریض کا جی بہیں متلاتا اور نہ ہی قے آچکنے کے بعد اسے ضعف محسوس ہوتا ہے۔ اس لئے مختلف قسم کے زہروں میں قے کرانے کے لئے اس کو دیا کرتے ہیں۔ ایک سال سے دس سال کے بچوں کو بالترتیب ½ گرین سے دس گرین تک دے سکتے ہیں۔

پیتل بنانے کا نسخہ
ھوالشافی:۔ ایک حصہ جست دو حصہ تانبا۔
ترکیب استعمال:۔ جست اور تانبے کو تیز حرارت پر گھلائیں تو مرکب پیتل بن جائے گا اور جست تانبا اور نکل کو ملاکر گھلانے سے جرمن سلور بن جاتا ہے۔
خالص جست کو ۲۶۶ درجہ فارن ہیٹ کی حرارت پر اس کی چادریں بناتے ہیں

جو سبتی چادروں کے نام سے مشہور ہیں اور ۲۹۲ درجہ فارن ہائیٹ پر سنوت کر سکتے ہیں اور ۴۲۵ درجہ کی حرارت سے پگھل کر بخارات میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جو نہی جلنے لگتا ہے تو آکسائڈ ہونے لگتا ہے۔ جلتے وقت اس کے شعلے کی رنگت سبزی مائل ہوتی ہے۔ چونکہ جست پر ہوا کی نمی یا خشکی کا کوئی خاص اثر نہیں ہوتا اس لئے لوہے کی چادروں کو زنگ سے بچانے کے لئے اسے برقی طاقت سے پگھلا کر ان پر بصورت پلستر چڑھا دیتے ہیں ایسے لوہے کو گیلوے نائزڈ آئرن کہتے ہیں

جُند بید ستر

نام (عربی) جُند بیدستر (فارسی) خُش سنگ آبی (سندھی) الدھڑے جا خصیہ (انگریزی) کسٹوریم CASTORIUM

تعارف :- یہ اود بلاؤ کے آلات تناسیہ کے غدد ہیں۔ جو جوڑی جوڑی کی تعداد میں نر و مادہ دونوں میں پائے جاتے ہیں۔ تازہ غدد زردی مائل ہوتے ہیں مگر سوکھ کر سیاہی مائل ہو جاتے ہیں۔ ان کی شکل مخروطی ہوتی ہے۔ دو ڈھائی انچ لمبے ہوتے ہیں عام لوگ اسے سگ آبی (الدھڑ) کے خصیے سمجھتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ غرالحر جند بیدستر چمڑے کی تھیلی میں بند ہوتا ہے اس کے اندر جو مواد ہوتا ہے اس میں بھی چمڑہ جیسی پرت دار حاشیں ہوتی ہیں جو توڑنے سے اندر سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہیں۔

رنگ :- تازہ زردی مائل۔ خشک، سیاہی مائل قدرے سرخی لئے ہوئے

بو :- تازہ بدبودار۔ ایک سال تک کا پرانا خوشبودار ہوتا ہے۔

مقام پیدائش :- مغربی روس، سائبیریا، خلیج ہڈسن (شمالی امریکہ) کینیڈا۔

مقدار خوراک :- ۲ رتی سے ۱ ماشہ تک۔ شدید حالتوں میں ۱ ماشہ سے ۳ ماشہ

مزاج :- خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔

افعال اثرات :- عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات محلل اعصابی اور قوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات کو غلیظ کر کے سودا میں تبدیل کرتا ہے اور خون کا ادرار کرتا ہے

خواص :- محلل اعصاب مجفف رطوبات کاسر ریاح، مولد حرارت غریزی مدر حیض، مسکن، تریاق افیون ہے۔

فوائد :- چونکہ عضلاتی غدی ہے اس لئے نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی قلب اور مولد حرارت غریزی ہے۔ اپنے اسی اثر کی وجہ سے نہایت اعلیٰ درجہ کا ممسک اور مقوی باہ ہے۔ چونکہ حابس و مجفف رطوبات ہے اس لئے جنسی علامات جریان، لیکوریا کے لئے فوری فائدہ مند ہے۔ انتڑیوں پر اس کا حابس اثر ہو کر دست رک جاتے ہیں

معدہ پر اثر کر کے قے کو روکتا ہے۔ ہیضہ کی صورت میں اسے کھلانا فوراً قے دست بند کر دیتا ہے اور اس کی وجہ سے ہونے والے ضعف قلب کو مفید ہے۔ دماغ سے خارج ہونے والی رطوبات جن میں خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کے لئے زری فائدہ مند ہے۔ بلغمی کھانسی اور بلغمی دمہ کو فائدہ کرتا ہے۔ فالج، لقوہ اور رعشہ کو بھی فائدہ مند ہے۔

ان تمام علامات کے لئے مفید ہونے کے علاوہ رحم اور خصیۃ الرحم کے عضلاتی پردوں پر محرک اثر کر کے مدتوں کے رکے ہوئے خون کو جاری کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے زیادہ تر حکما امراض النساء میں استعمال کرتے ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا یقینی حمل ہے۔ اس کے استعمال سے بیس بیس سال کی بانجھ عورتوں کو حمل ہوا ہے چونکہ مولد حرارت غریزی ہے اس لئے تمام سرد امراض کو رفع کرتا ہے۔ ریحی دردوں کو مٹاتا ہے۔ کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے زیادہ تر طلاؤں اور شافوں میں استعمال کیا جاتا ہے صاحب کنز الحکما کا قول ہے کہ جند بیدستر کو روغن بابونہ میں حل کر کے کان میں ٹپکانا درد کان اور کان سے پیپ آنے کو مفید ہے۔

جند بیدستر میں ایک تریاقی صفت بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ تمام سرد قسم کے زہروں چاہے وہ حیوانی ہوں یا معدنی یا نباتی۔ سب کے زہریلے اثر کو زائل کرتا ہے مثلاً سرد زہروں میں افیون ہے۔ جس قدر افیم کسی نے کھائی ہو۔ اسی قدر جند بیدستر کھلانے سے افیم کا زہر اتر جاتا ہے۔

حب معین حمل و مدر حیض

ھوالشافی:- مرمکی، مصبر، جند بیدستر۔ ہر ایک ہم وزن۔ حب بقدر نخود بنالیں۔ دن میں چار بار۔

فوائد و افعال و اثرات:- افعال و اثرات میں عضلاتی غدی ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا مدر حیض ہے۔ رحم کی صفائی کر کے حمل تام ہونے کی استعداد پیدا کرتا ہے۔ ریحی دردوں کے لئے فوری فائدہ مند ہے۔ قبض کشا ہے۔

جنطیانہ

نام (عربی) دواء الحیہ، کف الارنب (فارسی) کوشاد، کافانی، بھبٹ بھیوا (انگریزی) جنشن روٹ GENTIAN

تعارف:- جنطیانہ کا پودا تقریباً تین چار فٹ بلند ہوتا ہے۔ جس کی جڑ خشک کی ہوئی دواءً مستعمل ہے۔ فرنگستان کے درمیانی اور جنوبی حصہ میں بکثرت ہوتا ہے اس کی جڑ نصف انچ تک موٹی اور چھ انچ سے ایک فٹ تک طویل بلدار اور پرشکن ہوتی ہے

اس کے سیدھے سائیڈ میں بے قاعدہ نالیاں پائی جاتی ہیں۔ اندر سے قدرے اسفنجی ہوتی ہے
رنگ :۔ باہر سے بھوری زردی مائل اور اندر سے زرد سرخی مائل۔
ذائقہ :۔ میں اول شیریں بعد میں تلخ۔
مقام پیدائش :۔ فرنگستان کے جنوبی اور درمیانی حصہ میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔
مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ۔ مزاج : خشک گرم عضلاتی غدی
افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک قلب، محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے
خواص :۔ مقوی معدہ، کاسر ریاح، مدر حیض اور تریاق سموم کے خواص کا حامل ہے

فوائد :۔ چونکہ محرک عضلات ہے اور معدہ کا مزاج بھی عضلاتی ہے اس لئے جنطیانہ معدہ کو بے انتہا طاقت دیتا ہے۔ جونہی معدہ کو تقویت ہوتی ہے فوراً اشتہائے طعام صادق پیدا ہو جاتی ہے۔ ریاح معدہ تحلیل ہو جاتے ہیں۔ مدر حیض ہونے کی وجہ سے بندش حیض کو جاری کرتا ہے۔
چونکہ عضلاتی غدی ہے اور مولد حرارت غریزی ہے اس لئے حرارت کی کمی سے ہونے والے سردی کے دردوں اور رگی دردوں کو فوراً فائدہ کرتا ہے اس کا جوشاندہ اور سرمہ آنکھوں کیلئے خصوصیت سے مفید ہے۔ جنطیانہ کو حکما کی نسبت ڈاکٹر اسے بہت استعمال کرتے ہیں انہوں نے اس کے کئی مرکبات بنائے ہیں۔ یہ عام طور پر سفوف، روغن، ایکسٹریکٹ، ٹنکچر، جوشاندہ، خیساندہ کی صورت میں استعمال ہوتا ہے

تریاق سموم

دوا شافی :۔ حب الغار، جنطیانہ، زراوند طویل، مر، دار چینی مصبر ہر ایک ہم وزن لے کر باریک کریں اور روغن سے چرب کر کے سہ چند شہد میں معجون بنالیں۔ مقدار خوراک چار ماشہ دن میں دو بار۔
فوائد :۔ اس نسخہ سے اورام اور سموم باردہ کو فائدہ ہوتا ہے اعصابی علامات کے لئے اکسیر ہے

جونک

نام (عربی) علق (فارسی) دیوچہ۔ زلو (سندھی) جور (سنسکرت) جلوکا (انگریزی) لیچیز LEECHES

تعارف :۔ ایک انچ سے چار انچ تک لمبا جانور ہے جو تالاب و جھیل کے کھڑے ہوئے سڑے ہوئے گندے پانی میں پیدا ہوتا ہے اور یہ کئی قسم کا ہوتا ہے۔ سب سے اعلیٰ وہ جونک ہوتی ہے جو مادہ سیاہ قد کی ہوتی ہے۔

رنگ :۔ عام طور پر جونک کا اوپر کا رنگ سبز سیاہی مائل ہوتا ہے اور نیچے پیٹ کا حصہ قدرے سرخی مائل ہوتا ہے۔ اکی جونکس کر ائے جونک کہتے ہیں ۔ یہی علاج معالجہ میں خون نکالنے کے کام آتی ہے ۔ ایک قسم قد میں بہت بڑی ہوتی ہے اور رنگت میں سیاہ ہوتی ہے اس کو بھنسیا جونک کہتے ہیں ۔ یہ سب سے خراب ہوتی ہے ۔ یہی بھینسوں کو نالابوں کے اندر چمٹ کر تنگ کیا کرتی ہے اور ان کا خون چوستی ہے ۔ مزاج :۔ عضلاتی غدی خشک گرم ۔

مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی ہمراہ شہد

افعال اثرات :۔ اندرونی اور بیرونی طور پر اس کا براہ راست اثر قلب اور اس کی شریانوں اور وریدوں پر ہے ۔ اندرونی طور پر خون کا دباؤ بڑھ کر اس کے اخراج کے قابل کرتی ہے اور بیرونی طور پر اس کو زندہ صورت میں کسی بھی مقام پر لگانے سے خون چوسنا شروع کر دیتی ہے ۔ جب خون سے بھر جاتی ہے تو خود بخود علیحدہ ہو جاتی ہے اس کے بعد چوسے ہوئے خون کو خارج کرنا شروع کر دیتی ہے ۔ پیشہ ور لوگ اسے سوزش ناک اور خطرناک ورموں پر خون چوسنے کے لئے لگاتے ہیں ۔ جب یہ خون چوس لیتی ہے تو وہ اسے علیحدہ کر کے انگلیوں سے دباتے ہیں اس طرح اس کا چوسا ہوا تمام خون باہر نکل جاتا ہے اور یہ دوبارہ خون چوسنے کے قابل ہو جاتی ہے ۔

خواص :۔ مخزن خون ، محلل اورام اور پتھریوں کو توڑ دیتی ہے ۔

فوائد :۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ۔ جونک اندرونی بیرونی اورام کو تحلیل کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے ۔ جس کا آسان اور عام طریقہ یہ ہے کہ جس مقام پر ورم تحلیل کرنا مقصود ہو اس سوزش ناک مقام پر اسے لگا دیتے ہیں ۔ پانچ چھ منٹ کے اندر اندر یہ وہاں سے اتنا خون چوس لیتی ہے کہ اور خون اس کے اندر اس کے اندر سما نہیں سکتا جس وجہ سے یہ خود بخود علیحدہ ہو جاتی ہے ۔ علیحدہ ہونے کے بعد یہ خود خون خارج کرنا شروع کر دیتی ہے لیکن پیشہ ور لوگ اس کو انگلیوں سے دبا کر خون خارج کر دیتے ہیں اور دوبارہ اسی مقام پر لگا دیتے ہیں ۔ عموماً ایک شخص کے اورام پر چھ سات جونکوں سے زیادہ جونکیں نہیں لگائی جاتیں ۔ جوں جوں جونکیں سوزش ناک ورم میں سے خون چوستی ہیں ۔ فوراً مقام ورم پر درد اور ورم کم ہو جاتا ہے ۔ جونک خشک صورت یا کسی مقام پر لگانے سے خون کو اپنی طرف جذب کرتی ہے اور اس مقام پر خون کی مقدار بڑھا دیتی ہے ۔ جس سے اس میں کمزوری رفع ہو کر طاقت آ جاتی ہے

اس طرح وہ مقام اپنی ضروری حرکات و افعال انجام دے سکتا ہے اس کے استعمال کی وجہ سے اسے خشک صورت میں پیس کر معظم ذکر طلاؤں میں شامل کر کے عضو مخصوص پر مالش کرتے ہیں۔ جس سے ایک طرف عضو تناسل میں طاقت آجاتی ہے دوسری طرف اس میں عظم آجاتا ہے۔ اس طرح یہ عضو اپنے ضروری افعال بخوبی انجام دینے لگتا ہے چونکہ عضاتی اثرات کی حامل ہے اس لیے جونکوں کو جلا کر مناسب ادویہ کے ہمراہ روغن میں کھرل کر کے پڑبال اور بامنی میں پلکوں پر طلا کرتے ہیں۔ پڑبال میں بالوں کو اکھیڑ کر لگاتے ہیں۔ داغ، دھبے دور کرنے کے لیے تنہا یا مناسب ادویہ کے ہمراہ ضماد کرتے ہیں۔

جونکیں لگانے کا طریقہ:۔ جونک کو لگاتے وقت انگلیوں میں نہیں پکڑنا چاہیئے بلکہ اس کو چھوٹی سی ایک صاف ڈبیا یا چھوٹے سے صاف گلاس میں ڈال کر اس کو اس مقام پر لگایا جائے جہاں تک کہ جونک خود بخود لگ جائے لیکن بعض اوقات جونک اس طریقہ سے نہیں لگتی۔ پس اگر ایسا ہو تو مقام ماؤف کو ذرا سی ملائی یا شکر مل دینی چاہیئے یا سوئی سے اس مقام کو چھید دیں تاکہ ذرا سا خون نکل جائے پھر اس جگہ جونک ضرور لگ جائے گی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ کمرے میں تمباکو کا دھواں یا تیز بو دار شے نہ ہو۔ ورنہ جونک نہیں لگے گی۔ جب لوزتین یا مقعد پر جونک لگانی ہو تو جونک کو شیشے کی ایک پچکاری میں ڈال کر جس کے سوراخ میں سے وہ صرف اپنا منہ نکال سکے۔ اسی طرح مقام ماؤف پر ہی لگے گی۔

اسی طرح اگر یہ مطلوب ہو کہ جونک ایک خاص مقام پر ہی لگے تو اس کا ایک اور آسان طریقہ یہ ہے کہ کاغذ میں ذرا سا سوراخ کر کے اس کاغذ کو اس مقام پر چپکا دیں اور پھر اس پر جونک لگائیں۔

جونک چھڑانے کا آسان طریقہ:۔ جونک کو کھینچ کر نہیں اتارنا چاہیئے بلکہ ذرا سا پیسا ہوا نمک منہ پر چھڑک دیں فوراً علیحدہ ہو جائے گی۔ گلے میں چمٹی ہوئی جونک کو علیحدہ کرنے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ اگر خشک نمک نہ لگ سکے تو پانی میں حل کر کے مریض کو پلا دیں۔ فوراً علیحدہ ہو جائے گی۔

چاکسو

نام (عربی) چشمیزج (فارسی) چشخام (بنگلہ) بن کلتھی (سنسکرت) چاکشو (سندھی) چوڑیا چنور (انگریزی) CASSIA ABSUS SEEDS

تعارف:۔ ایک مثلث شکل کا چکنا ملائم اور چمکدار چپٹا دانہ ہے اس کا بیج ایک

گز کے قریب بلند ہوتا ہے۔ شاخیں تیلی ہوتی ہیں۔ سخت اور رگڑ زمین پر اگتا ہے اس کے پتے زیتون کے پتوں جیسے ہوتے ہیں مگر ان سے لمبے چوڑے اور ملائم ہوتے ہیں۔ شاخیں پتلی اور کھڑی ہوتی ہیں۔ شاخوں کے سروں کی طرف پتیوں کے پاس یہ بیج لگتے ہیں۔ جو چاکسو کہلاتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں لگتے ہیں۔

مقام پیدائش :۔ سوڈان، حجاز۔ ایران، ہند، پاکستان۔

رنگ :۔ باہر سے سیاہ چمکدار اندر سے مغز سفید۔ ذائقہ :۔ تلخ

مزاج :۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔

افعال واثرات :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک قلب، محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے کیمیاوی طور پر حرارت وصفرا پیدا کر کے قوت بڑھاتا ہے۔

خواص :۔ جالی۔ قابض۔ محلل اورام۔ دافع سوزش چشم۔ مصفی خون۔ مقوی باہ۔

فوائد :۔ دافع سوزش چشم ہونے کی وجہ سے اکتحالاً و ذروراً اکثر امراض چشم کے لئے فائدہ مند ہے۔ خصوصاً جرب الاجفان۔ جالا۔ ضعف بصر نزول الما۔ مصفی خون ہونے کی وجہ سے پھوڑے پھنسیوں۔ خارش وغیرہ کے لئے اندرونی بیرونی اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ آتشک کے زخموں پر اس کا لیپ بہت فائدہ کرتا ہے جالی ہونے کی وجہ سے۔ اندرونی اورام کو دور کرنے کے لئے لیپ کرتے ہیں۔ جس سے بہت جلد اندر کی سوزش رفع ہوجاتی ہے۔ مثلاً ورم ذات الریہ۔ قابض ہونے کی وجہ سے زلق الامعا کے لئے بحد فائدہ مند ہے۔ عضلاتی غدی ہونے کی وجہ سے مدر حیض ہے بندتوں کا رکا ہوا خون حیض جاری ہو جاتا ہے۔ بلغمی دمہ کو مفید ہے اور بہت اچھا مقوی باہ ہے۔ چونکہ چاکسو سخت قسم کا تخم ہوتا ہے اس لئے اسے باریک کرنے سے پہلے بھون لینا چاہیئے۔ دیہاتی لوگ اسے عام طور پر مندرجہ بالا تکالیف دور کرنے کے لئے اسی ترکیب سے بنا کر کھاتے ہیں۔

ھوالشافی :۔ چاکسو بریان کیا ہوا ۱/۲ پاؤ، دیسی گھی ڈیڑھ سیر، چینی ڈیڑھ سیر آٹا ڈیڑھ سیر۔ ترکیب تیاری :۔ اول گندم کے آٹے کو گھی میں بھون لیں۔ پھر چینی اور چاکسو پیس کر ملا دیں۔ بس چاکسو کا ایک مفید ترین مرکب تیار ہو گیا ہے۔

مقدار خوراک :۔ پانچ تولہ دن میں دو بار۔

چال مونگرا (بنگالی)

نام (عربی) سوبجرہ (فارسی) ابرسنج مونگرہ بیا نور مونگری دگجراتی) چاول مونگرا (انگریزی) CYNOCARDA ODORATA

تعارف :- یہ ایک ہندوستانی درخت کا بیج ہے۔ جو غلاف میں ہوتا ہے۔ یہ غلاف نازک ہوتا ہے۔ اس کا مغز باہر سے سیاہ، اندر سے تازہ زردی مائل نکلتا ہے جتنا پرانا پڑتا جاتا ہے۔ اتنی ہی زردی سیاہی آتی جاتی ہے۔ تازہ بہترین سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بیجوں میں زردی مائل بھورے رنگ کا روغن ہوتا ہے جو منجمد ہوجاتا ہے اس کی بو خاص قسم کی اور ذائقہ تیز ہوتا ہے۔ چال مونگرا کے سو تولے بیجوں سے ۲۵ سے ۳۰ تولہ تک روغن نکلتا ہے۔ ذائقہ :- بے بو، بے ذائقہ
مقام پیدائش :- سلہٹ، چاٹگام (مشرقی پاکستان حال بنگلہ دیش) شمالی برما، سکم چٹ گاؤں، رنگون۔ مقدار خوراک :- مغز ایک ماشہ سے تین ماشہ۔ روغن ۵ قطرے سے دس قطرے۔ مزاج :- خشک گرم عضلاتی غدی۔
افعال و اثرات :- عضلاتی غدی ہے یعنی محرک قلب محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے
خواص :- محمر، جالی، مصفی خون، دافع جذام، مولد حرارت غریزی۔
فوائد :- چال مونگرہ عضلاتی غدی ہونے اور مولد حرارت غریزی ہونے کی وجہ سے اعصابی علامات بلکہ اعصاب کے افعال کی انتہائی بگڑی ہوئی حالتوں کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ جن میں آتشک۔ جذام، کوڑھ، جلن دار پھنسیاں اور خنازیر شامل ہیں۔
اطبا قدیم اسے زیادہ تر آتشک اور آتشک کی بگڑی ہوئی حالتوں جذام میں خصوصیت سے استعمال کرتے آئے ہیں۔
یاد رکھیں جب آتشک کا صحیح علاج نہ کیا جاسکے اور وہ بڑھتی ہی جائے اور مزمن صورت اختیار کرجائے اور مریض کے اعضا گلنے سڑنے شروع ہوجائیں جس سے مریض کی شکل بدصورت ہوجائے ایسی صورت کو جذام کے نام سے پکارتے ہیں۔ حقیقت میں یہ اعصابی تحریک ہے اور آتشک کی بگڑی ہوئی صورت ہوتی ہے۔ اس خوفناک علامت کا علاج اطبا قدیم کے پاس یہی دوا تھی۔ جسے وہ دعوے کے ساتھ استعمال کرتے تھے۔
جذام کی حقیقت اور اس کے سائنٹیفک علاج کو دریافت کرنے کے لئے حکماء نے ۱۸۹۰ء میں ایک طبی کمیٹی مقرر کی جس نے تحقیقات کے بعد متفقہ طور پر چال مونگرا اور اس کے تیل کو نہایت مفید قرار دیا اور زیادہ شہادتوں سے ثابت کیا کہ یہ دوا جذام کے ابتدائی ایام میں بے حد مفید ثابت ہوئی ہے۔

مجرد جالی ہونے کی وجہ سے اکثر اوقات خنازیر کے مریضوں کو بصورت لیپ استعمال کی جاتی ہے۔ مرض خارش کے مریضوں کو اس کا سفوف یا اس کا روغن مالش کرنے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔

راز کی بات چال موگرا کی ذرا سی مقدار زیادہ کھانے سے دست و قے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اسے مریض کو دل خوراک یا نہایت کم وزن میں استعمال کرائیں۔ پھر آہستہ آہستہ مقدار فوراً زیادہ کر سکتے ہیں۔ اس کے استعمال کے ساتھ عضلاتی غدی غذا بھی استعمال کرانی ضروری ہے تاکہ دوا کے اثرات بڑھتے رہیں یہ نہ ہو کر دوا تو عضلاتی اثرات کی حامل ہو اور غذا اعصابی کھلائی جائے جس سے دوا کا اثر باطل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ مفردات کی کتب میں زیتون اور مصالحہ دار اشیاء سے منع کیا گیا ہے۔

چرائتہ نام :- (عربی) قصب الزریرہ (گجراتی) کرایتہ (بنگلہ) چرتا کال میگ (سندھی) کرائتو (کشمیری) یویٹ (ہندی) چرے تا (سنسکرت) اندراد (انگریزی) CHIRETTA

تعارف :- اس کا پودا دو بالشت سے ایک گز تک بلند چار پہلو اور گہرے سبز رنگ کا ہوتا ہے۔ شاخیں اندر سے سفید اور پھول نکلتی ہیں۔ پتے بیضوی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے مقابل باریک لمبے رگوں سے پُر اور نوک دار ہوتے ہیں چھوٹے چھوٹے پھول کا سرا چار حصوں میں منقسم ہوتے ہیں۔

ذائقہ :- دو قسم کا ہوتا ہے ایک تلخ دوسرا شیریں۔ اوّل :- تلخ چرائتہ بے انتہا کڑوا ہوتا ہے۔ دوسرا جسے شیریں کہتے ہیں وہ حقیقت میں میٹھا اور شیریں نہیں ہوتا لیکن اس میں کڑواہٹ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ کڑوا نہ ہونے کی وجہ سے اسے شیریں کہتے ہیں۔ چرائتہ میں ایک تلخ جوہر جسے ٹینک ایڈ کہتے ہیں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس کا جوہر موثرہ ایک تلخ جوہر ہے جو کو اسین کہلاتا ہے۔

رنگ :- شاخیں سبز، پھول سفید۔ مقدار خوراک ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ۔

مقام پیدائش :- شملہ، ڈلہوزی اور کوہ سولن سے لے کر نینی تال، نیپال اور بھوٹان تک چار ہزار فٹ کی بلندی پر پیدا ہوتا ہے۔ بنگلہ دیش میں یہ خودرو پیدا ہوتا ہے مشرقی بنگال میں کلکتہ اس کی تجارت کا مرکز ہے۔ جہاں نیپال، سکم اور بھوٹان سے چرائتہ آتا ہے۔

مزاج :- خشک گرم۔ عضلاتی غدی

خواص :- مصفیٔ خون، محلل اورام، قاتل دیدان، مقوی معدہ و قلب، دافع صفرا

مجفف رطوبات ۔ قابض ۔ مدرحیض ۔

افعال اثرات: عضلاتی غدی ہے یعنی محرک قلب۔ محلل اعصاب اور مسکن و مقوی جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں صفرا کی مقدار زیادہ کرتا ہے۔

فوائد: مصفی خون ہونے کی وجہ سے بصورت شربت یا جوشاندہ، جذام، آتشک، خارش، اورام و بثور اور دیگر علامات جلدیہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مقوی معدہ، کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے نفخ شکم، ضعف اشتہا، بدہضمی اور اسہال میں مستعمل ہے۔

چونکہ نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی قلب ہے لہٰذا ضعف و نقاہت کو دور کرنے کے لئے بے ضرر ہے۔ قاطع بخار ہونے کی وجہ سے پرانے اور بلغمی اور وبائی و موسمی بخاروں میں اس کا جوشاندہ یا شربت بنا کر تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ بکثرت پلایا جاتا ہے۔

محلل اورام ہونے کی وجہ سے اعصابی اورام کو چند دنوں میں تحلیل کر کے نیست و نابود کرتا ہے۔ طب یونانی میں تمام مصفی خون ادویہ سے اوّل دوا ہے۔ اورام کے تحلیل کرنے میں اس کا لیپ بااثر ہے۔ تندرستی کی حالت میں [illegible] اندرونی و بیرونی طور پر مفید ہے۔

چرائیتہ کا کچھ حصہ [illegible] سے ملتا جلتا ہے اور ان ادویہ کے افعال اثرات کا حامل ہے۔ یاد رکھیں طب یونانی ذائقہ کے لحاظ سے جب ادویہ کا مزاج [illegible] کرتی ہے تو ترش ذائقہ والی ادویہ کو عضلاتی اعصابی اور تلخ ذائقہ والی ادویہ کو عضلاتی غدی قرار دیتی ہے۔ چونکہ چرائیتہ کا ذائقہ بھی شدید تلخ ہے اس لئے اس کا مزاج عضلاتی غدی ہے۔

چرائیتہ کے پتوں کا باریک سفوف سرمہ آشوب چشم میں لگانا انتہائی مفید ہوتا ہے۔ نظر کو تیز کرتا ہے۔ سفید موتیا کو روکتا ہے۔

اعصابی دمہ اور کھانسی کو دور کرنے کے لئے اس کا جوشاندہ بیحد مفید ثابت ہوا ہے۔

نسخہ برائے دفع بخار بلغمی مزمن: حب الشافی: ست گلو، مرچ سیاہ، طباشیر، چرائیتہ ہر ایک ہم وزن۔

شربت دافع فساد خون

مضو الشافی :۔ شاہترہ ۔ پوست نیم ،ہستیلن عناب ، بسفائج ، عشبہ مغربی ، چرائیتہ نیپالی ہر ایک ایک تولہ ۔ چینی ۳ پاؤ ۔ پانی ۳ پاؤ ۔

ترکیب تیاری :۔ پہلے تمام ادویہ کو نیم کوفتہ کر کے ۳ پاؤ پانی میں بھگو دیں ۔ دو تین جوش آنے پر چھان لیں ۔ پھر صاف شدہ پانی میں چینی ملا کر شربت کا قوام بنا لیں ۔

مقدار خوراک :۔ ۲ تولہ سے ۵ تولہ تک ہمراہ عرق چہار یا تازہ پانی ۔ یہ شربت تاثل و بدان نہایت اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے جو آتشک جذام کو مفید ہے ایلوپیتھی میں چرائیتہ کا ٹنکچر تیار کیا جاتا ہے ۔

چلغوزہ

نام :۔ اردو ، چلغوزہ (فارسی) ، حب صنوبر (سندھی) نیزہ (انگریزی) فلبرٹ نٹ (FiL BERTNUT)

تعارف :۔ مشہو عام میوہ ہے جسے سردیوں کے موسم میں سونگ پھلی کی طرح بھون کر کھاتے ہیں ۔ سفر کے دوران مسافر اسے زیادہ کھاتے ہیں چلغوزے تقریباً ایک انچ لمبے ، گول اور ایک جانب سے قدرے چپٹے ہوتے ہیں ۔ باہر ایک باریک چھلکا ہوتا ہے ۔ اندر سے ایک سفید رنگ کا نبوترا لذیذ اور مزیدار مغز نکلتا ہے ۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی اعضائے رئیسہ ہے ، اپنے اندر غذائے دوا کے اثرات رکھتا ہے اس کی پیدائش صنوبر کے درخت سے سمجھی جاتی ہے لیکن صنوبر کا پھل اور چلغوزے میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے ۔ صنوبر کے پھل میں مغز نہیں ہوتا ہے اس کے برعکس چلغوزہ بغیر مغز کے نہیں ہوتا ہے ۔

مقام پیدائش :۔ چلغوزہ ہندوستان ، روم اور آذربائیجان میں بکثرت پیدا ہوتا ہے ۔ ہندوستان میں تو کوہ ہمالیہ کے دامن شملہ ، پاکستان میں بنوں اور پشاور میں بکثرت پیدا ہوتا ہے ۔ کابل بھی اس کی پیدائش کا گھر ہے ۔

ذائقہ :۔ مغز ہلکا شیریں خوشبودار ہوتا ہے ۔

مقدار خوراک :۔ ایک تولہ سے دو تین تولہ تک ۔ مزاج :۔ خشک گرم عضلاتی غدی

افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی مقوی ہے ۔ یعنی محرک عضلات محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے ۔ کیمیائی طور پر خون میں حرارت غریزی کو بڑھا کر جسم کو گرم کر دیتا ہے

خواص :۔ مقوی باہ ۔ منفث بلغم ، مسخن اور مغلظ منی ۔

فوائد :۔ مقوی باہ ہونے کی وجہ سے ضعف باہ کے مریضوں کو بکثرت کھلایا جاتا ہے ۔ تقریباً ہر مقوی باہ معجون کا جزو اعظم ہے ۔ مناسب مقدار

میں کھلانا بھوک بڑھاتا ہے۔ دل و عضلات اور پٹھوں کو قوت بخشتا ہے۔ محرک و مقوی عضلات ہونے کی وجہ سے اعصابی فالج خصوصاً بائیں، لقوہ، رعشہ کے لئے بہترین غذا ئے دوائی ہے۔ غذا ہونے کی وجہ سے جسم میں فربہی پیدا کرتا ہے۔ چونکہ رطوبات و بلغم کو غلیظ کرتا ہے اس لئے بلغمی کھانسی، بلغمی دمہ جریان و لیکوریا کے لئے بیحد مفید اثرات کا حامل ہے۔ رقیق دستوں کو روکنے کے لئے فوری اثر ہے۔ چونکہ اعصاب میں تحلیل پیدا کرتا ہے اس لئے یہ اعصابی سوزش میں تحلیل پیدا کر کے فوراً آرام کی صورت پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے مغز یا روغن کو خسرہ یا چیچک اور اعصابی پھنسیوں اور زخموں پر لگانے سے فوراً آرام آجاتا ہے۔ زخم بند ہو جائے بلکہ زخموں کے داغ بھی نہیں پڑتے چونکہ اپنے اندر حرارت و خشکی کے اثرات رکھتا ہے اس لئے اس کی ذراسی زیادہ مقدار کھانے سے گھبراہٹ، بے چینی اور متلی صورت پیدا ہو جاتی ہے پیٹ میں ریاح پیدا ہو جاتی ہے۔

یاد داشت:- جس طرح بعض اشیاء کے افعال اثرات اور فوائد ان کے مزاج کے بالکل برعکس لکھے ہیں۔ اسی طرح چلغوزہ کے افعال اثرات بھی اس کے مزاج کے خلاف لکھے ہیں۔ ہر مفردات کی کتب میں چلغوزہ کا مزاج گرم تر تسلیم کیا گیا ہے لیکن اس کے خواص و افعال سب کے سب عضلاتی لکھتے ہیں۔ مثلاً فالج، رعشہ، پٹھوں کا درد دور کرتا ہے۔ تشنج پیدا کرتا ہے۔ پیشاب کی زیادتی کو روکتا ہے۔ مقوی باہ اور سرد مزاج والوں کے لئے مفید ہے۔

اگر اس کا مزاج گرم تر ہوتا تو کوئی بھی عضلاتی علامت پیدا نہ کرتا اور کسی بھی اعصابی علامت کے لئے مفید نہ ہوتا۔ چونکہ حرارت اس میں تسلیم شدہ ہے، صرف تری محل نظر ہے۔ تری اس میں اس لئے تسلیم نہیں کی جا سکتی کیونکہ ان کے استعمال سے قلب کے فعل میں تیزی آجاتی ہے اور دوسری بہت سی عضلاتی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن میں رطوبات کا غلیظ ہونا، ریاح کا پیدا ہونا اور باہ و امساک بھی زیادتی قابل ذکر علامتیں ہیں اس لئے چلغوزہ کا مزاج گرم تر کسی صورت میں نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا چلغوزہ کا مزاج محرک عضلات ہونے کی وجہ سے عضلاتی غدی ہے۔

چڑیا

نام (عربی) عصفور (فارسی) گنجشک، (بنگالی) چڑگور یا (پنجابی) نر چڑا مادہ چڑی۔
تعارف:- مشہور عام گھریلو پرندہ ہے۔ بالعموم گھروں میں چھتوں وغیرہ کے اندر

گھونسلے بنا کر رہتا ہے چڑیا بھی پرنسل تمام رکھنے کے لئے انڈے دیتی ہے
چڑیا کی دو اقسام ہیں اول گھریلو یا پالتو دوسرا جنگلی۔ پالتو جسامت میں چھوٹا
جنگلی گھریلو سے بڑا ہوتا ہے۔
رنگ :۔ چڑی سفید، چڑا سرخی مائل۔
مقدار خوراک :۔ غذائے دوا کا اثر رکھتا ہے اس لیے ایک دو چڑوں کا گوشت
پکا کر کھایا جا سکتا ہے۔ مزاج :۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔
افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات وقلب محلل اعصاب اور
سوزش جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں حرارت عزیزی بڑھاتا ہے۔ افعال اثرات
میں چڑے کے گوشت میں چڑی کے گوشت سے زیادہ حدت ہے۔
خواص :۔ محلل اعصاب، مسخن، محلل ریاح، محرک باہ، مدر حیض، جالی، حابس
قابض، دافع استرخا، مقوی، خدر فالج، دافع برص وبہق۔
فوائد :۔ چڑیا کا گوشت کثیر الغذا ہے۔ صالح خون پیدا کر کے جسم میں بحد
طاقت وقوت پیدا کرتا ہے۔ جسم کے فاضل مواد ورطوبات کو خارج کر کے ہلکا پھلکا
کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے گوشت کے استعمال سے نہایت فربہ انسان
زیادہ مستفید ہوتے ہیں کیونکہ ان کے جسم رطوبات کی کثرت کی وجہ سے پھول چکے
ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے انسان اپنے جسم کا بوجھ اٹھانے سے بھی قاصر ہوتے
ہیں۔ جیسے ہی ایسے اشخاص چڑوں کا گوشت کھانا شروع کرتے ہیں۔ چند دنوں کے
اندر ان کے جسموں میں تازگی چستی اور طاقت محسوس ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ کچھ عرصہ
کھانے سے جسم ہلکا ہو کر فربہ پن دور ہو جاتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھیں کہ ایسے
اشخاص کے اندر قوت باہ کی بے حد کمی ہوتی ہے۔ جونہی وہ اس کا گوشت کھاتے ہیں
قوت باہ میں بھی تحریک شروع ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کے گوشت کے استعمال سے
نامرد مرد بن جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چڑیا کا گوشت یا مغز بریان شدہ مقوی باہ
معجون میں جن میں لبوب بسیر قابل ذکر ہے، شامل کرتے ہیں۔
دمہ بلغمی، بلغمی کھانسی، جریان منی، لیکوریا اور رطوبتی علامات کے دفعیہ کے لئے
خصوصیت سے مفید ہے۔ چڑیا کے تقریباً تمام اجزا قابل استعمال ہوتے ہیں۔ لہٰذا
اگر اس کے خون کو آنکھ میں ٹپکائیں تو آنکھوں کی سفیدی دور ہو جاتی ہے۔
چونکہ جالی اثر رکھتا ہے اس لئے اس کے پیٹ کو منہ اور چہرہ کے داغ دھبے اور

مسوں پر لگانے سے ختم ہو جاتے ہیں۔ برص وبہق دور ہو جاتے ہیں۔
گوشت سے ہڈی میں حابس وقابض کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چڑیا کی پسی ہوئی ہڈی دست وقے کو رفع کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔
ہیضہ کی صورت میں چڑے کا گوشت نہایت مفید اثر رکھتا ہے۔ چاہے جسم سرد بھی ہو چکا ہو اس کے گوشت کا شوربہ پینے سے فوراً جسم گرم ہو جاتا ہے اور ہیضہ جیسی موذی مرض دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو جاتی ہے۔ چڑیا کے خون کو مسور کے آٹے میں ملا کر عضو تناسل پر لگانے سے انتشار زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے۔ امساک کی قوت بڑھ جاتی ہے۔
ایسی مایوس عورتیں جن کو مدتوں سے خون حیض بند ہو چکا ہو ان کے لئے بیحد فائدہ مند ہے۔ چنانچہ چڑے کے گوشت کو مسلسل ایک دو ماہ کھانے سے حیض کا ادرار شروع ہو جاتا ہے۔ رحم میں طاقت پیدا ہو کر استقرار حمل کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ محلل اعصاب ودماغ ہے۔ لہٰذا اس کے گوشت سے ضعف اعصاب دور ہو کر استرخا فالج اعصابی خصوصاً بائیں طرف لقوہ وغیرہ کو آرام آجاتا ہے۔

چکور

نام کبک۔ تعارف:۔ کبوتر کی مانند ایک خوبصورت پرندہ ہے اس کے پروں پر سیاہ وسفید نقطے ہوتے ہیں۔ سر گول ہوتا ہے۔ سر پر بھی سیاہ سفید لکیریں ہوتی ہیں۔ بعض کے رنگ میں قدرے سرخی بھی ہوتی ہے۔ چونچ اور پاؤں یعنی پنجے سرخ ہوتے ہیں۔ اس کی مادہ سوا درجن انڈے دیتی ہے اور اپنے انڈوں کی بہت نگرانی کرتی ہے۔ کیونکہ اس کا نر انڈوں کو دیکھتے ہی پھوڑ دیتا ہے۔ جس کی سب سے بڑی وجہ ماہر حیوانات یہ بتاتے ہیں کہ اس کا نر مرغ کی طرح جفتی کا شائق ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی مادہ چکوری انڈوں پر نہ بیٹھی رہے۔ چکور میں ایک صفت یہ بھی پائی جاتی ہے کہ جب یہ کسی شکاری کو دیکھتا ہے تو اپنے سر کو کسی شے میں چھپا لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اب شکاری اسے نہیں دیکھ سکتا۔ پس شکاری اس کی اس غلط فہمی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پکڑ لیتا ہے۔ یہ پرندہ زیادہ تر اوٹاوہ کے جنگلات میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔

رنگ:۔ سیاہ وسفید لکیروں سے مزین، نر میں قدرے سرخی مائل پر ہوتے ہیں

مزاج:۔ عضلاتی غدی، خشک گرم۔

افعال واثرات:۔ محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن ومقوی جگر ہے۔ مولد

حرارت غریزی ہے۔
خواص :۔ مقوی اعصاب و عضلات۔ مولد خون مقوی باہ۔
فوائد :۔ چکور کا گوشت کثیر الغذا، سریع الہضم اور مولد خون ہے۔ لہٰذا کمزور اور ضعیف اشخاص کے لئے نہایت بہتر ہے۔ فالج و لقوہ اور دیگر بلغمی و عصبانی امراض میں استعمال مفید ہے۔ ضعف باہ کے مریضوں اور لاغر اشخاص کے لئے اس کا گوشت بہترین ہے۔
ہر قسم کے جنگلی حیوان سے اس کا گوشت لطیف ہے اس کے پتے کا صفرا آنکھوں میں لگانے سے آشوب چشم کو مفید ہے اس کے علاوہ موتیا بند کے آغاز میں فائدہ کرتا ہے۔
ہیضہ کے مریض کو اس کے انڈے پکا کر کھلانے سے درد مروڑ فوراً رک جاتے ہیں۔ عضلاتی غدی مقوی ہونے اور محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے فالج، لقوہ اور خدر کے لئے فوری اثر ہے

چنا نام (عربی) حمص (فارسی) نخود (گجراتی) چنیا (مرہٹی) ہربھری یا ہر بھرے (سندھی) بھوگڑی (بنگالی) چھوٹا بٹ (پنجابی) چھولے (انگریزی) گرام۔ GRAM

تعارف :۔ ایک مشہور غلہ ہے اس میں اوکسزیک ایسڈ بکثرت پایا جاتا ہے بستانی و صحرائی دو قسم کا ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ چنے کے آٹے کو بیسن کہتے ہیں۔ رنگ :۔ بلحاظ رنگ چنے کی کئی اقسام ہیں۔ عام طور پر سرخ، سیاہ اور سفید ہر رنگ میں پایا جاتا ہے۔
مقام پیدائش :۔ پاکستان میں عام کاشت کیا جاتا ہے۔
مقدار خوراک :۔ غذائے دوا ہے اس لئے حسب منشا کھا سکتے ہیں۔ اس کی ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک۔
مزاج :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی خشک گرم ہے۔ تازہ چنا عضلاتی اعصابی (سرد خشک) ہے۔
افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے۔ محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن و مقوی جگر ہے۔
خواص :۔ مقوی باہ، مولد ریاح۔ مقوی عضلات و مولد خون، منفث بلغم، مدر حیض اور جالی ہے۔ ہرا چنا مولد ریاح اور مولد سودا ہے۔

خواص :۔ چونکہ چنا غذائے دوا ہے لہٰذا چنے کا آٹا بیس کراس کی روٹی پکاکر کھائی جاتی ہے۔ اسے بیسنی روٹی کہتے ہیں۔ کثیر الغذا ہے۔ اسکےلئے اس سے مٹھایاں تیار کرتے ہیں۔ عام طور پر بوندی اور لڈو اسی سے تیار کرتے ہیں غذائیت کے لحاظ سے اور طاقت کے لحاظ سے چنا گندم سے دوسرے درجہ پر ہے۔ انسانوں کی نسبت حیوانات کے لئے یہ نہایت مقوی غذا ہے انسان ضرورت کے تحت ہی اسے کھاتا ہے۔ چونکہ مولد ریاح ہے لہٰذا پیٹ میں فوراً اپھارلے آتا ہے۔ خشک چنے میں ہرے کی نسبت ریاح کم ہیں۔ چنے کی تازہ کونپلوں کو پکاکر کھاتے ہیں۔ اسے عرف عام میں ساگ کہتے ہیں۔ یہ کسی قدر ملین اور مولد ریاح ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کی تازہ کونپلیں مرچ مصالحہ کے ساتھ رگڑ کر کھاتے ہیں۔ جو نہایت لذیذ اور مزے دار ہوتی ہے۔ چونکہ محرک عضلات اور مواد حرارت غریزی ہے لہٰذا بدن کو مادہ ردی سے پاک کرتا ہے۔ انہیں انفعالی واثرات کی وجہ سے ضعف باہ کے مریضوں کو آرد نخود کا حلوہ بناکر دیتے ہیں۔ اپنے اندر غذا کے اثرات رکھنے کی وجہ سے بیحد کثرت سے خون پیدا کرتا ہے۔ جسم کی سفیدی کو سرخی میں بدل دیتا ہے۔

رازکی بات یہاں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ خون میں سرخی صرف عضلاتی اور مولد سوداء ادویہ سے ہی آیا کرتی ہے۔ کیونکہ عضلاتی ادویہ اغذیہ بلغمی رطوبات کو ختم کرتی ہیں۔ جو بلغمی رطوبات کی وجہ سے ہی خون کا رنگ پھیکا پڑجاتا ہے۔ اسی حالت ہی کو عرف عام میں فقر الدم یا کمی خون کہتے ہیں۔ جونہی عضلاتی ادویہ استعمال کی جاتی ہیں۔ خون میں ان کی کمی آجاتی ہے اور خون کا رنگ سرخ ہوجاتا ہے پھر ایک اور بات ذہن نشان کرلیں کہ عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی ادویہ اغذیہ اشیاء عموماً سرخ رنگ رکھتی ہیں۔ مثلاً بڑا گوشت، ٹماٹر، کریلے۔ آلو بخارا، املی چنے پکوڑے، کشتہ فولاد وغیرہ۔ جونہی یہ اشیاء استعمال کرائی جاتی ہیں۔ خون کے رنگ کو اپنے ہم رنگ کردیتی ہیں۔ یہ بالکل اسی طرح ہوتا ہے۔ جس طرح غدی ادویہ اغذیہ اشیاء عموماً پیلے رنگ کی ہوتی ہیں یا جن کے پھل پھول پیلے لگتے ہیں۔ وہ سب کی سب خون کے رنگ کو پیلا کردیتی ہیں اور اعصابی ادویہ خون کے رنگ کو سفیدی مائل یا پھیکا کردیتی ہیں۔

عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے جسم میں نکھار پیدا کرتا ہے اور حسن کو دوبالا

کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیاہ شادی کے موقعوں پر آرد نخود سے ابٹن تیار کر کے نہلاتے ہیں۔ چونکہ اپنے اندر اوزالک ایسڈ کی کافی مقدار رکھتا ہے لہٰذا اس کا مسلسل استعمال گردوں اور مثانہ میں پتھریاں بنانے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پتھری کے مریضوں کے لئے چنا سخت نقصان دہ ہے۔ عضلاتی غدی مقوی ہونے کی وجہ سے قوت کو ہیجان میں لاتا ہے۔ منی کی رقت دور کرتا ہے۔ انتشار زیادہ پیدا کر کے امساک پیدا کرتا ہے۔

چنا بالکل گوشت کا مزاج و مزار رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پکے ہوئے چنے سے گوشت جیسا ذائقہ آتا ہے اور عموماً گوشت کے ساتھ ملا کر پکاتے ہیں جس سے اس کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ حابس اثر کا حامل ہونے کی وجہ سے بلغمی رطوبات کو خشک کرتا ہے۔ بلغمی کھانسی، بلغمی دمہ وغیرہ کے لئے اس کے بیسن سے پکوڑے سالن اور روٹی پکا کر دیتے ہیں جو بے انتہا مفید ہیں۔ فوری طور پر کھانسی کے دورے پڑنے رک جاتے ہیں، ہاں اس کے کھانے سے مریض کو پیاس زیادہ لگتی ہے۔ ایسے موقع پر ٹھنڈا پانی مریض کو نہیں پینا چاہیئے بلکہ قہوہ پلائیں تاکہ اس کے اثرات کم ہونے کی بجائے زیادہ ہوں۔ کسی قدر محلل اورام بارده بھی ہے اس مقصد کے لئے چنے کا بیسن تیل میں پکا کر حلوہ تیار کر کے یعنی پلٹس بنا کر ورم پر لگانے سے فوراً تحلیل ہو جاتا ہے۔ چنے کے نیم پختہ پھل کو بھون کر کھانے سے بےحد طاقت آتی ہے۔ کھانے میں بھی بےحد لذیذ ہوتے ہیں اسے عرف عام میں ہرلاں کہتے ہیں۔

غیر تجربہ شدہ اور مبالغہ آمیز باتیں لکھنا اچھا نہیں ہے۔

خزائن الادویہ (مصنفہ حکیم محمد نجم الغنی صاحب) میں چنے کے متعلق بعض توہمات لکھی ہیں جن کا حقائق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مثلاً اس کتاب کے صفحہ ۱۷۲ پر تحریر ہے کہ کسی کا ارادہ یہ ہے کہ فلاں درخت سوکھ جائے تو کچے چنے نہار منہ چبا کر تھوک اس درخت پر ڈال دے اور چنے منہ میں رکھے وہ درخت سوکھ جائے گا"

اسی طرح آگے لکھا ہے کہ۔

(۲) سات عدد سفید چنے عورت اپنی فرج میں سات دن رکھ کر ان سب کو کھا کر اپنے خاوند کو کھلائے تو وہ مطیع ہو جائے گا۔

(۳) "صاحب تحفۃ المومنین نے لکھا ہے کہ اگر خشک چنے چاند کی پہلی تاریخ مسوں

کی گنتی کے مطابق لے کر ایک ایک چنا ایک ایک سے سے چھو کر سب کو ایک پوٹلی میں باندھ کر اس طرح پھینکیں کہ شانے کے اوپر سے پشت کی طرف جا گرے ایک مہینے میں سب سے دفع ہو جائیں گے۔"

ان توہمات پر اعتراضی نوٹ لکھنا میں ضروری نہیں سمجھتا۔ کیونکہ ان کے سمجھنے میں کسی قسم کی کوئی دقت نہیں ہے۔ بعض باتیں چنے کے مزاج کے خلاف لکھی ہیں مثلاً اگر اس کا مزاج گرم خشک تسلیم کیا ہے جو صفرا کا مزاج ہے تو ساتھ ہی اس کے فوائد میں لکھا ہے کہ "چنے صفراوی امراض کو مٹاتے ہیں" ساتھ افعال میں لکھا ہے کہ چنا ریاح پیدا کرتا ہے۔ منفاخ ہے۔ مقوی باہ ہے۔ رطوبات بلغمی کو خشک کرتا ہے۔ یاد رکھیں جو شے گرم خشک صفرا کا مزاج رکھتی ہے وہ کبھی بھی صفراوی امراض و علامات کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ دوسرے جو شے مولد ریاح، منفاخ، مقوی باہ اور رطوبات بلغمی کو مٹاتی ہے وہ کبھی بھی گرم خشک نہیں ہو سکتی بلکہ اس میں حرارت سے خشکی بہت ہی کم ہوگی اگر کسی شے میں حرارت زیادہ ہوگئی تو ضعف باہ یا سرعت انزال پیدا کر دے گی۔

چونکہ چنا مولد ریاح، منفاخ اور مقوی باہ و بلغمی رطوبات کو مٹاتا ہے اور یہ افعال تسلیم شدہ ہیں اس لئے اس کا مزاج عضلاتی غدی خشک گرم ہے نہ کہ گرم خشک

حلوہ مقوی باہ، دافع جریان اور سیلان

چنے کے بیسن سے میں نوجوان مرد اور عورتوں کے لئے ایک حلوہ بنایا کرتا ہوں جو بے حد محرک قلب اور مقوی عضلات ہے گردوں اور نفسانی اعضا کے عضلات میں تحریک ہو کر قوت باہ میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ جوش تحریک سے جسم میں ایک قسم کی لہریں اٹھنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس طرح مایوس زندگیوں کو کامیابی و کامرانی حاصل ہو جاتی ہے مردوں میں جریان اور عورتوں میں سیلان الرحم ختم ہو کر اولاد پیدا کرنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے اس نسخہ کی ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے استعمال سے مادہ منویہ میں جرثومہ پائے جاتے ہوں۔ ان کے لئے یہ نعمت غیر مترقبہ ہے اس کے علاوہ نزلہ زکام بلغمی درد سر، بلغمی کھانسی اور سینہ کے بوجھ دور کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا حلوہ ہے۔

ھوالشافی: سرخ چنے کا آٹا ایک سیر، ۔۔۔ ۱۶ عدد، چھوہارے ایک پاؤ منقیٰ ایک پاؤ، گھی ڈیڑھ سیر، چینی ڈیڑھ سیر۔

ترکیب تیاری :۔ اول چنے کا آٹا پا سیر گھی میں بھون لیں۔ جب بھون کر خوشبو آنے لگے پھر بقایا ایک سیر گھی پا سیر چینی اور سولہ عدد انڈے توڑ کر ملادیں اور پھر آگ پر گرم کرنا شروع کریں۔ یہ خیال رہے تمام میں کڑچھی ضرور ہلاتے رہیں تاکہ برتن کے پیندے میں داغ نہ لگ جائے جب تمام گھی چھوڑ دے یعنی گھی پانی کی طرح نکل آئے تو حلوہ تیار سمجھیں۔ تیار ہونے پر چھوہارے اور منقیٰ کو کوٹ کر ملادیں بس نہایت اعلیٰ درجہ کا حلوہ تیار ہے۔ جتنی دیر رکھیں خراب نہیں ہوگا۔

مقدار خوراک :۔ پانچ تولہ سے ۱۰ تولہ حلوہ کو گرم کرکے صبح کے ناشتہ کے طور پر کھالیا کریں۔ پھر قدرت خدا کا مظاہرہ کریں

چوب چینی

نام (عربی) خشب الصینی (فارسی) چوب چینی (انگریزی) چائنہ روٹ CHINA-ROOT

تعارف :۔ سرخ رنگ کی ایک پہاڑی درخت کی جڑ ہے اندر باہر سے سرخ چکنی اور بھاری ہوتی ہے۔ پانی میں ڈوب جاتی ہے اس کے اندر ریشہ کی نسبت نشاستہ مقدار میں زیادہ ہوتا ہے۔ گانٹھیں کم ہوتی ہیں اگر یہ صفات چوب چینی میں نہ پائی جائیں تو وہ خراب ہوتی ہے۔

ذائقہ :۔ شیریں، لعاب دار۔ رنگ :۔ گلابی۔

مقام پیدائش :۔ جاپان، چین، سلہٹ، کوہستانی گارو (برما) چوب چینی جو عام طور پر بازاروں میں ملتی ہے یہ چین سے آتی ہے۔ یہ چین کے پہاڑوں اور چشموں کے کناروں پر عام پیدا ہوتی ہے۔ مزاج :۔ عضلاتی غدی، خشک گرم

افعالی اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک تلب وعضلات محلل اعصاب مسکن و مقوی جگر ہے۔ مولد حرارت غریزی ہے۔

خواص :۔ مولد حرارت غریزی، محلل عضلات ردیہ، مصفی خون، معرق، مدر حیض و مولد بول، مقوی باہ، مجفف قروح۔ منوم مسکن، قاطع سودا، دافع بلغم محلل اورام اعصابی

فوائد :۔ چوب چینی مولد حرارت غریزی ہونے کی وجہ سے جسم کے درجہ حرارت کو اعتدال پر لاتی ہے۔ یاد رکھیں حرارت دو قسم کی ہوتی ہے (۱) حرارت غریزیہ جو ۹۸ درجہ نارمل ہائیٹ تک رہتی ہے۔ یہی صحت کا درجہ حرارت ہے۔ جب اس حرارت میں کمی بیشی ہوتی ہے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے۔

دوسری قسم کی حرارت کو حرارت غریزیہ کہتے ہیں یہ اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب حرارت غریزیہ کم و بیش ہو جاتی ہے۔ طبیعت مدبرہ بدن ان ...

حرارت عزیزیہ کی کمی بیشی کو پورا کرتا ہے اسے عرف عام میں بخار چڑھنا کہتے ہیں
پھر ذہن نشین کریں کہ محرک تلبب ادویہ ہی مولد حرارت عزیزیہ ہوتی ہیں۔ دوسرے
معنوں میں تلبب و عضلات حرارت عزیزیہ پیدا کرتے ہیں۔ غدد و جگر حرارت عزیزیہ کو
محفوظ و کنٹرول کرتے ہیں۔ اعصاب و دماغ فاضل حرارت عزیزیہ کو خارج کرتے ہیں۔
جب ان اعضا کے افعال میں کمی بیشی ہو جاتی ہے تو حرارت عزیزیہ کے توازن میں کمی بیشی
ہو جاتی ہے۔ ان اعضا کے افعال درست کرنے سے حرارت عزیزی اعتدال پر آجاتی
ہے۔ جب حرارت عزیزی میں زیادتی ہو جاتی ہے تو جسم میں تحلیل بڑھ جاتی ہے اس وقت
غدد و جگر میں تیزی اور صفرا و حرارت میں زیادتی ہوتی ہے۔ اس وقت اعصاب و دماغ کے
فعل کو تیز کرنے اور مخرج حرارت ادویہ، اغذیہ اشیا دینی پڑتی ہیں۔

جب حرارت عزیزی میں کمی ہو جاتی ہے تو جسم سرد ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس
وقت اعصاب و دماغ کے فعل تیزی اور بلغم رطوبات میں زیادتی اور حرارت میں واضح کمی
ہوتی ہے۔ ایسے موقعوں پر مولد حرارت عزیزی ادویہ اغذیہ اشیا دینی پڑتی ہیں جو سب
کی بالفعل محرک عضلات ہوتی ہیں۔ چونکہ چوب چینی بھی محرک عضلات ہے اس لئے یہ
مولد حرارت عزیزی ہے۔

چوب چینی چونکہ مصفی خون ہے اس لئے اسے تصفیہ خون کے لئے بکثرت استعمال
کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ آتشک، جذام، قروح خبیثہ اعصابی کے لئے لاجواب دوا ہے
اس کے علاوہ عضلاتی اعصابی علامات میں خارش۔ داد۔ چنبل۔ سرطان وغیرہ کے لئے
بے حد مفید ہے۔

چونکہ محلل فضلات ردیہ ہیں اس لئے یہ سداع مزمن اُل کا درد۔ جو آنکھ کے
ڈیلے میں ہوا کرتا ہے۔ مجفف قروح و حابس رطوبات ہونے کی وجہ سے ایسی پھنسیاں اور زخم
جن میں چیچک کی طرح کے چھالے ہوتے ہیں اور پانی سے پُر ہوتے ہیں۔ ایسے زخم جن میں
مسلسل پانی رستا رہتا ہے، کے لئے بہترین دوا ہے۔ آہنی انفعالی اثرات کی وجہ سے
یہ سلسل بول کے لئے مفید ہے۔

مدر حیض ہونے کی وجہ سے خون حیض جاری کرتی ہے۔ رحم کو فاضل و گندی رطوبات
سے پاک کرکے نطفہ قبول کرنے کی استعداد پیدا کرتی ہے

مقوی باہ ہونے کی وجہ سے ضعف باہ کے مریضوں کے لئے تیار کئے جانے والے
معاجین میں شامل کی جاتی ہے۔ چوب چینی محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے فالج، رعشہ،

مرگی کے لئے بے حد مفید ہے۔ چوب چینی تازہ جو خشک نہ ہوئی ہو مذہم کی تاثیر کرتی ہے۔

حب الشافی :- چوب چینی، لونگ، دارچینی، شنگرف، رائی۔ تمام ادویہ ہم وزن۔

مقدار خوراک :- تمام ادویہ کو باریک کر کے حب بقدر موٹھ تیار کریں۔

مواقع استعمال :- جریان منی، ایکزیما، ضعف رحم اور ضعف باہ۔ انتشار میں کمی کے لئے فوری اثر ہے۔ بعض اطبا اس کی چائے تیار کر کے دمہ اور نزلہ کہنہ کے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں۔

چھوہارا

نام (عربی) خرمہ یابس۔ تمر (فارسی) خرمائے خشک (بنگالی) عزر کھجور۔ (سنسکرت) زملی پُھل (انگریزی) DATA

تعارف :- مشہور عام میوہ ہے۔ کھجور سے کسی قدر خشک اثرات کا حامل ہے لیکن ہوتا کھجور کی شکل کا ہی ہے۔ میٹھا کھجور سے کم ہوتا ہے۔ چھوہارے کا درخت ۳۰، ۴۲ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔ ایک نر ایک مادہ۔ نر اس کا خوشہ لاتا ہے اور پھل نہیں دیتا مگر مادہ خوشوں سے پر ہوتی ہے اور اس میں دونوں قسم کے پھل لگتے ہیں۔ اہل گلشن کہتے ہیں اس کا پھل پکنے تک سات منزلیں طے کرتا ہے اور ہر ایک منزل کا الگ الگ نام ہے۔ چنانچہ پہلے مرتبہ کو طلع اور بالغ بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح بالترتیب دوسرے کو بلح، تیسرے خلدل، چوتھے کو لبر، پانچویں کو تسب، چھٹے کو رطب اور ساتویں کو تمر کہتے ہیں۔

چونکہ نر چھوہارے کے درخت کو صرف پھول لگتے ہیں۔ اس لیے جب پھول مکمل ہو جاتے ہیں تو ان پر ایک قسم کا غبار آجاتا ہے۔ باغبان لوگ اتار لیتے ہیں اور مادہ چھوہارے کے درخت کے کچے پھلوں پر چھڑک دیتے ہیں۔ اس سے پھل بڑا، شیریں، شاداب ہو جاتا ہے گٹھلی چھوٹی ہو جاتی ہے اس عمل کو عرف عام میں شادی کرنا کہتے ہیں۔ ذائقہ :- شیریں۔ خشکی لئے ہوئے۔ رنگ :- سرخ

مقدار خوراک :- ۲ عدد سے ۸ عدد تک ضرورت کے مطابق کم و بیش کھلائے جا سکتے ہیں۔

مزاج :- خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔ دوا کے غذا ہے۔

مقام پیدائش :- صوبہ سندھ، مغربی پنجاب۔ خصوصاً ضلع ملتان۔ عمان (ان کا دار الخلافہ جہرم دار تیح فارس)

افعال اثرات :- عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور

مسکن رمقوی جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات کو خشک کر کے حرارت غریزی کی پیدائش
بڑھاتا ہے۔

خواص ۱۔ مولد خون، کثیر الغذا، مقوی باہ۔ حابس رقابض۔ حابس رطوبات۔ مولد
حرارت غریزی، مسخن، مسمن بدن۔

فوائد ۱۔ چونکہ دوائے غذا ہے اس لیئے اس میں غذائیت بہت کم ہے لیکن اس
سے جو خون پیدا ہوتا ہے غلیظ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے زیادہ مقدار میں کھانے
سے خون کے دباؤ میں زیادتی آنا شروع ہوجاتی ہے۔ قلب کے فعل میں شدید تیزی آکر
اختلاج قلب کی شکایت برابر ہوجاتی ہے۔ تھوڑی مقدار میں جگر و طحال کے لیئے
بے حد مقوی ہے۔ اس کے استعمال سے وافر مقدار میں حرارت غریزی جمع ہوکر بلغمی ریحی
درد اور سوزشیں رفع ہوجاتی ہیں اور گردوں کے عضلات میں تحریک تیز ہوجاتی ہے
جسم میں طاقت کی لہریں پیدا ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔ کمر اور گردوں کے عضلات میں
طاقت و تحریک ہوکر ضعف باہ دور ہوجاتا ہے۔ نامرد، مرد بن جاتے ہیں۔
جسم میں طاقت کی اتنی لہریں پیدا ہوتی ہیں کہ انسان بے کار بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔

محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے فالج عصبی اور لقویٰ کے لیئے بہترین دوا
ہے اور سینہ اور ریح کے دردوں کو روکتا ہے۔

حابس رطوبات، اور قابض ہونے کی وجہ سے زکام، دردسر، نزول الماء، بلغمی
کھانسی، درد مفاصل کو نافع ہے۔ دست اور قے کو روکتا ہے۔ سلسل بول اور
ذیابیطس کے مریضوں کے لیئے بہترین دوائے غذا ہے اگر رطوبات کی زیادتی سے
سیلان الرحم، خروج الرحم ہو یا رطوبات کی وجہ سے اسقاط حمل ہوجاتا ہو۔ تو اس
کے استعمال سے فوراً ان علامات میں تخفیف ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ اسے
خشک کر کے باریک پیس کر دینے سے دست، قے رک جاتے ہیں۔ چونکہ اپنے اندر
حرارت غریزی رکھتا ہے اس لیئے سرد اور بلغمی مزاج کے لیئے بیحد مفید ہے سردی
کے موسم میں اس کا کھانا زیادہ مفید ہے۔ دودھ یا چائے میں پکا کر کھاتے ہیں
جس سے سردی اور کپکپی دور کر کے پسینہ لاتا ہے۔ رحم کے عضلات میں دے کر
ضعف رحم کو دور کرتا ہے۔ رحم کا لٹک جانا، اس کا گر جانا وغیرہ کے لیئے بے حد
مفید ہے اس کا کچھ دن مسلسل استعمال خون حیض جاری کرتا ہے۔

اگر دمہ کا مریض اس کا سفوف مسلسل کھاتا رہے تو اسے دمہ کا دورہ نہیں ہوتا

چھوہارے کے درخت کو گوند بھی لگتی ہے جو چھوہارے کے افعال خواص و فوائد کی حامل ہوتی ہے۔ چھوہارے کے تمام اجزاء دواءً مستعمل ہیں۔ جن میں اس کی گٹھلی پھول پھل، کلی اور پوست شامل ہیں۔

مزاج میں غلط فہمی

چھوہارے کے مزاج کے بارے میں اطبا کے مختلف خیال ہیں۔ کوئی اسے گرم تر پہلے درجہ میں لکھتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ تر نہیں بلکہ خشک ہے۔ لیکن مصنفین نے کوئی ٹھوس فیصلہ نہیں دیا کہ اس کا اصل مزاج کیا ہے۔ کیونکہ ہر مصنف کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی رائے کا اظہار کرے۔ چونکہ چھوہارے کے استعمال سے قلب کے فعل میں اس حد تک تیزی آجاتی ہے کہ زیادتی کی صورت میں اختلاج قلب شروع ہو جاتا ہے۔ دوسرے اس کے استعمال سے خون کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے۔ رطوبات خشک اور فنا ہو جاتی ہیں۔ قوت باہ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان افعال اثرات کی وجہ سے ہم اسے عضلاتی غدی خشک گرم قرار دیتے ہیں نہ کہ غدی عضلاتی گرم خشک

معجون آرد خرما

ھوالشافی :۔ گوند، ببول پھلیاں، سنگھاڑے، آرد خرما۔ ہر ایک نصف سیر، مغز چلغوزہ، مغز فندق ہر ایک ۵ تولہ، ترنجبین و شہد ہر ایک ڈھائی سیر، مغز پنبہ دانہ ایک تولہ، جاوتری، جائفل، لونگ ہر ایک چھ ماشہ، کشتہ قلعی ایک ماشہ ترکیب تیاری :۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے شہد گرم کردہ میں قوام بنائیں۔

فوائد :۔ عضلاتی غدی مقوی معجون ہے۔ اعضائے رئیسہ کی طاقت کے لئے بہترین دوا ہے اس معجون سے چھوہارے کے تمام فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

خوب کلاں

نام :۔ (عربی) آخیہ (فارسی) شبہ۔ خاکشو۔ خاکسی (سندھی) خاکشیر۔ (انگریزی) SISYMBRIAM SEEDS (ہندی) خوبکلاں

تعارف :۔ خوبکلاں ایک خودرو بوٹی کا بیج ہے۔ جو نہایت چھوٹا اور زرد لمبا اور تخم خشخاش کے دانے سے قدرے چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کا پودا نصف گز سے ایک گز تک لمبا ہوتا ہے۔ پتے لمبے، شاخیں باریک اور پھلیاں سرسوں کی پھلیاں کے مشابہ لیکن نہایت باریک ہوتی ہیں۔ جو باریک تخموں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں یہ تخم دواءً مستعمل ہیں۔

مقام پیدائش :۔ بلوچستان اور ہند پاکستان کے ہر میدانی علاقوں میں گیہوں اور میتھی اور سرسوں کے کھیتوں میں بکثرت پیدا ہوتی ہیں۔
رنگ :۔ زرد و سرخی مائل۔ ذائقہ :۔ پھیکا۔ مقدار خوراک ۵ تا ۷ ماشہ
مزاج :۔ عضلاتی غدی۔ خشک گرم۔
افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات، مسکن اعصاب اور مقوی جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر حرارت عزیزی کی پیدائش زیادہ کر کے اخلاط غلیظہ کو خارج از بدن کرتی ہے۔
خواص :۔ دافع تپ، حابس رطوبات۔ منفث بلغم، مخرج اخلاط غلیظہ۔
فوائد :۔ دافع تپ ہونے کی وجہ سے بلغمی بخار بحرقہ [illegible] کے بخاروں چیچک کی حالت میں متعفنہ رطوبات کو خارج کرنے اور بخار اتارنے کے لئے بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ بلکہ مریضان خسرہ تورکی اور چیچک کے بستروں پر بھی اور جسم پر بھی اسے چھڑکتے ہیں۔ جس سے بہت جلد دانے نکل آتے ہیں۔
دق الاطفال چونکہ اعصابی تحریک سے ہوتی ہے اس لئے یہ بچوں کے سوکڑے کے لئے بیحد مفید ہے۔ منفث اخلاط غلیظہ ہونے کے سرفہ مزمن میں بکثرت استعمال کرتے ہیں چونکہ حابس رطوبات ہے اس لئے دست اور قے بلکہ ہیضہ کے لئے اس کا جوشاندہ فوری فائدہ مند ہے۔ معدہ اور امعا کو بیحد طاقت دیتی ہے۔
چونکہ محلل اورام عصبی ہے اس لئے اس کا ضماد آشوب چشم، قرحہ چشم، ورم کان اور پستان و خصیوں کے اورام کو تحلیل کرتی ہے۔ چہرہ اور رخساروں کے رنگ کو صاف کرتی ہے۔ عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے قوت باہ زیادہ کرتی ہے بھوک بڑھاتی ہے۔ ریاح تحلیل کرتی ہے۔ رحم کو غلیظ اور فضول رطوبات سے پاک کر کے حمل، نطفہ قبول کرنے کی استعداد بڑھاتی ہے۔ زیادہ مقدار میں اس کا استعمال دردسر پیدا کرتا ہے۔

جوشاندہ برائے خسرہ و چیچک

هوالشافی :۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ منقی ۱۰ دانہ۔ انجیر ۲ دانہ۔ عناب ۵ دانے۔ خوب کلاں ۶ ماشہ۔ لونگ ۲ ماشہ۔
ترکیب تیاری :۔ تمام ادویہ کو اتنے پانی میں بھگوئیں کہ پانی میں ڈوب جائیں۔ دوسرے دن صبح دو یا تین جوش دے کر چھان لیں اور بمقدار ۵ تولہ صبح دوپہر شام پلائیں۔ یہ

ایک دن کا جوشاندہ ہے۔
فوائد :- یہ عضلاتی غدی جوشاندہ ہے۔ اعصابی تحریک سے ہونے والی تمام غیر طبعی علامات (جو فاضل غلیظ رطوبات سے پیدا ہوں) کے لئے بیحد مفید ہے۔ جن میں زکام، شدید چھینکیں آنا، بلغمی بخار، بلغمی کھانسی، دمہ، خسرہ، چیچک قابل ذکر ہیں، کے لئے فوری اثر ہے۔ اس میں یہ صفت ہے کہ یہ پسینہ لاکر بخار کو کم کر دیتا ہے۔ لیکن اگر بخار کم ہو تو زیادہ کرتا ہے تاکہ رطوبات جلد تحلیل ہو جائیں اور تمام غیر طبعی علامات رفع ہو جائیں۔

دار چکنا

نام (عربی) سلیمانی (انگریزی) PERCHLORIDE OF MERCURY (ہندی) دال چکنا (فارسی) دار چکنار

تعارف :- یہ سنکھیا اور پارہ کا مرکب ہے۔ نہایت قاتل زہر ہے۔ نہایت وزنی ڈلیوں کی شکل میں ملتا ہے۔ رنگ :- سفید، چمکدار۔ ذائقہ :- ترش۔ بو بے بو
مقام پیدائش :- یہ خالص حالت میں نہیں پایا جاتا بلکہ یہ دو حصہ پارہ اور ساٹھ حصے سنکھیا۔ خوب باریک پیس کر گلحکمت کی ہوئی شیشی میں جوہر اڑا کر بناتے ہیں۔ دار چکنا ایک حصہ سرد پانی سولہ حصہ میں حل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اس کا ایک حصہ دو حصے کھولتے ہوئے پانی میں حل ہو جاتا ہے۔
شراب کے تین حصوں میں اس کا ایک حصہ، ایتھر کے چار حصوں میں اس کا ایک حصہ اور گلیسرین کے دو حصے میں اس کا ایک حصہ رگڑنے سے حل ہو جاتا ہے۔
مزاج :- خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔ مقدار خوراک ۱/۲۰ گرین سے ۱/۸ گرین تک
فوائد :- عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات شدید۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد (جگر) ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات خشک کر کے خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے اور تعفن دور کرتا ہے۔
خواص :- نہایت قاتل زہر ہے اور محرش اور جالی۔ دافع تعفن، حابس رطوبات مصفی خون۔ فوائد :- نہایت خطرناک قاتل زہر ہونے کی وجہ سے عام اطباء اسے استعمال نہیں کرتے۔ کیونکہ اس کی ذرا سی زیادہ مقدار کھلانے سے متلی اور قے آنی شروع ہو جاتی ہے۔ ساتھ ہی اختلاج قلب ہو کر فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس کی سوا چار جو بھر مقدار قاتل ہے۔ اگر غلطی سے اس کی زیادہ مقدار کھالی گئی ہو تو فوراً دودھ گھی میں پلانا چاہیئے یا تین انڈوں کی سفیدی پانی یا دودھ

میں پھینٹ کر پلائیں۔ بعد میں تے کرائیں۔ غدی اعصابی مسہل بھی فوری فائدہ مند ہے۔ چونکہ دافع تعفن ہے اس لئے قاتل جراثیم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آتشک کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ ایلوپیتھی تحقیقات کے مطابق اس کی پانچ لاکھ میں ایک کی طاقت کا سولیوشن ہر قسم کے جراثیم کی پیدائش کو روک دیتا ہے۔ میرے خیال میں یہ صرف اعصابی اور بلغمی رطوبات میں پیدا ہونے والے جراثیم کی افزائش روکتا ہے۔ کیونکہ عضلاتی رطوبات میں پیدا ہونے والے جراثیم کی افزائش کے لئے تو یہ مفید ہے کیونکہ ان کا یہ مزاج رکھتا ہے۔ ۲۵ ہزار میں ایک کی طاقت کا سولیوشن بڑھتے ہوئے جراثیم کو نہ صرف روکتا ہے بلکہ ہلاک کر دیتا ہے ان کا سولیوشن ایک اونس پانی میں پرتا پرا کے حساب سے دافع سوزش اعصابی محلل اعصاب اور محرک عضلات ہے۔

اس کا گاڑھا تیز سولیوشن جاندار ساختوں کو جلا کر مردار کر دیتا ہے۔ یاد رکھیں ہلکی عضلاتی تحریک ہی میں خون کی رنگت میں سرخی آتی ہے یعنی سرخ ذرات اسی تحریک میں بڑھتے ہیں اور خون کا پھیکا پن دور ہوتا ہے۔

چونکہ دار چکنا بھی عضلاتی غدی مقوی ہے (نہایت تھوڑی مقدار میں) اس لئے اس کو نہایت تھوڑی مقدار میں کھلانے سے خون کے سرخ ذرات کی تعداد بڑھ جاتی ہے آہستہ آہستہ جسم کا رنگ سیب کی طرح ہونے لگتا ہے۔ جوں جوں طاقت آتی ہے جسم کا وزن بھی بڑھ جاتا ہے۔

جراثیم کش ہونے کی وجہ سے جہاں اندرونی جراثیم کو ہلاک کرتا ہے وہاں باہر کے جراثیم جوؤں اور رحم جوؤں کو بھی نیست و نابود کرتا ہے۔

اس کے ہلکے سولیوشنوں کو اعمال جراحی اور ولادت میں بکثرت استعمال کرتے ہیں چنانچہ اس کا پانچ ہزار میں ایک طاقت کا لوشن اندام نہانی اور رحم کے دھونے کے کام آتا ہے۔ چونکہ حابس رطوبات ہے۔ اس لئے جوانوں کے اسہال مزمن میں جس میں سفید اور زرد رنگ کے پتلے دست ہوں، کے لئے فوری فائدہ مند ہے۔ ایسے موقعوں پر اسے ۱/۲ کی مقدار میں گھنٹہ گھنٹہ یا دو دو گھنٹے بعد دینا مفید ہوتا ہے۔

مصفی خون اور بعفت قروح ہونے کی وجہ سے آتشک کے زخم اور قروح خبیثہ پر لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ بہتے ہوئے زخموں کو تو شام تک بند کر دیتا ہے یادداشت:- دار چکنا نہایت محرش اور جالی ہے۔ حلق میں لگتے ہی سوزش پیدا کر دیتا

ہے لہٰذا اسے ہمیشہ منقیٰ یا ٹمن میں رکھ کر کھانا چاہیے۔ طب میں اس کا ایک مرکب بنایا جاتا ہے جو جوہر منقیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ جس کا نسخہ افادہ قارئین کے لیے درج کیا جاتا ہے۔

جوہر منقیٰ

ہوالشافی: رس کپور، دار چکنا، سم الفار ہر ایک ہم وزن۔

ترکیب تیاری: اول تمام ادویہ کو باریک مثل سرمہ کرلیں۔ پھر تھوڑا تھوڑا پانی ملا کر کھرل کرتے رہیں۔ دو گھنٹے کھرل کرنے کے بعد مٹی کے کورے دو پیالے لے لیں۔ ان کے کنارے گھسا دیں تاکہ ایک دوسرے کے اوپر رکھنے سے ہوا یا گیس اندر سے نکل نہ سکے۔

مندرجہ بالا ادویہ کے سفوف کو ایک پیالے میں ڈال دیں اور اوپر دوسرا پیالہ رکھ کر جوڑ پر آٹا لگا دیں تاکہ ہوا بند ہو جائے۔ پھر پیالے کو ہلکی آنچ پر رکھ دیں۔ جب کپڑا گرم ہو جائے تو پھر سرد پانی سے تر کر کے اوپر رکھ دیں۔ اسی طرح آدھ گھنٹہ یہ عمل کرتے رہیں اور ہلکی آنچ نیچے جلاتے رہیں۔ آدھ گھنٹہ بعد آگ جلانا بند کر دیں۔ جب سرد ہو جائے تو پیالوں کو علیحدہ کرلیں اوپر والے پیالے میں جو کچھ برآمد ہو وہی جوہر منقہ ہے۔

افعال و اثرات: عضلاتی غدی ہیں۔ عضلات کو تحریک دینے اور غدد کو طاقت دینے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ہو سکتی۔

فوائد: آتشک۔ قروح خبیثہ اور بہنے والے زخموں کے لئے لاجواب ہے خارش، چنبل، داد کے لئے اندرونی، بیرونی طور پر فوری فائدہ مند ہے۔

مقدار خوراک: نصف چاول منقیٰ یا کیپ سول میں رکھ کر کھلائیں۔

دار چینی

نام (عربی) قرفہ (ہندی) دال چینی (اردو) دار چینی (انگریزی) CINNAMON BARK

تعارف: دار چینی ایک بلند صحرائی درخت کا پوست ہے جو نہایت خوشبودار ہوتی ہے اس کی نلکیاں یعنی ٹکڑے پتلے اور نازک اور ایک دوسرے کے بیچ لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ جب تازہ حالت میں ہو تو زبان پر تیز ہوتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں بیان ہوتی ہیں۔ ایک حقیقی ایک غیر حقیقی۔ حقیقی وہ ہے جس کا جسم پتلا، رنگت میں سرخی مائل اور قدرے شیریں اور غیر حقیقی موٹی ذائقہ میں تلخ، سرخی کم۔ اس کے درخت کے پتے تیز پات کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ اس کے درخت کی شاخوں کو کاٹ

کرنشات کر لیتے ہیں۔ پھر باریک چھال علیحدہ کر تے ہیں۔ یہی قسم فہ یعنی دارچینی کہلاتی ہے۔

دارچینی کے پتوں بڑ، چھال میں سے تیل نکالا جاتا ہے۔ جو نہایت خوشبودار ہوتا ہے اور دارچینی کے افعال سے تیز ہے اس کا تیل فراری روغنوں میں شمار کیا جاتا ہے کیونکہ یہ بہت جلد اڑ جاتا ہے۔ کیمیائی طور پر اس میں چار جز پائے جاتے ہیں (۱) اڑجانے والا تیل (۲) شکر (۳) گوند (۴) ٹےنین جو ایک مقوی جوہر ہے۔

رنگ:۔ سرخ سیاہی مائل ذائقہ:۔ شیریں پر پرا اور مزے دار۔

مقام پیدائش:۔ دارچینی کا اصل مسکن جیسا کہ اس نام سے واضح ہے چین ہی ہے لیکن اب آسام اور لنکا میں بھی پیدا ہوتی ہے۔

مقدار خوراک:۔ ایک تا ۲ ماشہ۔ مزاج:۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی

افعال اثرات:۔ عضلاتی غدی مقوی ہے یعنی محرک قلب، محلل اعصاب اور سکیڑ مقوی جگر ہے۔ کیمیائی طور پر حرارت عزیزی بڑھاتی ہے۔

خواص:۔ محرک قلب، مقوی و مولد روح حیوانی، قابض و حابس، محرک و مقوی باہ جالی مسکن اوجاع۔

فوائد:۔ دارچینی ایک خوشبودار دوا ہے جو دل کو تحریک دینے کے لئے اعلیٰ درجہ کی بے ضرر دوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے ایک مقوی و مولد روح حیوانی دوا مانتے ہیں کیونکہ قلب کی تحریک سے ہی روح حیوانی پیدا ہوتی ہے اسی سے عضلات میں طاقت و تیزی پیدا ہوتی ہے۔

یہاں یہ نکتہ یاد رکھیں کہ جو اشیاء قلب کے فعل میں تدریجی تحریک پیدا کریں وہی مولد حرارت عزیزیہ ہوا کرتی ہیں اور جو اشیاء محرک دماغ و اعصاب ہوتی ہیں وہ بالفعل مولد رطوبت عزیزیہ ہوا کرتی ہیں۔ لہٰذا چونکہ دارچینی بھی محرک و مقوی قلب دوا ہے اس لئے یہ بھی مولد حرارت عزیزی ہے۔ اسی سے روح حیوانی تحریک میں آتی ہے دافع تعفن اور خوشبودار ہونے اور حابس رطوبات ہونے کی وجہ سے دارچینی بوئے دہن کو خوشبودار بنانے اور دانتوں کو مضبوط کرنے کے لئے سفوفات میں شامل کی جاتی ہے۔

جالی ہونے کی وجہ سے ظاہر جلد پر ضماد یا طلا لگانے سے جاذب اور محرک اثر کرتی ہے۔ درد کو تسکین دیتی ہے۔ چونکہ محرک عضلات ہے اس لئے

اندرونی طور پر شہد کے ساتھ کھانے سے اعضائے تنفس کے عضلات میں تحریک پیدا کر کے بلغم سے پاک کرتی ہے۔

حابس رطوبات ہونے کی وجہ سے دستوں کو بند کرتی ہے۔ زکام بلغمی کھانسی ریشہ اور پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہے۔

چونکہ مولد حرارت غریزی ہے اس لئے سردی سے ہونے والی تمام غیر طبعی علامات کے لئے قوی فائدہ مند ہے۔ مقوی باہ ہونے کی وجہ سے ضعف باہ کو دور کرنے کے لئے عضو مخصوص پر طلاء کرتے ہیں۔ اندرونی طور پر مقوی باہ معاجین میں شامل کرتے ہیں۔

حابس رطوبات اور قابض ہونے کی وجہ سے لیکوریا اور جریان منی کو روکتی ہے اور رحم کے عضلات کو تحریک دے کر خون حیض جاری کرتی ہے مالابار، شمالی اور جنوبی کنٹرا میں دارچینی کا روغن بھی نکالا جاتا ہے۔ جو تنہا یا مناسب روغنوں کے ہمراہ تقویت باہ کے لئے بطور طلاء استعمال کرتے ہیں۔ جوارش جالینوس کا جزو اعظم ہے۔ سبزیوں کے لئے تیار ہونے والے گرم مصالحوں میں بھی ملائی جاتی ہے۔

رال

نام (عربی) راتینج قیقبہ (فارسی) راتیانج (سندھی) دھوپ (بنگالی) دھونا۔ (انگریزی) ریزن RESIN

تعارف:۔ صنوبر کے درختوں سے ایک قسم کا رال دار روغن نکلتا ہے جس میں سے عمل تقطیر کے ذریعے روغن اور رال کو علیحدہ کر لیا جاتا ہے علیحدہ شدہ روغن، روغن تارپین کہلاتا ہے۔ باقی رال کی نیم شفاف ڈلیاں ہی ہوتی ہیں ان میں سے تارپین کی مانند بو آتی ہے۔

رنگ:۔ سفید زردمائل۔ قوام ٹھوس۔ اس میں ایک قسم سیال بھی ہوتی ہے جو زفت رطب کے نام سے مشہور ہے۔ بو:۔ مثل روغن تارپین۔

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ تا تین ماشہ۔ مزاج: خشک، گرم۔ عضلاتی غدی

افعال اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات۔ شدید محلل اعصاب اور مقوی جگر (غدد) ہے۔ کیمیاوی طور پر بے انتہا حرارت غریزی کی پیدائش کر کے کنٹرول کرتی ہے۔

خواص:۔ دافع تعفن، مدمل زخم، مخفف رطوبات، منفث بلغم۔

۔ ۔ ۔ فوائد:۔ رال عام طور پر دافع تعفن اور مجفف تاثیر کے لئے بیرونی طور

پر استعمال کی جاتی ہے اندرونی طور پر پھیپھڑوں پر دافع تعفن اور منفث بلغم تاثیر کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہے۔ بیرونی طور پر دو طریق سے استعمال کرتے ہیں پیس کر تیل میں ملا کر یا آگ پر جلا کر جلد پر دھواں دیتے ہیں اگر زخم وغیرہ بند نہ ہوتے ہوں تو ان پر بصورت مرہم استعمال کی جاتی ہے۔ یہ مرہم پرانے زخم، پھوڑے پھنسیاں، خارش، داد، بھنبل، بواسیر جیسے امراض میں استعمال کرتے ہیں۔ مکھن میں ملا کر یا روغن میں شامل کر کے ہاتھ پاؤں کا پھٹنا جسے عرف عام بیائی پھٹنا کہتے ہیں پر لگاتے ہیں۔ دو تین بار گرم گرم حالت میں لگانے سے ہاتھ پاؤں کی خشکی اور ان کی بیائیاں ختم ہو جاتی ہیں اور ہاتھ پاؤں ریشم کی طرح نرم ہو جاتے ہیں۔

ایک اہم راز کا افشا

یہاں اس بات کی تشریح کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پھوڑے پھنسیاں کیوں ظاہر ہوتی ہیں۔ پھر باوجود کافی علاج معالجہ کے انہیں آرام کیوں نہیں آتا اور یہ مزمن صورت کیوں اختیار کر لیتے ہیں

یاد رکھیں پھوڑے پھنسیاں ہر تحریک میں ظاہر ہوا کرتی ہیں اور ہر خلط کی زیادتی سے پیدا ہوا کرتی ہیں۔ لیکن غدی اور اعصابی پھنسیاں زیادہ دیر نہیں رہا کرتیں کیونکہ غدی تحریک میں حرارت کی کثرت ہوتی ہے اور تعفن زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتا جس سے پھوڑے پھنسیاں بہت جلد تحلیل ہو جایا کرتے ہیں۔ اعصابی تحریک میں رطوبات کثرت سے ہوتی ہیں۔ وہ جہاں بھی رکتی ہیں وہاں سے پھوڑے پھنسیوں کی شکل میں اخراج پانا چاہتی ہیں۔ جونہی جسم میں عضلاتی ردعمل ہوتا ہے یا کسی دوا سے عضلاتی تحریک پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو فوراً ان میں تعفن وخمیر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہی تعفن وخمیر ان کے خاتمے کا سبب بنتا ہے۔ چند دنوں میں کھرنڈ بن کر تمام پھوڑے پھنسیاں جھڑ جاتی ہیں۔

اس کے برعکس عضلاتی رطوبات جسے سوداوی رطوبات کہا جاتا ہے جب جسم کے اعضاء میں کہیں رکتی ہیں تو وہاں بھی پھوڑے پھنسیوں کی شکل ظاہر ہو جاتی ہیں چونکہ یہ رطوبات پہلے ہی خمیر و ترشی لئے ہوئے ہوتی ہیں۔ جن میں شدید قسم کی سردی خشکی ہوتی ہے اس لئے ان میں جلد تحلیل واقع نہیں ہوتی اور نہ ہی حرارت کی زیادتی کے بغیر ان میں کوئی کیمیاوی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عضلاتی تحریک سے پیدا ہونے والے اورام پھوڑے پھنسیاں، خارش، چنبل، مسّے جلد ختم نہیں ہوتے۔ جہاں یہ پیدا ہوتے ہیں وہاں یا تو خارش ہوتی ہے تاکہ وہاں پر حرارت پیدا ہو اور یہ تحلیل ہو جائیں ورنہ

گڑ قسم کے پھوڑے بن جاتے ہیں اور ان کی طرف دوران خون شدید ہو جاتا ہے تاکہ حرارت تام ہو کر ان میں پیپ پڑ جائے یا دیسے تحلیل ہو جائیں اگر جسم کی کمزوری یا غلط علاج کی وجہ سے ان پر مکمل حرارت تام نہ کی جا سکے تو ان پھوڑے پھنسیوں کے منہ موٹے ہو جاتے ہیں۔ رنگ سیاہ ہو جاتے ہیں۔ رسولی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں انہی اسباب کو دور کرنے کے لئے حکمائے متقدمین نے مرہم، لیپ، ضماد اور مالش کے طریقے ایجاد کئے یاد رکھیں ان مرکبات کی چیزیں عموماً عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی ہی ہوا کرتی ہیں جو مقام ماؤف پر حرارت غریزی قائم کر کے ان کو جلدی پکنے کے لئے تحلیل کر دیتی ہیں۔ ایسی ادویہ کا مسلک کا دی حالی منجرات اورام، محمر وغیرہ اثرات کی حامل ہوتی ہیں جو الرجشن کا کام کرتی ہیں۔ چونکہ انہی اثرات کی حامل رال بھی ہے اس لئے اسے زیادہ تر مرہموں، ضمادوں اور مالش کے مرکبات میں شامل کرتے ہیں۔

پھیپھڑوں کے زخم اور ان میں غلیظ بلغم خارج کرنے کے لئے اندرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ پھیپھڑوں پر اس کی دافع تعفن و منفث بلغم تاثیر ہوتی ہے۔ اسے تمباکو کی جگہ حقہ میں رکھ کر پہلے روز ایک گھونٹ، دوسرے روز دو گھونٹ تیسرے روز تین دفعہ پینے سے بلغمی کھانسی، ربو و ترشح کے لئے عجیب الاثر ہے، غرفہ کو آسانیا آلود کر کے پھر حقہ میں رکھ کر پینے سے چوتھیا بخار کی رنگت دور ہو جاتا ہے۔

رتن جوت

نام: (عربی) حنا الغول۔ بوخلسا (فارسی) شنگار، ہرچویہ (کاغانی) جوگی بادشاہ (انگریزی) ایلکنٹ روٹ ALKANET·ROOT

تعارف:- ایک خاردار پودے کی جڑ ہے جو چھوٹا سا ہوتا ہے اس کے پودے کے پتے کاہو کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں مگر ان سے قدرے چھوٹے ہوتے ہیں۔ جڑ نصف انچ سے دو انچ تک موٹی ہوتی ہے۔ جڑ چھلکے دار ہوتی ہے تمام جڑ پتلے پتلے سرخ رنگ کے چھلکوں سے ڈھکی رہتی ہے۔ یہی دوا مستعمل ہیں۔

رنگت:- جڑ سرخ رنگ کی، پھول اور بیج سیاہ۔ ذائقہ: جڑ ہلکی تلخ خوشبودار جب اسے تیل کے ساتھ جلائیں تو گندی بدبو آتی ہے۔

مقام پیدائش:- ہند پاکستان کے شمال میں پہاڑی علاقوں پر کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ کوہ ہمالیہ میں کشمیر سے کماؤں تک عام پیدا ہوتی ہے۔

مقدار خوراک:- ۲ ماشہ سے ایک ماشہ۔ مزاج: خشک گرم عضلاتی غدی

افعال اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے یعنی تلب و عضلات کو شیئ طور پر تیز کرتا ہے اعصاب و دماغ کی فاضل رطوبات کو خشک کرتی ہے اپنے اس اثر کی وجہ سے محلل اعصاب ہے۔ جگر و غدد میں حرارت و صفرا کی مقدار بڑھا دیتی ہے ان اثرات کی وجہ سے مقوی جگر و غدد ہے

خواص:۔ قابض، مجفف، جالی۔ مدمل، مدر حیض، معفنت، حصات

فوائد:۔ رتن جوت اندرونی طور پر بہت کم استعمال کی جاتی ہے۔ مجفف و قابض ہونے کی بنا پر دا اخلاء دستوں کو بند کرتی ہے۔ پرانے بخاروں اور بلغمی کھانسی میں مفید ہے۔ بیرونی طور پر مرہموں میں شامل کی جاتی ہے یا مالش کرنے والے روغنوں میں ملا کر استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ رتن جوت روغن کنجد میں ملا کر ٹوٹی ہوئی ہڈی پر پٹی تر کر کے رکھتے ہیں جس سے بہت جلد ہڈی جڑ جاتی ہے۔ درد اور سوجن آہستہ آہستہ ختم ہو جاتا ہے یہی تیل گنج پر لگانے سے دوبارہ بال پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

گنٹھیا اور جوڑوں کے مزمن درد میں بطور مسکن درد کے استعمال کرتے ہیں رتن جوت کی تازہ جڑ کوٹ کر اس کا پانی نکال کر اس میں برابر وزن گندھک شامل کر کے رگڑتے ہیں: پھر بڑی بڑی گولیاں بنا لیتے ہیں۔ پھر ان گولیوں کو آتشی شیشی میں رکھ کر روغن نکالتے ہیں یہ روغن تانبے پر لگانے سے اسے سنہری کر دیتا ہے اس کے علاوہ یہ روغن پھوڑے پھنسیوں پر لگانے سے انہیں فوراً تحلیل کر دیتا ہے۔ برص، بہق، بھرہ، قلہ اور جرب کے لئے بھی مفید ہے۔ قابض و حابس ہونے کی وجہ سے اسے تیل میں ملا کر مالش کرنے سے کثرت سے پسینہ آنا رک جاتا ہے۔

صوالشافی:۔ روغن تیل ۱۰ تولے۔ رتن جوت ۲ تولے، کاربالک ایسڈ ½ تولہ۔ اوّل رتن جوت تیل میں جلا لیں پھر کاربالک ایسڈ شامل کر کے پھوڑے پھنسیوں پر لگائیں نہایت مفید ہے۔

رسکپور

نام:(اردو) رس کپور (ہندی) رسکپور (عربی) الزیبق الطیف (سنسکرت) رس کرپور (انگریزی) ہائیڈرارسب کلورائیڈم (HYDRARGYRI SUB CHLORIDUM)

تعارف:۔ رس کپور دو قسم کا ہوتا ہے ایک قدرتی اور دوسرا مصنوعی۔ طب میں مصنوعی مستعمل ہے۔ قدیم اطبا نے عرب اس مرکب کو بخوبی بنانا جانتے تھے اور استعمال کرتے تھے۔ اس کے ابتدائی اجزا پارہ۔ گل ارمنی، پھٹکڑی اور نمک سنگ ہیں ان

اجزا کو ملا کر حرارت پہنچا کر رسکپور بناتے ہیں۔
رنگت :۔ میلے سفید رنگ کا چمکدار درنی ہوتا ہے اکثر ڈلیوں کی صورت میں ملتا ہے
مقام پیدائش :۔ مصنوعی ہر ملک میں بنایا جاتا ہے۔ قدرتی ہسپانیہ کے بعض
مقامات میں پایا جاتا ہے۔ ذائقہ :۔ قدرے شیریں
مقدار خوراک :۔ جوہر رسکپور دو چاول سے چار چاول تک مزاج خشک گرم بالسلاتی غدی
افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی شدید محرک ہے یعنی قلب کے فعل میں مشینی طور پر تیزی
پیدا کر دیتا ہے۔ اعصاب کی طرف دوران خون کی زیادتی کر دیتا ہے جس سے ان میں تحلیل شروع
ہو جاتی ہے۔ جگر و غدد میں تقویت پیدا کرتا ہے۔
خواص :۔ دافع آتشک، قروح خبیثہ، قروح گردہ و مثانہ، مجفف رطوبات بلغم
دافع خارش۔ فوائد :۔ رسکپور کا عموماً جوہر اڑایا جاتا ہے۔ چونکہ یہ عضلاتی غدی
شدید محرک ہے اس لئے اس کا جوہر آتشک، قروح خبیثہ، خارش اور چنبل کے لئے
نہایت مفید ہے اس کے استعمال سے رطوبات بلغم کی زیادتی سے ہونے والے
زخم و پھوڑے پھنسیاں چند دنوں میں غائب ہو جاتی ہیں۔ مجفف رطوبات ہونے کی
وجہ سے بہنے والے زخم خصوصاً اعصابی پھوڑے پھنسیاں اور چیچک کے چھالے
وغیرہ کو حیرت انگیز طریقے سے دور کر دیتا ہے۔
اعصابی محلل ہونے کی وجہ سے آشوب چشم، ورم چشم، سرخی چشم کے لئے اس کا
ایک ہزار طاقت کا سلوشن بنا کر آنکھوں میں ڈالا جاتا ہے۔ چونکہ رس کپور حابس مجفف
رطوبات بھی ہے اس لئے نزول الما، ڈھلکا وغیرہ کے لئے یہ اعلیٰ درجہ کا سلوشن ہے۔
عام طور پر اسے سنکھیا، دار چکنا کے ساتھ ملا کر جوہر اڑایا جاتا ہے اس جوہر کا نام
جوہر منتقی ہے جو آتشک، خارش، چنبل کے لئے لاجواب دوا ہے چونکہ کسی قدر
محرک شہوت ہے اس لئے اسے زیادہ تر منقیٰ، ملائی یا کیپسول میں ڈال کر استعمال کیا جاتا ہے
نامردوں کو مرد بنانے کے لئے اسے اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ چند
دنوں کے اندر اعضائے نفسانی میں شدید تحریک پیدا ہو جاتی ہے اور قوت باہ دوبارہ
لوٹ آتی ہے۔

سلوشن برائے آشوب چشم

رس کپور ایک رتی۔ ڈسٹلڈ واٹر ۲۴ اونس
بنانے کی ترکیب :۔ اول رس کپور کو پیس دیں۔ پھر تھوڑا تھوڑا پانی ملاتے جائیں جب تمام

مل جائے تو محفوظ کریں۔
آنکھوں کی اعصابی سوزش، آنکھوں سے پانی آنا وغیرہ کے لئے بہترین سلوشن ہے۔

روغن مالکنگنی

نام :۔ فارسی روغن مالکنگنی۔ ہندی مالکنگنی کا تیل۔
تعارف :۔ تخم مالکنگنی کے بیجوں کا تیل ہے۔
رنگ :۔ زعفرانی سرخی مائل۔ ذائقہ :۔ تلخ بدبودار۔
مقدار خوراک :۔ ایک بوند سے ۲ بوند۔
مزاج :۔ عضلاتی غدی۔ خشک گرم۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔
خواص :۔ مقوی عضلات۔ منقی دماغ و اعصاب۔ دافع علامات بلغمیہ و باردہ رطبہ۔ نافع وجع المفاصل۔ مقوی معدہ۔ ہاضم طعام۔ کاسر ریاح۔ مصفی خون۔
فوائد :۔ روغن مالکنگنی چونکہ عضلاتی غدی مقوی روغن ہے۔ اس لئے اس کی عضلات جسم پر مالش نہایت طاقت دیتی ہے ضعف عضلات کو دور کرتی ہے۔ ضعف باہ کے مریضوں کے لئے بھی اعضائے تناسل پر اس کی مالش نہایت مفید اثرات کی حامل ہے۔ عضو تناسل کے عضلات میں تحریک و تیزی پیدا ہو کر امساک کی قوت زیادہ ہو جاتی ہے اور انتشار زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے۔
محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے اوجاع باردہ بلغمیہ کے لئے نہایت مفید ہے چنانچہ کمر درد اور جوڑوں کے دردوں پر اس کی مالش کرنے سے فوری فائدہ ہوتا ہے اندرونی طور پر بلغمی رطوبات کو خارج کرتا ہے۔ معدہ و امعاء کے عضلات کو طاقت دے کر ضعف ہاضمہ کو دور کرتا ہے۔ گھی دودھ خوب ہضم کرتا ہے۔ پیٹ کے ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ مقوی باہ طلاؤں کا جزو اعظم ہے۔

روغن بلسان

نام (عربی) دہن بلسان (انگریزی) OIL OF COPAIBA
تعارف :۔ مشہور عام ہے درخت بلسان میں شگاف دینے سے نکلتا ہے
مزاج :۔ عضلاتی غدی خشک گرم :۔ رنگ :۔ زرد سرخی مائل ذائقہ :۔ بدمزہ
مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن و مقوی غدد ہے۔ خواص :۔ مقوی باہ، منقی دماغ، مجفف رطوبات و جراحات مدر حیض، نافع فالج و لقوہ و کزاز۔

فوائد :۔ روغن بلسان کو زیادہ تر سرد اور بلغمی علامات مثلاً فالج، لقوہ اور کزاز وصرع میں بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ ومر بلغمی، ریشہ دار کھانسی کے لئے نہایت مفید ہے۔ محرک ومقوی عضلات ہونے کی وجہ سے عضلات کے ڈھیلے پن کو دور کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے استرخا میں استعمال کرتے ہیں۔

عضلاتی غدی ہونے کی وجہ سے جگر کو گرم کرتا ہے۔ جس سے جگر کے سدے اور صلابت کو دور کرتا ہے۔ محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے اوجاع باردہ اور دماغی سرد علامات اور تکلیفات کے لئے نہایت مفید ہے۔ خصوصاً کمر کے درد اور گنٹھیا کے دردوں کو روکنے کے لئے لاجواب روغن ہے آج کل ضعف باہ کے مریضوں کو کھلاتے ہیں۔ بعض سرد روغنوں کے ساتھ ملا کر سوزاک میں استعمال کرتے ہیں۔

روغن بابونہ

نام (عربی) دہن البابونج (فارسی) روغن بابونہ (انگریزی) OIL OF CHAMOMILE

تعارف :۔ بابونہ کے پھول روغن کنجد میں پکا کر بناتے ہیں (

رنگ :۔ زرد سیاہی مائل ذائقہ :۔ تلخ۔ مقدار خوراک چمچہ تا دو مزاج خشک و گرم

افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات محلل اعصاب اور مقوی جگر و غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں حرارت عزیزی کی پیدائش زیادہ کرتا ہے۔

خواص و فوائد :۔ روغن بابونہ محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے محلل اورام باردہ ہے۔ عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے مجفف رطوبات ہے اس کی مالش حمیات بلغمی وسوداوی کو نافع ہے۔ پسینہ لاتا ہے۔ اعضائے صدر یا جوڑوں سے ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ اس کے علاوہ درد کمر، درد مفاصل اور نقرس کو مفید ہے۔

یاد رکھیں عام طور پر بلغمی رطوبات کے اجتماع سے اور ان کی شدت کی برودت سے اعصاب سُن ہو جاتے ہیں جس سے بعض اوقات بہرا پن پیدا ہو جاتا ہے چونکہ روغن بابونہ دافع بلغم اور مجفف رطوبات ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے جونہی اعصاب میں دوران خون زیادہ ہو کر حرارت قائم ہوئی ہے تو اس سے فوراً بلغمی رطوبات خارج ہو جاتی ہیں اور اعصاب کی تخدیر ختم ہو جاتی ہے جس سے فوراً سننے لگتا ہے۔ اسی طرح کان درد کے لئے بھی اس روغن کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

روغن تل

نام (عربی) دہن السمسم (فارسی) روغن کنجد (سندھی) تران جو تیل (اردو) روغن تل (ہندی و پنجابی) میٹھا تیل (انگریزی) GINGELI SEEDS OIL یا OLEUM SESAMI

تعارف :۔ تلوں کو کولھو میں پیل کر (اولیم سیسے مائی

روغن تل حاصل کیا جاتا ہے۔ مشہور عام ہے۔ رنگت:۔ زرد سیاہی مائل۔ بو:۔ دھیمی
ذائقہ:۔ شیریں۔ مقدار خوراک:۔ ۱/۲ ۲ تولہ۔ مزاج:۔ خشک گرم عضلاتی غدی
افعال اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن
اور مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر حرارت غریزی کا مولد ہے۔
خواص:۔ ملین، مسکن۔ مقوی عضلات۔
فوائد:۔ عضلاتی غدی ملین ہونے کی وجہ سے اعصابی قبض رفع کرنے کے
لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بیرونی طور پر ضعف عضلات دور کرنے کے لئے مالش
کرتے ہیں۔ محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے ہر قسم کے عصبی دردوں کو تسکین دینے
کے لئے مقام ماؤف پر مالش کرتے ہیں۔
روغن کنجد بہت سے مرکبات بنانے کے کام آتا ہے۔ چنانچہ اس کی مدد سے
بہت سی مراہم تیار کی جاتی ہیں۔ کئی قسم کے طلوں اور ابٹنوں میں ملاتے ہیں۔ مالش کے
لئے ہر قسم کی دوا کے اثرات پینے کے لئے روغن کنجد ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ روغن
کنجد میں چونا ملا کر پانی میں بلونے سے جو مکھن سا نکلے اسے جلے ہوئے مقام پر
لگانے سے زخم اور چھالے اور سوزش بالکل رفع ہو جاتے ہیں۔

ریگ ماہی

نام عربی سمکۃ الصیدا فارسی، ریگ ماہی (اردو) ریت کی مچھلی (انگریزی) سینڈ لیزرڈ SAND-LIZARD ۔ تعارف:۔ ریگستانوں میں پائی جاتی ہے تقریباً
ایک انچ سے چار انچ تک ہوتی ہے۔ موٹی سرخ چھپکلی جیسی ہوتی ہے۔ شام کے
ریگستانی علاقوں میں عام پائی جاتی ہے۔ وہاں کی مچھلی سب سے زیادہ بہتر سمجھی جاتی ہے
رنگت:۔ زردی مائل قدرے خاکی ذائقہ:۔ بدبودار پھیکا۔ مقدار خوراک
۱/۲ ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ۔ مزاج:۔ خشک گرم عضلاتی غدی۔
افعال اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب
اور مقوی جگر ہے۔ خواص:۔ مقوی باہ، ہیجان آمیز، حابس و قابض۔
فوائد:۔ ریگ ماہی عضلاتی غدی ہونے کی وجہ سے نہایت اعلیٰ درجہ کی
مقوی و محرک عضلات ہے اس کے سفوف کا استعمال مقوی باہ اثرات کا حامل ہے
مزمن دست اور قے روکنے کے لئے اس کا سفوف ہمراہ قہوہ فوری اثر ہے
اسی وجہ سے یہ حابس و قابض ہے۔ کہتے ہیں کہ ریگ ماہی کا نر جب مادہ کو
بلاتا ہے تو بحالت ہیجان اس کی باچھوں سے جھاگ نکلنے لگتی ہے جو جمع کر لی جاتی

ہے۔ اسے پیس کر بقدر درچاول زردی بیضہ مرغ یا مرغ کے شوربے کے ساتھ ملا کر تقویت باہ کے لئے کھلاتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے شام کے موضع تبوک کی مچھلی بہتر سمجھی جاتی ہے۔

زراوند دراز یا طویل

نام (عربی) زراوند (فارسی) زراوند دراز یا طویل۔ انگریزی (ARISTOLOCHIA)

تعارف زراوند ایک نباتات کی جڑ ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک بڑی ایک چھوٹی۔ بڑی کو زراوند طویل اور چھوٹی کو زراوند مدحرج کہتے ہیں۔ تاثیر کے لحاظ سے ان میں کوئی خاص فرق نہیں۔ **رنگ** سرخ سیاہی مائل **ذائقہ** تلخ **مقدار خوراک** تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک **مزاج** خشک گرم۔ عضلاتی غدی

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر حرارت غریزی پیدا کرتا ہے۔ بلغمی رطوبات کو خشک کرتا ہے۔

خواص مدر حیض، محلل اعصاب مسکن منفعات مسہل بلغم، قاتل کرم شکم، منقیہ رحم، مخرج جنین، دافع ریح و بلغمی، دردجالی۔ **فوائد** زراوند طویل عضلاتی غدی شدید ہونے کی وجہ سے خون کے دباؤ کو زیادہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے مدتوں کا رکا ہوا حیض و نفاس دوبارہ جاری ہو جاتا ہے۔ رحم کا کل منقیہ ہو کر عموماً حمل ہو جایا کرتا ہے۔ نہایت اچھا ملین حمل اندرونی و بیرونی طور پر حاملہ عورت کو استعمال کرنا حمل ضائع کرتا ہے۔ رطوبات و بلغم کی زیادتی کی وجہ سے درد کمر یا جوڑوں میں درد کا ہونا کے لئے اندرونی اور بیرونی طور پر اس کا استعمال فوری فائدہ دیتا ہے۔ پھیپھڑوں میں بلغم کے اجتماع کو خارج کر کے سانس کی تنگی کو درست کرتا ہے چونکہ زراوند اپنے اندر جالی اثرات رکھتا ہے اس لئے یہ زخموں کے مردار گوشت دور کر کے نیا گوشت پیدا کرتا ہے بعض مرہموں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے چہرے کا رنگ نکھارنے کے لئے بطور ابٹن چہرے پر ملتے ہیں۔ سر کی جوئیں مارنے کے لئے اس کے سفوف کو سرسوں کے تیل میں ملا کر لگاتے ہیں۔ زراوند جوارش جالینوس، معجون فلاسفہ اور معجون کچلہ کا جزو ہیں۔

زراوند مُدحرج

نام (عربی) زراوند مدحرج (فارسی) زراوند گرد (انگریزی) (AROTUNDA) **تعارف:** زراوند مدحرج عنابے کے برابر گول لیکن درمیان میں دبا ہوا ہوتا ہے یہ بھی جڑ ہی ہوتی ہے۔ ہندوستان میں اس کی ایک قسم کو اکثر مول کہتے ہیں۔ **رنگ** سرخی مائل زرد **ذائقہ** تلخ **مقام پیدائش** روم، شام، ہندوستان **مزاج** خشک گرم عضلاتی غدی **افعال و اثرات** عضلاتی غدی ہے یعنی قلب کو مشینی طور پر تیز کرتی ہے اعصاب و دماغ میں دوران خون کی زیادتی کر کے تحلیل پیدا کرتی ہے اور ان کی سوزشیں رفع کرتی ہے۔ حرارت پیدا کر کے جگر و غدد کو تقویت دیتی ہے **خواص** قابض مجفف مقطع و مخرج بلغم جالی مسکن او جاع مدر حیض **فوائد** زراوند مدحرج عضلاتی غدی مقوی ہے۔ زراوند طویل کی ہم خواص ہے۔

زفت رومی

نام (عربی) زفت رطب (فارسی) قطران۔

تعارف: جنگلی صنوبر کے درخت نر و مادہ سے جو رطوبت خود بخود ٹپکتی ہے اس کو زفت رطب کہتے ہیں، یہ رطوبت خشک ہو جائے یا کر دی جائے تو راتینج کہلاتی ہے۔ بعض کے نزدیک راتینج صنوبر کی گوند ہے اور خشک رطوبت کو زفت رطب خشک کہتے ہیں اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے **رنگ** سیاہ **ذائقہ** تلخ **مقدار خوراک** ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ **مزاج** عضلاتی غدی خشک گرم **افعال و اثرات** عضلاتی غدی ہے یعنی عضلاتی محرک غدی مسکن اور اعصابی محلل ہے کیمیاوی طور پر خون میں صفرا اور گرمی پیدا کرتی ہے **خواص** محرک قلب، مولد صفرا، دافع عفونت، مخرج بلغم، محرجالی مصفی خون پیدا کرتی ہے۔ **فوائد** زفت رومی چونکہ عضلاتی غدی اثرات کی حامل ہے اس لئے اس کو مقوی باہ ممسک طلاؤں میں استعمال کرتے ہیں اس کی اس وقت ضرورت پڑتی ہے جب اعصابی تحریک سے ضعف باہ ہو چکا ہو انتشار بالکل ناپید ہو جائے یا جلق و اغلام بازی سے عضو تناسل کی رگیں بیکار ہو جائیں تو اس کو چند ادویہ کے ساتھ ملا کر طلاء کرتے ہیں جس سے کمال فائدہ حاصل ہوتا ہے اس کے جالی اثر کا دوسرا اثر سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کی مدد سے مرہمیں تیار

کی جاتی ہیں۔ جوز خموں، پھنسیوں اور صلابت رحم کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں دافع عفونت ہونے کی وجہ سے زخم کو خراب ہونے سے بچاتی ہے۔ اندرونی طور پر کھلانے سے جسم گرم کر دیتی ہے۔ زیادہ مقدار میں کھانے سے قے لاتی ہے۔

زنگار تانبا

نام (عربی) زنجار (بنگلہ) نام ٹھنگار (پنجابی) جنگار تانبا (انگریزی) سب ایسی ٹیٹ آف کاپر SUB. ACETATE. OF COPPER

تعارف:- تانبے کا زنگار ہے۔ قدرتی اور مصنوعی دو قسم کا ہوتا ہے۔ بہترین زنگار وہ ہے جو برابر وزن پانی میں پینے سے حل ہو جائے لیکن تھوڑی دیر ٹھہرا رہنے پر پانی اور زنگار علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے یعنی زنگار پانی میں حل نہیں ہوتا البتہ گرم تیل میں حل ہو جاتا ہے اور ٹھہرنے پر علیحدہ بھی نہیں ہوتا۔
رنگ:- سبزی مائل نیلگوں۔ ذائقہ:- کسیلا بدمزہ۔ مقام پیدائش زنگار تانبا قدرتی تو انہیں مقامات میں ملتا ہے جہاں تانبے کی کانیں ہیں یعنی سنگھ بھوم اور ہزاری باغ (مغربی بنگال) میں تانبے کے ساتھ نکلتا ہے مصنوعی ہر جگہ تیار کیا جا سکتا ہے۔

زنگار تانبا سب سے آسان بنانے کی ترکیب

ھوالشافی:- تانبے کے پتلے پتلے پتر حسب منشا ایک گھڑا تیز سرکہ۔
ترکیب تیاری:- اول گھڑے میں تانبے کے پتر ڈال دیں۔ پھر سرکہ اتنا ڈالیں کہ وہ پتر سرکہ میں ڈوب جائیں۔ چند دن گھڑے کو مرطوب آب و ہوا میں رکھیں سرکہ تانبے پر اپنا مکمل اثر کرے گا۔ پھر ان پتروں کو نکال کر نم دار جگہ میں لگا دیں۔ ایک دو دن کے اندر اندر تمام پتروں پر زنگار لگا ہوا ہوگا اسے احتیاط سے جھاڑ لیں۔ بہترین زنگار تانبا ہوگا۔

ایک اور ترکیب

برادہ تانبا۔ گھڑا۔ تیز سرکہ:۔ ترکیب تیاری:- اول گھڑے میں برادہ تانبا ڈالیں پھر اس پر تیز سرکہ اتنا ڈالیں کہ وہ ڈوب جائے اس کے بعد گھڑے کو کسی نمناک جگہ میں دفن کر دیں۔ تین چار دن بعد تمام تانبا زنگار میں تبدیل ہو چکا ہوگا۔ احتیاط سے نکال کر دھوپ میں خشک کر لیں سوکھنے

پر کام میں لائیں۔ مزاج :۔ خشک، گرم عضلاتی غدی۔ مقدار خوراک :۔
۲ چاول سے چار چاول۔

افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی شدید زہر ہے یعنی قلب کو شدید تحریک دیتا ہے اعصاب و دماغ میں فوراً تحلیل اور جگر و غدد کو فوراً گرم کرنا شروع کر دیتا ہے کیمیائی طور پر صفرا کی پیدائش شروع کر دیتا ہے۔

خواص :۔ شدید اکال، مقرح، جالی۔ دافع عفونت، مقئی۔

فوائد :۔ زنگار تانبا چونکہ شدید اکال اور مقرح ہے۔ اس لئے یہ ایسے مریضوں پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جنہیں قروح خبیثہ، مسے اور زخموں پر زائد قسم کے گوشت پیدا ہو چکے ہوں۔ کیونکہ اکال دوا کا خاصہ ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ گوشت کو کھا جاتی ہے جمے ہوئے مواد کو تحلیل کر دیتی ہے۔ اسی طرح مقرح اثرات کی حامل دوا اپنی تیزی کی وجہ سے زخم ڈال دیتی ہے۔ یاد رکھیں پرانے اور بند نہ ہونے والے زخموں کو مندمل کرنے کے لئے زائد اور فضول گوشت کو علیحدہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جونہی گندا مواد اور گندہ و زائد گوشت علیحدہ ہوتا ہے (یہی کام ایلوپیتھی ڈاکٹر آپریشن کے ذریعہ کرتے ہیں) تو فوراً کچے گوشت میں نشوونما شروع ہو جاتی ہے اور زخم بند ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے علاقے کے نائی حضرات ایسی ایسی مرہمیں لئے پھرتے ہیں جنہیں گھمبیر، ناسور، بھگندر، بواسیری مسے اور قروح خبیثہ پر دو چار بار لگانے سے ہی کلی آرام آجاتا ہے۔ میں نے بھی رہبر نظریہ مفرد اعضا میں ایک ایسی مرہم کا نسخہ دیا ہے جس کا نام ہی اپریشن مرہم ہے جو پرانے قسم کے زخموں ناسور، بھگندر کے لئے بے انتہا مفید ہے۔

اسی طرح اسے نہایت قلیل مقدار میں نازک اعضا کی سوزشوں پر لگایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ۲ ماشہ زنگار تانبہ کو پانچ تولہ سرمہ سیاہ میں پیس کر روہوں ککروں اور گہ بچنی وغیرہ پر لگانے سے نہایت فائدہ دیتا ہے۔ عضلاتی محرک و مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے آنکھوں میں سے رطوبات بہنا اور گدّ وغیرہ کو بھی ختم کرتا ہے اسی طرح یہ سر کے وسند، جالا، پھولا وغیرہ کے لئے بھی نہایت سودمند ہے اندرونی طور پر کم مستعمل ہے۔ تانبے اور نیلے تھوتھے کی طرح آنتوں میں شدید خراش کرتا ہے بلکہ ان میں بھی زخم کر دیتا ہے۔ زیادہ مقدار میں کھانے سے معدہ اور آنتوں میں جلن اور مروڑ شروع کر دیتا ہے اگر کوئی غلطی سے کھا لے تو اول

دودھ بھی پلائیں۔ پھر کسی غدی اعصابی دوا کو جو تریاق کا درجہ رکھتی ہو، استعمال کریں لیکن اس کی مقدار خوراک کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو اندرونی طور پر استعمال کر سکتے ہیں اور مندرجہ بالا بیرونی زخموں، سوزشوں پر لگانے کے ساتھ ساتھ اندرونی طور پر بھی کھلانا زیادہ سودمند ہے۔ اس طرح مریض کے اندرونی مواد اور خون کے کیمیاوی مواد بھی درست ہو جاتے ہیں۔ مرض کا دوبارہ دورہ ہونے کا خطرہ بھی نہیں رہتا

زوفا

نام (عربی) زوفائے یابس (فارسی) زوفائے خشک (انگریزی) [illegible]
تعارف :- ایک معروف بوٹی ہے اس کی ہر شاخ کی ہر گرہ پر زرد رنگ پھیلا ہوتا ہے۔۔۔

رنگ :- سبز سیاہی مائل۔ ذائقہ :- قدرے تلخ۔ مقام پیدائش :- شام
مقدار خوراک :- ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ۔ مزاج :- عضلاتی غدی یعنی خشک گرم۔
افعال اثرات :- عضلاتی غدی مقوی ہے یعنی عضلاتی محرک غدی مسکن اور اعصابی محلل ہے۔ کیمیائی طور پر مولد حرارت غریزی ہے جس سے غلیظ بلغم کو رقیق کر کے خارج ہونے کے قابل کرتا ہے۔

خواص :- منفث بلغم۔ محلل اورام، کاسر ریاح۔ قاتل کرم شکم

فوائد :- منفث بلغم ہونے کی وجہ سے سینہ سے بلغم کو خارج کرتا ہے یاد رکھیں پھیپھڑوں سے بلغم خارج کرنے والی دو قسم کی ادویہ ہوتی ہیں اول ایسی ادویہ جو خشک سرد سے خشک گرم مزاج کی حامل ہوتی ہیں جن میں ہلیلہ بلیلہ آملہ گل بنفشہ، انجیر، لونگ، دارچینی وغیرہ عضلاتی ادویہ شامل ہیں۔ دوم گرم تر سے تر گرم ادویہ جن میں شکر تیغال گھی۔ بادام شیریں، مرچ سیاہ، ملٹھی، گوندکیکر گاؤزبان وغیرہ ادویہ شامل ہوتی ہیں۔

اول قسم کی ادویہ رقیق بلغم کو گاڑھا کر کے خارج کرتی ہیں۔ دوم قسم کی ادویہ غلیظ بلغم کو رقیق کر کے خارج کرتی ہیں۔ یہی اصول بلغم کے خارج کرنے کا ہے۔

دمہ کے مریض کی بلغم خارج کرنے کے لئے اس کا جوشاندہ دیا جاتا ہے۔ نزلہ زکام کی وجہ سے اگر گلے پر ورم ہو جائے یا گلے پڑ جائیں تو اس کو پانی میں جوش دے کر گرم کر کے باندھتے رہیں اور اندرونی طور پر اس کا شربت پلاتے رہیں، شربت زوفہ اس کا مشہور مرکب ہے۔ قاتل کرم شکم ہونے کی وجہ سے اس کا جوشاندہ کیچوے کے مریض کو پلاتے ہیں

جوشاندہ برائے بلغمی کھانسی

ھوالشافی :- انجیر ایک دانہ عناب ۴ دانے . لونگ ۵ عدد، دارچینی ۲ ماشہ منقی ۵ عدد - گل بنفشہ ۶ ماشہ، زوفہ خشک ۶ ماشہ

ترکیب تیاری :- تمام ادویہ کو اتنے پانی میں بھگو دیں کہ وہ پانی میں ڈوب جائیں دو تین گھنٹے بعد ابال لیں - جب نصف پانی رہ جائے تو آدھ آدھ پاؤ پانی دو دو گھنٹے بعد پئیں -

فوائد :- دمہ بلغمی کے دورے رو کنے کے لئے اور رقیق بلغم کو آسانی سے خارج کرنے کے لئے بہترین جوشاندہ ہے - یہ جوشاندہ نمونیہ کے مریض کو بھی بے خوف وخطر دے سکتے ہیں -

سال پرنی

نام ادویک، سال پرنی (ہندی) سرون (مرہٹی) سالون یسال ونتر (سنسکرت) شال پرنی (بنگالی) سال پان (انگریزی)

ڈیسموڈیم گنجے ٹکم DESMODIUM GANG ENTICUM.

تعارف :- اس کا پودا دو تین ہاتھ اونچا ہوتا ہے - تنا سے شاخ سیدھی نکلتی ہے . شاخ پر دو طرفہ پتے نکلتے ہیں یہ ۳ سے ۶ انچ لمبے اور ۱½ انچ سے ۲ انچ چوڑے اور نوک دار ہوتے ہیں . ماہ ساون بھادوں میں اسے گلابی پھول لگتے ہیں - اور سردیوں کے موسم میں پتلی پتلی پھلیاں لگتی ہیں جن پر روئیں بکثرت ہوتی ہیں .

حصہ مستعملہ :- پنج انگ - رنگ - پھول سرخ پتے گہرے سبز ذائقہ :- تلخ

مقام پیدائش :- کانکا، شملہ، کانگڑہ . پاکستان میں کوہ مری -

مقدار خوراک :- ۲ ماشہ سے ۹ ماشہ - مزاج : خشک گرم عضلاتی غدی

افعال اثرات :- عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلاتی - غدی مقوی اور اعصابی محلل ہے - کیمیاوی طور پر خون کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے - اخلاط میں سودا کا اضافہ کرکے بلغم اور متعفن رطوبات کو زائل کرتی ہے -

خواص :- مدر حیض، رحم کو مقوی اور مصفی. رحم، محرک باہ، مخرج بلغم، دافع تپ بلغمی - فوائد :- سال پرنی ویدک طب کی مشہور ترین دوا ہے - چونکہ مقوی و مصفی رحم ہے اس لئے اسے زچگی کی حالت میں عورتوں کو پلاتے ہیں - وضع حمل کے بعد رحم کی صفائی کے لئے بہترین دوا ہے - یہی وجہ ہے کہ ویدک میں اس سے

دسمول عرق بنایا جاتا ہے جو امراض نسواں کے لئے بہترین دوا ہے۔ سال پرنی عضلاتی غدی ہونے کی وجہ سے فاضل رطوبات اور بلغم کو نیست و نابود کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے بلغمی کھانسی و زکام میں جوشاندہ کی صورت میں پلاتے ہیں۔ چرائتہ کے ساتھ جوشاندہ دینے سے ملیریا بخار دور کرتی ہے۔ محرک عضلات ہونے کی وجہ سے مقوی باہ ہے۔ قاطع رطوبات ہونے کی وجہ سے موٹاپا دور کرتی ہے یادداشت ہے۔ بعض کتب میں اسے دافع بلغم، صفرا، سودا لکھا ہے جو قوانین افعال ادویہ اور مزاج ادویہ کے خلاف ہے۔ جب یہ مقوی باہ، قاطع بلغم اور ذیابیطس شکری، مدر حیض اور صفائی رحم کے لئے مفید ہے تو پھر ایسی دوا قاطع سودا کس لحاظ سے ہو سکتی ہے جو دوا رطوبات بلغم کو ختم کردے وہ مولد سودا اور مخرج قاطع بلغم تو ہو سکتی ہے لیکن مخرج صفرا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جب تک کسی دوا میں رطوب اور تری کا مزاج نہ آئے وہ صفرا کو خارج نہیں کر سکتی بلکہ اس کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس (صفرا) کو خون میں جمع کرتی رہے گی۔ چونکہ سال پرنی میں خشکی گرمی کے اثرات واضح پائے جاتے ہیں اس لئے یہ مخرج بلغم تو ہے، مخرج صفرا نہیں اور اس کا مزاج عضلاتی غدی کا ہے۔

سلاجیت

نام: (عربی) حجر الموسیٰ (بنگلہ) شلاجتو (سندھی) اکمار (انگریزی) ایسفالٹ ASPHALT.

تعارف: سلاجیت پہاڑوں کی خمیر شدہ رطوبت ہے جو ماہ مئی اور جون کی سخت گرمی سے تراوش پاکر منجمد ہو جاتی ہے۔ کیمیاوی طور پر اس کے جزو مؤثرہ بنزوئیک ایسڈ ہیں۔ سلاجیت مصنوعی بھی تیار کی جاتی ہے جو بیکار ہوتی ہے۔ چنانچہ لالچی دکاندار گڑ کو سڑا کر فروخت کرتے ہیں۔

رنگ: سیاہ قوام ابتدا میں سیاہ بعد میں سرد ہونے پر خشک۔ ذائقہ: پھیکا اور ہلکا تلخ۔ مقام پیدائش: کوہ ہمالہ کا نچلا ہردوار، شملہ، سردار، نیپال۔ اس کی کثیر مقدار کشمنڈو سے آکر ہند پاکستان میں بکتی ہے۔ مقدار خوراک: ۱ رتی سے ۴ رتی۔ مزاج: خشک گرم عضلاتی غدی۔

افعال اثرات: عضلاتی غدی مقوی ہے۔ یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب، اور مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں حرارت غریزی کی مقدار زیادہ کرتی ہے

خواص: محرک و مقوی عضلات، مقوی گردہ و مثانہ، مقوی باہ، مدر، سدہ، قاتل کرم شکم۔ فوائد: چونکہ سلاجیت نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی عضلات دوا ہے

اس لئے اس کے استعمال سے ضعف عضلات اور ضعف باہ کو نہایت فائدہ پہنچاتا ہے چونکہ مجفف و حابس رطوبات ہے اس لئے یہ ذیابیطس، سلسل بول، نزلہ زکام، دست روکنے کے لئے بہترین دوا ہے۔ اسی طرح رطوبات کو غلیظ کر کے امساک پیدا کرتی ہے۔ جریان منی اور سیلان الرحم کے لئے لاجواب دوا ہے۔ قاتل کرم شکم ہونے کی وجہ سے کیچوے کو مار کر خارج کرنے کے لئے مفید چیز ہے سلاجیت دو اقسام کی ہوتی ہے۔ ایک مصنوعی اور ایک قدرتی۔ مصنوعی کو اگنی تاپی اور قدرتی کو سورج تاپی کہتے ہیں۔ اصل سلاجیت تیز آنچ پر خراب ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ سورج تاپی سلاجیت بہتر سمجھی جاتی ہے۔ پہاڑوں سے جو سلاجیت لاتے ہیں اس میں بے شمار غلاظتیں بھی ہوتی ہیں اسے غیر مصفیٰ سلاجیت کہتے ہیں۔ اس غیر مصفیٰ سلاجیت کو صاف کرنے کے عمل کو سلاجیت کا شدہ کرنا کہتے ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ غیر مصفیٰ سلاجیت کو چار گنے پانی میں ملا دیتے ہیں اور اسے خوب ہلاتے ہیں جس سے اصلی سلاجیت پانی میں حل ہو جاتی ہے۔ ریت و کنکر نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر اس پانی کو علیحدہ کسی صاف برتن میں گرم کرتے ہیں۔ سلاجیت پانی پر بالائی کی طرح اوپر جمتی ہے۔ آہستہ آہستہ اسے اتارتے رہتے ہیں۔ جب بالائی آنا بند ہو جائے تو مواد کو پھینک دیتے ہیں اور اتاری ہوئی بالائی جو خالص سلاجیت ہوتی ہے، محفوظ کر لیتے ہیں۔

چونکہ عضلاتی غدی ہونے کی وجہ سے محلل اعصاب ہے اس لئے عصبی اور بلغمی علامات کے لئے نہایت کارآمد دوا ہے۔ اسی وجہ سے عصبی دردوں جس میں کمر درد، پٹھوں کا درد اور ریحی دردوں کے دفعیہ کے لئے عام استعمال کی جاتی ہے۔

اعصابی تحریک سے جب معدہ میں رطوبات کی کثرت ہوتی ہے تو بھوک لگنا بند ہو جاتی ہے۔ بدہضمی کی عام شکایت رہنے لگتی ہے۔ رات کو پیٹ اور آنتوں میں گڑگڑ ہوتی رہتی ہے ان شکایات کے ازالہ کے لئے سلاجیت لاجواب دوا ہے اس کے استعمال سے نہ صرف بھوک خوب لگتی ہے بلکہ غذا ہضم بھی فوراً ہو جایا کرتی ہے۔ نزلہ، زکام بلغمی کھانسی، بلغمی قے کو روکنے کے لئے عرق سونف کے ہمراہ فوری اثر ہے۔

سمندر پھل

نام:- ہندوستان کے مشہور پودے کا پھل ہے اس کا درخت ۳۰ فٹ سے بھی زیادہ بلند ہوتا ہے اور پودے کی گولائی ڈیڑھ فٹ تک ہوتی ہے۔ اس کے پھول سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ پھل چوکھونٹا ایک انچ یا کچھ زیادہ لمبا ہوتا ہے۔ پھل کے اندر نشاستہ بہت ہوتا ہے۔ درخت کی چھال رنگ

بنانے کے کام آتی ہے۔
رنگ:۔ پھل تازہ سرخی مائل پرانا سیاہ۔ ذائقہ:۔ کسیلا۔ مقدار خوراک:۔ نصف پھل
مقام پیدائش:۔ جمنا۔ اودھ۔ بنگال۔ دکن اور ہندوستان کے بہت سے بارشی علاقوں میں ہوتا ہے۔ مزاج:۔ عضلاتی غدی، خشک گرم۔
افعال اثرات:۔ محرک قلب، محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر حرارت غریزیہ پیدا کرتی ہے۔ خواص:۔ مقوی باہ، قے آور، مسہل، دافع درد شقیقہ، ہاضم، حابس و قابض۔ دافع بخار لرزہ، جالی اور محلل۔ فوائد:۔ عضلاتی غدی ہونے کی وجہ سے نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے۔ اگر اس کے ہم وزن لونگ پیس کر ضعف باہ کے مریض کو کھلائیں تو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔ نہایت اچھا مسہل ہے۔ جالی اور محلل ہونے کی وجہ سے اسے گھس کر ڈھلکہ اور بیاض چشم کے لئے قطور کرتے ہیں نیز اسے پانی میں گھس کر درد شقیقہ کے مریض کے مخالف جانب کے نتھنے میں ٹپکاتے ہیں ہاضم و کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے اسے نمک اجوائن کے ساتھ پیس کر درد شکم، بدہضمی میں کھلاتے ہیں۔ رطوبات کو خشک کر کے پیٹ کے کیڑوں کو مار کر خارج کرتا ہے دستوں کو بند کرتا ہے۔ ایک عدد مدن پھل اور ایک عدد لیموں کا پانی، ملاکر دن میں دو تین بار تپ لرزہ کے مریض کو دینے سے آرام دیتا ہے۔ باری روک دیتا ہے۔
قے آور ہونے کی وجہ سے بچوں کو قے کرانے اور بلغم نکالنے کے لئے اس کے تھوڑے سے بیجوں کو پیس کر پلانے سے خوب کھل کر قے آجاتی ہے اور تمام بلغم نکل کر سینہ صاف ہو جاتا ہے۔ کیمیاوی طور پر اس میں فولاد پایا جاتا ہے جو بالوں کو سیاہ کرنے کے لئے بہترین دوا ہے۔ اسی وجہ سے اسے دو تین ماہ سر پر لیپ کرنے سے سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ عضو تناسل پر لیپ کرنے سے اس کا ضعف دور ہو جاتا ہے۔ انتشار بے انتہا پیدا ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اسے لونگ اور عاقرقرحا ہم وزن مقدار میں نہایت مہین کر کے بطور طلا استعمال کرنا چاہیئے۔

سہانجنہ

نام:۔ (اردو) سہانجنہ (سندھی) سہانجڑو (بنگالی) سوجنہ سہجنہ (مرہٹی) شیوہ گا (گجراتی) سرگوا، شاجنہ (انگریزی) ہارس ریڈش مورنگا فلاورز:۔ HORSE REDISH، MORINGA FLOWERS
تعارف:۔ ہند پاکستان کا مشہور درخت ہے۔ سال بھر میں اسے دو تین بار پھول اور پھل لگتے ہیں پھلی پتلی پتلی اور لمبی لمبی پھلیوں کی شکل میں لگتے ہیں۔ پھلیوں سے تکونے تخم نکلتے

ہیں۔ اس کے درخت پر کیکر کے گوند کی مانند گوند لگتی ہے۔ پھولوں کی رنگت کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں۔ سفید پھول والا اور سرخ پھول والا اور ان کے بیجوں سے تیل نکلتا ہے جو بے بو۔ بے ذائقہ ہوتا ہے۔ مدت تک خراب نہیں ہوتا۔

رنگ :۔ پھلیاں سبز۔ پھول سرخ و سفید، زرد۔ ذائقہ :۔ تلخ۔ مقدار خوراک تخم ایک ماشہ سے ۲ ماشہ۔ پھول ایک ماشہ سے ۳ ماشہ۔ اچار :۔ ایک تولہ سے ۳ تولہ

مزاج :۔ تخم خشک گرم تازہ پھلیاں سرد خشک۔ پھول غدی عضلاتی گرم خشک

افعال، اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے کیمیاوی طور پر رطوبات بافیہ خشک کر کے خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے۔

خواص :۔ مجفف رطوبات، ہاضم، غذائے ودوا، دافع، لقوہ، درد کمر۔

فوائد :۔ سہانجنہ غذائے دوا ہونے کی وجہ سے اس کے تازہ پھول اور پھلیاں بطور غذا کھائے جاتے ہیں۔ پھولوں کو تو بصورت ساگ یا بھرجی کھاتے ہیں اور پھلیوں کا اچار بنا کر کھاتے ہیں۔ جو نہایت اعلیٰ درجہ کا ہاضم، مقوی معدہ و عضلات ہے اس کے علاوہ وجع المفاصل، درد کمر، فالج اعصابی اور لقوہ کے لئے فوری اثر ہے

بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

(۱) یہاں اس بات کا فرق کرنا ضروری ہے کہ اگر سونف اعصابی غدی ہونے کے ساتھ ہاضم ہے تو سہانجنہ عضلاتی غدی ہونے کی وجہ سے ہاضم ہے۔ سونف کے مضمون میں تو اس کے ہاضم ہونے کے متعلق تفصیل سے لکھ دیا ہے اس لئے اس کے متعلق یوں سمجھ لیں کہ سہانجنہ اس بدہضمی کے لئے درست ہے جو رطوبات کی کثرت سے ہے۔ چونکہ سہانجنہ رطوبات کو خشک کرتا ہے اس لئے یہ رطوبات کو کم کرنے کی وجہ سے ہاضم ہے (۲) بعض حکما اسے دافع بلغم ہونے کے ساتھ ساتھ مدر بول بھی سمجھتے ہیں اسی طرح ان کا یہ اعتقاد بھی ہے کہ اس کا اچار ترش ہونے کے باوجود اعصاب کو ضرر نہیں پہنچاتا۔

یاد رکھیں، ایک ہی دوا کے متعلق دو متضاد قسم کے مزاج تسلیم کرنا حکمت کے خلاف ہے دافع بلغم کا مطلب واضح ہے کہ بلغمی رطوبات کو خشک کرنے والی اور مدر بول کا مطلب واضح ہے کہ رطوبات کا ادرار کرنے والی دوا۔ اب ظاہر ہے کہ جو دوا دافع بلغم و رطوبات ہوگی وہ مولد رطوبات اور مدر بول نہ ہوگی بلکہ بندش بول کا باعث بن سکتی ہے۔ اسی طرح جو دوا مدر بول ہوگی وہ کبھی بھی دافع رطوبات نہیں ہو سکتی بلکہ رطوبات کی پیدائش کر کے بلغمی و رطوبتی علامات میں اضافہ کا سبب بن سکتی ہے

سوما کلیاتا

نام :۔ (کشمیری) آسمانی بوٹی (بلوچی) اُماں (سنسکرت) سانیہ (انگریزی) ایفڈرا EPHEDRA (اردو) سمر بوٹی۔ تعارف :۔ بڑی مائل نازک شاخوں والا جھڑ نما سا پودا ہے۔ چھوٹے چھوٹے پھول، پھل نصف انچ لمبا۔ پودا

جھاڑی نما ہوتا ہے۔ اس بوٹی کا جزو مؤثرہ الفیڈرین ہے۔ مقدار خوراک :۔ سفوف ½ ماشہ سے ایک ماشہ۔ جوشاندہ کے لئے ½ تولہ۔ جوہر ½ رتی سے ½ رتی۔ مقام پیدائش :۔ بلوچستان چین، جاپان، جہلم، راولپنڈی :۔ مزاج :۔ عضلاتی غدی۔ خشک گرم۔ افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک قلب و عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن و مقوی غدد ہے۔ خواص و فوائد :۔ یونانی اور آیورویدک کتب میں اس کا کہیں ذکر نہیں ہے لیکن چین میں ہزاروں سالوں سے مستعمل ہے۔ اس دوا کا براہ راست اثر عضلات اور ان کے متعلقہ اعضاء پر پڑتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے پھیپھڑوں کے افعال تیز ہو جاتے ہیں۔ ایک دم رطوبات کو خشک کر کے نالیوں کی تنگی دور کرتا ہے۔ بلغم کو خارج کرتا ہے اسی وجہ سے بلغمی دمہ والوں کے لئے بہترین دوا ہے اس کے علاوہ بلغم و رطوبات کی وجہ سے پتی اچھلنا بھی اس کے استعمال سے رک جاتی ہے اس کا جوہر مؤثرہ نکال کر افیڈرین تیار کی جاتی ہے جسے ۸۰ فیصد مریض دمہ استعمال کرتے ہیں

سندھور نام (عربی) اسرنج (سندھی) سندر (بنگلہ) سندھور (انگریزی) RED OXIDE OF LED تعارف :۔ شوخ سرخ رنگ کا وزنی سفوف ہے جو قلعی اور سفیدہ سے تیار کیا جاتا ہے ذائقہ :۔ بدمزہ۔ مقدار خوراک :۔ اندرونی طور پر مستعمل نہیں ہے۔ مزاج :۔ خشک گرم عضلاتی غدی۔ افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن و مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں صفرا و حرارت کی پیدائش شروع کر دیتا ہے۔ خواص مجفف قروح منبت لحم، قاتل کرم منقی چرک زخم۔ فوائد :۔ سندھور کو بیرونی طور پر تنہا یا دیگر ادویہ کے ساتھ مرہم بنا کر بطور مندمل قرح اور مجفف قروح کے استعمال کرتے ہیں۔ مجفف ہونے کی وجہ سے بہنے والے زخم یا جن میں پیپ بننا بند نہ ہوتی ہو، کے روکنے کے لئے عام استعمال کیا جاتا ہے بلکہ رینج کی وجہ سے اگر زخموں میں کیڑے بھی پڑ گئے ہوں تو انہیں مار کر خارج کر دیتا ہے۔ گھابخی اور گرم قسم کے سخت پھوڑوں کو تحلیل کرنے کے لئے بصورت لیپ استعمال کرتے ہیں میں اس کی مدد سے ایک مرہم تیار کیا کرتا ہوں جو ناسور۔ بھگندر، گھمبیر اور گرم قسم کے پھوڑوں کے لئے تریاق ہے۔

اپریشن مرہم ہوالشافی :۔ جمال گوٹہ ۵ تولے۔ صابن سنلائٹ سالم ٹکی، سندھور ۵ تولے کاربالک ایسڈ ۲ تولہ۔ تیل کنجد ۱ تولہ۔ ترکیب تیاری :۔ پہلے جمال گوٹہ کو نہایت زور سے رگڑیں کہ تیل ہو جائے پھر صابن کو باریک کوٹ کر سب ادویہ ملا لیں بس مرہم اپریشن تیار ہے۔ فوائد :۔ غدی عضلاتی محرک ہے اسے ایسی جگہ استعمال کیا جاتا ہے جہاں پر داد، چنبل۔ خارش۔ پھوڑے پھنسی۔ گرمی۔ ناسور۔ بھگندر۔ گھمبیر۔ ناسور چشم وغیرہ ہوں۔ ۔۔۔ فوری اثر ہے۔

شاخ گوزن

نام :۔ (عربی) قرن الایل (پنجابی) باراں سنگا (سندھی) پہاڑے جو سنگ (بنگلہ) گوسور سینگ (انگریزی) HART'S HORN۔

تعارف :۔ ہرن کی شکل اور جسامت کا ایک جنگلی حیوان ہے جس کے سر پر بارہ سینگ ہوتے ہیں۔ ان سینگوں کو دوائی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہی سینگ بارہ سنگا کہلاتے ہیں۔

رنگ :۔ خاکی سیاہی مائل۔ ذائقہ :۔ بے ذائقہ

مقدار خوراک :۔ اصلی حالت میں شاخ گوزن استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیشہ بھٹی یا تیز کوئلوں کی آنچ میں رکھ کر کشتہ کر کے قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔ کشتہ ارتی سے ۴ رتی تک۔ جادھوڑ ل مر ۲ سے ۳ ماشہ تک کھا سکتے ہیں

مزاج :۔ خشک گرم (عضلاتی غدی)

افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مقوی ہے۔ کیمیاوی طور پر انتہائی کثرت سے حرارت عزیزی پیدا کر کے جگر کو گرم کرتا ہے اور مشینی طور پر قلب کے فعل میں تیزی پیدا کر کے دوران خون تیز کر دیتا ہے۔ کیمیاوی طور پر جب سوداوی خلط ضرورت سے زیادہ ہو جائے تو اسے پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خارج بھی کرنا شروع کر دیتا ہے جس سے عضلات و قلب کی کیمیاوی غیر طبعی علامات نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔

خواص :۔ محرک قلب۔ محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ دافع علامات بلغمی بلغمی دمہ۔ کھانسی۔ نزلہ زکام۔ دافع بارد علامات۔ مثلاً نمونیا۔ ذات الریح۔

فوائد :۔ باراں سنگا ایک قسم کی ہڈی ہی ہے۔ جو سوختہ ہونے پر سفید ہو جاتی ہے۔ حکماء اسے کشتہ بارہ سنگا کہتے ہیں۔ حیوانات کی تمام ہڈیوں سے زیادہ خشک اور گرم ہے۔ اسی وجہ سے اسے سرد اور بلغمی امراض و علامات میں استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ بارہ سنگا نہایت اعلیٰ درجے کا دافع امراض بلغمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے عوام تک گھروں میں بچوں کے ڈبہ۔ کھانسی، سینہ کا درد۔ نمونیا۔ دست اور بلغمی قے وغیرہ کو روکنے کے لئے رکھتے ہیں۔

مولد حرارت عزیزی ہونے کی وجہ سے یہ ایسے موقعوں میں لاجواب ہے۔ جب انسان حرارت عزیزی کی کمی کی وجہ سے مر رہا ہو۔ مثلاً ایک شخص کو ہیضہ ہو گیا جس سے اس کی رطوبت عزیزی کے اخراج کے ساتھ ساتھ اس کی حرارت عزیزی بھی اخراج پا رہی ہوتی ہے۔ باراں سنگا کے استعمال سے ایک طرف قلب میں مشینی تحریک پیدا ہو کر رطوبات

غریزی جسم سے اخراج پانے کی بجائے عضلات میں جذب ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ دوسری طرف جسم کے غدد کیمیاوی طور پر حرارت غریزی کو زیادہ سے زیادہ روکنا شروع کر دیتے ہیں اس طرح چند منٹوں کے اندر مریض کو سکون مل جاتا ہے اور کلی آرام آ جاتا ہے۔

شاخ گوزن کسی قدر جالی ہونے کے باعث ایسی امراض چشم جن میں رطوبات کی کثرت اور سوزش اعصاب سے قروح چشم۔ نزول الماء جالا اور تارسش چشم میں اکتحالاً استعمال کرتے ہیں۔

محرک و مقوی عضلات ہونے کی وجہ سے تنہا یا دیگر ادویہ کے ساتھ دانتوں پہ عضلات پر ملتے ہیں۔ جس سے مسوڑھوں کے عضلات افعال میں تیز ہو کر اپنی گرفت مضبوط کر لیتے ہیں۔ اس طرح ہلتے ہوئے دانت درست ہو جاتے ہیں۔ سوزش اعصاب میں تحلیل ہو کر درد دانت بند ہو جاتا ہے۔ دانتوں پر ملنے سے ان پر جمی ہوئی گندی رطوبات تحلیل ہو کر اتر جاتی ہیں جس سے دانت سفید اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔

حابس و مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے منہ سے تھوک آنا بند کر دیتا ہے۔ اعصاب کی سوزش سے منہ آنے کو مفید ہے۔

چونکہ کیمیاوی طور پر صفرا پیدا کرتا ہے۔ اس لئے جب صفرا کی کمی وجہ سے معدہ یا آنتوں میں شدید درد ہو یا قولنج جیسی حالت پیدا ہو جائے تو یہ اپنے محلل اثر سے سُدوں کو تحلیل کر دیتا ہے اور اپنے مسکن اثر سے درد کو تسکین دیتا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض ناتجربہ کار دواساز یہ سمجھتے ہیں کہ باراں سنگا کو کشتہ کرنے کے لئے جب تک کسی دوا کے ساتھ ملا کر آگ نہ دی جائے۔ یہ کشتہ نہیں ہوتا۔ اصل میں یہ بات غلط ہے میرا روزانہ کا مشاہدہ ہے کہ اس کو تنہا کوئلوں کی تیز آنچ میں رکھنے سے نہایت اعلیٰ درجہ کا سفید براق کشتہ بن جاتا ہے۔ اور اس کے افعال و اثرات میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں آتی ہاں اس کی ہم مزاج ادویات ملا کر اس کے اثرات تیز بھی کئے جا سکتے ہیں اور متضاد قسم کی ادویات ملا کر اس کے اثرات کم بھی کئے جا سکتے ہیں۔

برائے ذات الریح (نمونہ ۱)

هو الشافی: کشتہ کچلا ا تولہ۔ کشتہ باراں سنگا ۲ تولے جصبر ۲ تولے۔ نمک ۲ تولے

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو ملا کر سفوف بنا لیں۔

مقدار خوراک:۔ ایک رتی سے چار رتی تک ہر پندرہ منٹ بعد۔

فوائد:۔ ذات الریح۔ نمونیہ۔ ریحی درد۔ کمر درد اور ضعف قلب کے لئے بہترین نسخہ ہے۔

برائے قولنج

ھوالشافی:۔ کشتہ یاراں سنگا بمقدار چھ ماشہ لے کر مریض قولنج کو کھلائیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے درد غائب ہو جائے گا۔ اور تھوڑی دیر بعد پاخانہ بھی آ جائے گا۔ اگر نصف گھنٹہ تک درد میں خاطر خواہ کمی نہ آئے تو ایسی ایک خوراک اور دے دیں۔ کسی قسم کا نقصان نہیں ہوگا۔

شنگرف

نام:۔ (عربی) زنجفر (گجراتی) ہسنگرف۔ (مرہٹی) ہنگول (بنگلہ) ہنگل (فارسی) شنجرف (انگریزی) سینی بار CINN BAR

تعارف:۔ نہایت سرخ رنگ کی نلم دار وزنی ڈلیاں ہیں جو کہ پارہ اور گندھک سے مرکب ہوتی ہیں۔ شنگرف دو قسم کا ہوتا ہے (۱) معدنی (۲) مصنوعی۔

معدنی پارے۔ گندھک، سونے اور تانبے کی کانوں سے نکلتا ہے۔ بعض محققوں کا خیال ہے کہ جب گندھک پارے کی کان میں پگل کر پارے سے ملتی ہے تو کیمیاوی اعمال سے شنگرف میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

مصنوعی شنگرف بنانے کی ترکیب

خالص پارہ سات حصہ۔ گندھک دو حصہ کو باریک کر کے ایک شیشے کے برتن میں گل حکمت کر کے ریت سے بھری ہوئی دیگچی میں رکھ دیں۔ پھر ریت والی دیگچی کے نیچے آگ جلائیں۔ جب شدید گرم ہو جائے تو آگ بند کر دیں۔ سرد ہونے پر جب نکالیں گے تو شیشی میں شنگرف سرخ ملے گی۔

ترکیب نمبر ۲

ھوالشافی:۔ گندھک ۱۲ حصہ۔ ہڑتال ورقیہ ۲ حصہ۔ پارہ ۲۰ حصہ

ترکیب:۔ تمام اجزاء کو باریک کر کے ایک مٹی کے کوزے میں بند کر کے۔ گل حکمت کر کے تنور کی ہلکی آنچ میں دبا دیں۔ اور تنور کا منہ بند کر دیں۔ تنور کے سرد ہونے پر نکال لیں۔ نہایت شوخ سرخ رنگ کی شنگرف برآمد ہوگی۔

رنگ :۔ سرخ
ذائقہ :۔ بدمزہ
مقدار خوراک :۔ ایک چاول سے دو چاول تک۔
مزاج :۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور مقوی مسکن ہے۔ کیمیاوی طور پر سرد رطوبات کو خون میں بالکل خشک کر دیتی ہے جس سے اعصاب میں مکمل تحلیل پیدا کرتی ہے۔ مشینی طور پر حرارت غریزی پیدا کر کے جگر و غدد کو گرم کرتی ہے۔ خلط سوداکو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتی ہے اور خون میں صفراوی خلط بڑھنے کے لئے حالات سازگار بناتی ہے۔ خالص سردی خشکی اور سوداوی امراض کا قلع قمع کرتی ہے۔
خواص :۔ قابض۔ مجفف۔ محلل۔ محرک و مقوی عضلات۔ مقوی۔ غدد۔ مقوی باہ۔ ممسک۔ دافع امراض بلغمی۔ دافع حمیات۔ مصفی خون۔ دافع آتشک و کوڑھ
فوائد :۔ شنگرف کو قابض و مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے بہت سی مراہم میں ڈالتے ہیں۔ جو تخفیف قروح اور انہیں مندمل کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ آتشک۔ کوڑھ و قروح خبیثہ میں تحلیل پیدا کرنے کے لئے اس کی دھونی دیتے ہیں۔
مقوی و محرک قلب ہونے کی وجہ سے ضعف قلب اور کمزوری قلب کے لئے اسے استعمال کرتے ہیں۔ جس سے اعضائے نفسانی کے عضلات میں بھی تیزی و قوت آجاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نفسانی اعضاء کے عضلات حرکات جماع زیادہ دیر تک قائم رکھتے ہیں۔ جس سے قوت باہ میں اضافہ ہو جاتا ہے منی میں مغلظ صورت پیدا کر کے امساک کی قوت بڑھاتی ہے۔ سردی کے بخار کے لئے بہترین دوا ہے۔ نمونیہ کے لئے بھی بھروسہ کی دوا ہے۔ دافع امراض بلغمی ہونے کی وجہ سے نزلہ زکام۔ سرفہ۔ ضیق النفس بلغمی۔ وجع المفاصل کیلئے مفید ہے۔
یادداشت :۔ شنگرف عام طور پر کشتہ کر کے ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن عام حکماء کا بھی یہ مشاہدہ ہے کہ بعض نسخوں میں اسے بغیر کشتہ کئے ہی استعمال کر لیا جاتا ہے جس سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مقدار خوراک پر شنگرف کو کشتہ کی صورت میں استعمال کیا جائے چاہے بغیر کشتہ کے، دونوں صورتوں میں بے ضرر ہے۔ لیکن یہ بھی خیال رہے کہ اس کی ذراسی زیادہ مقدار چاہے کشتہ کی ہو یا بغیر کشتہ کی دونوں صورتوں

بھی زہریلی ہے اور زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اسے احتیاط کے ساتھ ہی استعمال کرنا چاہئے۔
یاد رکھیں کہ جب بھی کسی دوا کے کھلانے سے نقصان یا فائدہ ہوتا ہے وہ اس کی مقدار خوراک کے تحت ہوتا ہے۔ اگر مقدار خوراک کشتہ کی بھی زیادہ ہو تو وہ بھی لازمی طور پر نقصان کیا کرتا ہے۔
جہاں تک کسی دوا کے کشتہ کرنے کا تعلق ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ کشتہ صرف اس دوا کا کرنا چاہئے جو خون کے اندر تحلیل نہ ہو سکتی ہو، یا پس نہ سکتی ہو۔ جو پس کر غبار کی صورت اختیار کر جائے۔ اس کا کشتہ کرنا یا نہ کرنا برابر ہے۔ بلکہ اگر اسے اس کی مقدار خوراک کے تحت کچا ہی استعمال کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ بلکہ ایسی دوا میں اثرات زیادہ ہوتے ہیں بہ نسبت کشتہ کے۔ کشتہ سے کسی دوا کے اثرات کم تو ہو جاتے ہیں۔ لیکن زیادہ نہیں ہوتے۔
یہی وجہ ہے کہ سنکھیا۔ ہڑتال ورقیہ۔ رسکپور۔ دار چکنا اور شنگرف وغیرہ بغیر کشتہ کئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جو اس بات کی دلیل ہیں کہ کشتہ تو صرف ان اشیا کا کرنا چاہئے جو باریک نہ ہو سکتی ہوں یا پس نہ سکتی ہوں۔ اگر نہ پسنے والی دوا ایسے ہی استعمال کی جائے گی تو وہ تحلیل نہیں ہوگی اور اس کا کوئی فائدہ یا نقصان نہیں ہوگا، اور وہ بغیر اثر کئے باہر نکل جائے گی۔ مثلاً لوہے یا تانبے کی گولی چند گھنٹے پیٹ میں رہنے کے بعد پاخانہ میں نکل جایا کرتی ہیں۔
ادویہ، اغذیہ اور اشیا کا بھوننا، بریاں کرنا، پکانا، کشتہ کرنے کی مختلف صورتیں ہیں۔ جن اغذیہ کو بھی ہم پکاتے ہیں۔ انہیں حقیقت میں اثرات میں کمزور کر دیتے ہیں، ورنہ یہ تازہ اور کچی ہونے کی صورت میں زیادہ طاقتور ہوتی ہیں۔ مثلاً کچا گوشت ہمارے معدے میں ہضم نہیں ہو سکتا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ ہمارا معدہ اتنا کمزور ہے کہ وہ اسے ہضم نہیں کر سکتا۔ جب کہ کتے، بلی اور شیر وغیرہ اسے کچا ہی چبا کر کھا جاتے ہیں اور ہضم کر جاتے ہیں۔ یہ کچا گوشت انہیں طاقت و قوت دیتا ہے کہ شیر جیسا گوشت خور جانور جنگل کا بادشاہ کہلاتا ہے۔

عشبہ

نام:۔ (عربی، فارسی) عشبہ (ہندی) ارس (اردو) عشبہ مغربی (انگریزی) سارسپریلا۔ SARE SPRILLA

تعارف:۔ جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے کہ اس کی پیدائش امریکہ، افریقہ وغیرہ

مغربی ممالک میں ہوتی ہے۔اس لئے فرنگی ڈاکٹر اس کی ماہیت کو زیادہ جانتے ہیں فرنگی ڈاکٹروں کی کتب کے مطابق یہ ایک بیلدار درخت کی جڑ جیسی ہیں۔جس کو وہ اسمائی لیکس آرنے ٹاکیتے ہیں۔یہ جڑ جیسی جھری دار اور پون انچ کے قریب موٹی اور بلدار ہوتی ہیں۔جڑوں پر شاخدار ریشے لگے ہوتے ہیں۔

رنگ :۔ سرخی مائل بھورا۔ ذائقہ :۔ تلخ اور ترش۔

مقدار خوراک :۔ ۶ ماشہ مزاج :۔ خشک گرم (عضلاتی غدی)

افعال واثرات :۔ عضلاتی غدی ہے۔یعنی عضلاتی محرک۔ غدی مقوی اور اعصابی محلل ہے۔مشبنی طور پر قلب وعضلات کو تحریک اور کیمیاوی طور پر غدد دیگر کو قوت و طاقت دینا شروع کر دیتا ہے۔اعصاب میں انتہائی تحلیل پیدا کرکے ان کی سوزش رفع کرتا ہے۔بلغم کا نام و نشان مٹاتا ہے۔

خواص :۔ مصفی خون۔ملطف و مرقق۔محلل سوزش اعصاب۔مسہل بلغم و ناخل سودا۔دافع آتشک۔خنازیر۔وجع المفاصل۔پسینہ آور۔مجفف رطوبات۔

فوائد :۔ چونکہ مجفف رطوبات ہے۔اس لئے یہ ایسی سوزشی علامات جن میں رطوبات کی کثرت ہو۔مثلاً اعصابی سوزش سے ہونے والے پھوڑے پھنسیاں جن سے پانی رستا ہو۔چیچک کی پھنسیاں۔آتشک۔خنازیر۔موسم برسات میں نکلنے والے پھوڑے پھنسیاں اور خرابی خون کے لئے اس لئے مفید ہے کہ اپنی مجفف اور حابس قوت سے خون میں رطوبات کو خشک کر دیتا ہے۔جس سے یہ علامات پیدا ہونا بند ہو جاتی ہیں۔انہی افعال واثرات کی وجہ سے اسے مصفی خون کہتے ہیں۔

جہاں تک اس کے ملطف و مرقق ہونے کا تعلق ہے۔ وہ اس کے اس فعل کی وجہ سے ہے کہ چونکہ عضلاتی اعصابی تحریک سے خون میں غلظت اور گاڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے۔جس سے اس کی لطافت کی صفت کم پڑ جاتی ہے اور غلظت کی وجہ سے اس کی رقت ختم ہو جاتی ہے۔نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا خون غلیظ و گاڑھا ہونے کی وجہ سے پوری طرح دوران خون جاری نہیں رکھ سکتا۔بلکہ تنگ راستوں میں گزرتے وقت رکنا شروع ہو جاتا ہے۔جس سے مختلف غیر طبعی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔مثلاً جوڑوں کا پتھرا جانا۔وجع المفاصل۔نقرس۔خارش وغیرہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔جب خون میں حرارت غریزی کی مدد سے اس کا قوام پتلا یعنی رقیق کر دیا جاتا ہے۔تو اس میں رقیق ہونے کے ساتھ ساتھ لطافت کی قوت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔چونکہ عشبہ عضلاتی

نذی ہونے کی وجہ سے حرارت غریزی وافر مقدار میں پیدا کرتا ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے خون میں لطافت اور رقت و پتلا پن پیدا ہو جاتا ہے انہی افعال و اثرات کی وجہ سے اسے ملطف و مرقق کہتے ہیں۔

چونکہ عشبہ مغربی عضلاتی نذی مزاج کا حامل ہے۔ اس لئے یہ جہاں بلغم کو ختم کرتا ہے وہاں سوداکو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتا ہے جس سے سوداکی کثرت کی تمام غیر طبعی علامات رفع ہو جاتی ہیں۔ قروح خبیثہ غائب ہو جاتے ہیں۔ علامات جلدی خارش۔ چنبل داد کے لئے نہایت اعلیٰ درجے کی دوائی ہے۔ طب میں عشبہ کو بطور مصفی خون کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایلوپیتھی میں اس کا مرکب سارسپریلا ہے۔ طب یونانی میں معجون عشبہ اس کا بہترین مرکب ہے۔

شربت مصفی خون

هوالشافی :۔ بسفائج ۵ تولہ۔ لسوڑہ ۲ تولہ۔ چرائتہ ۵ تولہ۔ افسنتین ۲ ½ تولہ عناب ۵ تولہ۔ شاہترہ ۵ تولہ عشبہ ۵ تولہ۔ چینی سوا دو سیر۔

ترکیب :۔ تمام ادویہ کو اتنے پانی میں بھگو دیں کہ سب ڈوب جائیں۔ دوسرے دن چند جوش دے کر چھان لیں اور چینی ملا کر شربت تیار کر کے محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک :۔ ۵ تولے دن میں تین بار ہمراہ چائے یا پانی۔

فوائد :۔ یہ شربت افعال و اثرات میں عضلاتی نذی ہے۔ بلغم یا سوداکے تعفن سے اگر پھوڑے پھنسیاں ہوں یا وجع المفاصل ہو تو اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔

عقیق

نام :۔ (عربی) عقیق یمنی (فارسی) عقیق (انگریزی) کارنی لین CORNELIEN

تعارف :۔ مشہور پتھر ہے۔ جو چمکدار اور صاف ہوتا ہے۔ اس کی پیدائش ملک یمن میں ہوتی ہے۔ اسی نسبت سے اسے عقیق یمنی کہتے ہیں۔ دوسرے علاقوں میں بھی اس کی پیدائش ہوتی ہے۔ جن میں دریائے ردم قابل ذکر ہے۔ لیکن یمن کا عقیق تمام علاقوں کے عقیق سے زیادہ چمکدار سخت اور سرخی مائل ہوتا ہے۔

عقیق جب کان سے نکلتا ہے تو سرخی کم ہوتی ہے۔ لیکن جب اسے پکایا جاتا ہے تو نہایت سرخ ہو جاتا ہے۔ یہی دواءً اور کئی مصنوعات میں کام آتا ہے۔ زیورات میں بطور نگینہ بھی استعمال ہوتا ہے۔

مزاج:۔ سرد خشک (عضلاتی اعصابی) مبدل:۔ بیخ مرجان ۔ بسد۔
مقدار خوراک:۔ ۲ رتی تا ماشہ ۔ کشتہ ۴ رتی ۔
افعال و اثرات: عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات ۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کی رطوبات کو خشک کرکے اس کا قوام غلیظ کرتا ہے اور اس کے ہر قسم کے اخراج کو روکتا ہے۔ اعصاب و دماغ میں تحلیل پیدا کرکے ان کی سوزش رفع کرتا ہے۔
خواص:۔ حابس الدم ۔ قابض ۔ مفرح و مقوی قلب ۔ مقوی بصر۔
فوائد:۔ عقیق عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے قلب کو قوت دیتا ہے۔ قلب پر اپنا محلل اثر کرکے ہر قسم کی سوزش کو رفع کرتا ہے۔
حابس الدم ہونے کی وجہ سے خون کے ہر قسم کے اخراج کو روکتا ہے چنانچہ خون نکسیر کسی عضو سے خون بہتے اور خاص کر حیض کو جو کسی تدبیر سے بند نہ ہوتا ہو بند کرتا ہے۔ مقوی عضلات ہونے کی وجہ سے مسوڑھوں پر ملنے سے انہیں قوی کرتا ہے اور ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کا سرمہ مقوی بصر ہے۔
عقیق کے متعلق عام لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اس کو اپنے پاس رکھنا غضب و غصہ کی حدت اور تیزی کو تسکین دیتا ہے۔ حکام عزت سے پیش آتے ہیں اور خلق میں محبوب ہوتا ہے۔

عناب

نام:۔ عربی وطبی نام عناب (انگریزی) جو جوبی فروٹ
JUJUBE FRUIT

تعارف:۔ سرخ بیر کی مانند خشک پھل ہے۔ رنگت میں یہ بھی گہرا سرخ ہوتا ہے اس درخت کی لکڑی اور چھال بھی سرخ ہوتی ہے۔ اس کے پھل کی قوت دو سال تک قائم رہتی ہے۔
ذائقہ:۔ ہلکا شیریں ۔ مقدار خوراک:۔ ۵ تا ۷ دانے ۔
مزاج:۔ عضلاتی غدی مقوی (خشک گرم)
افعال و اثرات: عضلاتی غدی مقوی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک ۔ غدی مقوی اور اعصابی محلل ہے۔
خواص:۔ مولد سودا ۔ دافع علامات بلغمی گلے میں جمی ہوئی بلغم کا مخرج ۔ مولد خون ۔ دافع پیاس ۔ مصفی خون ۔ مندمل زخم ۔ دافع قروح و آکلہ فم ۔ ملین ۔

فوائد:۔ منضج اخلاط غلیظہ اور منفث بلغم ہونے کی وجہ سے نزلہ زکام کھانسی خشونت سینہ اور بلغم کے اخراج کے لئے جوشاندہ اور خیسساندہ کی صورت میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔

مصفی خون ہونے کی وجہ سے پھوڑے پھنسیوں کی ادویہ کے ساتھ ملاکر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے اسی اثر کی وجہ سے اسے چیچک خسرہ، لاکڑا کاکڑا۔ نور کی، مبار کی اور ایسی اعصابی سوزش سے ہونے والی پھنسیاں دور کرنے کے لئے عام استعمال کیا جاتا ہے۔ چیچک، خسرہ کے دانے نکالنے کے لئے کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ پانچ دن متواتر اس کے پتوں اور عناب کا جوشاندہ پینے سے خارش غائب ہو جاتی ہے۔ جب گلے میں غلیظ بلغم جم جائے اور وہ گلے میں خشکی پیدا کر دے یا خراشش کرنے کا سبب ہو تو اس وقت اس کا جوشاندہ یا شربت پینا نہایت مفید رہتا ہے۔

عناب میں کسی قدر غذائیت کا اثر بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر اسے پچاس دانوں تک بھی استعمال کر لیا جائے تو کوئی خاص غیر طبعی علامت پیدا نہیں ہوتی۔ اسی وجہ سے اسے بطور مقوی قلب وعضلات استعمال کرتے ہیں۔ جب اعصابی سوزش سے منہ کے اندر سفید رنگ کے چھالے پیدا ہو جائیں تو اس کا خیسساندہ پلانا فوری فائدہ مند ہے۔

جوشاندہ کھانسی

ھوالشافی:۔ عناب، انجیر، خوبہ کلاں، منقی۔ گل بنفشہ ہر ایک چھ ماشہ۔ تمام ادویہ کا ½ پاؤ پانی میں جوشاندہ تیار کریں اور دن میں دو تین بار پلائیں۔

فوائد:۔ عضلاتی غدی جوشاندہ ہے۔ چیچک، خسرہ۔ نور کی۔ مبار کی اور لاکڑا کاکڑا کے لئے لاجواب چیز ہے۔

شربت مصفی خون

ھوالشافی:۔ چرائتہ ۳ تولہ۔ افسنتین ۲ تولہ۔ عناب ۲۰ عدد۔ شاہترہ ۵ تولہ۔ بسفائج ۳ تولہ۔ چینی ۳ پاؤ۔ پانی حسب ضرورت۔

ترکیب:۔ حسب دستور شربت تیار کریں۔

مقدار خوراک:۔ ایک ایک چمچہ صبح دوپہر اور شام

افعال واثرات:۔ عضلاتی غدی مقوی۔

فوائد :۔ پھوڑے پھنسی، خارش، چنبل اور داد کے لئے بہترین دوا ہے۔

عنبر

نام :۔ (انگریزی) ایمبرا گریشیا۔ AMBRA GRASIA -

تعارف :۔ عنبر سیاہی مائل، بیوندی بیر کی مانند گول اور لمبوترا اور خوشبودار ہوتا ہے۔ اس کی ماہیت کے بارے میں بے حد اختلاف پایا جاتا ہے کوئی موم کہتا ہے۔ کوئی شبنم۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ ایک دریائی جانور کے پیٹ سے نکلتا ہے۔ یہ دریائی جانور دریا کے کناروں سے اسے کھا لیتا ہے۔ لیکن اس کے پیٹ میں ہضم نہیں ہوتا اور اسے شدید تکلیف ہو جاتی ہے اور وہ جانور مر جاتا ہے۔ مرا ہوا جانور جب دریا کے کناروں کے قریب تیرتا آتا ہے تو کناروں پر رہنے والے لوگ اسے اٹھا لاتے ہیں اور اس کا پیٹ چاک کر کے عنبر نکال لیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ دریائی یا سمندری جانور ایک قسم کی ویل مچھلی ہے جس کے پیٹ سے قدرتی طور پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح کستوری ہرن کے نافہ سے نکلتی ہے۔ اسی طرح یہ عنبر بھی ویل مچھلی کے پیٹ کے کسی حصہ میں پیدا ہوتا ہے۔ تجربہ کار لوگوں کو اس کا علم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ ان مچھلیوں کو پکڑ کر ان کے پیٹ سے یہ عنبر نکال لیتے ہیں۔ تازہ صورت میں یہ نرم ہوتا ہے اور خشک ہونے پر بھربھرا ہو جاتا ہے اور خوشبو بھی تیز ہو جاتی ہے۔ جو عنبر دریا میں تیرتا ہوا یا کناروں پر پایا جاتا ہے وہ حقیقت میں اسی مچھلی کے پیٹ سے نکلا ہوتا ہے۔

اقسام :۔ عنبر کی کئی اقسام ہیں۔ جو عنبر زردی مائل ہوتا ہے وہ عنبر اشہب کہلاتا ہے جس عنبر کے اوپر سفیدی مائل نقطے ہوں، وہ عنبر خشخاشی کہلاتا ہے۔ ان نقطوں کو بہار عنبر کہتے ہیں۔

اصلی و نقلی عنبر کی شناخت

چونکہ عنبر ایک نہایت قیمتی اور نایاب قسم کی چیز ہے۔ اس لئے بعض لالچی اور تجارتی لوگ مصنوعی عنبر بنا کر بیچ دیتے ہیں۔ اس لئے ہر حکیم کو اس کے اصلی اور نقلی میں پہچان کرنا جاننا ضروری ہے۔ اصلی عنبر چکنا۔ طبقات دار۔ توڑنے سے سفید زردی مائل بھورا معلوم ہو۔ ہلکا۔ کمزور اور خوشبودار ہو۔ پرانا ہونے پر زرد یا سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور خوشبو بہت کم ہو جاتی ہے۔

مصنوعی عنبر چونے اور لان اور سیاہ عنبر کی ملاوٹ سے بناتے ہیں۔ یہ کم

خوشبودار ہوتا ہے اور مقوی باہ اثرات بھی کم دکھاتا ہے۔ خالص عنبر شیشی میں ڈال کر گرم کرنے سے پگھل جاتا ہے (مصنوعی نہیں) اسی طرح خالص عنبر آگ پر ڈالنے سے خوشبودار دھواں چھوڑتا ہے (ناخالص نہیں)

مقدار خوراک: ۲ سے ۶ رتی تک۔ **ذائقہ:** قدرے تلخ خوشبودار۔

مزاج: خشک گرم (عضلاتی غدی)

افعال و اثرات: عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر حرارت غریزی پیدا کر کے جگر کو گرم کرتا ہے۔

فوائد: مفرح قلب و مقوی قلب۔ مولد حرارت غریزی، مشتہی و مبہی۔

خواص: عنبر خوشبودار اور محرک قلب ہونے کی وجہ سے دل کو تقویت دیتا ہے اور قلب میں خوشبو کی وجہ سے تفریح و مفرح صورت پیدا کرتا ہے۔

محرک عضلات ہونے کی وجہ سے حرارت غریزی کو بڑھاتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ ایسے کمزور اور ناتواں حضرات کے لئے بہترین دوا ہے۔

عود صلیب

نام: (فارسی) نادانیا (کشمیری)، مالوکھ (انگریزی) پائی اونیا ابموڈی۔ PAEONIA AMODI

تعارف: ایک بوٹی کی گول اور لمبوتری شکر قندی کی طرح موٹی جڑ ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔ ایک نر اور ایک مادہ۔ نر کی جڑ کو عود صلیب اور مادہ کی جڑ کو نادانیا کہتے ہیں۔ اس کو جب توڑا جاتا ہے۔ اس کے جوف میں لکیریں صلیب کے نشان کی مانند دکھائی دیتی ہیں۔ اسی وجہ سے اسے عود صلیب کہتے ہیں۔

رنگ: باہر سے خاکی مائل سرخ۔ اور اندر سے اودا۔

مقام پیدائش: ترکی۔ **ذائقہ:** تلخی مائل کسیلا۔

مقدار خوراک: ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔

مزاج: خشک گرم (عضلاتی غدی)

افعال و اثرات: عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک قلب، محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں زہروں کو ختم کرتا ہے اور اعصابی سوزش کو رفع کرتا ہے۔ مفتح عروق، محلل سوزش اعصاب، مدر حیض، مسکن درد اور نافع مرگی ہے۔

فوائد: چونکہ مفتح عروق ہے اس لئے یہ ایسے غلیظ مادے عروق سے تحلیل کر کے خارج کر دیتا ہے جس سے ایسی امراض و علامات رفع ہو جاتی ہیں جو عروق میں سدہ ہوں

کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً جب دماغی عروق میں سُدّا پیدا ہوتا ہے تو ایکدم مریض مرگی کے دورہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور دورہ اس وقت تک رہتا ہے۔ جب تک سُدّا تحلیل نہ ہو۔ اسی وجہ سے نہ صرف مرگی کے لئے فوری اثر ہے بلکہ اختناق الرحم کے لئے بھی فوری اثر ہے۔ کیونکہ یہ علامت رحم کے عروق میں سُدّا ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ جونہی سدے خارج ہو جاتے ہیں تو دورہ رک جاتا ہے۔

چونکہ عضلاتی غدی ہونے کی وجہ سے دوران خون میں جوش اور اس کے دباؤ کو بڑھا دیتا ہے اس لئے اس کے استعمال سے برسوں کا رکا ہوا خون حیض جاری ہو جاتا ہے اور رحم کی صفائی ہو جاتی ہے۔

اگر مریضہ طاقتور ہو اور جوان ہو تو لازمی حمل ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے بعض حمل دواؤں میں شامل کرتے ہیں۔ چونکہ اس کے استعمال سے اعصابی سوزش تحلیل ہو جاتی ہے اس لئے یہ اعصابی دردوں کے لئے بہترین دوا ہے۔ وجع المفاصل بلغمی کے لئے بھروسہ کی دوا ہے۔ اس کی قوت سات برس تک قائم رہتی ہے۔

غاریقون

نام :۔ (عربی) غاریقون (فارسی) اشمان (یونانی) اگاریکون۔ انگریزی پرجنگ اگارک۔ PURGING AGARIC

تعارف :۔ حکیم محمد بن احمد کی تحقیقات کے مطابق یہ کھمبی کی ایک قسم ہے۔ جو خشک ہونے پر ایسی ہو جاتی ہے۔ چونکہ اس کی پیدائش اگاریا کے علاقے میں ہوتی ہے اس لئے اس علاقہ کی نسبت سے اس کو یونانی میں اگاریقون کہتے ہیں۔ اور عربی میں گ نہ ہونے کی وجہ سے اسے غاریقون کہتے ہیں۔ یہ حجم کی نسبت وزن میں نہایت ہلکا ہوتا ہے بہتر وہ ہے جو چٹکی میں دبانے سے سفوف ہو جائے۔

رنگ :۔ اس کی کئی اقسام ہیں۔ جن کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ جن میں سفید۔ زرد۔ سرخ سبز اور سیاہ ہوتا ہے۔ چونکہ اس کی دوسری اقسام تقریباً ناپید ہیں۔ اس لئے وہ دوائی مستعمل نہیں ہیں۔ صرف سفید رنگ قابل استعمال ہے۔ اس میں بھی وہ ریشے جو باریک کرنے پر رہ جاتے ہیں وہ سمی اثرات کے حامل ہوتے ہیں اس لئے انہیں پھینک دینا ہی بہتر ہے۔ اس چھاننے ہوتے سفوف کو غاریقون مغربل کہتے ہیں۔

ذائقہ :۔ تلخ مائل بہ ترشی۔ مقدار خوراک :۔ تین ماشہ

مبدل :۔ شحم حنظل۔ مصلح :۔ دودھ۔ گھی۔ جند بیدستر۔

مزاج :۔ خشک گرم (عضلاتی غدی)

افعال واثرات :۔ عضلاتی غدی مسہل ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مقوی ہے۔ کیمیاوی طور پر ترشی بڑھا کر اس کو صفرا میں تبدیل کرتا ہے اور خشکی کی زیادتی کرکے سردی ختم کرتا ہے اور خون میں گرمی پیدا کرکے خون کے دباؤ کو بڑھا دیتا ہے

خواص :۔ قلب میں انتہائی تحریک پیدا کرتا ہے۔ محلل اعصاب، جاذب رطوبات، مخرج بلغم وسودا۔ مولد حرارت غریزی۔ دافع نزلہ وزکام۔ بخار باردہ۔ مدر حیض۔ مخرج جنین دافع کثرت بول ہے۔

فوائد :۔ چونکہ اس کا تخم حنظل بدل ہے۔ اس لئے اس میں حنظل کے سے افعال واثرات پائے جاتے ہیں۔ اکثر معالج غاریقون کو مدر حیض اور مقوی قلب کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ڈرتے ہیں کہ اگر اس کے ریشے کھائے گئے تو موت واقع نہ ہو جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کی مقدار خوراک پر کھلانا بالکل نقصان نہیں دیتا۔ چاہے اس کے ریشے بھی کیوں نہ کھائے جائیں۔

جس طرح اندرائن مقوی قلب اور محرک قلب دوا ہے اور مسہل بلغم وسودا ہے اسی طرح اس میں بھی یہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ غلیظ بلغم اور سودا کو خارج کرنا اس کا ادنیٰ فعل ہے۔

اس کی قوت کا اندازہ اس طرح لگایا جا سکتا ہے کہ یہ کچلہ کے مقابلے کی مقوی و محرک قلب وعضلات دوا ہے۔ لیکن کچلہ ایک زہر ہے۔ مگر غاریقون اتنا سمی اثرات کا حامل نہیں ہے جس سے موت واقع ہو جائے۔

چونکہ یہ جاذب رطوبات اور مخرج ومسہل بلغم اور سودا ہے۔ اس لئے جسم میں خشکی کے ساتھ گرمی پیدا کرتا ہے۔ رقیق دست لاتا ہے۔ زیادہ مقدار میں مروڑ پیدا کرتا ہے۔ تمام بلغمی اور سوداوی امراض مثلاً مرگی، رعشہ، فالج۔ لقوہ۔ وجع المفاصل اور عرق النساء کے لئے یقینی دوا ہے۔ گویا مطب کے لئے ایک ضروری چیز ہے۔ تجدید طب کے فارماکوپیا کے نسخہ عضلاتی غدی مسہل میں اندرائن کی جگہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تھوڑی مقدار میں حابس وقابض ہے۔ سل کے مریض کے رات کے پسینہ کو روکتا ہے۔ حکیم دیسقوریدوس نے سب سے پہلے اس دوا کا ذکر کیا ہے۔

حب قبض کشا

ھوالشافی :۔ غاریقون ۱ تولہ۔ مصبر ۱ تولہ۔ حنظل ۱ تولہ۔ رائی ۱ تولہ

ترکیب تیاری:۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر آپس میں اچھی طرح ملا لیں۔ اس کے بعد کسی سیال کی مدد سے گولیاں بقدر نخود تیار کریں۔
مقدار خوراک:۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ چائے۔
افعال واثرات:۔ عضلاتی غدی مسہل ہے۔

فرفیون

نام:۔ (عربی) اکل بنفسہ (فارسی) افربیون (انگریزی) یوفوربیا انٹی کورنی۔ EUPHORBIA ANTIQURNI

تعارف:۔ ڈنڈا تھوہر کا منجمد دودھ ہے۔ جس کی پیدائش امریکہ میں ہوتی ہے۔ متقدمین اطبا میں حکیم ولیسقوریدوس اور پلانٹس نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حکیم جالینوس نے اس کا ذکر کیا ہے۔
رنگ:۔ بہترین رنگ زردی مائل خاکی ہونا چاہیئے۔ سیاہ رنگ کی فرفیون اچھی نہیں ہوتی۔ یہ ناقص سمجھی جاتی ہے۔
ذائقہ:۔ اعلیٰ فربیون کا ذائقہ تند تیز تلخ اور چھبنے والا ہونا چاہیئے۔ اور اس کے تازہ وطیب ہونے کی یہ نشانی ہے کہ یہ فوراً پانی میں حل ہو جائے۔ اگر حل نہ ہو تو فرفیون نہیں ہے۔ اگر دیر سے حل ہو تو پرانا اور ناکارہ ہونے کی دلیل ہے۔ اچھی اور بہترین فرفیون زبان پر سوزش کر دیتی ہے جو کافی دیر تک رفع نہیں ہو سکتی۔
مقدار خوراک:۔ ۲ رتی سے چار رتی تک۔
مزاج:۔ خشک گرم (عضلاتی غدی)
افعال واثرات:۔ عضلاتی غدی ملین ہے۔ یعنی عضلات کو مشینی طور پر تیز کرتی ہے کیمیاوی طور پر صفرا کی پیدائش کر کے جگر و غدد کو تقویت دیتی ہے اعصاب میں دوران خون تیز کر کے ان کی سوزش کو تحلیل کرتی ہے۔
خواص:۔ ملین۔ زیادہ مقدار میں مسہل۔ مخرج بلغم۔ دافع قولنج۔ مدر حیض۔ دافع عرق النسا۔ دافع خدر۔ فالج۔ اعصابی استرخا۔ مرگی۔ جالی۔ سوزش و خراش کنندہ۔ آبلہ انگیز۔
فوائد:۔ ملین و مخرج بلغم ہونے کی وجہ سے بلغمی کھانسی۔ بلغمی دمہ کے مریضوں کو کھلاتے ہیں۔ چونکہ صفرا و حرارت کی پیدائش کرتی ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے صفرا آنتوں میں گر کر قولنج رفع ہو جاتا ہے۔ سخت سے سخت سُدّے تحلیل ہو جاتے ہیں۔
جن عورتوں کو اعصابی تحریک کی وجہ سے خون حیض بند ہو جائے۔ یا مدت تک خون نہ آیا ہو تو اس کے اندرونی و بیرونی استعمال سے خون کا دباؤ بڑھ کر ماہواری

جاری ہو جاتا ہے۔

نوٹ :۔ تھوڑی مقدار میں اس کے اندر نہایت حابس اثر ہے۔ چنانچہ ذرا سی مقدار رحم کے منہ پر لگانے سے اس کے اندر منہ کو اتنی سختی سے بند کرتی ہے کہ منی اندر داخل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے "استقرار حمل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ زیادہ مقدار (تین رتی) میں رحم کے اندر سوزش کر کے نہ صرف خون حیض جاری کرتی ہے بلکہ اگر اس کا شافہ حاملہ عورتوں کے رحم میں رکھوا دیا جائے تو فوراً اسقاط ہو جایا کرتا ہے۔

چونکہ مخرش اور سوزش ناک ہے اس لئے باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے زخم پر لگانے سے زخم جلد بند نہیں ہوتا۔ اور جسم کا تمام زہر اسی راستے باہر نکل جاتا ہے۔

جن مقامات پر کیڑے پڑ گئے ہوں وہاں پر بھی اس کا استعمال کیا جائے تو یہ کیڑے مکوڑوں کو مار دیتی ہے۔ اور ناسور اور بھگندر جیسے گندے زخموں کو کچا کر کے بھر لاتی ہے۔

چونکہ عضلاتی غدی مزاج کی حامل ہے اس لئے یہ افیون کے لئے تریاق ہے ۱۰ ½ ماشہ مقدار میں قاتل ہے۔

کبر کی جڑ

نام :۔ (عربی) اصل الکبر (فارسی) بیخ کبر (انگریزی) روٹ آف کیپ آرس سپائی نوسا ROOT OF CAPPARIS SPINOSA

تعارف :۔ ایک خاردار بے برگ پودے کی جڑ ہے۔ جڑ سفید خاکی رنگ کی ہوتی ہے۔ جڑ پر ایک موٹا سا چھلکا ہوتا ہے جو خشک ہونے پر بوجہ شدید خشک مزاجی کے خود بخود جڑ سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔

ہند و پاکستان میں اسے کریر (کریل) کہتے ہیں۔ ہو ویران جگہوں پر عام طور پر خودرو پیدا ہوتا ہے۔ اس کے پھل کو ڈیلا کہتے ہیں۔ جس کا اچار بنایا جاتا ہے۔ یہی ڈیلا پختہ ہو کر سرخ رنگ اختیار کر لیتا ہے اور اس کا ذائقہ قدرے شیریں ہو جاتا ہے جڑ کا چھلکا دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

مقدار خوراک :۔ چار ماشہ سے سات ماشہ تک۔

مزاج :۔ خشک گرم (عضلاتی غدی) ذائقہ :۔ تلخی لئے ہوئے۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی عضلاتی محرک۔ غدی مقوی اعصابی محلل ہے کیمیاوی طور پر خون میں سوداویت کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج

بھی کرتا ہے۔ اور صفرا کی پیدائش میں مدد دیتا ہے۔ حرارت غریزی کا بہترین مولد ہے۔
خواص:۔ جالی۔ محلل اورام۔ محلل ریاح۔ دافع امراض بلغمی و عصبی۔ نافع فالج اعصابی۔
فوائد:۔ چونکہ کیر کی جڑ کا چھلکا دوا کے طور پر مستعمل ہے۔ اس لئے یہ جالی ہونے کی وجہ سے ایسی سوزشوں کو رفع کرنے کے لئے طلاء کے طور پر مستعمل ہے جس میں عضلاتی قسم کی سوزش ہو۔ مثلاً نمونیا میں پھیپھڑوں کی سوزش۔

چونکہ عضلاتی غدی ہے جس کی وجہ سے مقوی غدد ہے۔ اس لئے اس کا طلاء یا لیپ اس وقت بھی نہایت مفید اثرات دکھاتا ہے جب عظم طحال یا عظم جگر کا عارضہ ہو یا کسی بھی جگہ کوئی غدد سکون کی وجہ سے بڑھ گیا ہو۔ اس کے لیپ سے چند دنوں میں عضو ماؤف سکڑ جاتا ہے۔ اسی طرح جب خنازیر میں غدد پھول گئے ہوں۔ تو ان پر بھی اس کا لیپ مفید اثرات دکھاتا ہے۔

چونکہ شدید محرک عضلات و قلب ہے۔ اس لئے جب اعصابی تحریک سے فالج ہو جائے خصوصاً بائیں طرف تو اس کا استعمال فوری اثر ہے۔ انتہائی سردی تری سے جب اعصاب میں مذروگی ہونے کی حالت پائی جائے تو اس کے استعمال سے فوراً دور ہو جاتی ہے۔

دانتوں اور مسوڑھوں پر ملنے سے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور مسوڑھوں میں سوزش رفع ہو کر درد بند ہو جاتا ہے۔

انہی امراض و تکالیف کے لئے اس کا اچار کام کرتا ہے۔ بلغم کو چھانٹ دیتا ہے دمہ جیسی خبیث تکلیف کے لئے بے حد مفید ہے۔

چونکہ بلغم کو خشک کرتا ہے اور اس کی پیدائش روک دیتا ہے۔ اس لئے اسے منقی دماغ بھی کہتے ہیں۔

مرکبات میں محلل اعظم کا جزو اعظم ہے۔ اس کی کونپلوں کا پانی پلانے سے کرم شکم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً کیچوے۔

کپاس

نام:۔ (فارسی)، پنبہ۔ (اردو) روئی معہ تخم (عربی)، قطن (پنجابی) کپاہ (سندھی) کپہ (انگریزی) کاٹن COTTON

تعارف:۔ ہند و پاکستان کی مشہور فصل ہے۔ کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اس کے تخم سے تیل نکالا جاتا ہے جو دنا سپتی گھی بنانے کے کام آتا ہے۔ تیل نکلنے کے بعد جو پھوک بچتا ہے اس کو کھل بنولہ کہتے ہیں۔ یہ گائے بھینس کا من بھاتا کھاجا ہے۔

کپاس کے پھل، پتے اور جڑ کا چھلکا دوائً مستعمل ہے۔
مقدار خوراک:۔ چھلکا ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک۔
مزاج:۔ روئی گرم خشک۔ گل۔ چھلکا اور سکری خشک گرم۔
افعال و اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ غدی مقوی۔ اعصابی محلل ہے۔ نرم اور متخلل ہونے کی وجہ سے حرارت کو ضائع ہونے سے بچاتی ہے۔ بلکہ اگر کچھ حرارت آکر اس میں شامل ہو تو سٹور کرتی ہے۔ عضلات کو گرم کرتی ہے۔
خواص:۔ محلل۔ چھلکا مدر حیض۔ مسقط جنین۔ مخرج مشیمہ۔ محافظ حرارت۔
فوائد:۔ روئی متخلل اور محافظ حرارت ہونے کی وجہ سے لحافوں میں عام استعمال کی جاتی ہے۔ نوے فی صد کپڑے اسی سے تیار کئے جاتے ہیں چھوٹے بڑے زخموں پھوڑے پھنسیوں اور اپریشنوں میں روئی ہی استعمال ہوتی ہے۔
اس کی جڑ کا چھلکا مدر حیض ہونے کی وجہ سے بندشِ حیض میں بکثرت کھلاتے ہیں۔ رحم کے عضلات میں شدید سکیڑ پیدا کر کے اور ادرار خون کر کے جنین کو خارج کرتا ہے اسی وجہ سے اسے مسقط جنین کہتے ہیں۔
جب کسی وجہ سے آنول یا مشیمہ رک جائے تو اس کے نصف پاؤ چھلکے کے جوشاندے کو دو تین بار پلانے سے خارج ہو جاتا ہے۔
وضع حمل کے وقت اس کا جوشاندہ پلانے سے بڑی آسانی سے بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے پھولوں کا شربت ضعف عضلات کے لئے مفید ہے۔

کچلہ

نام:۔ (عربی) اذاراقی۔ قاتل الکلب (فارسی) حب الغراب، فلس ماہی (گجراتی) کجرا (بنگالی) کچیلہ (ہندی) کچلہ۔ انگریزی نکس وامیکا۔
تعارف:۔ مشہور عام زہر ہے۔ جو ایک ہندی درخت کا پھل ہے۔ پھل انجیر اور بٹن سے ملتا جلتا ہے۔ سخت ترین بیج ہے۔ حکما اسے ریتی سے رگڑ کر سفوف بنا کر دواؤں میں استعمال کرتے ہیں۔
رنگ:۔ باہر سے خاکی مائل سفید۔ اندر سے بالکل سفید۔
مقام پیدائش:۔ ہندوستان میں مدراس۔ صوبہ بہار، ساحل کارومنڈل، مالابار (جنوبی ہند) کوچین۔ جاپان۔ لنکا۔ برما کے جنگلات میں خودرو پیدا ہوتا ہے۔
مقدار خوراک:۔ ½ سے ۲ رتی تک۔ اس سے زیادہ قاتل ہے۔
مصلح:۔ غدی اعصابی سے اعصابی غدی تمام ادویہ اس کی مصلح ہیں۔ دودھ

گھی سب سے بہتر مصلح ہے۔

مزاج: خشک گرم اعضلاتی غدی۔ ذائقہ: سخت کڑوا۔

افعال و اثرات: عضلاتی غدی ہے۔ یعنی عضلاتی شدید محرک۔ غدی ھقوی اور اعصابی محلل ہے۔ کیمیاوی طور پر صفرا و حرارت غریزی کا مولد ہے۔

خواص: محرک قلب۔ مقوی عضلات۔ دافع سوزش اعصاب۔ دافع بلغمی و اعصابی علامات۔ مثلاً فالج خصوصاً بائیں طرف کا۔ استرخار۔ رر۔ وجع المفاصل بلغمی دردکمر۔ عرق النسار ضعف معدہ۔ مقوی باہ۔

فوائد: چونکہ کچلہ محرک قلب و مولد حرارت غریزی ہے۔ اس لئے یہ دل کے ضعف اور اس کی حرکات کو تیز کرنے کے لئے نہایت اعلیٰ درجے کی دوا ہے کچلہ اتنی تیز دوا ہے کہ اس کے استعمال سے دل رکنا رکتا ہارٹ فیل ہوتا ہوا پھر تیز ہو جاتا ہے۔ جسم چاہے برف بن چکا ہو۔ نبض بالکل بیٹھ گئی ہو۔ مریض اور اس کے لواحقین مایوس کیوں نہ ہو چکے ہوں۔ اس کی ایک ایک رتی ہر دس منٹ بعد کھلانے سے جسم گرم ہو جاتا ہے۔ دل ڈوبنا بند ہو جاتا ہے۔ حرکات قلب تیز ہو جاتی ہیں۔ مریض موت کی آغوش سے باہر آ جاتا ہے۔

چونکہ ملین اور مولد صفرا ہے اس لئے یہ دائمی قبض کے لئے بھی بہترین دوا ہے۔ قبض اور قولنج کی وجہ سے درد امعاء میں اس کا استعمال ضروری ہے۔ کیونکہ قولنج میں مریض کو شدید درد ہوا کرتا ہے۔ قولنج کے سُدے تحلیل ہونے اور خارج ہونے میں کچھ دیر ضروری ہے۔ ایسی صورت میں اگر مریض کا درد رک جائے تو مریض دیر تک انتظار کر سکتا ہے۔ کچلہ اپنے اندر یہ تمام صفات رکھتا ہے۔ ایک طرف اس سے درد رک جاتا ہے۔ دوسری طرف تھوڑی دیر بعد پاخانہ آ جاتا ہے۔

ایک اہم نقطہ

یہاں میں ایک اہم راز بتانا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ علاج بھی مکمل ہوتا رہے یاد رکھیں کہ جب کبھی کسی مریض کو قولنج ہو جائے تو اگر ایسے درد کے ساتھ قے آتی ہو تو عضلاتی غدی مسہل کے ساتھ کچلہ کا استعمال ضرور کریں۔ اس کے برعکس اگر قولنج کے مریض کو درد کے ساتھ قے نہ آتی ہو تو غدی عضلاتی ہمراہ کچلہ کھلائیں۔
یاد رکھیں کہ جب کسی مریض کو قے آ رہی ہو تو اعصابی اور غدی مسہل اس کے

معدہ میں ٹھہر نہیں سکے گا۔ جب تک کوئی مسہل دوا معدہ میں نہ رکے گی تو جلاب آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایسے موقع پر عضلاتی غدی مسہل سے ہی معدہ میں رک سکے گا۔ وہی پاخانہ لائے گا۔ اس لئے قولنج کا علاج ہمیشہ عضلاتی غدی مسہل ادویہ سے کریں۔ خصوصاً حنظل سے۔

یہ نکتہ بھی یاد رکھیں کہ شدید حالتوں میں مسہل کی مقدار دگنی تگنی ہونی چاہئے اور اس کا وقفہ ہر دس پندرہ منٹ ہونا چاہئے۔

چونکہ ہر قسم کی اعصابی سوزش کو تحلیل کرتا ہے۔ اس لئے اعصابی سوزش سے ہونے والی غیر طبعی علامات جس میں فالج بائیں طرف۔ استرخاء۔ خدر۔ عرق النساء درد کمر۔ وجع المفاصل وغیرہ شامل ہیں اس کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہیں۔ اعضائے نفسانی کے عضلات کو تحریک دے کر ضعف باہ دور کرتا ہے نامرد سے مرد بناتا ہے۔ اعصابی مریضوں کے لئے بیحد مقوی و ممسک ہے۔

کچلہ ایک سخت زہر ہونے کی وجہ سے مختلف حیوانات ہلاک کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جن حیوانات پر اس کا مخصوص اثر ہے انہیں کے نام پر اس کا نام رکھ دیا گیا ہے۔ مثلاً اسے کتے ہلاک کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس وجہ سے اس کو قاتل الکلب و خانق الکلب (کتے مارنے والا) کہتے ہیں اور انگریزی میں ڈاگ پائزن کہتے ہیں۔

چونکہ عربی لوگ اسے کوؤں کو ہلاک کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے اس لئے اس کو حب الغراب کہنے لگے۔

کچلہ جہاں بڑے بڑے حیوانات کو ہلاک کرتا ہے وہاں پیٹ کے اندرونی کیڑوں کو بھی ہلاک کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے کیچوے ہلاک کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح ایسے پھوڑے پھنسیوں اور زخموں میں تعفن سے ہونے والے کیڑوں کو بھی ہلاک کرنے کے لئے اس کے پانی کو استعمال کرتے ہیں۔ اس کا سفوف کم مقدار میں دوسری ادویہ کے ہمراہ زخم پر لگانے سے بھی کیڑے مر جاتے ہیں اور زخم بند ہو جاتے ہیں۔

۔ کچلہ اپنے اندر شدید حابس و مجفف اثر رکھتا ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے اعصابی رطوبات خشک ہو جاتی ہیں۔ پھیپھڑوں وغیرہ میں رکی ہوئی بلغم غلیظ ہو کر اخراج پانے کے قابل ہو جاتی ہے۔

چونکہ رطوبات کو خون میں بھی کم کر دیتا ہے۔ اسی لئے اس کے استعمال سے خون کا دباؤ و تیزی بڑھ جاتی ہے۔ جس سے مدتوں کا رکا ہوا حیض جاری ہو جاتا ہے۔ رحم کو طاقت آجاتی ہے اور وہ نطفہ قبول کرنے کے قابل ہو جاتا ہے

ایک غلط فہمی کا ازالہ

جب سے کچلہ حکماء و ایلوپیتھک ڈاکٹروں کے استعمال میں آیا ہے اس وقت سے ہی اسے آج تک محرک نخاع۔ محرک اعصاب اور حسی اعصاب کے اختتامی سروں کو تحریک دینے والا کہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کا براہ راست محرک اثر قلب و عضلات پر ہے نہ کہ عصبی نظام پر۔

یاد رکھیں کہ کچلہ کے افعال کے متعلق یہ حقیقت بالکل مسلم ہے کہ یہ قلب کے فعل میں اتنی تیزی پیدا کر دیتا ہے کہ اختلاج قلب تک نوبت پہنچ جاتی ہے عضلات میں غیر ارادی حرکات شروع ہو جاتی ہیں اور تشنج ہونے لگتا ہے۔

اس کے برعکس اس کا اعصاب پر محلل اثر پڑتا ہے۔ جس سے بلغم و سردی سے ہونے والی تخدیر اعضاء درست ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کی رطوبات تحلیل ہو کر نظر تیز ہو جاتی ہے۔ اعصابی تحریک سے ہونے والا فالج خصوصاً بائیں طرف کا فالج رفع ہو جاتا ہے۔ معدہ میں پڑی ہوئی رطوبت سے اگر بھوک بند ہو جائے تو دوبارہ لگنے لگتی ہے

اعصاب پر محرک اثر نہ ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ بھی ہے کہ اعصاب و دماغ کا مزاج بلغمی سرد تر ہے۔ لیکن کچلہ کا مزاج خشک گرم ہے۔ جب کہ قلب و عضلات کا مزاج خشک گرم ہی ہے۔ اسی لئے اس کا براہ راست اثر قلب پر ہی تسلیم کر سکتے ہیں۔ جو اس کا ہم مزاج ہے۔

سمی اثر:۔ کچلہ کو مہلک مقدار (۳ ماشہ) میں کھلانے سے چند ساعت کے بعد جسم میں بے چینی ہونے لگتی ہے۔ کمر اور ہاتھوں میں درد ہونے لگتا ہے اور پھر تمام بدن میں تشنج شروع ہو جاتا ہے۔ نبض تیز ہو جاتی ہے۔ حرارت جسم بڑھ جاتی ہے۔ شدید تکلیف سے جسم پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے اور تشنج رفع ہو جاتا ہے تھوڑی سی دیر بعد پھر تشنج شروع ہو جاتے ہیں اور اب پہلے سے شدید ہوتے ہیں۔ سانس میں رکاوٹ پیدا ہونے لگتی ہے۔ چہرہ نیلگوں ہو جاتا ہے۔ آنکھیں بالکل باہر کو نکل آتی ہیں اور خوف و وحشت طاری ہو جاتی ہے۔ بار بار پشت کے

عضلات میں تشنج ہونے سے تمام جسم کمان کی طرح خمیدہ ہوجاتا ہے۔ صرف مریض کے پاؤں اور سر چارپائی پر لگے ہوتے ہیں۔۔

علاج:۔ کچلہ کے مسموم کو فوری طور پر آدھ پاؤ گھی دودھ میں ملا کر ہر دس منٹ بعد پلائیں۔ اس کے ساتھ یہ نسخہ بھی اگر میسر آسکے تو فوراً پلائیں۔

ھوالشافی:۔ مرچ سیاہ ۶ ماشہ۔ شیر عشر ۲ ماشہ۔ چینی ۱ تولہ یہ ایک خوراک ہے تمام ادویہ کو ملا کر ایک ہی خوراک میں پلا لیں۔ ایسی تین چار خوراکیں ہر پانچ منٹ بعد پلائیں۔ مسموم فوراً ٹھیک ہوجائے گا۔

نوٹ:۔ اگر مریض کو قے آنے لگے تو درست ہے۔ اگر قے نہ آئے تو شیر عشر کا وزن بڑھا دیں جب قے آنے لگے تب اس کی مقدار درست سمجھیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ شیر عشر والا نسخہ دینے کے ساتھ دودھ گھی بھی مریض کو ساتھ ساتھ پلاتے رہیں۔

کشتہ کچلہ

کچلہ چونکہ ہڈی کی طرح سخت ترین چیز ہے۔ جسے آسانی کے ساتھ پیسا نہیں جاسکتا۔ اس لئے حکماء نے اس کو استعمال کے قابل بنانے کے لئے مختلف طریقے لکھے ہیں۔ اس کو مدبر کرنا عام اور مشہور طریقہ ہے اس طریقہ سے کچلہ کم از کم دس بارہ دن کے اندر تیار ہوتا ہے۔ اور وہ بھی جاتو یا رنبی سے دانہ دار بنایا جاتا ہے۔ لیکن بالکل باریک نہیں بنا جاسکتا۔ اسی کو بعض حکماء کشتہ کچلہ کہہ دیتے ہیں جو کشتہ کی روح کے خلاف ہے کشتہ کے معنی کسی چیز کا پس جانا اور انتہائی باریک مثل غبار ہوجانا ہے۔ یہاں میں کشتہ کچلہ تیار کرنے کی آسان ترکیب لکھ رہا ہوں۔ امید ہے قارئین کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

کشتہ کچلہ تیار کرنے کی ترکیب،

ایک لوہے کی کڑاہی میں آدھ سیر ریت ڈال کر آگ پر گرم کریں۔ جب تیز گرم ہوجائے تو ایک پاؤ کچلہ ڈال کر کڑچھی سے ہلاتے رہیں۔ جب کچلے پھول کر بتاشے کی طرح ہوجائیں اور دھواں نکلنے لگے تو فوراً اتار لیں اور باریک مثل سرمہ کرکے محفوظ کرلیں۔ یہی کشتہ کچلہ ہے۔

طب میں معجون کچلہ اس کا مشہور مرکب ہے۔ مقویات کی سرتاج ہونے کی وجہ سے ہم نے بھی اس سے حب مقوی خاص تیار کی ہے جو درد، نی سد تکلیفوں کا مداوا ہے۔ اس کا نسخہ درج ذیل ہے۔

حب مقوی خاص

ھوالشافی: مرچ سرخ ۱۲ تولے۔ رائی ۱۲ تولے۔ کشتہ کچلہ ۳ تولے۔ کشتہ فولاد ۴ تولے۔ سم الفار ۳ ماشہ

ترکیب: سب ادویات کو باریک پیس کر سم الفار الگ باریک شدہ میں ملا دیں اور گولیاں برابر نخود تیار کریں۔

مقدار خوراک: ا تا ۲ گولی ہر تین گھنٹے بعد دن میں چار بار ہمراہ پانی یا قہوہ۔

افعال و اثرات: عضلاتی غدی ہے۔ دل و عضلات کو قوت دیتی ہے۔ عضلاتی غدی تمام نسخہ جات سے فوری اثر ہے ہیضہ جیسی موذی مرض کے لئے تریاق ہے صرف تیسری خوراک سے ہیضہ کا مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ برف جیسے ٹھنڈے جسم کو گرم کر دیتی ہے۔ لقوہ، فالج عصبی۔ رعشہ۔ ریاحی دردیں نفے۔ دمہ، نزلہ رلیشہ کے لئے تریاق ہے۔ ایسے مریض جو بولنا بند ہو گئے ہوں ان کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ اس کا زبان پر ملنا اور کھلانا ضروری ہے۔

ایلوپیتھی میں بھی اس کے کئی مرکبات ہیں۔ جن میں یلونکس وامیکا ٹنکچر نکس وامیکا۔ ایکسٹریکٹ نکس وامیکا اور سٹرکنین وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

کریل (کریر)

نام: (پنجابی) کریر (گجراتی) کیر (بنگلہ) کریل (سندھی) کرڑ (انگریزی) کیپر بیری CAPER BERRY (ہندی) کیہر

تعارف: ہندو پاکستان کا مشہور جھاڑی نما درخت ہے۔ شاخوں پر پتے لگتے ہیں۔ جو جلد ہی جھڑ جاتے ہیں۔ پورا درخت بے برگ معلوم ہوتا ہے۔ فروری مارچ میں شنگرفی رنگ کے پھول گچھوں کی شکل میں لگتے ہیں۔ جس سے یہ جھاڑی سرخ دکھائی دینے لگتی ہے۔ کچھ مدت بعد انہی پھولوں کی جگہ پھل لگ جاتا ہے جسے عرف عام میں ڈیلا کہتے ہیں اور ہندی میں ٹینٹ یا ٹینٹی کہتے ہیں۔ اس کی ایک قسم کنیر کے نام سے مشہور ہے جس کے پھول سفید ہوتے ہیں۔ کریر کا پھل۔ کونپلیں۔ پوست اور بیج دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

رنگ :۔ شاخیں سبز۔ پھول سرخ۔ پوست دراڑ دار سفیدی مائل خاکی۔ پھل کچا سبز۔ پختہ سرخ۔

ذائقہ :۔ خام پھل تلخ۔ پختہ شیریں و ترش۔

مقدار خوراک :۔ پختہ پھل تین چار عدد۔ کچا اچار کی صورت میں ۲ تولہ تک۔ پوست ۳ ماشہ تک۔

مزاج :۔ عضلاتی غدی (خشک گرم)

افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی افعال و اثرات کا حامل ہے یعنی عضلاتی محرک۔ غدی مقوی اور اعصابی محلل ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں حرارت غریزی بڑھاتا ہے۔ ریاح و سودا و بیت کو صفرا میں تبدیل کرتا ہے۔

خواص :۔ ہاضم۔ مقوی و محرک عضلات۔ مقوی باہ۔ مسکن درد۔

فوائد :۔ عام دیہاتی لوگ اس سے سب سے زیادہ دو بڑے فوائد حاصل کرتے ہیں (۱) اس کے پھل کو جسے ڈیلا کہتے ہیں، اچار بنا کر کھاتے ہیں۔ بعض لوگ تو اس کے پھولوں اور کلیوں کو بھی کھاتے ہیں۔ جو درد مفاصل اور نقرس کے لئے بیحد مفید اثرات رکھتے ہیں۔

دوسرا بڑا فائدہ اس سے اس کی لکڑیوں کو جلا کر حاصل کرتے ہیں۔ اس کی لکڑی میں بے حد حرارت اور تپش ہوتی ہے۔ چونکہ اس میں تازہ حالت میں بھی پانی کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ اکثر گیلا ہی جل جاتا ہے۔ اکثر لوگ اس کو بھٹوں میں بھی جلاتے ہیں۔

اس کی شاخوں کی راکھ تیل میں ملا کر ناسور پر لگاتے ہیں، جس سے بے حد فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کی راکھ دو ماشہ کی مقدار میں گھی میں ملا کر کھانے سے درد کمر اور جوڑوں کا درد دور ہو جاتا ہے۔ کھانسی رفع ہو جاتی ہے اور بلغم غلیظ ہو کر خارج ہو جاتا ہے۔

بعض اطباء اپنے تجربات میں لکھتے ہیں کہ اگر اس کی کچی کونپلوں کو بغیر پانی کے پیس کر ایسے مقام پر لگائیں جہاں سے بال اڑ گئے ہوں تو صرف دو تین دن تک لگا لینے سے ہی دوبارہ بال پیدا ہونے لگتے ہیں۔

اس کی جڑ کا پوست جالی اثر کا حامل ہے۔ یہ رائی وغیرہ کے ساتھ ملا کر عظم طحال یا عظم جگر پر لیپ کرتے ہیں، جس سے ان کا عظم دور ہو جاتا ہے۔

اگر نمونیہ کے مریض کے مقام درد پر اسس کا لیپ کرا دیں تو دیکھتے ہی دیکھتے درد رک جاتا ہے حکیم احمد دین مرحوم موجد طبِ جدید کے مشہور و معروف نسخہ محلل اعظم کا جزو اعظم ہے۔

محلل اعظم

ھوالشافی :۔ رائی۔ تخم مولی۔ گوگل۔ اشق۔ پوست کبر (کبریر) ہموزن

ترکیب تیاری :۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں۔ بس محلل اعظم تیار ہے۔

مقدار خوراک :۔ ایک سے تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ پانی۔

فوائد :۔ جیسا کہ اسس کے نام سے واضح ہے۔ یہ ہر قسم کے عظم اعضاء خصوصاً عظم الطحال عظم جگر۔ تسکین کی شدت کی وجہ سے اعضاء کا پھیل جانا ہر قسم کے اورام خصوصاً نمونیہ میں پھیپھڑوں کا ورم قابل ذکر ہیں۔ ان کو تحلیل کرنے کے لئے بے حد مفید اور موثر ہے۔

کریلہ

نام :۔ (عربی) قثاء الحمار (بنگلہ) کرولا (اردو) کریلہ (انگریزی) ہیری مورڈیکا HAIRY MORDICA

تعارف :۔ یہ ایک نازک پتلی بیل کا پھل ہے جس کے اوپر ابھار ہوتے ہیں۔ کچا اور خام پھل بطور سبزی پکا کر کھایا جاتا ہے۔ پختہ ہونے پر اسس کا رنگ سرخ اور بیج بھی سرخ ہو جاتے ہیں۔ اسس کے تخم خام حالت میں سفید اور پختہ حالت میں سرخ ہوتے ہیں۔ جو شکل میں کدو۔ تربوز یا توری کے مشابہ ہوتے ہیں۔

ذائقہ :۔ تمام اجزاء کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔

مقام پیدائش :۔ ہند و پاکستان کے میدانی اور جنگلی علاقوں میں خودرو پیدا ہوتا ہے۔ اب لوکثرت سے کاشت بھی کیا جاتا ہے۔ غذائے دوا ہے۔

مقدار خوراک :۔ بطور ترکاری حسب منشا پتوں کا پانی ایک سے سات تولہ تک۔

مزاج :۔ عضلاتی غدی (خشک گرم)

افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک و مقوی عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر مولد حرارت غریزی ہے۔ خون میں سوداویت ختم کر کے صفراء کی پیدائش جاری کرتا ہے۔ کریلہ جہاں عضلات میں تحریک پیدا کر کے فاضل بلغمی رطوبات کو ختم کرتا ہے۔ وہاں صفراء و حرارت غریزی کو جسم میں کنٹرول

کر کے طاقت۔ قوت اور جوانی کو بحال رکھتا ہے۔
خواص :۔ محرک قلب۔ محلل اعصاب۔ مقوی جگر۔ قاتل کرم شکم اور قاطع بلغم۔
فوائد :۔ چونکہ محرک قلب ہے۔ اس لئے یہ ایسے مریضوں کے لئے نعمت عظمیٰ ہے جن کے دل میں ضعف ہو۔ دل ڈوبتا ہو۔ رطوبت و بلغم کا زور رہتا ہو۔ رطوبت و بلغم کا زور رہتا ہو۔ اور بھوک بند ہو گئی ہو۔
محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے فالج عصبی۔ لقوہ۔ استرخاء وجع المفاصل ذیابیطس کے لئے نہایت بے ضرر غذائے دوا ہے۔
کریلا چونکہ غذائے دوا ہے اس لئے لوگ اسے بطور سبزی پکا کر کھاتے ہیں نہایت مقوی معدہ۔ قاطع بلغم اور قاتل کرم شکم ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو مارنے کے لئے اس کے پتوں کا رس پلاتے ہیں۔ اس کے پتوں کا پانی منہ میں بار بار لگانے سے منہ کے چھالے رفع ہو جاتے ہیں۔ اس کا رس پلانے سے کسی قدر دست آتے ہیں۔ جو بواسیر کے لئے مفید ہے۔ ہیضہ کے مریض کے لئے اس کا سالن یا پتوں کا پانی پلانا مفید اثرات کا حامل ہے۔

کشمش

نام :۔ (عربی) قشمش (فارسی) کشمش (پنجابی) داکھاں (اردو) سوگی انگریزی RAISINS
تعارف :۔ بے تخم انگور خشک ہونے پر کشمش میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ دانہ دار انگور کو خشک ہونے پر منقیٰ کہتے ہیں۔
رنگ :۔ سرخی مائل بھورا۔ ذائقہ :۔ شیریں قدرے ترشی لئے ہوئے۔
مقام پیدائش :۔ بلوچستان۔ افغانستان۔
مزاج :۔ خشک گرم (عضلاتی غدی)
مقدار خوراک :۔ ایک تولہ تا تین تولہ تک۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی مقوی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔ ضعف عضلات کو دور کر کے قوت پیدا کرتا ہے۔ اعصاب سے رطوبات کا دباؤ ختم کر کے ان کی بے چینی رفع کرتا ہے اور ان میں دوران خون بڑھا کر انہیں گرم کر دیتا ہے۔
خواص :۔ مقوی قلب۔ محلل ریاح۔ ملین۔ مقوی و مبہی ہے۔
فوائد :۔ کثیر الغذا ہونے کی وجہ سے اسے مختلف کھانوں میں شامل کر کے اسے

استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً چاول۔ حلوہ۔ دودھ میں گرم کرکے۔ اس کے علاوہ ایسے ہی خشک چبا کر کھا لیا جاتا ہے۔ طبی طور پر حکماء خسرہ اور چیچک کے مریضوں کو کھلانے کی ہدایت کرتے ہیں۔ جو پانی ان کو پینے کے لئے دیا جاتا ہے اس میں بھی اسے ابال کر پلاتے ہیں۔ ضعف قلب کے کمزور مریضوں کے لئے تو ایک نہایت ہی مقوی غذا ہے۔

بے ضرر ملین ہونے کی وجہ سے نحیف اور کمزور مریضوں کو کسی اور مسہل یا ملین دوا سے پاخانہ لانے کی بجائے اسے ہی کھلاتے ہیں۔ یہ ایک طرف قبض کشائی کرتا ہے۔ دوسری طرف دل کو متحرک کرکے اسے طاقت بخشتا ہے۔

چونکہ عضلاتی غدی مقوی ہے اس لئے عضلات کی نشو و نما کرکے ان کے ضعف کو دور کرتا ہے اور قوت باہ کو بھی ابھارتا ہے۔

منقی صدر ہونے کی وجہ سے ریشہ۔ بلغم کو خارج کرتا ہے جس سے کھانسی اور دمہ کو آرام پہنچتا ہے۔ آواز اور گلے کو صاف کرتا ہے۔ محلل اور جالی ہونے کی وجہ سے مصبر کے ہمراہ ملا کر گنج پر لگاتے ہیں۔

یاد داشت:۔ بعض لوگ اسے مویز اور بہیدانہ کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ گویا بہیدانہ اور کشمش ہم مزاج ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ دونوں کے مزاج ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ یعنی بہیدانہ اگر سرد تر (اعصابی عضلاتی) ہے، تو کشمش عضلاتی غدی (خشک گرم) ہے۔

اسی طرح بہیدانہ مسکن حرارت اور خون کے جوش کو تسکین دینے والا ہے تو کشمش خون میں احتراق پیدا کرنے والا اور ریاح پیدا کرنے والا ہے۔ اس لئے انہیں ایک دوسرے کی جگہ استعمال نہ کریں۔

کلونجی

نام:۔ (عربی) حبۃ السوداء (فارسی) شونیز (بنگالی) کگر یلا (سندھی) کلوڑی (سنسکرت) کنجی (انگریزی) بلیک کیومن BLACK CUMIN

تعارف:۔ ایک قسم کا گھاس ہے۔ جو سونف کے پودے کے مشابہ بالشت بھر شاخوں والا پودا ہوتا ہے۔ اس گھاس کے بیج کو ہی کلونجی کہتے ہیں۔ جو سرسوں کی مانند پھلیوں میں لگتے ہیں۔ جن کی شکل تخم پیاز کے مشابہ اور سہ پہلو ہوتی ہے۔

رنگت:۔ سیاہ ۔ **ذائقہ:۔** پھیکا۔

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ۔

مقام پیدائش:۔ ہند و پاکستان کے اکثر حصوں میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ خود رو بھی پیدا ہوتی ہے۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی ملطوی ہے۔ کیمیاوی طور پر سودا و بت کو کم کرتی ہے۔ اور صفرا کی پیدائش شروع کرتی ہے۔

خواص:۔ مقوی معدہ۔ قاتل کرم شکم۔ مدر حیض۔ دافع سوزش اعصابی اور مخرج جنین ہے۔

فوائد:۔ کلونجی ایک ایسی کثیر الفوائد دوا ہے۔ جس کی تعریف حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی ہے اور کئی بیماریوں میں اسے کھانے کی ہدایت کی ہے جن میں نزلہ کھانسی دمہ اور ضعف معدہ وغیرہ قابل ذکر ہے۔ اسی طرح بائبل میں بھی بلیک کیومن کے نام سے درج ہے۔

محرک عضلات اور مولد سودا ہونے کی وجہ سے رطوبات کو خشک کرتی ہے۔ رطوبات کی وجہ سے اگر رحم کے عضلات کمزور ہو جائیں اور بچہ کی پیدائش میں رکاوٹ پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں اس کو جوشش دے کر پینے سے جنین اخراج پا جاتا ہے رکا ہوا خون حیض جاری ہو جاتا ہے۔

قاتل کرم شکم ہونے کی وجہ سے یہ ایسے کیڑوں کو مارتی ہے جو صرف بلغمی رطوبات سے ظہور پذیر ہوتے ہوں خصوصاً کیچوے۔

اسی طرح اس کے دھوئیں سے بھی کیڑے مکوڑے مرجاتے ہیں جس سے قیمتی کپڑوں کو بھی یہ محفوظ کر دیتی ہے۔ عضو تناسل پر اگر آتشک کے زخم ہوں تو اس کے سفوف کو لگانا فوری فائدہ مند ہے۔

چونکہ عضلاتی غدی ہے۔ اس لئے اس کا محلل و دافع سوزش اثر اعصاب پر ہے۔ یعنی اعصابی سوزش سے ہونے والی ہر قسم کی غیر طبعی علامات رفع ہو جاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے چھینکیں آنا بند ہو جاتی ہیں۔ ناک سے رطوبت کا بہاؤ رک جاتا ہے۔ بلغم خشک ہو کر اخراج کے قابل ہو جاتی ہے۔ دمہ رک جاتا ہے حتیٰ کہ مرگی کے دورے کے وقت مریض کے ناک میں بطور نسوار اس کا لگانا مرگی کے دورہ کو کم کر کے اس کو رفع کرتا ہے۔ اور اگر اس کو متواتر کچھ عرصہ کے لئے کھایا جائے تو اس سے مرگی کے مریض کو افاقہ ہو جاتا ہے۔

کمیلہ نام :- (عربی) قنبیل (فارسی) کنبیلا (سنسکرت) مپیلا (اردو) کمیلا (ہندی) کملا (انگریزی) کملاKAMALA

تعارف :- ہندوستان کے ایک درخت کا پھل (بور) ہے۔ جو پھل کے پختہ ہونے پر لگتا ہے۔ اسے پھل کے اوپر سے جھاڑ کر علیحدہ کر لیتے ہیں۔ بعض لوگوں کے خیال میں یہ داوڑنگ کے اوپر کا بور ہے۔ یہ پانی میں بالکل حل نہیں ہوتا البتہ شراب خالص میں حل ہو کر ایک سرخ رنگ کا محلول بن جاتا ہے۔ جو ریشم اور اون رنگنے کے کام آتا ہے۔ جیسا کہ اس کے ناموں سے واضح ہے۔ تمام زبانوں میں اس کے نام کمیلہ کی بگڑی ہوئی شکل ہیں۔ ہندوستان میں اس کا پہلا نام کملا مشہور تھا جو بعد میں اردو اور دیگر زبانوں میں کمیلہ کہلایا۔ جب یہ دوا عربوں کے پاس گئی تو اس کا نام انہوں نے قنبیل رکھا۔ فارسی زبان بولنے والوں نے اس کا نام کنبیلا رکھا۔ حتیٰ کہ جب یہ دوا فرنگی طب میں داخل کی گئی تو فرنگی ڈاکٹروں نے اس کا نام کمالا رکھا جو کمیلا کی ایک بگڑی ہوئی شکل ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوا خالص ہندوستانی اور پاکستانی ہے اور یہاں سے غیر ممالک کو گئی ہے۔

رنگ :- سرخ۔ بعض لالچی دکاندار اس میں اینٹیں پیس کر ملا دیتے ہیں۔

مقام پیدائش :- مغربی پاکستان کا پہاڑی علاقہ۔ مشرقی پنجاب۔ انڈوچائنا۔ اڑیسہ بنگال۔ برما۔ سنگاپور۔ جزائر انڈیمان۔

مقدار خوراک :- ۳تا سات ماشہ۔ **بدل** :- داوڑنگ

مزاج :- خشک گرم مسہل (عضلاتی غدی مسہل)

افعال و اثرات :- عضلاتی غدی مسہل ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں حرارت عزیزی بڑھاتا ہے اور ہر قسم کی زہروں کو ختم کرتا ہے۔ فاضل اور گندی رطوبات کو بذریعہ مسہل خارج کرتا ہے۔

خواص :- ایک عمدہ مسہل۔ قاتل کرم شکم۔ مجفف۔ جالی۔

فوائد :- ایک عمدہ مسہل ہونے کی وجہ سے قبض کشائی کے لئے بہترین بے خطر دوا ہے لیکن چونکہ اس کا سب سے اول فعل قاتل کرم شکم ہے۔ اس لئے حکماء اسے عام استعمال کرنے کی بجائے صرف کیچوؤں اور کدو دانوں کو مار کر خارج کرنے کے لئے ہی استعمال کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اسے بمقدار آٹھ ماشہ دہی میں ملا کر کھلاتے ہیں۔ جس سے دو تین دست آکر کرم شکم خصوصاً کدو دانہ بہ خارج ہو جاتے ہیں

اور پھر جلد پیدا نہیں ہوتے۔
چونکہ کسی قدر حرارت عزیزی کا مولد ہے اس لئے اگر جسم پر خارش بھی ہو رہی ہو تو روغن سرسوں میں ملا کر اس کی مالش کرنے سے رفع ہو جاتی ہے۔
مجفف ہونے کی وجہ سے رطوبتی اور بہنے والے پھوڑے پھنسیوں اور زخموں پر لگانے سے زخموں کو خشک کرتا ہے۔ ناروے کو خارج کرنے کے لئے اسے کم از کم بیس دن تک کھلانا چاہئے۔

7/4

برائے حب القرح (کدو دانے)

ھوالشافی: کبیلہ ۳ ماشہ۔ واوڑنگ ۱ ماشہ۔ رسونت ½ ماشہ۔ نرکچور ۱ ماشہ۔
یہ ایک نوجوان آدمی کی خوراک کا وزن ہے۔
تمام ادویہ کو باریک کر کے سب کو ایک ہی خوراک میں دہی میں ملا کر پلا دیں۔
ایسی دو خوراکیں دن میں کھلا دیں۔

کندر

نام: (عربی) کندر (فارسی) کندر (ہندی) سلائی کا گوند (بنگالی) کندرو۔ انگریزی اولی بنم OLIBANUM

تعارف: کندر ایک چھوٹے سے درخت کا گوند ہے۔ اس کا درخت صرف تین سے پانچ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ یہ درخت یونان کے ایک شہر کندر میں پیدا ہوتا ہے۔ اسی نسبت سے اس کا نام کندر رکھا گیا ہے۔ کندر بیس سال تک اپنی اصلی حالت پر قائم رہتا ہے۔ اس کی صحیح حالت میں ہونے کی شناخت یہ ہے کہ آگ میں جلد مشتعل ہو جاتا ہے۔ بغیر خالص جلد آگ نہیں پکڑتا۔ دوسری شناخت یہ ہے کہ اس میں اصل مصطگی کی خوشبو آیا کرتی ہے۔ اس کی مادہ اور نر دو اقسام ہوتی ہیں۔ نر قسم کسی قدر سرخی مائل اور مادہ سفیدی مائل ہوتا ہے۔

مقدار خوراک: ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک۔

مقام پیدائش: یونان۔ وسطی ہند کا پہاڑی علاقہ۔

ذائقہ: خوشبودار قدرے تلخ۔

مزاج: عضلاتی غدی۔ خشک گرم۔

افعال و اثرات: محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد۔

خواص: مقوی باہ۔ مدر حیض۔ مسقط جنین۔ مجفف۔ حابس۔ قابض۔

فوائد:- چونکہ کندر محرک عضلات ہے اور مجفف رطوبات ہے۔ اس لئے یہ ایک طرف ضعف عضلات دور کر کے قوت باہ پیدا کرتا ہے۔ دوسری طرف جریان وغیرہ کو بالکل روک دیتا ہے۔ مجفف اور حابس ہونے کی وجہ سے جہاں رطوبات کو خشک کرتا ہے وہاں دستوں کو روکتا ہے۔ سلسل بول کو بند کرتا ہے۔ مثانہ کو طاقت دیتا ہے۔ مدر حیض ہونے کی وجہ سے بندش حیض کو رفع کرتا ہے۔

مجفف اور قابض ہونے کی وجہ سے اس کی مرہم بدمردار گوشت پر لگاتے ہیں کندر چونکہ ایک قسم کی گوند ہے جو تازہ حالت میں پیسی نہیں جا سکتی۔ کیونکہ اس میں کسی قدر لیس ہوتا ہے۔ اس لئے حکماء اسے دہکتے ہوئے کوئلوں پر رکھ کر اوپر ایک طشت معلق کر دیتے ہیں تاکہ اس میں دھواں لگے۔ اسے دخان کندر کہتے ہیں۔ یہ بال پیدا کرنے کے کام آتا ہے۔

تازہ حالت میں جب یہ گنجفیوں میں ڈالا جاتا ہے تو اس کی ڈلیاں ایک دوسری سے مل کر رگڑ کھاتی ہیں۔ جس سے ان کی بیرونی پرتیں خشک ہو کر علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ انہیں حکماء فشار کندر کہتے ہیں۔ اور یہی پرتیں رگڑ کھا کر باریک ہو جاتی ہیں تو اسے دقاق کندر کہتے ہیں۔ یہی فوری طور پر دوا میں استعمال ہوتی ہیں۔

اس کا بدل مصطگی ہے۔ وہ بھی بڑی احتیاط سے آہستہ آہستہ رگڑی جا سکتی ہے۔ ورنہ اسے بھی رگڑنا مشکل ہوتا ہے۔

کیچوے

نام:- (عربی) خراطین ام را معاء الارض (فارسی) زغارہ۔ کرم گل خورد (پنجابی) گنڈوئے (انگریزی) ارتھ ورمز EARTH WORMS

تعارف:- یہ ایک مشہور پیٹ کے بل چلنے والا کیڑا ہے۔ جو عام طور پر ایک بالشت کے قریب لمبا ہوتا ہے۔ برسات کے زمانے میں جب اس کے گھر پانی کی زیادتی سے بھر جاتے ہیں یا برباد ہو جاتے ہیں تو یہ بے گھر ادھر ادھر رینگتا ہوا ملتا ہے۔ جو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہوتا ہے۔

اس کی بستی ہمیشہ نمناک جگہ پر ہوتی ہے۔ جو عموماً تالابوں کے کناروں یا کھالوں یا نہروں کے کناروں پر ہوتی ہے۔ جس شخص نے ایک دفعہ ان کی بستی دیکھی ہو وہ جہاں کہیں بھی ان کی بستی ہو فوراً پہچان لیتا ہے۔ ان کی بل کے نزدیک مٹی کی ننھی ننھی گولیاں یا گیلی مٹی کی ڈلیاں پڑی ہوتی ہیں یہ حقیقت میں اس کی بیٹ کی ڈلیاں ہوتی ہیں خشک کردہ کیچوے دوائً مستعمل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی شان دیکھو کہ گوشت کی ایک کھو کھلی رسی میں جان ڈال دی ہے۔ جس کے پاس نہ پر ہیں نہ پیر نہ پنجے ہیں نہ دانت۔ یہاں تک کہ سمت چہرہ بھی ان کے اوپر نہیں ہوتا۔ یہ چلتا ہے، کھاتا پیتا ہے۔ لیکن دیگر کسی حیوان کو نقصان نہیں پہنچاتا جب بارش سے اس کے مکان برباد ہو جاتے ہیں تو اسے سر چھپانے کے لئے جگہ نہیں ملتی۔ اور ادھر ادھر مارا مارا پھرتا ہے۔ بالآخر یہ کئی قسم کے جانوروں کی خوراک بن جاتا ہے۔ مچھلی بھی اسے بہت رغبت سے کھاتی ہے۔ اس لئے پانی میں یہ بہت کم ملتا ہے۔ البتہ پانی میں اس کے انڈے پائے جاتے ہیں جنہیں دیہاتی لوگ بے خبری میں پانی کے ساتھ پی جاتے ہیں۔ یہی پیٹ میں بڑے ہو کر تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔

رنگ :۔ سرخ و سفید۔ ذائقہ :۔ پھیکا۔

مقدار خوراک :۔ دو ماشہ تا ۴ ماشہ۔

مزاج :۔ خشک گرم (عضلاتی غدی)

افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد ہیں۔ کیمیاوی طور پر حرارت غریزی کا مولد ہے اور غدد کے لئے مقوی ہے۔ خون میں ریاح اور صفرا میں خشکی پیدا کرتا ہے۔ بلغم کو غلیظ کرتا ہے اور اس کو ریاح میں تبدیل کر کے سوداوی امراض پیدا کرتا ہے۔

خواص :۔ مقوی باہ۔ جالی۔ دافع بلغم۔ مسکن درد۔ عظم القضیب۔ حامل تانبا۔

فوائد :۔ خراطین مقوی باہ ہونے کی وجہ سے ضعف باہ کے مریضوں کو کھلائے جاتے ہیں اور بیرونی طور پر قضیب پر طلا کرتے ہیں۔ اس کا طلا مسلسل کئی ہفتے لگتے رہنے سے قضیب میں طوالت آجاتی ہے اور کسی قدر موٹا بھی ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے مقوی و ملذذ اور مسمن طلاؤں میں ڈالتے ہیں۔

چونکہ خراطین میں تانبا پایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ بالفعل مقوی باہ ہے۔ اور بعض حکماء ان میں سے تانبا بھی نکالتے ہیں۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ دو تین سیر خراطین لے کر جلاتے ہیں۔ جب وہ راکھ ہو رہے ہوتے ہیں تو ان میں سے تانبا جدا ہو کر باریک ڈلیوں کی شکل میں علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ راکھ کو پانی کی مدد سے علیحدہ کرنے سے یہ ڈلیاں نکل آتی ہیں۔ انہیں سانپ کا زہر دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ تیل میں جلا کر کان درد میں استعمال کرنا فوراً تسکین دیتا ہے۔

دافع بلغم ہونے کی وجہ سے ریشہ اور بلغم کو ختم کرتا ہے۔ بلغمی کھانسی کو روکتا ہے

مصنوعی کیچوے حاصل کرنے کی ترکیب

چیل کے پتے لے کر ایک گڑھا کھود کر اس میں بھر دیں اور اوپر مٹی ڈال کر پانی ڈالیں۔ چند دنوں کے اندر کیچوے پیدا ہو جائیں گے۔

طلاء معظم قضیب

ھوالشافی:۔ خراطین مصفا ۳ تولہ۔ بھیڑ کا دودھ حسب ضرورت۔

ترکیب تیاری:۔ اول تین تولے کیچوے لے کر باریک کریں۔ پھر بھیڑ کا دودھ تھوڑا سا شامل کر کے رگڑیں۔ جب دودھ خشک ہو جائے تو اور ڈال دیں۔ اس طرح تین چار گھنٹے رگڑتے رہیں۔ بس تیار ہے۔ ضرورت کے مطابق قضیب پر طلا کر دیں اور چوبیس گھنٹے تک لگا رہنے دیں۔ پھر صابن سے صاف کر دیں۔ قضیب دو تین تو بڑھ جائے گا۔ ایک دن کا وقفہ دے کر پھر لیپ کریں۔ اس طرح یہ عمل دو تین ہفتے جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ایک دو انگل بڑھ جائے گا اور پہلے سے سخت بھی ہو جائے گا کہتے ہیں کہ سکنجبین کے ساتھ یرقان کے مریض کو کھلانا فوراً فائدہ کرتا ہے۔

خراطین مصفّیٰ

خراطین تازہ حالت میں مٹی سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ انہیں صاف کئے بغیر استعمال نہیں کیا جاتا۔ صاف کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ حسب ضرورت خراطین لے کر نمکین چھاچھ میں ڈال دیں۔ کیچوے تمام مٹی اگل دیں گے۔ اس کے بعد خشک کر کے بوقت ضرورت کام میں لائیں۔

گل دوپہریا

نام:۔ (اردو) گل دوپہریا (گجراتی) بپوریو (انگریزی) مون فلاور MOON FLAWER

تعارف:۔ ایک چھوٹا سا کٹورا نما پھول ہے۔ جو ڈیڑھ دو فٹ بلند پودے پر لگتا ہے۔ اس کے پودے کے پتے صنوبری شکل کے کنگرے دار ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ پھول دوپہر کو کھلتا ہے۔ اس لئے اسے گل دوپہریا کہتے ہیں۔

رنگ:۔ سرخ۔ بعض سفید اور زرد بھی ہوتے ہیں۔

ذائقہ:۔ پھیکا اور قدرے تلخی لئے ہوئے۔

مقدارخوراک :۔ یہ اندرونی طور پر مستعمل نہیں۔

مزاج :۔ خشک گرم (عضلاتی غدی)

افعال و اثرات :۔ محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے کیمیاوی طور پر عضلات کو تحریک دیتا ہے اور ہر قسم کے جمے ہوئے مواد کو خارج از بدن کرتا ہے۔ مولد حرارت غریزی ہے۔

خواص و فوائد :۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا محرک و مقوی عضلات ہے جب دماغ اور اس کے نواح میں رطوبات بلغمیہ رک جاتی ہیں اور ان کے بوجھ سے اکثر درد سر رہنے لگتا ہے۔ یا درد شقیقہ کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں اس کا استعمال بے حد مفید رہتا ہے۔ خاص طور پر شقیقہ کے مریض کے ناک میں اگر اس کا پانی ٹپکایا جائے تو فوراً فائدہ ہوتا ہے۔

محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے درد المفاصل بلغمی میں جوڑوں پر اس کا گرم گرم بھرتہ باندھنے سے بلغم تحلیل ہو کر درد مفاصل رفع ہو جاتا ہے۔

گندہ بیروزہ

نام :۔ (عربی) قنۃ (فارسی) بیرزد (ہندی) بروجا (سندھی) برچو (بنگلہ) گندھ برجا (اردو) چیڑ کا گوند (انگریزی) پائن گم۔ ریزن آف پائینس لانگی فولیا۔ PINEGUM RESIN OF PINUS OF LONGIFOLIA

تعارف :۔ گندہ بیروزہ درخت چیڑ کا گوند ہے۔ جو درخت کو جا بجا زخمی کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ بعض لوگ اسے چیڑھ کا منجمد دودھ سمجھتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ دودھ پتوں اور کونپلوں میں ہی پایا جاتا ہے۔ باقی حصہ میں دودھ کی نسبت پانی جیسا مواد ترشح پاتا ہے۔ جو مناسب ماحول میں منجمد ہو کر گوند میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کیکر کے درخت میں جب جا بجا کلہاڑی سے زخم کر دیتے ہیں تو اول ان میں پانی ہی ترشح پاتا ہے۔ جو اس کی اصل رطوبت ہے جو مناسب ماحول پا کر گوند میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

یادداشت :۔ گندہ بیروزہ رطوبت کے اخراج کے فوراً بعد نہیں بن جاتا۔ بلکہ ماحول کی گرمی سے اس کا فراری روغن اس میں سے اڑتا رہتا ہے۔ جو مواد خشک ہو کر جم جاتا ہے وہی اصل میں گندہ بیروزہ ہوتا ہے۔

تجارتی طور پر جو لوگ گندہ بیروزہ حاصل کرتے ہیں وہ چیڑ کے درختوں سے بہت سی رطوبات جمع کر لیتے ہیں۔ پھر اس میں سے ایک خاص طریق کے عمل کشید

سے ایک روغن علیحدہ کر لیتے ہیں۔ علیحدہ شدہ روغن نار پین کا تیل (روغن نار پین) کہلاتا ہے۔ بعض لالچی دکاندار اس بچے ہوئے خشک مواد کو بے حقیقت میں بیروزہ کہتے ہیں یا انق۔ رانج اور باقلہ کا آٹا بھی ملا دیتے ہیں۔

بیروزہ کی بھی دو اقسام ہیں۔ خشک اور تر۔ تر بیروزہ وہ ہوتا ہے جس میں ابھی تک قدرے روغن موجود ہے۔ یعنی اس کا روغن مکمل طور پر کشید نہیں کیا جاتا۔

رنگ:۔ تازہ حالت میں بیروزہ کا رنگ سفید، پھر آہستہ آہستہ زرد ... بعد سیاہی مائل سرخ ہو جاتا ہے۔ آگ پر رکھنے سے پگھلتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ا ماشہ   **ذائقہ:**۔ پھیکا۔

مقام پیدائش:۔ کوہ ہمالیہ پر افغانستان سے کشمیر تک۔

مزاج:۔ عضلاتی غدی۔ خشک گرم۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک و مقوی عضلات محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر عضلات کو طاقت و قوت بخشتا ہے اور ان کی نشوونما میں مدد دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے بڑے بڑے زخم چند دنوں کے اندر بھر جاتے ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا مولد حرارت غریزی ہے کیمیاوی طور پر خون میں سے رطوبات فاضلہ کو خشک کرتا ہے اور غدد کو گرم کر کے فضلات کے اخراج کے قابل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے زخموں میں تعفن و تخمیر پیدا نہیں ہوتا اور جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔

خواص:۔ مسخن۔ محلل اورام۔ مجفف قروح۔ منفث بلغم۔ دافع سوزش بول۔

فوائد:۔ گندہ بیروزہ اکسیر اور رسائن کے مقابلہ کی دوا ہے۔ یہ سوزش کو تحلیل کرنے کی اعلیٰ ترین دوا ہے۔ قرابادین احمدیہ میں تو اس کے قصیدے لکھے گئے ہیں جن کے چند اشعار درج ذیل ہیں:۔

ہے تحریر بیروزہ کا حال اب — جسے قنہ کہتے ہیں اہل عرب
مفرح، مندمل دمامیل ہے — مواد شدید اس سے تحلیل ہے
جو دیں محتلم کو نہ ہو احتلام — نہیں رہتا جریان کا اس سے نام
سوزشوں کی تحلیل میں اکسیر ہے — قروح خبیثہ کا یہ پیر ہے
بناتے ہیں مرہم اسی کی عوام — ہے ناسور دل کو نافع مدام
کزاز میں دیں یا دردسر میں مدام — خوراک اسکی ہے ایک درم صبح و شام

گندہ بیروزہ جہاں بیرونی طور پر زخموں۔ پھوڑے پھنسیوں اور سوزشوں کو رفع کرنے کے لئے بطور مرہم استعمال کیا جاتا ہے۔ وہاں اندرونی طور پر بیرزیادہ سوزشوں کو روکنے کے لئے ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ کھانے کیلئے سفوف کھلاتے ہیں یا اس کا روغن نکال کر استعمال کرتے ہیں۔ پھیپھڑوں کی سوزشوں اور زخموں کو بند کرنے کے لئے بہترین دوا سمجھی جاتی ہے۔ سوزاک کے مریضوں کو بھی اس کا روغن پلاتے ہیں۔ مجفف و دافع تعفن ہونے کی وجہ سے بہنے والے زخموں پر اس کا سفوف لگانے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔

روغن بیروزہ نکالنے کی آسان ترکیب

ھوالشافی:۔ بیروزہ ایک حصہ۔ آم کی لکڑی کی راکھ ایک حصہ۔
ترکیب تیاری:۔ دونوں کو ملا کر قرع انبیق کے ذریعے روغن کشید کریں۔
نوٹ:۔ اگر بیروزہ نصف سیر ہو تو روغن بیروزہ چھٹانک بھر ہونا چاہیئے۔

مرہم برائے آتشک

ھوالشافی:۔ زنگار تانبہ۔ گندہ بیروزہ۔ چربی۔ موم سفید ہر ایک ہم وزن۔ روغن کنجد سب چیزوں کے برابر۔
ترکیب تیاری:۔ اول موم اور چربی کو پگھلا کر کنجد کے روغن میں شامل کریں۔ پھر دوسری اشیاء ملا کر محفوظ کرلیں۔ بوقت ضرورت آتشک کے زخموں پر لگائیں۔ انشاء اللہ چند دنوں کے اندر زخم مندمل ہو جائیں گے۔

گوشت کبوتر

نام:۔ (عربی) لحم الحمام (سندھی) پار پھل جو گوشت (انگریزی) پجنز میٹ PIGEON'S MEAT

تعارف:۔ مشہور عام پرندے کا گوشت ہے۔ جو خاکستری رنگ کا ہوتا ہے۔ کبوتر دو اقسام کا ہوتا ہے۔ ایک جنگلی، دوسرا خانگی جنگلی کبوتر کا گوشت دواءً مستعمل ہے۔
ذائقہ:۔ کچا پھیکا۔ اور پکا یا ہوا نہایت لذیذ ہوتا ہے۔
مقدار خوراک:۔ کثیر الغذا ہونے کی وجہ سے حسب منشا کھا سکتے ہیں۔
مزاج:۔ خشک گرم اعصلاتی غدی۔
افعال و اثرات:۔ عضلاتی غدی مقوی غذا ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ غدی مقوی اور

اعصابی شدید محلل ہے۔

خواص:۔ خون صالح کا مولد۔ مسمن بدن۔ مقوی گردہ مثانہ۔ مغلظ منی۔ مقوی باہ۔ نافع استسقائے طبلی۔

فوائد:۔ اسی کتاب کے حصہ اول عضلاتی اعصابی میں گوشت کی ماہیت اور حقیقت پر تفصیلاً بحث کی گئی ہے۔ مختصر طور پر کبوتر کے گوشت کے متعلق یہاں چند معلومات درج کی جا رہی ہیں۔

چونکہ کبوتر کا گوشت مزاج کے لحاظ سے عضلاتی غدی اثرات کا حامل ہے۔ اس لئے یہ گائے بھینس اور اونٹ جیسے بڑے بڑے جانور کے گوشت سے کسی قدر اثرات کا حامل ہے۔ تقریباً اسی جانور کا گوشت ضعف اعصاب کے مریضوں کو کھلایا جاتا ہے۔ یعنی جب اعصاب کی تخدیر سے ہاتھ پاؤں سن ہونا شروع ہو چکے ہوں یا اعصاب کی شدید تحریک سے عضلات میں انتہائی سکون ہو کر فالجی کیفیت ظاہر ہو جاتے تو سب ادویہ سے بہتر کبوتر کا گوشت ہے۔ اس میں سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ یہ دوا اور غذا دونوں کا کام دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے فالج، لقوی، رعشہ، خدر اور تخدر بدا عضاء میں کثرت سے کھلاتے ہیں۔

چونکہ مقوی و محرک عضلات ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے گردہ اور مثانہ میں طاقت آجاتی ہے۔ حتیٰ کہ اگر ضعف عضلات مثانہ کی وجہ سے سلسل بول کی شکایت پیدا ہو جائے یا پیشاب کثرت سے اور بار بار آنے لگے تو کبوتر کا گوشت بہترین غذائے دوا ہے۔

چونکہ مجفف اور مغلظ اثر رکھتا ہے۔ اس لئے یہ منی کے قوام کو غلیظ کرتا ہے قوت باہ اور امساک کی قوت کو بڑھاتا ہے۔

کبوتر کا گوشت جہاں اتنے فوائد کا حامل ہے وہاں اس کے انڈے بھی مرغی کے انڈوں سے زیادہ مقوی و محرک عضلات اثرات رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے بچے جو تتلا کر بولتے ہیں اڑ اڑ کر باتیں کرتے ہیں ان کو کھلانے یا زبان پر ملنے سے چند دنوں کے اندر صحیح باتیں کرنے لگتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ ایسے اشخاص کے لئے بھی اکسیر سے کم نہیں جو بالکل بولنا بند ہو چکے ہوں۔ اور کسی دوا سے ٹھیک نہ ہوتے ہوں۔

گوشت گھوڑا

نام:۔ (عربی) لحم الفرس (فارسی) گوشت اسپ۔ (انگریزی) ہورس میٹ HORSES MEAT

تعارف :۔ فقہ اسلام میں بر اختلاف حلال ہے۔ پھر بھی اس کا گوشت اس زمانے میں نہیں کھایا جاتا۔ اس لئے اس کے گوشت کے فوائد لکھنا فضول سی بات ہے۔ ہاں البتہ پرانے زمانے کے لوگوں کے بقول اس کا گوشت کھانا شجاعت اور بہادری پیدا کرتا ہے۔ مقوی و محرک باہ ہے۔

گوگل

نام :۔ (عربی) مقل ارزق (سندھی) گگو (بنگلہ) گگلو (ہندی) گوگل۔ (فارسی) بوئے جہوداں (انگریزی) گم گوگل GUM GUGUL

تعارف :۔ یہ ایک درخت کا گوند ہے۔ بلحاظ رنگ اس کی تین اقسام ہوتی ہیں۔ سرخی مائل ذائقہ میں تلخ گوگل کو مقل ارزق کہتے ہیں۔ زردی مائل گوگل مقل الیہود کہلاتی ہے۔ کثیف اور سیاہی مائل گوگل کو مقل کہتے ہیں۔ سب سے بہتر گوگل خوشبودار لیسدار، زردی مائل اور کسی قدر تلخ ہوتی ہے۔ جب اس کو آگ میں ڈالا جائے تو اس سے مخصوص قسم کی بو آتی ہے جسے بوئے غار کہتے ہیں۔ گوگل بیس سال تک قابل استعمال رہتی ہے۔ پرانی گوگل میں تلخی بڑھ جاتی ہے۔

مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک۔

مقام پیدائش :۔ راجپوتانہ۔ سندھ۔ بنگلہ دیش۔ آسام اور عمان۔

بدل :۔ صبر زرد۔ مصلح :۔ زعفران۔ باغدی عضلاتی تمام ادویہ۔

مزاج :۔ خشک گرم (عضلاتی غدی)

افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی ملین ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد و جگر ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی مولد حرارت غریزی ہے۔ غدد کو گرم کر کے تحلیل غذا میں امداد دیتی ہے۔ حتیٰ کہ خون کو صاف کر کے ہر قسم کی اعصابی سوزش کو تحلیل کر دیتی ہے۔

خواص :۔ محلل۔ ملین۔ محرک قلب۔ قاطع بلغم۔ کاسر ریاح۔ محلل اورام عصبی اور قاتل حشرات الارض۔

فوائد :۔ گوگل مولد حرارت غریزی ہونے اور مقوی جگر ہونے کی وجہ سے سرد قسم کے اورام اور بلغم و سردی سے ہونے والے درد وغیرہ کو روکنے کے لئے عام استعمال کی جاتی ہے۔ سوزش چاہے جوڑوں میں ہو چاہے پیٹ میں۔ بارحم میں ہر قسم کے ورموں اور سوزشوں کو اندرونی طور پر کھلانے اور بیرونی طور پر لگانے سے فوراً آرام آجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے تحجر مفاصل اور نقرس و وجع المفاصل

میں بے وقت ... طور پر استعمال کیا جاتا ہے

ملین ہونے کی وجہ سے فاضل اور گندی بلغمی رطوبات کو بذریعہ پاخانہ خارج کرتی ہے۔ چونکہ محلل اور مجفف رطوبات ہے۔ اس لئے جب رحم کا منہ بند ہو جائے یا اس میں صرف رطوبات کا اخراج ہو رہا ہو تو اس کا حمول کرنے سے رحم کا منہ کھل جاتا ہے۔ رطوبات کا بہاؤ بند ہو جاتا ہے۔

قاتل حشرات الارض ہونے کی وجہ سے اس کے دھوئیں سے کیڑے مکوڑے اور مچھر مارے جاتے ہیں۔ قاطع بلغم ہونے کی وجہ سے کھانسی اور دمہ کے مریضوں کو بے حد فائدہ دیتی ہے۔ کچھ عرصہ تک مسلسل استعمال کرنے سے بلغم ختم ہو کر دمہ اور کھانسی کو کلی طور پر آرام آ جاتا ہے۔

چونکہ رطوبات اور بلغم کو خشک کر دیتی ہے اور خون کا دباؤ بڑھا دیتی ہے۔ اس لئے یہ ایسی عورتوں کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کی بے ضرر دوا ہے۔ جن کے حیض مدتوں سے رک چکے ہوں اور وہ اولاد جیسی نعمت سے محروم ہو اس کے کھلانے سے نہ صرف رحم میں طاقت آ کر سیلان الرحم کو آرام آ جاتا ہے بلکہ ادرار حیض ہو کر رحم صاف ہو جاتا ہے اور نطفہ قبول کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

چونکہ محلل اورام اور سوزش ہے اس لئے یہ پرانے سوزشی پھوڑوں کو تحلیل کرنے کے لئے بننے والی مرہموں میں ڈالی جاتی ہے۔ مرہم رسل کا جزو اعظم ہے جو خنازیر، طاعونی گلٹیوں اور رسولیوں کو تحلیل کرنے کے لئے بہترین مرہم ہے۔ معجون یوگراج گوگل اس سے تیار کی جاتی ہے۔

نوٹ :۔ نیم منجمد ہونے کی وجہ سے پیس نہیں سکتی۔ اس لئے جب اس کو باریک کر کے کسی مرکب میں ڈالنا ہو تو اول نرم آگ پر بریاں کر لیں۔

گھونگچی

نام :۔ (ہندی) گھونگچی (پنجابی) رتی (عربی) حبہ سرخ (سنسکرت) گنجا بہ (انگریزی) ایبرس پریکٹوری ایس۔ ABRUS PRECTORIUS.

تعارف :۔ نہایت خوبصورت بیضوی شکل کے سرخ اور چکنے بیج ہوتے ہیں۔ جو ایک بیلدار بوٹی کے تخم ہیں۔ حکیم، پنساری اور صراف رتیوں میں وزن تولنے کے لئے اسے ہی استعمال کرتے ہیں۔ ایک رتی کا وزن آٹھ چاول کے برابر سمجھا جاتا تھا گائے بھینس جیسے بڑے بڑے حیوانات کے لئے زہر قاتل ہے۔ جرائم پیشہ لوگ چمڑا حاصل کرنے کے لئے گھونگچی پیس کر جانوروں کو ہلاک کرنے کے لئے کھلا

دیتے ہیں۔ اس کا جوہر موثرہ ابرین ABRINE کہلاتا ہے۔
رنگ:۔ رنگ کے لحاظ سے دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک شوخ سرخ۔ دوسری سفید
ذائقہ:۔ پھیکا۔ پتے اور جڑ قدرے شیریں۔
مقام پیدائش:۔ ہند و پاکستان کے میدانی علاقوں میں خود رو پیدا ہوتی ہے۔
مقدار خوراک:۔ سفوف نصف رتی سے ½ رتی تک دودھ میں جوش دے کر۔
مزاج:۔ سرخ خشک گرم۔ سفید تر سرد۔
افعال و اثرات:۔ سرخ عضلاتی غدی۔ اور سفید اعصابی عضلاتی ہے۔ یعنی سرخ محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی جگر و غدد ہے۔
خواص:۔ مقوی باہ، مغلظ منی، محلل اورام، جالی، قاطع بلغم۔
فوائد:۔ مقوی باہ ہونے کی وجہ سے باہ کو قوت دینے والی معجونوں اور طلاؤں میں شامل کی جاتی ہے۔ مولد و مغلظ منی ہونے کی وجہ سے قوت امساک بڑھاتی ہے محلل اورام ہونے کی وجہ سے متورم مقامات پر بطور پلٹس باندھتے ہیں۔ جالی اثرات کی حامل ہونے کی وجہ سے برص (سفید داغوں) پر اس کے بیجوں کا طلا کرتے ہیں اسی طرح مجلوقین کے آلائے تناسل پر لگانے والے طلاؤں میں جزو اعظم کے طور پر ملائی جاتی ہے۔

قاطع بلغم ہونے کی وجہ سے بلغمی کھانسی کے مریضوں کو بصورت شربت کھلاتے ہیں۔ سفید گھونگچی چونکہ اعصابی عضلاتی اثرات کی حامل ہے۔ اس لئے اس کو برتھ کنٹرول کے لئے عورتوں کو کھلاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر گھونگچی سفید ایک عدد نگل لی جائے تو ایک سال تک حمل نہیں ٹھہرتا۔ اور اگر دو نگل لی جائیں تو دو سال تک حمل نہیں ہوتا۔

علمی اور فنی طور پر یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ جب تک رحم میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ کر دی جائے چاہے وہ معمولی ہی کیوں نہ ہو۔ اس وقت تک حمل کا ٹھہرنا رک نہیں سکتا۔ چونکہ اعصابی تحریک سے رحم کے عضلات کمزور ہو جاتے ہیں اور اکثر رحم سے رطوبات کا اخراج جاری ہو جاتا ہے جس سے رحم کی صحیح صفائی نہیں ہوتی اور نہ ہی بیضہ انثیٰ رحم میں اترتا ہے۔ جب تک رحم کے عضلات میں قوت و طاقت نہ ہو اور بار حیض نہیں ہوتا۔ بلکہ خون حیض بھی رحم کے عضلات کی تحریک ہی کی وجہ سے اخراج پاتا ہے اور اسی وقت ہی بیضہ انثیٰ

بن کر رحم میں اترتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گھونگھی اپنے اعصابی اثرات کی وجہ سے جلد حمل تام نہیں ہونے دیتی۔

نوٹ: گھونگھی اپنے اندر زہریلے اثرات بھی رکھتی ہے اور ہیضے کی طرح دست اور قے لاتی ہے۔ اور شدید درد سر پیدا کرتی ہے۔ حتیٰ کہ ضعف اور حبس بول وغیرہ کی علامات پیدا کر دیتی ہے۔

جب زہریلی علامات پیدا ہو جائیں تو غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ اور اشیاء زیادہ سے زیادہ کھلائیں اور دودھ گھی پلائیں تاکہ زہر خارج ہو کر مریض کو سکون حاصل ہو۔

گھیکوار

نام:۔ (پنجابی) کوار گندل (اردو) گھیکوار (سندھی) کنوار (ہندی) (بنگالی) گھرتا کماری (انگریزی) ایلوبار بادینسس ALOE BAR BADENSIS

تعارف:۔ گاؤدم، دبیز پتے ہیں۔ پتوں کے دونوں طرف خار ہوتے ہیں۔ پتے جڑ سے بغیر شاخ کے پیدا ہوتے ہیں۔ پتوں کو توڑنے سے لیسدار لعاب نکلتا ہے۔ اس کے عصارہ کو صبر یا **مصبر (ایلوہ)** کہتے ہیں۔

رنگ:۔ باہر سے سبز۔ اندر سے سفید گودا جو لیس سے پر ہوتا ہے۔

ذائقہ:۔ تلخ۔ بودار۔ بدمزہ۔

مقدار خوراک:۔ گودا ایک تولہ۔

مقام پیدائش:۔ ہند و پاکستان میں ہر جگہ کاشت کیا جاتا ہے۔

مزاج:۔ خشک گرم (عضلاتی غدی)

افعال و اثرات:۔ عضلاتی غدی مقوی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ غدی مقوی اور اعصابی محلل ہے۔

خواص:۔ مقوی معدہ۔ مسہل۔ محلل اورام۔ مقوی باہ۔ مسکن اوجاع اور محلل ریاح۔

فوائد:۔ چونکہ کسی قدر غذائی اثرات کا حامل ہے۔ اس لئے ایسے مریض جن کے جوڑوں میں اکثر درد رہتے ہوں یا بھوک صحیح نہ لگتی ہو وہ اس کے گودے کا حلوہ بنا کر کھاتے ہیں جس سے ایک طرف غذائی ضرورت پوری ہوتی ہے دوسری طرف ان کا مرض غائب ہو جاتا ہے۔ ہاضمہ درست ہو جاتا ہے اور بھوک کھل جاتی ہے۔

مولد حرارت غریزی ہونے کی وجہ سے خون میں سوداویت کم کر کے صفرا پیدا کرتا ہے۔ جس سے خون گرم ہو کر ہر قسم کے اورام کو تحلیل کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ اسے پھوڑوں پر باندھتے بھی ہیں اور اندرونی طور پر کھاتے بھی ہیں۔

چونکہ مقوی جگر ہے۔ اس لئے جب طحال و جگر سکون کی وجہ سے بڑھ چکے ہوں تو یہ چند دنوں کے اندر ان میں تقویت دے کر اصل حالت پر لے آتا ہے۔ ملین ہونے کی وجہ سے دائمی قبض کے لئے بہترین دوا ہے۔ اس کا ست جسے مصبر کہتے ہیں، بے شمار فوائد کا حامل ہے۔

چونکہ حابس اور قاطع رطوبات ہے۔ اس لئے سیلان الرحم والی عورتیں یا جن کے حیض کم بغیر درد کے آتے ہوں یا بند ہو چکے ہوں تو ایسے موقع پر ان کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔

محرک عضلات ہونے کی وجہ سے ضعف باہ کے مریضوں کے لئے بہترین غذائی دوا ہے۔ مسہل و قاطع بلغم ہونے کی وجہ سے نزلہ ریشہ بلغمی کھانسی اور بلغمی دمہ کے مریضوں کے لئے فوری فائدہ مند دوا ہے۔ ان کا بلغم بذریعہ دست چند دنوں میں خارج کر کے آرام کا باعث بنتا ہے۔

آشوب چشم میں اس کا گودا ذرا سا گھی لگا کر گرم کر کے آنکھ پر باندھنے سے سرخی چشم تحلیل کرتا ہے۔ چند ساعت کے اندر ہی روشنی کی برداشت ہو جاتی ہے درد رک جاتا ہے اور مریض چند منٹوں کے اندر سکون حاصل کر کے سو جاتا ہے۔

لالہ

نام :۔ (عربی) شقائق نعمانی (فارسی) گل لالہ (انگریزی) ونڈ فلاور WIND (لاطینی) پل سے ٹلا۔ PULSATILLA

تعارف :۔ لالہ ایک چھوٹے سے پودے کے پھول ہیں۔ جو خود بھی لالہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے پودے کے پھل پھول خشخاش کے پودے سے ملتے جلتے ہیں لیکن اس سے قدرے چھوٹے ہوتے ہیں۔

پھول کاسہ نما ہوتا ہے۔ جب پھول گرتے ہیں تو ڈوڈے لگنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جن میں چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے تخم نکلتے ہیں۔ اس کے نام نام اس کی خوبیوں پر ہی رکھے گئے ہیں۔ مثلاً اس کے پھول کی رنگت نہایت سرخ ہوتی ہے یعنی لال ہوتی ہے۔ اس لئے فارسی میں اس کا نام لالہ پڑ گیا۔ اسی طرح چونکہ یہ نبات کھلے ہوادار مقامات پر اگتی ہے۔ اس لئے ونڈ فلاور کہا جاتا ہے۔

رنگ :۔ پھول ارغوانی۔　ذائقہ :۔ قدرے تلخ۔

مقام پیدائش :۔ انگلستان، جرمنی، سکندریہ (مصر) اور کوہ ہمالیہ کے معتدل مقامات

مقدار خوراک :۔ دو ماشہ تک۔

مزاج :۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر سوداکو صفرا میں تبدیل ہونے کے قابل بنا دیتا ہے جس مقام پر لگایا جائے تو سوزش و آبلہ پیدا کر دیتا ہے۔ تھوڑی مقدار میں کھلانے سے تمام گندے مواد کو بذریعہ پاخانہ خارج کرتا ہے۔

خواص :۔ جالی۔ آبلہ انگیز۔ ملطف۔ محلل۔ مدرحیض۔ مسکن و مخدر۔ منوم۔

فوائد :۔ لالہ حکیم دلیقوریدوس کے زمانہ سے حکماء کے زیر استعمال ہے۔ حکیم جالینوس نے اس کی بڑی تعریف لکھی ہے۔ اس نے رحم کے امراض کے لئے تریاق قرار دیا ہے۔ اٹھارویں صدی میں یورپ میں اس کا استعمال قدرے کم پڑ گیا تھا۔ لیکن اب حکماء اور ڈاکٹر اسے کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔

جو افعال و اثرات جالینوس نے لکھے ہیں۔ ان میں آج تک ذرہ برابر بھی کمی نہیں ہو سکی۔ بلکہ اس کے لکھے ہوئے افعال و اثرات کے تحت ہی استعمال کی جاتی ہے حکما اس کا روغن اور عرق کشید کر کے استعمال کرتے ہیں۔ ایلوپیتھک حضرات پل سے ٹلا کے نام سے عام استعمال کرتے جو رحم کی بہت سی تکلیفوں کے لئے لاجواب دوا ہے۔

چونکہ لالہ جالی اور آبلہ انگیز ہے اس لئے یہ بیرونی طور پر ایسے مقامات پر لگایا جاتا ہے جن کی طرف دوران خون بہت کم جاتا ہو۔ مثلاً وہ مقام جہاں کی جلد سن ہو گئی ہو مجلوق کی غلط کاریوں سے عضو تناسل میں کجی ہو گئی ہو یا کسی مقام میں تحجر مفاصل کی حالت پیدا ہو گئی ہو یا کسی مقام میں رسولیاں بننا شروع ہو گئی ہوں یا عظم جگر و عظم طحال کی حالت ہو گئی ہو تو ضرورت کے مطابق کم و بیش استعمال کرتے ہیں

چونکہ انتہائی مخدر ہے اس لئے اس کا ہلکا سا لیپ دردناک مقام پر لگانے سے درد فوراً کافور ہو جاتا ہے۔

اس کی مدرحیض صفت کی وجہ سے اس کے پھول یا پتے پیس کر فرج میں رکھتے ہیں۔ جس سے رکا ہوا خون جاری ہو جاتا ہے۔ اگر کچھ درد بھی ہوتا ہو تو وہ بھی موقوف ہو جاتا ہے۔

چونکہ کیمیاوی طور پر اس کے اندر فولاد پایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ بالوں کو سیاہ کرنے کے کام بھی آتا ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ ۲۰ تولہ گل لالہ اور اخروٹ کے ہرے چھلکے ۱۲ تولے توڑ مروڑ کر ایک بڑی بوتل میں بند کر کے گوبر

میں یا روڑی میں دبا دیتے ہیں۔ پھر نکال کر بالوں پر لگاتے ہیں جس سے بال خوب سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اس مرکب کو لگانے سے چھپک اور برص کے داغ دور ہو جاتے ہیں
چونکہ محرش ہے اور جس مقام پر لگایا جاتا ہے وہاں دوران خون تیز کر دیتا ہے جس سے طبیعت کو مرض کا قلع قمع کرنے میں بے حد مدد ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا سفوف، یا روغن خشک یا تر خارش کے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں جس سے برسوں کی بگڑی ہوئی خارش بھی دور ہو جاتی ہے۔ اگر رطوبات کی کثرت سے بہرہ پن ہو گیا ہو تو اس کا روغن ڈالنے سے بے حد فائدہ ہوتا ہے۔
چونکہ انتہائی مسکن ہے اس لئے شدید تشنج کی حالت میں دینے سے فوراً سکون ہو جاتا ہے۔ اس کے محرک عضلات، اور مسکن اثر کی وجہ سے کالی کھانسی کے مریضوں کو بھی کھلاتے ہیں۔
نوٹ:۔ اس کے ڈوڈوں میں سے ایک قسم کی افیون نما چیز نکالی جاتی ہے جو نہایت ہی نشہ لانے والی اور غش کرنے والی دوا ہے۔ لہٰذا اس کے استعمال میں لاپرواہی نہیں برتنی چاہیئے۔

لونگ

نام:۔ (عربی) قرنفل (فارسی) میخک (بنگلہ) لاونگا (گجراتی) رونگ (انگریزی) کلووز (CLOVES)

تعارف:۔ لونگ ۲۰۰ قبل مسیح سے چینیوں کے زیر استعمال آرہا ہے۔ چینی اسے نہایت متبرک مانتے تھے۔ جب کبھی شاہی دربار میں کسی نے حاضری دینی ہوتی تو وہ منہ میں لونگ چباتے ہوئے جاتا تھا۔
یونانیوں کی نسبت مصری لوگ اس سے پہلے واقف تھے اور وہ بھی اسے اپنے پاس رکھنا باعث عزت سمجھتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ اس کے ہار بنا کر بھی استعمال کرتے تھے۔ سب سے پہلے یونانیوں کو کسی مصری بزرگ کی قبر سے لونگوں کا ہار ملا تھا۔
لونگ ایک جنگلی درخت کی کلیاں ہیں۔ جن کے اوپر کی طرف چار دندانے ابھرے ہوتے ہیں اور ان کے درمیان ایک گول ابھار ہوتا ہے جسے لونگ کا پھول اور ٹوپی کہتے ہیں۔ لونگ کا درخت دس فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ جو بیری سے مشابہت رکھتا ہے۔ اس کے پتے انار کے پتوں جیسے اور ان سے بڑے ہوتے ہیں۔ لونگ کی شاخیں اوپر کو بلند ہو کر جھک جاتی ہیں۔

یاد داشت :۔ یاد رکھیں لونگ، جائفل اور جلوتری کے درخت الگ الگ نہیں ہیں۔ بلکہ لونگ اگر اسی درخت کی کلی ہے تو جائفل اسی کا پھل ہے اور جائفل کے اوپر جو سبز رنگ کا چھلکا ہوتا ہے وہی جلوتری کہلاتا ہے۔
نوٹ :۔ جو جائفل ہمارے پاس آتے ہیں۔ ان کے اوپر کے چھلکے کو جلوتری نہیں کہتے۔ بلکہ اسی چھلکا کے اوپر ایک اور چھلکا ہوتا ہے جسے جلوتری کہتے ہیں۔ یہ ابتداءً تو سبز ہوتا ہے۔ لیکن خشک ہونے پر سرخی مائل بہ زردی ہو جاتی ہے۔
بو :۔ نہایت مرغوب ۔ ذائقہ :۔ چرپرا۔ خوشبودار۔
مقام پیدائش :۔ جس قدر لونگ دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کا ۹/۱۰ حصہ زنجبار (افریقہ) میں پیدا ہوتا ہے۔ جنوبی ہند اور لنکا میں بھی اس کی کاشت کی جاتی ہے۔
مقدار خوراک :۔ ۱/۲ تا ایک ماشہ
مزاج :۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔
افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی مقوی و مفرح ہے۔ یعنی محرک و مقوی عضلات محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں حرارت غریزی بڑھاتا ہے جس سے نحیف و مردہ جسموں میں بھی جان پڑ جاتی ہے۔ جہاں قلب کو قوت دیتا ہے وہاں اعصاب کو گرم کر کے ان کی تخدیر اور ضعف کو دور کرتا ہے۔ غدد و جگر میں صفرا و حرارت غریزی جمع کر کے ان میں ہلکی تحریک پیدا کرتا ہے۔ جس سے ان میں بھی قوت آ جاتی ہے۔ جسم گرم ہو جاتا ہے۔ جسم کے فضلات اخراج پانا شروع ہو جاتے ہیں اور جسم کندن کی طرح صاف ہو جاتا ہے۔
خواص :۔ محرک قلب۔ مفرح۔ محلل اعصاب۔ محمر۔ مخدر۔ دافع تعفن۔ مسخن۔ مقوی باہ۔ ممسک و کاسر ریاح۔
فوائد :۔ لونگ تمام عضلاتی غدی دواؤں سے لطافت میں اولین دوا ہے اس میں نقصان برائے نام ہے۔ ذائقہ میں ایسا ہے کہ بچے بھی آسانی سے چبا سکتے ہیں چونکہ لونگ کسی قدر رغشائے مخاطی کے لئے مخدر اثر رکھتا ہے۔ اس لئے اگر اس وقت چبایا جائے جب خراش دار کھانسی آتی ہو یا تشنج کے ساتھ کھانسی آتی ہو۔ کھانستے وقت بڑی مشکل سے سفید قسم کا لیسدار بلغم نکلے یا صرف تھوک سا آئے تو نہایت فائدہ مند ہے۔ چند منٹوں کے اندر کھانسی رک جاتی ہے۔ اگر دیر سے کھانسی آ رہی ہو تو اکثر نیند آ جاتی ہے۔

مفرح ومقوی قلب ہونے کی وجہ سے قلب کے ڈوبنے اور انتہائی ضعف قلب میں اس کا کھلانا نہایت مقوی قلب ثابت ہوتا ہے۔ جب ہیضہ وجہ سے دل ڈوب رہا ہو تو اس کا کھلانا اور چبانا فوراً دل کی حالت کو درست کرتا ہے۔ اور دل میں مفرح صورت پیدا ہو کر پژمردگی دور ہو جاتی ہے۔

محر اثرات کا حامل ہونے کی وجہ سے مقوی ومسک طلاؤں میں ڈالا جاتا ہے۔ کجی وغیرہ کے لئے لاجواب دوا ہے۔

محلل اورام ہونے کی وجہ سے لونگ کو پھوڑے پھنسیوں پر ضماد کرتے ہیں۔ مسکن درد اور مولد حرارت غریزی ہونے کی وجہ سے سردی سے ہونے والے دردوں پر مالش کرتے ہیں۔ اسی طرح درد دانت کو تسکین دینے کے لئے لونگ کو چباتے ہیں۔ بوئے دہن دور کرتا ہے۔

مقوی معدہ ہونے کی وجہ سے اسے اکثر سالن میں ڈالتے ہیں۔ گرم مصالحہ کا جزو ہے۔ جوارشں جالینوس کا جزو اعظم ہے۔ جو سب مرکبات سے اولین مقوی معدہ اور مفرح ہے۔

نظر بہ مفرد اعضاء کے نارماکو بیا کے عضلاتی غدی نسخہ کا جزو اعظم ہے۔ ہو محرکہ بخار خسرہ، چیچک، نورکی، مبارکی اور بچوں کے ہر قسم کے بخاروں، دست و قے وغیرہ کے لئے فوری اثر ہے۔ طب یونانی میں تقریباً ہر معجون اور جوارشں کا جزو اعظم ہے۔

لونگ میں کیمیاوی طور پر ایک اڑ جانے والا تیل۔ گوند اور ٹینن پائے جاتے ہیں:

عضلاتی غدی محرک ہونے کی وجہ سے اعصابی فالج خصوصاً بائیں طرف کے لئے نہایت فائدہ مند ہے۔ اس مقصد کے لئے اس کا تیل یا سفوف مقام ماؤف پر لگاتے ہیں اور اندرونی طور پر دوسری ادویہ کے ساتھ کھلاتے ہیں۔

حابس و مجفف ہونے کی وجہ سے نزلہ ریشہ۔ کھانسی کو دور کرتا ہے۔ ہر مخرج سے رطوبات بلغمیہ کے اخراج کو روکتا ہے۔ رحم سے سیلان رطوبات کو بند کرتا ہے۔ بعد از فراغت حیض کھلانا معین حمل ہے۔ زیادہ مقدار میں مسخن اثر رکھتا ہے۔ ایلوپیتھی میں بھی انہی اغراض و مقاصد کے لئے اسے استعمال کرتے ہیں۔ میڈیکل سٹوروں پر اس کا تیل کلوز آئل کے نام سے ملتا ہے۔

لہسن

نام :- (عربی) توم (فارسی) سیر (سنسکرت) لسونہ یا لسونہ (سندھی)، تھوم (بنگالی) رشن (پنجابی) تھوم (انگریزی) گارلک، GARLIC

تعارف :- شل پیاز کے ایک پودے کی جڑ ہے۔ اس کی کئی اقسام ہیں۔ کئی پوتھیوں والا۔ صرف ایک پوتھی والا۔ جسے ایک تلیا بھی کہتے ہیں۔ یہ بہت کمیاب اور گراں ہے۔ لہسن کا جزو مؤثرہ ایک گہرا زرد یا بھورا فراری تیل ہے۔

مقام پیدائش :- ہندو پاکستان میں ہر جگہ کاشت کیا جاتا ہے۔

ذائقہ :- تلخ۔ چرپرا تلخی مائل۔

مقدار خوراک :- تین ماشے۔

مزاج :- خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔

افعال و اثرات :- عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی جگر و غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں حرارت غریزی بڑھا کر سوداویت کم کرتا ہے۔ اعصاب پر تحلیلی اثرات ڈالتا ہے اور ان کی سوزش کو تحلیل کرتا ہے بلغم کو نیست و نابود کرتا ہے۔

خواص :- محمر۔ جالی۔ مقوی معدہ۔ مسخن بدن۔ منفث بلغم۔ محلل ریاح۔ مدر حیض۔ مقوی باہ۔ دافع بلغمی و عصبی امراض۔ وجع المفاصل۔ فالج اور لقوہ کے لئے مفید ہے۔

فوائد :- چونکہ محمر اور جالی ہے۔ اس لئے لہسن خارش خشک و تر کے لئے فوری اثر ہے۔ محلل اورام ہونے کی وجہ سے پھوڑے پھنسیوں پر بطور ضماد استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر ورموں میں پیپ نہ پڑی ہو انہیں تحلیل کر کے بٹھا دیتا ہے، ورنہ زخم کر کے ورم کو پھوڑ کر پیپ نکال دیتا ہے۔ چھیپ و برص پر بھی بطور طلاء لگایا جاتا ہے جو بے حد فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

منفث بلغم ہونے کی وجہ سے بلغمی نسخوں کے ساتھ شامل کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ بلغم کو چند دنوں میں خارج کر کے سینے کو صاف کر دیتا ہے اور آواز کو بھی صاف کر دیتا ہے

مقوی معدہ و کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے ہاضم ادویہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر سالن کا جزو اعظم ہے۔ غذا کو ہضم کرتا ہے۔ اور بھوک لگاتا ہے۔

دافع سوزش اعصاب ہونے کی وجہ سے وجع المفاصل بلغمی۔ فالج بلغمی،

لقوہ۔ رعشہ۔ دمہ بلغمی اور عصبی درددں کے لئے تریاق صفت چیز ہے۔ چونکہ مسخن بدن ہے۔ اس لئے سردیوں کے موسم میں بدن کو گرم رکھتا ہے۔

دافع تعفن ہونے کی وجہ سے گندے اور بہنے والے زخموں کو اس کے پانی سے صاف کرتے ہیں۔ تپ محرقہ۔ خسرہ۔ چیچک۔ تعفنی امراض کے لئے بہترین چیز ہے۔ معجون سیر علوی خاں کا جزو اعظم ہے۔ جو نہایت مقوی معدہ۔ ہاضم۔ کاسر ریاح اور مقوی باہ ہے۔

لہسن اپنے اندر لونگ کی طرح تریاقی صفت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سمجھدار لوگ ہر وقت اپنے پاس خصوصاً سفر میں اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت وبائی امراض سے بچاؤ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ہیضہ نے دست۔ ضعف قلب اور حشرات الارض کے زہروں کو دور کرنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ عضلاتی غدی محرک ہونے کی وجہ سے رحم کے عضلات کو تحریک دے کر رکا ہوا حیض جاری کرتا ہے۔

لہسن میں کیمیاوی طور پر گندھک کا جزو پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے جسم کی صفائی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آتشک۔ خارش۔ چنبل برص اور چھیپ پر بطور طلا لگانے سے جسم کندن کی طرح صاف ہو جاتا ہے نے دست اور ہیضہ کی صورت میں اس کا پانی نکال کر پلانے سے چند منٹوں میں آرام آجاتا ہے۔

مال کنگنی

نام:۔ (ہندی) مال کنگنی (مرہٹی) مال کنگونی (بنگالی) لتا پھٹکی۔
(انگریزی) سٹاف ٹری۔ STAFF TREE

تعارف:۔ مال کنگنی ایک ہندوستانی بوٹی کا پھل ہے۔ مال کنگنی کی بوٹی کے پتے کنگرے دار شہتوت کی طرح ہوتے ہیں۔ تمام بوٹی بیلدار ہوتی ہے۔ شاخوں پر گوندنی کی طرح کا پھل لگتا ہے۔ ہر ایک پھل تین تین حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ ہر ایک حصہ میں دو تین بیج ہوتے ہیں۔ یہی مال کنگنی کہلاتے ہیں۔ یہ پھل دسمبر کے مہینے میں پختہ ہوتا ہے۔ مال کنگنی شکل میں سہ گوشہ اور چپٹی ہوتی ہے۔

ذائقہ:۔ قدرے تلخ۔ رنگ:۔ بھورا سرخی مائل۔

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ۔ روغن ۱۰ سے ۱۵ قطرے

بدل:۔ لونگ۔ دارچینی۔ روغن کا بدل۔ روغن کنجد۔ روغن قرنفل۔

مزاج :۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک قلب۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر حرارت غریزی کو خون میں بڑھاتی ہے۔ جس سے اعصاب میں تحلیل پیدا کرتی ہے اور دوسری طرف جگر میں کیمیاوی طور پر قوت و تحریک پیدا کرتی ہے۔

خواص :۔ دافع امراض باردہ۔ مقوی معدہ و ہاضمہ۔ کاسر ریاح۔ مقوی باہ و ممسک۔ منفث و مخرج بلغم۔ ملین شکم۔ مقوی ذہن و حافظہ۔ مصفی خون۔ مسکن اوجاع۔

فوائد :۔ دافع امراض بلغمی ہونے کی وجہ سے مال کنگنی کو وجع المفاصل۔ فالج۔ لقوہ۔ بلغمی کھانسی۔ بلغمی دمہ وغیرہ میں عام استعمال کرتے ہیں۔

ممسک و مقوی باہ ہونے کی وجہ سے اسے مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں۔ مقوی باہ طلاؤں میں شامل کرکے برائے امساک استعمال کرتے ہیں۔ اندرونی طور پر بھی اسے اس مقصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ اس کے ایک حصہ میں دس حصے گائے کا دودھ جذب کرنے کے بعد سات دانے روزانہ کھلاتے ہیں۔ دو ہفتے بعد بے انتہا قوت باہ بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح مال کنگنی کو گائے کے گھی میں بریاں کرکے بمقدار ڈیڑھ ماشہ کھلانے سے بے پناہ قوت باہ پیدا ہوتی ہے۔

مقوی معدہ اور کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے معدے کے عضلات کو تحریک دیتی ہے۔ فاضل رطوبات کو خشک کرکے ہاضمہ کے فعل کو درست کرتی ہے اور بھوک کو بڑھاتی ہے۔

مسکن اوجاع ہونے کی وجہ سے عرق النساء۔ ذات الریہ۔ وجع المفاصل بلغمی کے لئے بہترین دوا ہے۔ اسے اندرونی طور پر کھلانے کے علاوہ اس کے روغن کو بھی مقام درد پر مالش کرتے ہیں۔

یادداشت :۔ بعض کتب میں اسے گرم مزاج والوں۔ خصوصاً جوانوں کے لئے بہت ہی مضر لکھا ہے۔ اور انہی مصنفوں نے اسے بعض مقامات پر مقوی باہ اور شدید ممسک قرار دیا ہے۔

یاد رکھیں کہ قوت باہ ہمیشہ جوانوں میں ہی کثرت سے پائی جاتی ہے۔ بوڑھوں میں صرف ان میں قوت باہ ہو سکتی جن میں حرارت غریزی کی شدت ہوتی ہے

یاد رکھیں کہ قوت باہ اس وقت کمزور پڑتی ہے۔ جب جسم میں رطوبات کی کثرت ہو جائے۔ چاہے اعصابی تحریک سے رطوبات بڑھ جائیں۔ چاہے غدی تحریک سے۔ جب کسی مرد میں چاہے وہ بوڑھا ہے یا جوان، رطوبات کم کر دی جاتی ہیں تو اس میں خشکی بڑھ کر خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ خون کا دباؤ ہی قوت باہ کی زیادتی اور امساک کا سبب بنتا ہے۔

چونکہ مال کنگنی عضلاتی غدی مزاج کی حامل ہے۔ اس لئے یہ ایک طرف رطوبات کو گاڑھا و غلیظ کرتی ہے۔ دوسری طرف حرارت کو شدید نہیں ہونے دیتی یہی وجہ ہے کہ مال کنگنی باوجود گرم اثرات رکھنے کے قوت باہ و امساک کے لئے لاجواب دوا ہے۔ صرف معالج کو اس کا طریقہ استعمال آنا چاہئے۔ پھر یہ اپنے اثرات میں کسی دوا سے کم نہیں ہے۔

اگر مال کنگنی کا غدی عضلاتی اگرم خشک مزاج ہوتا تو بھی یہ قوت باہ کو کوئی خاص نقصان نہ دیتی۔ ہاں البتہ اگر اس کا مزاج غدی اعصابی ہوتا تو پھر گرم مزاج والے کے لئے ضرور مضر ہوتی۔ لیکن چونکہ اس کا مزاج ہی عضلاتی غدی ہے اس لئے یہ گرم مزاج والوں کو کوئی نقصان نہیں دے سکتی۔

چونکہ مال کنگنی کا تیل بھی دوائً مستعمل ہے اور بے حد مفید شے ہے اس لئے ہر حکیم کو اس کا تیل نکالنے کی آسان ترکیب ضرور یاد ہونی چاہئے تاکہ بوقت ضرورت خالص تیل نکال کر استعمال کیا جا سکے۔

روغن مال کنگنی

ترکیب نمبر ۱:۔ ایک ہانڈی میں نصف تک پانی بھر دیں۔ منہ پر باریک، اور مضبوط کپڑا باندھ دیں۔ پھر مال کنگنی پسی ہوئی ہانڈی کے منہ پر لپٹے ہوئے کپڑے پر اتنی ڈالیں کہ وہ آسانی سے کپڑے پر رہ سکے۔ پھر ہانڈی کے نیچے آگ جلائیں۔ جب مال کنگنی کا سفوف گیلا ہو جائے تو اسے اسی کپڑے میں نچوڑیں جس پر وہ رکھی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ بہترین تیل نکلے گا۔ یہ عمل دو تین بار کرنے سے تمام تیل نکل آئے گا۔

ترکیب نمبر ۲:۔ لوہے کے ایک مضبوط پترے میں چھلنی کی طرح سوراخ کریں اس پر بغیر پسی ہوئی اتنی مال کنگنی ڈالیں کہ وہ کسی دوسرے پترے سے دبائی جا سکے۔ اب اس چھلنی کو کسی سٹینڈ پر رکھ دیں اور نیچے پیالہ رکھ دیں۔ تاکہ اس

میں تیل پڑ سکے۔ اب مال کنگنی پر ایک پترا رکھ کر اس پر کوئلے جلائیں۔ جونہی مال کنگنی پر حرارت کا اثر ہوگا۔ فوراً روغن نکل کر نیچے گرنا شروع ہو جائے گا۔ اگر کسی سلاخ سے کوئلوں والی پلیٹ کو ذرا سا دبا دیں تو اور بھی جلدی تیل نکل آئے گا۔ یہ مال کنگنی کا خالص تیل ہوگا۔ اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں ہوگی۔

مجیٹھ

نام:۔ (عربی) عروق احمر۔ فوۃ الصباغین (سندھی) مخھٹ (ہندی) مجیٹھ (انگریزی) انڈین میڈر INDIAN MADDER

تعارف:۔ ایک بیلدار بوٹی کی جڑ ہے۔ رسیوں کی طرح کئی گز تک لمبی گول نرم ونازک ہوتی ہے۔ بازاروں میں ایک انچ سے لے کر دو تین انچ تک کے ٹکڑوں میں ملتی ہے۔

ذائقہ:۔ تلخی مائل شیریں۔

رنگ:۔ گہرا سرخ۔

مقام پیدائش:۔ ہندو پاکستان کے شمال مغربی حصوں میں بکثرت پیدا ہوتی ہے

مقدار خوراک:۔ ۱½ ماشہ سے ۲ ماشہ تک۔

مزاج:۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد و جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر سودائے غلیظ کو صفرا میں تبدیل ہونے کے قابل بناتا ہے۔

خواص:۔ مدر حیض۔ مفتح سدہ جگر و طحال۔ مصفی۔ جالی۔ مجفف۔

فوائد:۔ چونکہ محرک قلب و عضلات ہے۔ اس لئے اسے ضعف قلب و ضعف عضلات کے مریضوں کو استعمال کرانا چاہیئے۔ جس سے اعصاب میں تحلیل ہو کر ان کی سوزش رفع ہو جاتی ہے۔ اس کے اس فعل کی وجہ سے رحم کے اعصاب کی سوزش بھی رفع ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اعصابی سوزش سے لیکوریا۔ استرخاء الرحم اور بندش حیض اور بانجھ پن کا عارضہ ہو تو اس کے استعمال سے رطوبات رحم اخراج پانا بند ہو جاتی ہیں۔ خون کا دباؤ عضلات کی طرف بڑھ کر حیض جاری ہو جاتا ہے اور رحم میں طاقت آ جاتی ہے اور وہ نطفہ قبول کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

چونکہ مجیٹھ کسی قدر جالی اثر رکھتا ہے۔ اس لئے اس کے سفوف کو برص

داغوں اور پھوڑے پھنسیوں کے داغوں کو مٹانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔
چونکہ مقوی غدد ہے۔ اس لئے جب غدد میں انتہائی سکون پیدا ہو کر عظم طحال و جگر کا عارضہ ہو گیا ہو تو یہ ان میں کیمیاوی طور پر تحریک و تحویت دے کر انہیں اصل حالت پر لے آتا ہے۔

یادداشت :- مفردات کی اکثر کتب، میں اس کے افعال و اثرات میں لکھا ہے کہ یہ مدر بول ہونے کے ساتھ ساتھ مدر حیض بھی ہے۔ اسی طرح خزائن الادویہ میں لکھا ہے کہ اس کو عرصہ تک کھانے سے مرد کے پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔ آگے لکھا ہے کہ یہ اس قدر مدر ہے کہ پیشاب کے راستے پتھری بھی نکل جاتی ہے۔
یہاں سمجھنے والی بات یہ ہے کہ یہ مدر بول اور مدر رطوبات ہونے کے ساتھ ساتھ مدر حیض و حبس رطوبات کیونکر ہے
یاد رکھیں کہ دو متضاد قسم کے افعال و اثرات دنیا کی کسی دوا میں نہیں پائے جاتے۔ چونکہ مجیٹھ کے استعمال سے عضلات کے فعل میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ کسی صورت میں بھی مدر بول نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عضلات کا فعل ہی رطوبات کو خشک کرنا ہے۔ اس لئے جب رطوبات کی سکریشن ہی نہ ہو گی تو ان کا ادرار کیونکر اور کیسے ہو سکتا ہے۔

مرداسنگ

نام :- (عربی) مرداسنج (فارسی) مرداسنگ (انگریزی) پلمبائی اوکسائیڈم PLUMBI OXIDUM

تعارف :- ایک چمکدار وزنی پتھر نما چیز ہے۔ جو تلی اور سیسے سے بطریق احراق (جلانے سے) بناتے ہیں۔

رنگ :- سیاہ زردی مائل۔ **ذائقہ :-** بے ذائقہ۔

مقدار خوراک :- ۲ رتی سے چار رتی۔ اندرونی طور پر کم مستعمل ہے۔

سمی مقدار :- ۲ ماشہ

مزاج :- عضلاتی غدی (خشک گرم)

افعال و اثرات :- عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک عضلات، محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر غدد میں حرارت غریزی بھیج کر مقوی صورت پیدا کرتا ہے اور ان کی نشوونما کرتا ہے۔

خواص :- جالی۔ اکال، مجفف قروح۔ منشف رطوبات، اور جراثیم کش ہے۔

فوائد :- چونکہ سندر بدسمی چیز ہے اس لئے بہت کم کھانے کے لیے دیا جاتا ہے۔ اندرونی طور پر صرف جراثیم کش ہونے کی وجہ سے کیچوؤں کو ہلاک کرنے اور خارج کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

بیرونی طور پر جالی اور اکال ہونے کی وجہ سے خراب اور متعفن پھوڑوں اور پھنسیوں پر مختلف ادویہ کے ساتھ مرہم کی شکل میں لگایا جاتا ہے۔ یہ اپنے اکال اور جالی اثر کی وجہ سے خراب گوشت کو کھا جاتا ہے ساتھ ہی مجفف و منفث اثرات کی وجہ سے رطوبات کو خشک کرتا ہے اور آئندہ کے لئے ان کی پیدائش کو روک دیتا ہے۔ جس سے ایک طرف تعفن کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف خراب گوشت دور ہو کر نیا گوشت بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ چند دنوں کے اندر بڑے بڑے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ جلد کے لئے مسل۔

مرمکی

نام (عربی) مُر (فارسی) بول (بنگالی) ہیرا بول (سنسکرت) گندھ رس (انگریزی) میرتھ MYRTH

تعارف :- اشک کی مانند گول گول یا بے قاعدہ ڈالوں کی شکل میں پائی جاتی ہے یہ ایک قسم کے رال دار درخت کی گوند ہے۔ اسی وجہ سے بعض لالچی قسم کے دکاندار اس میں کیکر کی گوند ملا دیتے ہیں جس کے افعال و اثرات اور خواص و فوائد ایک دوسری سے بالکل مختلف ہیں۔

خالص مرمکی وہ ہے جو صاف ستھری، کوڑے کچرے اور دوسری قسم کی گوندوں سے پاک ہو۔ بہترین مرمکی کی سمجھی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے مرمکی کہتے ہیں۔

رنگ :- ہلکی سرخ و زردی مائل۔

ذائقہ :- خوشبو دار تلخ

مقام پیدائش :- ہندوستان کے مغربی علاقے، عرب، سقوطرہ، مکہ، افریقہ۔

مقدار خوراک :- ایک ماشہ سے دو ماشہ تک۔

مزاج :- خشک گرم، عضلاتی غدی۔

افعال و اثرات :- عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک عضلات مملل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات کی کمی کرتے اس کے دباؤ کو بڑھاتا ہے۔ جس سے جسم کے نچلے اعضا کی طرف دوران خون بڑھ جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مدتوں کے رکے ہوئے حیض جاری ہو جاتے ہیں۔

خواص :۔ حابس، قابض۔ مدر حیض۔ مجفف۔ دافع تعفن۔ کاسر ریاح۔ مقوی معدہ۔ مقوی غدد و جگر۔ قاتل کرم شکم۔ منفث بلغم۔ مسکن۔ معین حمل۔

فوائد :۔ چونکہ حابس و مجفف رطوبات ہے۔ اس لئے مرکی نزلہ زکام، سلسل بول اور عورتوں کی پوشیدہ تکلیفوں میں لیکوریا کے لئے بہترین دوا ہے۔

قابض اثرات کی حامل ہونے کی وجہ سے دست و قے کو بند کرتی ہے۔

مدر حیض ہونے کی وجہ سے خون کے دباؤ کو رحم کی طرف بڑھا دیتی ہے جس سے خون حیض جاری ہو جاتا ہے۔ رحم کے عضلات طاقتور ہو جاتے ہیں اور رحم کا ضعف دور کر کے نطفہ قبول کرنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے یہ معین حمل ہے۔

محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے اعصاب کی سوزش خصوصاً منہ کے چھالوں آشوب چشم اور اعصابی تحریک سے پیدا ہونے والے زخموں کی سوزش کو تحلیل کرنے کے لئے بہترین دوا ہے۔ دافع تعفن ہونے کی وجہ سے اسے گھروں میں جلایا جاتا ہے۔ زخموں پر دھونی دی جاتی ہے۔

منفث و مخرج بلغم ہونے کی وجہ سے سینہ کے امراض خصوصاً ضیق النفس بلغمی میں کثرت سے استعمال کی جاتی ہے بلغمی وجع المفاصل کے لئے بھی فوری اثر ہے طب یونانی میں اسے مختلف صورتوں میں استعمال کرتے ہیں۔ کبھی اس کے شیاف بنائے جاتے ہیں۔ کبھی سفوفاً استعمال کی جاتی ہے۔ کبھی اس کو سیال صورت میں برتا جاتا ہے۔ ایلوپیتھی میں بھی اس کا ایک مرکب مرہم تیار کیا جاتا ہے۔ جو بے حد مفید اثرات کا حامل ہے۔

شیاف برائے ادرار حیض

ھوالشافی :۔ مصبر۔ شحم حنظل۔ نوشادر۔ مرکی۔ ہر ایک ہم وزن

تمام ادویہ کو مثل غبار پیس کر پانی کی مدد سے ڈیڑھ ڈیڑھ انچ لمبی چوتھائی انچ موٹی بتیاں بنالیں۔ ان کا ایک سرا نوکدار پتلا اور دوسرا موٹا ہونا چاہئے۔ بوقت ضرورت بندش حیض کی عورتوں کے رحم میں دو شیاف روزانہ رکھائیں چند دنوں کے اندر خون حیض جاری ہو جاتا ہے۔ یہ شیاف سیلان الرحم کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔

منڈی

نام :۔ پنجابی، گورکھ منڈی (فارسی) کمادریوس (ہندی) برج بھاشا، انگریزی اسفرینتھس ہرٹس SPHAERANTHUS HIRTUS

تعارف :۔ یہ ایک مفروش بوٹی ہے جو سخت اور بکھرزمین پر برسات کے موسم میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پتے روئیں دار قدرے سبز اور پودینہ کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ چونکہ اس کا پھول نیلگوں اور گھنڈی دار منڈے ہوئے سر کی طرح بالکل ہموار ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اس کو منڈی بوٹی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہی پھول دواءً مستعمل ہیں۔

رنگ :۔ پتے سبز۔ پھول سرخ نیلگوں۔

ذائقہ :۔ بدذائقہ۔ ہلکا تلخ۔

مقدار خوراک :۔ ۵ ماشہ سے ۹ ماشہ تک۔

مقام پیدائش :۔ ہند و پاکستان۔

مزاج :۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی مقوی ہے۔ حرارت عزیزی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اسے خون میں جذب کرتی ہے۔

خواص :۔ مقوی قلب۔ مصفی خون۔ قابض۔ نافع امراض چشم۔ قاتل کرم شکم۔

فوائد :۔ منڈی بوٹی عضلات و قلب کو آہستہ آہستہ تحریک میں لاتی ہے جس سے ان میں خون آہستہ آہستہ بڑھتا ہے جو عضلات و قلب کے لئے تقویت کا سبب بنتا ہے۔ چونکہ خون سے بلغمی رطوبات کو ختم کر دیتی ہے۔ اس لئے رطوبات کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہونے والے پھوڑے پھنسیاں بھی خشک ہو جاتے ہیں۔ اس کے اس اثر کی وجہ سے اسے مصفی خون کہتے ہیں۔ رطوبات کی زیادتی سے ہونے والی آشوب چشم کے لئے بہترین دوا ہے۔

اطبائے قدیم کا تجربہ ہے کہ اگر اس کی ایک ڈوڈی سالم کھائی جائے تو ایک سال تک آنکھ دکھنے نہیں آتی۔ اگر دو یا تین ڈوڈیاں کھائی جائیں تو دو تین سال تک آنکھ نہیں دکھتی۔

اگر کسی شخص کی آنکھ دکھ رہی ہو تو وہ تین عدد ڈوڈیاں کھالے۔ فوراً آرام آجاتا ہے۔ اسی طرح اگر ½ ۳ تولے منڈی بوٹی پانی میں بھگو کر صبح سویرے روزانہ نتھرا ہوا پانی مسلسل ایک ماہ تک پیا جائے تو کنٹھ مالا غائب ہو جاتی ہے۔ اگر بچے کو کنٹھ مالا

توڑ کر بڑھ نوار منڈی بوٹی بھگو کر پلانی چاہئے۔
ہندوستان کے اطبائے قدیم کا یہ بھی قول ہے کہ اس دوا میں آب حیات ہے۔ کہتے ہیں کہ جب تک اس میں پھل نہ آیا ہو تو اس کو جمع کر کے پیس کر شہد اور گھی ملا کر کھلا دیں تو چالیس دن میں جوانوں کی سی قوت پیدا ہو جاتی ہے اس کے پھولوں میں بھی یہی قوت ہے۔
کہتے ہیں کہ اس کو کھانے والا طبعی عمر کو پہنچ جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک بوڑھے اور ضعیف آدمی نے اسے ایک سال تک متواتر کھایا تو اسے جوانی وقوت دوبارہ حاصل ہو گئی اور وہ بڑی مدت تک زندہ رہا۔
چونکہ رطوبات کو خشک کرتی ہے۔ اس لئے بلغمی رطوبات کے تعفن سے پیدا ہونے والے پیٹ کے کیڑے اس کے استعمال سے مر جاتے ہیں۔
منڈی بوٹی شربت، عرق اور سفوف کے طور پر کثرت سے استعمال کی جاتی ہے۔ اکثر مصفی خون نسخوں کی جزو اعظم ہے۔

منسل

نام :۔ (عربی) زرنیخ احمر (ہندی) منشل (بنگالی) من چھال (انگریزی) ریڈ سلفر آف آرسینک RED SULPHURE OF ARSENIC

تعارف :۔ زرنیخ احمر سے مراد لال ہڑتال ہے۔ حقیقت میں ہڑتال اس سے بدلتی ہے۔ یہ زمین سے نکلتی ہے۔ اس کے بنیادی اجزاء سنکھیا اور گندھک ہیں یہی وجہ ہے کہ اس میں سے ہلکی ہلکی گندھک کی بو آتی ہے۔

رنگ :۔ سرخ ذائقہ :۔ پھیکا۔

مقدار خوراک :۔ ½ رتی سے ¼ رتی تک

مزاج :۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب، اور مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں سوداویت کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتی ہے۔ غدد جاذبہ کے افعال کو تیز کر کے اعصابی و عضلاتی سوزش کو تحلیل کرتی ہے۔

خواص :۔ مصفی خون۔ محلل اورام۔ جراثیم کش۔

فوائد :۔ منسل اندرونی طور پر بہت کم استعمال ہوتی ہے۔ بیرونی طور پر پھوڑے پھنسیوں، خارش۔ داد۔ چنبل جسم کے داغ دھبے اور نئے پرانے زخم

دور کرنے کے لئے عام استعمال ہوتی ہے۔ بہت سی مرہموں کی جزو اعظم ہے اکثر خارش پر مالش کرنے والی دواؤں میں پڑتی ہے۔

جہاں پھوڑے پھنسیاں ہوں، داغ دھبے ہوں وہاں مناسب ادویہ کے ساتھ ملا کر استعمال ہوتی ہے۔ جسم کے رنگ کو نکھار دیتی ہے۔

چونکہ جراثیم کش ہے اس لئے اسے دیہاتی لوگ تیل میں ملا کر سر کی جوئیں مارنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یہی جوئیں مارنے والا تیل خارش خشک وتر کے لئے بے حد مفید ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے غدی عضلاتی مسہل میں ایک حصہ منسل بیس حصہ غدی عضلاتی مسہل میں ملا کر خارش والے مریض کو مالش کرانے سے فوراً فائدہ کرتی ہے۔

منقیٰ

نام :۔ (عربی) زبیب، (فارسی) مویز سیندھی، کاری داکھ (پنجابی)، داکھاں (انگریزی) ریسین RAISINS

تعارف :۔ منقیٰ حقیقت میں خشک انگور ہیں۔ جن انگوروں میں تخم ہوتے ہیں وہ خشک ہونے پر منقیٰ کہلاتے ہیں اور جن کے اندر بیج نہیں ہوتے وہ خشک ہونے پر کشمش کہلاتے ہیں۔

رنگت :۔ خاکی رنگ۔ ذائقہ :۔ ترش وشیریں۔

مقام پیدائش :۔ کشمیر۔ افغانستان۔ ہندو پاکستان۔

مزاج :۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔

افعال واثرات :۔ عضلاتی غدی ہے یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔ کیمیائی طور پر غلیظ بلغم کو رقیق کرکے خارج کرتا ہے۔

خواص :۔ کثیر الغذا۔ منضج بلغم۔ مفتح سدد۔ محلل اورام۔ مقوی جگر۔ ملین شکم مسمن بدن اور محرک باہ ہے۔

فوائد :۔ منقیٰ محرک عضلات ہونے کی وجہ سے بلغمی رطوبات کو خشک کرتا ہے۔ غلیظ بلغم کو رقیق کرکے خارج کرتا ہے۔ اسی لئے منضج بلغم کہلاتا ہے۔ ملین ہونے کی وجہ سے معدہ اور انتوں میں جلا کرتا ہے۔ لیسدار بلغمی رطوبات کو پاخانہ کے ذریعے خارج کرتا ہے۔

کثیر الغذا ہونے کی وجہ سے اسے محرقہ، خسرہ اور چیچک کے مریضوں کو کھلاتے

ہیں۔ چونکہ کسی قدر مولد حرارت غریزی ہے۔ اس لئے جلد حرارت غریبہ ابخار کو رفع کرتا ہے چیچک، خسرہ کے دانوں کو چند دنوں میں باہر نکالتا ہے۔ بلغمی کھانسی کے مریضوں کو کھلانا بے حد مفید ہے۔

چونکہ مقوی غدد ہے اس لئے اس کے استعمال سے بڑھی ہوئی تلی اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے۔ محلل اورام ہونے کی وجہ سے پھوڑوں پر باندھنا پھوڑوں کو جلد پکاتا ہے اور جلد پھوڑ کر صاف کر دیتا ہے۔

بلغمی کھانسی کے نسخوں میں جزو اعظم کے طور پر ملایا جاتا ہے۔

چونکہ منقیٰ اکثر ترش انگوروں سے تیار کیا جاتا ہے اس لئے اس کے استعمال سے قدرے نفخ ہو جایا کرتا ہے۔

یادداشت:۔ منقیٰ کو ہر مفردات کی کتاب میں گرم تر لکھا ہے۔ بعض کتب میں یہ اشارہ ہے کہ بعض محققوں کی نگاہ میں خشک ہے۔

یاد رکھیں جن اشیاء میں ترشی اور حرارت پائی جائے وہ تر کسی صورت میں نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ترشی کا خاصا ہی یہ ہے کہ وہ جسم میں خشکی پیدا کرے۔ رطوبات کو کم دے۔ چونکہ منقیٰ میں ترشی پائی جاتی ہے اور اس کے استعمال سے بلغم نفخ پا کر قابل اخراج ہو جاتی ہے رطوبات ختم ہو جاتی ہیں۔ حرارت غریبہ دور ہو کر حرارت غریزی بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے اس میں حرارت بھی ہے۔ لہٰذا اس کا مزاج گرم تر کی بجائے خشک گرم ہے۔ خشک گرم اشیاء ہی چیچک خسرہ وغیرہ کے لئے مفید ہوتی ہیں اس لئے لنظریہ مفرد اعضاء میں اس کا مزاج خشک گرم ہی ہو گا۔

موتی

نام:۔ (عربی) لولو (فارسی) مروارید (اردو) موتی (انگریزی) پرلز PEARLS

تعارف:۔ موتی سمندری پانی کے ایک جیوان جسے صدف مروارید کہتے ہیں کے پیٹ سے نکلتا ہے۔ موتی سفید چمکیلا دانہ خشخاش کے برابر ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ بعض بڑی مچھلیوں میں چڑیا یا کبوتر کے انڈے کے برابر بھی ہوتا ہے۔ لیکن یہ نایاب ہے۔ موتی اکٹھا کرنے والوں کی تاریخ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک موتی ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کا تھا۔ عام طور پر بے شمار موتی ایک ہی مچھلی سے نکلتے ہیں۔ لیکن بعض مچھلیوں کے پیٹ سے صرف ایک ہی موتی نکلتا ہے سا یسے موتی کو در یتیم کہتے ہیں۔

شکل کے لحاظ سے موتی کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً گول۔ مدور اور صراحی دار موتی بہترین موتی وہ جو سفید، شفاف۔ آب دار براق دور ہو۔ صراحی دار موتی بطور زادویہ بہت کم

مستعمل ہے۔ سوراخ کئے ہوئے موتی طب میں مستعمل نہیں ہیں۔
رنگ:۔ سفید آبدار شفاف، سیاہی مائل، زردی مائل۔
مقام پیدائش:۔ بحر ہند۔ ایران کے سمندر۔
مقدار خوراک:۔ نصف رتی، کشتہ مروارید ۲ چاول تا چار چاول
بدل:۔ صدف مروارید۔ ذائقہ:۔ پھیکا۔
مزاج:۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔
افعال و اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک، غدی مقوی اور اعصابی محلل ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات خشک کرکے سوداویت خون میں بڑھاتا ہے۔ رطوبات غریزی کم کرکے حرارت غریزی بڑھاتا ہے۔
خواص:۔ محرک و مقوی عضلات و قلب، محلل اعصاب۔
فوائد:۔ چونکہ محرک قلب ہے اس لئے اس کو اپنے پاس رکھنے سے ہی دل کو طاقت آجاتی ہے۔ دل و جگر کو تقویت دیتا ہے۔ ضعف قلب، دل کا ڈوبنا وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

چونکہ رطوبات بلغمیہ کو خشک کرتا ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے چیچک خسرہ۔ توری یا بیاری کے دانے نکلنے کے لئے بے حد مفید ہے۔ مدتوں کے رکے ہوئے دانے مروارید کے کھانے سے باہر نکل آتے ہیں۔ بلغمی دستوں کو بند کرتا ہے خصوصاً ایسے دستوں کو روکتا ہے جن کا رنگ بالکل پیلا ہو۔

چونکہ رطوبات کو خشک کرتا ہے۔ اس لئے جریان اور سیلان الرحم کے لئے عام استعمال ہوتا۔ موتی اپنے اسی اثر کی وجہ سے برص وغیرہ کے داغوں پر لگانے سے تین دن کے اندر فائدہ دیتا ہے۔

مقوی بصر سرموں میں شامل کرکے آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ ضعف بصر کے علاوہ حصبہ، جیدری اور موتی جھرا میں دانے نکلنے سے پہلے مروارید سالم نگلواتے ہیں جس سے دو تین دن کے اندر دانے نمودار ہو جاتے ہیں۔

مروارید کا خمیرہ بھی بنایا جاتا ہے۔ جو ضعف قلب۔ حصبہ۔ جدری اور موتی جھرا میں تقویت قلب کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

مروارید کا کشتہ بھی کیا جاتا ہے۔ جو کہ مذکورہ بالا افعال میں زیادہ قوی ہے۔ اور سریع الاثر ثابت ہوتا ہے۔

مومیائی

نام :- (عربی) عرق الجبال (فارسی) مومیائی (پشتو) لالی موم
تعارف :- سلاجیت کی طرح پہاڑوں کے پتھروں میں سے نکلتی ہے۔ یہ سلاجیت سے قدرے اثرات میں سست ہے۔
مقام پیدائش :- بہترین مومیائی ملک فارس کے کوہ داراب سے حاصل ہوتی ہے
مقدار خوراک :- ایک جو سے دو جو تک
ذائقہ :- پھیکا۔
مزاج :- خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔
افعال و اثرات :- عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے
خواص :- مقوی باہ۔ مقوی قلب۔
فوائد :- محلل بلغمی اورام۔ ملین۔ مقوی قلب و مقوی باہ ہے۔ گھی اور دودھ میں ملاکر پینا زخموں اور جوڑ و ہڈی ٹوٹ جانے کو مفید ہے۔

چونکہ مولد حرارت غریزی ہے۔ اس لئے یہ بھی دردوں کو روکنے کے لئے بہترین چیز ہے۔ سلاجیت سے اثرات میں قدرے کم ہے۔

مونگا

نام :- (عربی) یسد (فارسی) بیخ مرجان (انگریزی) کورل CORAL ۔
تعارف :- شوخ سرخ رنگ کی باریک باریک شاخوں کی مانند ایک پتھر ہے جو سمندر سے نکالا جاتا ہے۔ پنساری کی دکانوں پر شاخ مرجان کے نام سے ملتا ہے۔
رنگ :- شوخ سرخ ذائقہ :- پھیکا۔
مقدار خوراک :- ایک ماشہ۔ کشتہ کی صورت میں ½ رتی سے ۲ رتی تک ۔
بدل :- بیخ مرجان
مزاج :- خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔
افعال و اثرات :- عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر حرارت غریزی بڑھاتا ہے اور بلغمی رطوبات خشک کر کے سودا میں تبدیل کرتا ہے
خواص :- حابس۔ قابض۔ مجفف رطوبات۔ محرک قلب۔ مقوی دماغ و جگر ہے۔
فوائد :- شاخ مرجان۔ حابس و قابض ہونے کی وجہ سے نزلہ و زکام اور دستوں وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ دماغ و اعصاب کی سوزش ختم کر کے نزلہ زکام بلغمی اور بلغمی کھانسی کے لئے مفید ہے۔

چونکہ اس کے استعمال سے دماغ میں دوران خون تیز ہو جاتا ہے اس لئے اس کے استعمال سے ایک طرف دماغ کی سوزش تحلیل ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف دماغ میں قوت و طاقت آکر اعصاب و دماغ کے غیر طبعی افعال درست ہو جاتے ہیں۔ چونکہ شاخ مرجان عضلاتی غدی اثرات کا حامل ہے اس لئے جونہی اس کے استعمال سے عضلات کا تعلق غدد سے ہوتا ہے۔ فوراً کیمیاوی طور پر جگر و غدد میں قوت و طاقت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جسم گرم ہو جاتا ہے اور کمزوری رفع ہو جاتی ہے۔ خون کی فاضل رطوبات خشک ہو کر خون کا رنگ شوخ سرخ ہو جاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ نیند کی حالت میں ڈرنا یا رونا اعصابی عضلاتی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے۔ شاخ مرجان کا کشتہ عضلاتی غدی مقوی ہونے کی وجہ سے ایسے اشخاص کے لئے بالخاصہ مفید ہے۔

اسی طرح فلاج الفم چونکہ اعصابی تحریک سے نمودار ہوتا ہے اس لئے شاخ مرجان محرک عضلات ہونے کی وجہ سے نہایت مفید ہے۔

اس حقیقت کو بھی یاد رکھیں کہ جب تک حاملہ عورت کی عضلاتی تحریک کا تعلق اعصاب سے رہتا ہے اس وقت تک اسے گھبراہٹ۔ دل کا متلانا اور اکثر قے کا ہو جانا برابر قائم رہتا ہے۔ اکثر کا حمل گر جاتا ہے۔ یہ حالت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک عضلات کا تعلق غدد سے نہیں ہو جاتا۔

چونکہ شاخ مرجان کا مزاج بھی عضلاتی غدی ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے نہ صرف حمل محفوظ ہو جاتا ہے۔ بلکہ متلی قے۔ گھبراہٹ اور بے چینی جیسی غیر طبعی علامات بالکل ختم ہو جاتی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جس نومولود بچے کے گلے میں بصورت ہار اس کو باندھ دیا جاتا ہے تو وہ نوے فی صد امراض سے محفوظ رہتا ہے۔

جب اعصابی رطوبات در لبثہ کی وجہ سے دانت ہلنے لگیں یا ان میں ہلکا ہلکا درد رہنے لگے تو ایسی صورت میں شاخ مرجان کے باریک سفوف کو دانتوں پر ملنے سے دانت ہو کر مضبوط ہو جاتے ہیں اور ان کا درد بھی غائب ہو جاتا ہے۔

بعض سرد ادویہ کے ساتھ ملا کر استعمال کرنے سے اپنی تیزی کو کم کر دیتا ہے چنانچہ صندل سفید کے ساتھ کھلانے سے ہر قسم کے اخراج خون کو روکتا ہے۔ تلوں کے ساتھ کھانے سے کثرت بول کو روک دیتا ہے۔ پانی میں رکھ کر کھلانے

سے بلغمی کھانسی کے لئے بہت مفید ہے۔

میدا سک

نام:۔ (عربی) مغاث۔ کلو (بنگالی) کوکڑ چھنڈ (پنجابی) میدہ لک (انگریزی) ایل سیبی فیرا۔ L.SEEBIFERA

تعارف:۔ ایک ہندوستانی درخت کی چھال ہے۔ جو موٹا اور دبیز ہوتا ہے۔

رنگ:۔ باہر سے ہلکا سرخ۔ اندر سے سفید۔

مقام پیدائش:۔ مغربی پنجاب و بنگال۔

مقدار خوراک:۔ ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

ذائقہ:۔ پھیکا۔

مزاج:۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور اور غدی مقوی ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات کو خشک کرتا ہے۔

خواص:۔ محلل اورام درباح۔ قابض۔ دافع بلغمی امراض۔ مسکن۔ مقوی باہ۔

فوائد:۔ میدہ سک قابض و حابس ہونے کی وجہ سے دست و قے کو روکتا ہے۔

محلل اورام ہونے کی وجہ سے میدہ لکڑی گل ارمنی کے ہمراہ اورام پر باندھتے ہیں۔ اس کا ضماد نہ صرف اورام کو تحلیل کرتا ہے بلکہ درد کمر۔ وجع المفاصل۔ نقرس۔ تشنج۔ کسر استخواں اور تحلیل صلابت کے لئے لگاتے ہیں۔

موچ آجانے۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی کے جوڑنے کے لئے اس کا ضماد کرتے ہیں۔ جس سے بہت اچھے نتائج نکلتے ہیں۔

چونکہ رطوبات کو خشک کرکے عضلات کو تحریک دیتا ہے اس لئے اس کے استعمال سے قوت باہ میں خاصا اضافہ ہوتا ہے۔

مین پھل

نام:۔ (عربی) جوز القی (بنگالی) مین پھل (پنجابی) مینڈ ھیل (اردو) مین پھل (انگریزی) ایمٹک نٹ EMETIC NUT

تعارف:۔ ایک کانٹے دار درخت کا اخروٹ کے مانند پھل ہے۔ اس کے جوف میں دو خانے ہوتے ہیں۔ اس کے اندر بہدانہ کے مشابہ لیس دار گودے میں چپٹے بیج ہوتے ہیں۔ اس کا چھلکا دائرہ نما مستطیل ہے۔

رنگ:۔ پھل تازہ زرد۔ چھال نیلگوں اور لکڑی سفیدی مائل ہوتی ہے۔

ذائقہ:۔ تلخ۔ بدمزہ۔

مقام پیدائش:۔ یہ درخت کوہ ہمالیہ سے لنکا تک اکثر جنگلوں میں پایا جاتا ہے
مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک
مزاج:۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔
افعال واثرات:۔ عضلاتی غدی ہے یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مقوی ہے۔
خواص:۔ دافع بلغم۔ قے آور۔ محلل ریاح اور دافع بخار ہے۔
فوائد:۔ مین پھل کا چھلکا دوائً مستعمل ہے۔ کیونکہ اس کے مغز و بیج نہایت قے آور اور دست آور ہیں۔

مین پھل کا یہی سفوف قے آور ضیق النفس کے مریضوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ جب پھیپھڑوں میں رقیق بلغم کثرت سے جمع ہو جاتی ہے اور دم کشی پیدا کر دیتی ہے تو ایسی حالت میں اس کے چھلکا کا سفوف ۲ ماشہ کی مقدار میں دینے سے قے اور دست لا کر تمام بلغم نکال دیتا ہے جس سے فوری طور پر مریض کو سانس کی تنگی دور ہو جاتی ہے۔

محلل اورام ہونے کی وجہ سے پھوڑے پھنسیوں پر لگایا جاتا ہے۔ ہرتی سے ایک ماشہ کی مقدار میں اس کا سفوف کھلانے سے ملیریا بخار یا باری کا بخار رفع ہو جاتا ہے اور محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے اعضاشکنی اور ریحی و بلغمی دردوں کو روکتا ہے اکثر دردوں کے مقام پر بصورت لیپ لگایا جاتا ہے۔

چونکہ عضلات کو مشینی طور پر تیز کر دیتا ہے اس لئے جب اعصابی تحریک کی شدت سے عضلات میں تسکین و استرخا کی صورت ہو جیسے عام طور پر فالج ہو جایا کرتا ہے کے لئے نہایت فائدہ مند اور بے ضرر چیز ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسے اعصابی تحریک کے فالج کے مریض کو زیادہ کھلاتے ہیں جس سے ان میں حرکات بحال ہو جاتی ہیں۔

دیہاتی لوگ اسے گائے بھینسوں کو کھلاتے ہیں جس سے ان میں نر کو ملنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ چونکہ بھینس کو پنجابی میں مینھ کہتے ہیں اس لئے اس نسبت سے اسے مین پھل کہتے ہیں۔

ناریل

نام:۔ (عربی)، نارجیل (فارسی)، جوز ہندی (پنجابی)، کھوپا (اردو)، گری (بنگالی)، ناریکل (انگریزی)، کوکونٹ COCONUT

تعارف:۔ مشہور عام پھل ہے۔ عرف عام میں کھوپا یا کھوپرا کہتے ہیں۔ یہ ایک درخت

کا پھل ہے۔ پھل باہر سے بالوں جیسے ریشوں سے گھرا ہوتا ہے۔ اندر اس کا مغز ہوتا ہے۔ یہی کھوپا یا گری کے نام سے پرچون فروشوں سے ملتا ہے۔ اس میں ۳۶ فی صد روغن اور آٹھ فی صد کاربوہائیڈریٹ ہوتے ہیں۔ ناریل اپنے اندر غذائی اثرات زیادہ رکھتا ہے۔

اقسام:۔ اس کی دو اقسام ہیں۔ ایک میدانی اور دوسرا دریائی۔ یہاں عام ملنے والے ناریل کا ذکر ہوگا۔ اس کے بعد ناریل دریائی کا۔

رنگ:۔ باہر سے سرخی مائل۔ اندر سے سفید۔

ذائقہ:۔ نہایت لذیذ و مزیدار روغنی۔

مقدار خوراک:۔ دو تین تولہ تک۔

مقام پیدائش:۔ لنکا۔ مالابار۔ مشرقی پاکستان۔ برما۔

مزاج:۔ خشک گرم (غذائے دوا ہے)

افعال و اثرات:۔ عضلاتی غدی مقوی غذائے دوا ہے۔ یعنی محرک عضلات محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔

خواص:۔ مقوی باہ۔ قاطع بلغم۔ مسمن بدن۔ مولد حرارت غریزی۔ قاتل کرم شکم۔

فوائد:۔ چونکہ ناریل محرک و مقوی عضلات ہے۔ لہذا اس کے استعمال سے ضعف عضلات و ضعف قلب رفع ہو جاتا ہے۔ اس کا یہی محرک عضلات فعل تقویت باہ کا سبب ہے۔ چونکہ غذائے دوا ہے اس لئے اس کا مناسب استعمال عضلات کو اپنی ضرورت کی غذا جذب کرنے کے قابل کر دیتا ہے۔ جس سے ان کی نشوونما ہو کر انسان موٹا تازہ نظر آنے لگتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے مسمن بدن کہتے ہیں۔

چونکہ نہایت لذیذ، مزے دار اور مقوی غذا ہے۔ اس لئے اسے مٹھائیوں اور گھروں میں پکنے والے بہت سے کھانوں میں شامل کرتے ہیں جس سے ایک طرف غذا کا ذائقہ اچھا ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف غذا بے حد مقوی ہو جاتی ہے۔

قاتل کرم شکم ہونے کی وجہ سے اسے کیچوے اور کدو دانے مارنے کے لئے کھلاتے ہیں۔ کیچوؤں کے لئے تو زہر قاتل ہے۔ اس کے استعمال سے رطوبات و بلغم خشک ہو جاتا ہے جس سے ان میں پیدا ہونے والے کیڑے مر جاتے ہیں۔

کدو دانوں کو اس لئے مارتا ہے کیونکہ اس کے استعمال سے غدد کا مشینی عمل کمزور پڑ جاتا ہے۔ اس طرح جب کیڑوں کے لئے غذائیت کی پیدائش ہی بند ہو

جاتی ہے تو کیڑے غذا نہ ملنے کی وجہ سے مرجاتے ہیں۔
ناریل کا تیل بالوں کو کالا اور لمبا کرتا ہے۔

ناریل دریائی

تعارف۔:۔ ناریل دریائی بھی عام کھوپے کی طرح ہوتا ہے لیکن اس کا پوست بہت موٹا ہوتا ہے اور سخت ہوتا ہے بازاروں میں آری سے تراشا ہوا ناریل ملتا ہے۔ اس کی پیدائش دریا کے کنارے ہی ہوتی ہے۔ اس کے دو دو پھل اکٹھے لگتے ہیں۔ ہر پھل کا وزن بیس پچیس سیر ہوتا ہے اس کے پختہ ہونے میں دس سال لگتے ہیں۔ قدیم زمانے میں اس کو ہندوستان کے ساحل پر بحر ہند کی لہریں پھینک دیتی ہیں۔ اس لئے بعض مصنفین نے اس کو دریائی پھل لکھ دیا ہے۔

رنگ :۔ باہر سے سرخ۔ اندر سے سفید۔

ذائقہ :۔ پھیکا۔

مقدار خوراک :۔ چار رتی سے ایک ماشہ۔

مزاج :۔ سرد خشک۔ عضلاتی اعصابی۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات بلغمیہ کو ختم کرکے سودا میں تبدیل کرتا ہے اور اعصاب و دماغ کی سوزش کو تحلیل کرتا ہے۔

فوائد :۔ چونکہ ناریل دریائی عضلاتی اعصابی محرک ہے۔ اس لئے یہ ایسے بچوں کے لئے بے حد مفید اور موثر ہے جنہیں اعصابی تحریک کی وجہ سے سوکڑا کا مرض ہو گیا ہو۔ بچہ سوکھ کر کانٹا ہو گیا ہو۔ چلنے پھرنے سے مجبور ہو۔ اور گوشت پوست بالکل غائب ہو چکا ہو۔

چونکہ عضلات کو کیمیائی طور پر تحریک میں لاتا ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے آہستہ آہستہ اپنی غذا جذب کرنا شروع کر دیتے اس طرح ان میں نشوونما دوبارہ شروع ہو جاتی ہے جس سے بچہ بہت جلد موٹا تازہ ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ انسے کمزور بچوں کو کسی نہ کسی شکل میں ضرور کھلاتے ہیں۔

چونکہ عضلات میں تحریک آنے سے قوت ماسکہ جاگ اٹھتی ہے۔ اس لئے نارجیل کو محرک عضلات ہونے کی وجہ بچوں کی ہاضمہ کی تکلیفوں میں کثرت سے کھلاتے ہیں۔ مثلاً دست اور قے آرہے ہوں تو اس کا سفوف پانی سے گھسا کر بچہ کو پلاتے

پلاتے ہیں یعنی تذبیحہ کے لئے بے ضرر دوا ہے۔

اگر کسی شخص نے بیش زیادہ مقدار میں کھالی ہو تو اسے پلاتے ہیں۔ بزبان سموم ہونے کی وجہ سے حشرات الارض کے زہروں کو ختم کرتا ہے۔ مثلاً سانپ۔ بچھو بھڑ اور دیگر حیوانات کے مقام گزیدہ پر طلا کرتے ہیں۔ چونکہ محرک قلب ہے اسے محرکات قلب خصوصاً جواہر مہرہ میں شامل کرتے ہیں۔

تریاق سوکڑہ

ھو الشافی:۔ ناریل دریائی۔ ا تولہ۔ تول ڈوڈے ا تولہ۔ طباشیر نقرہ ا تولہ۔ الائچی کلاں۔ ا تولہ۔ کشتہ فولاد ۶ ماشہ۔ کشتہ ابرک ۶ ماشہ۔ کلیجہ بکرا خشک ۴ تولے

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کریں۔

مقدار خوراک:۔ ۲ رتی سے چار رتی تک ہمراہ قہوہ۔

فوائد:۔ بچوں کے سوکڑہ کے لئے لاجواب دوا ہے

ناگ پھنی

نام (پنجابی و ہندی) ناگ پھنی (انگریزی) پرکلی پیئر PRICKLY PEAR

تعارف:۔ ایک خاردار پودا ہے۔ اس کے پتے سانپ کے پھن کی مانند موٹے اور رطوبت سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس کو گاجر کی مانند پھل لگتا ہے۔ جو پختہ ہو کر جامنی رنگ کا ہو جاتا ہے۔

رنگ:۔ پھول زرد۔ پھل جامنی رنگ کے۔

ذائقہ:۔ کھٹ مٹھا۔

مزاج:۔ خشک گرم درجہ دوم۔

مقام پیدائش:۔ زیادہ تر امریکہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اچیوتانہ مدراس اور ریاست میسور میں پیدا ہوتا ہے۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی غدی مسہل ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدی ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات کو خشک کر کے اس کے رنگ کو سرخ کرتا ہے۔

خواص:۔ محلل اورام۔ آتشک کے زخم۔ مسہل۔ نعوظ آور اور مقوی باہ۔

فوائد:۔ اس کے پتے گرم کر کے گرم قسم کے پھوڑوں پر باندھتے ہیں۔ جس سے گندہ مواد خارج کر کے ان کو تحلیل کرتے ہیں

اسی طرح اس کا چند روزہ استعمال آتشک کے زخموں کو بند کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کے پختہ پھل کھانے سے پیشاب کا رنگ فوراً سرخ ہو جاتا ہے۔ خون کے پھیکے پن کو دور کرتا ہے۔ اس کے دودھ کے دس قطرے کھانڈ میں ملا کر دینے سے کئی دست آتے ہیں۔

محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے فالج عصبی۔ استرخا اور درد کمر کے لئے بے حد مفید اور موثر ہے۔

نک چھکنی

نام :۔ (عربی) عود العطاس (بنگلہ) ہانچٹی (سنسکرت) چھکنی (انگریزی) سنیز ورٹ SNEEZE WORT

تعارف :۔ ایک مفرد دشتی بوٹی ہے۔ اس کے پتے بالوں کی طرح کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ شاخیں ہار یک عورت کے ناک کے لونگ کی مانند زرد رنگ کے بیج قدرے چپٹے ہوتے ہیں۔ چونکہ اس کے سفوف کو سونگھنے سے چھینکیں آتی ہیں اس لئے اس کا نام نک چھکنی پڑ گیا ہے۔

رنگ :۔ پھول زرد رنگ کے۔

ذائقہ :۔ تیز۔ بدمزہ۔ قدرے تلخ۔

مقام پیدائش :۔ نمناک مقامات پر پیدا ہوتی ہے۔ سوائے بارش کے ہر موسم میں خصوصاً گھر میں دریا۔ ندی۔ نالوں کے کناروں پر بکثرت ملتی ہے۔

مزاج :۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات بلغمیہ کو خشک کر کے خلط سودا کو خشک کر کے خلط سودا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی جاری رکھتی ہے۔

خواص :۔ عطاس مصفی دماغ۔ دافع امراض بلغمیہ محرک و مقوی غدد و دیشش

فوائد :۔ محرش ہونے کی وجہ سے ناک میں خراش کر کے کثرت سے چھینکیں لاتی ہے۔ چونکہ بلغم و رطوبات کو خشک کرتی ہے اور دماغ سے جذب کر کے عضلات میں بھیج دیتی ہے۔ اسی لئے اسے مصفی دماغ کہتے ہیں۔

چونکہ رطوبات و بلغم کو خشک کرتی ہے۔ اس لئے بلغم کی زیادتی سے پیدا ہونے والی غیر طبعی علامات کو چند دنوں میں روک دیتی ہے۔ اس مقصد کے لئے اس کے پتے گھوٹ کر پلاتے ہیں جس سے جوڑوں کے بلغمی درد فوراً رک جاتے

ہیں۔ مقوی غدد ہونے کی وجہ سے صلابت طحال اور عظم الطحال کو اصل حالت پر لے آتی ہے۔ محرّش ہونے کی وجہ سے اس کا ضماد سیاہ داغ۔ جھائیں اور چھیپ اور بشرہ کی کدورت اور کھجلی کو دور کرتی ہے۔

نیلا تو تیا

نام :۔ (عربی) توتیائے اخضر (اردو) نیلا تو تیا (سندھی) (فارسی) توتیا سبز (انگریزی) کاپر سلفیٹ COPPER SULPHATE

تعارف :۔ شوخ نیلے رنگ کی ڈلیوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ جو تانبے اور گندھک کے تیزاب سے تیار کیا جاتا ہے۔ سب سے بہتر وہ ہے جس میں خاک کی آمیزش نہ ہو یہی وجہ ہے کہ اکثر حکما نیلا تھوتھا مغسول استعمال کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

ذائقہ :۔ تیز شور

مقدار خوراک :۔ ۲ چاول سے چار چاول (سم قاتل)

مزاج :۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک تقلیب و عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر سودا پیدا کرتا ہے اور اس کو خون سے خارج بھی کرتا ہے اور بلغمی رطوبات کو نیست و نابود کرتا ہے۔

خواص :۔ قاتل کرم۔ دافع تعفن۔ قے آور۔ محرّش۔ اکال۔ دافع اورام بلغمی، نافع آتشک۔ محلل اورام۔ دافع بلغم۔

فوائد :۔ نیلا تو تیا کیڑوں مکوڑوں اور کرموں کو مارنے کے لئے عام استعمال کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر اس کے اس فعل کی وجہ سے اسے انٹی سپٹک کہتے ہیں پانی وغیرہ کے اندر اگر کرم پیدا ہو گئے ہوں تو اسے ایک نسبت چالیس لاکھ کے حساب سے پانی میں ملاتے ہیں۔ جس سے پانی کے اندر کے تمام کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں یعنی چالیس لاکھ حصہ پانی میں ایک حصہ نیلا تو تیا ملانے سے ہر قسم کے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

اگر کسی رطوبتی مواد میں اسے ملا دیا جائے تو اس میں تعفن نہیں پڑنے دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جلد ساز لئی میں نیلا تو تیا ملاتے ہیں جس سے ایک تو لئی میں تعفن نہیں پڑتا۔ دوسرے کتابوں کو کیڑا نہیں لگتا۔

زخموں اور بہنے رسنے والے پھوڑوں میں بھی اس کا لوشن دافع تعفن ہونے کی وجہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح پھوڑے یا زخم کا منہ

جلدی بند ہو جاتا ہے۔ چونکہ اکال ہے اس لئے اسے پھوڑوں پھنسیوں پر لگنے والی مرہموں میں شامل کیا جاتا ہے تاکہ وہ جلد پھٹ جائیں۔ اور گندے مواد سے پاک ہو جائیں اس کے اسی فعل کی وجہ سے اسے محلل اورام کہتے ہیں۔

چونکہ مقئی اور دافع بلغم ہے۔ اس لئے بر ضیق النفس کے مریضوں کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ چنانچہ دمہ کے مریض کو ایک رتی سے دو رتی کی مقدار میں کھلانے سے کھل کر قے آجاتی ہے۔ جس سے تمام سینے کا بلغم نکل جاتا ہے۔ دمہ کا دورہ فوراً ختم ہو جاتا ہے۔ چند دن متواتر قے کرانے سے پرانا دمہ ختم ہو جاتا ہے۔ البتہ شرط یہ ہے کہ اس کے بعد دمہ کا مریض عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ اور ادویہ ایک دو ماہ تک لگاتار کھاتا ہے۔ تاکہ بلغم کی پیدائش ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے اس کے ستے آور فعل کی وجہ سے افیون بھنگ اور گانجا کی زہریں خارج کرنے کے لئے ۲ رتی سے چار رتی تک استعمال کرتے ہیں۔

چونکہ مجفف رطوبات ہے اس لئے اسے خون کی رطوبات کو کم کرنے کے لئے خصوصی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ رطوبات کے متعفن ہونے سے قروح خبیثہ۔ بھگندر۔ آتشک۔ جذام وغیرہ خوفناک علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ چونکہ یہ علامات خون کے بگاڑ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ نیلا تو تیا نہایت اعلیٰ درجہ کی مصفی خون ہے۔ لہذا اس کے مصفی خون اثر کی وجہ سے اسے اندرونی طور پر استعمال کرتے ہیں

پانچ رتی سے زیادہ کھلانے سے سمی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے۔ نیلے یا سبز رنگ کی قے شروع ہو جاتی ہے اور دل کی رفتار بے حد تیز ہو جاتی ہے۔

دماغ کی طرف دوران خون زیادہ ہو کر ہذیانی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ رطوبات کے خشک ہو جانے سے عضلات میں تشنج ہونے لگتے ہیں۔ گردوں کے عضلات کی تیزی سے پیشاب کی بندش ہو جاتی ہے۔

علاج:۔ چونکہ نیلا تو تیا عضلاتی محرک ہے۔ اس لئے اس کی تریاق غدی ادویہ ہی ہو سکتی ہیں۔ اس لئے نیلا تو تیا کے مسموم کو پہلے چھ ماشہ رائی سے قے کرائیں اس کے بعد دودھ اور گھی تھوڑے تھوڑے وقفہ سے پلاتے رہیں۔ جب معدہ اچھی طرح صاف ہو جائے تو اس کے بعد اسبغول کا چھلکا یا کسی اور لیس دار چیز کا جوشاندہ پلائیں۔

نیلا تو تیا کے مجربات

گرم یا سرد پانی سے دانتوں میں تکلیف ہونا

نیلا تو تیا پانچ رتی کی مقدار میں ایک پاؤ گرم پانی میں حل کر لیں۔ پھر اس کو منہ میں کلیاں کرنے کو دیں۔ تھوڑا تھوڑا کر کے پانی ختم کر دیں۔ دو تین دن متواتر یہ عمل کریں۔ ہمیشہ کے لئے آرام آ جائے گا۔

برائے دمہ

ھوالشافی:۔ پانچ رتی نیلا تو تیا ایک لیموں کے پانی میں حل کر کے مریض کو پلا دیں چند منٹ بعد قے درست شروع ہو جائیں گے۔ شدید دمہ کا دورہ چند منٹ بعد ختم ہو جائے گا۔ سینہ میں تمام جما ہوا بلغم خارج ہو جائیگا۔ سانس بہ آسانی آنے لگے گا۔ مریض کو چاہئے کہ دو تین دفعہ گرم پانی پیئے تاکہ قے کا عمل کھل کر ہو جائے۔ ایسی چار خوراک چار دن میں کھلائیں۔ بیس برس کا پرانا دمہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔

نوٹ:۔ غذا صبح انڈے۔ دوپہر کوئی گوشت۔ شام صرف تھوڑا۔

ورج ۔ بچ

نام:۔ عربی) عود الوج۔ وج (فارسی) اگر ترکی (ترکی و ہندی) بچ (یونانی) اکورون (انگریزی) SWEET FLAG ROOT

تعارف:۔ ایک گرہ دار جڑ ہے۔ جو انگلی کے برابر موٹی ہوتی ہے۔ کیمیائی طور پر اس میں نشاستہ اور تیل کی خفیف مقدار پائی جاتی ہے۔ اس کے پتے نرگس کے ہم شکل اور خوشبو دار ہوتے ہیں۔ جڑیں موسم خزاں میں اکٹھی کی جاتی ہیں۔ خشک کرنے کے بعد بازار میں پہنچا دی جاتی ہیں۔

رنگ:۔ سرخی مائل سفید۔ **ذائقہ:**۔ تلخ بودار

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ۔

مقام پیدائش:۔ ہندوستان۔ سیلون۔ برما۔ منی پور۔ ناگا کی پہاڑیوں کا سلسلہ اور جھیلوں کے کنارے پیدا ہوتی ہے۔

مزاج:۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی ہے۔

افعال و اثرات:۔ یہ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر خون کی رطوبات و بلغم کو خشک کرتی ہے۔ اور سودا پیدا کرنے کے ساتھ

سانھ اُس کا اخراج بھی کرتی ہے۔

خواص:۔ قاطع بلغم، مجفف رطوبات، کاسر ریاح، منقی دماغ، مدر حیض اور رجالی ہونے کے علاوہ مقوی باہ بھی ہے۔

فوائد:۔ قاطع بلغم ہونے کی وجہ سے رطوبات بلغمی سے دماغ کو پاک صاف کرتی ہے۔ مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے ایسے اعضاء کو تحریک میں لے آتی ہے جو رطوبات کی کثرت کی وجہ سے پھول کر اپنے مفروضہ افعال صحیح انجام نہ دے سکتے ہوں۔ چنانچہ جب کثرت رطوبات کی وجہ سے زبان پھول جائے جس سے مریض بولنا بند ہو جائے تو ایسی صورت میں اس کا سفوف زبان پر ملنے سے زبان کی لکنت اور اس کے استرخاء کو درست کرتا ہے۔

کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے نفخ و قراقر امعاء کو دور کرتی ہے۔ آشوب چشم میں بطور سرمہ استعمال کرتے ہیں۔

ہر قسم کے حشرات الارض کے دفعیہ کے لیے اس کا جوشاندہ یا اس کا سفوف باریک پیس کر چھڑک دیتے ہیں۔

یادداشت:۔ بعض کتب میں درونج کے افعال و اثرات میں لکھا ہے کہ یہ خون حیض اور پیشاب کا ادرار کرتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو شے مدر بول ہوتی ہے اس میں تری کے اثرات ضروری ہیں۔ لیکن جو شے مدر حیض ہوتی ہے اس میں خشکی گرمی کے اثرات ہوتے ہیں چونکہ اس کا مزاج خشک گرم ہے۔ اس لیے اس کے استعمال سے خون حیض تو جاری ہو سکتا ہے۔ لیکن پیشاب کا ادرار نہیں ہو سکتا۔

ہالوں

نام:۔ (عربی) حرف، حب الرشاد (ہندی) ہالم (فارسی) سپنداں (پنجابی) ہالوں (انگریزی) گارڈن گریس GARDEN CRESS

تعارف:۔ ایک روئیدگی کے بیج ہیں۔ جو باغوں اور جنگلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں (۱) بری (۲) بستانی۔

بری ہالوں کے پودے کے پھول زرد اور نہایت تیز۔ بیج مولی کے بیج سے قدرے بڑے ہوتے ہیں۔ اسے حرف بابل بھی کہتے ہیں۔ اسے رائی بھی کہتے ہیں۔

بستانی ہالوں کا بیج طولانی اور سرخی و زردی مائل تخم ریحاں کے مانند ہوتی ہے۔ اسے حب الرشاد بھی کہتے ہیں۔

چونکہ ہالوں رائی کی ہی ایک قسم ہے اس لئے اس میں تیل بھی پایا جاتا ہے جو ہالوں کے سو تولہ میں سے ستاون تولے نکلتا ہے۔

ذائقہ:۔ چرپرا۔ تیز و تند۔

مقام پیدائش:۔ پنجاب و یوپی وغیرہ میں خودرو پیدا ہوتی ہے۔

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ۔ بطور مقئی ۳ سے چھ ماشے۔

مزاج:۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔

افعال و اثرات:۔ محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد و جگر ہے۔ کیمیاوی طور پر سودا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتی ہے اور اسے صفرا میں تبدیل ہونے کے قابل بناتی ہے۔

خواص:۔ محرک و مقوی قلب۔ محلل اعصاب، جاذب، رطوبات۔ مخرج بلغم و سودا محرکش۔ مجمر۔ مولد حرارت غریزی مقئی۔ مقوی باہ۔ لعوظ آور۔ مصفی خون۔ مقوی طحال و غدد

فوائد:۔ محرک و مقوی قلب ہونے کی وجہ سے تسکین قلب کی حالت میں انتہائی مفید و موثر دوا ہے۔ دل و عضلات میں سکیڑ پیدا کر کے ان کے عظم کو اعتدال پر لے آتی ہے موٹاپا دور کر دیتی ہے۔ دل کے ڈوبنے کے لئے بھی فوری اثر ہے۔

محلل اعصاب ہونے کی وجہ سے ان کی سوزش کو رفع کر دیتی ہے۔ ان سے پیدا ہونے والی رطوبات کو جذب کر کے ختم کر دیتی ہے۔ یعنی انہیں سودا میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اسی لئے قاطع بلغم سمجھی جاتی ہے۔

چونکہ قے آور ہے اس لئے اسے اس وقت خصوصیت سے استعمال کرتے ہیں۔ جب مریض کا سینہ بلغم سے بھر چکا ہو اور اسے سانس لینا دشوار ہو گیا ہو۔ بلکہ دم کشی اور دمہ کا عارضہ ہو گیا ہو اس کو قے آور مقدار میں استعمال کرنے سے سینہ کی تمام بلغم قے کے ذریعے خارج ہو جاتی ہے اور سانس کی تنگی ختم ہو جاتی ہے۔

چونکہ ایک طرف بلغم کو سودا میں تبدیل کرتی ہے اور دوسری طرف فاضل سودا کو جسم سے خارج کرتی ہے۔ لہٰذا بلغمی و سوداوی پھوڑے پھنسیوں کے فضلات کو خون سے خارج کر دیتی ہے۔ اس کو انہی افعال و اثرات کی وجہ سے مصفی خون کہتے ہیں بعض اندرونی اعضاء میں سوزش یا ورم ہو جایا کرتا ہے۔ خصوصاً فم معدہ اور پھیپھڑوں میں۔ ایسی صورت میں اندرونی طور پر بھی ادویہ کھلائی جاتی ہیں لیکن سب سے بہتر تجویز یہ ہے کہ کسی عضلاتی غدی محرک دوا کا درد کے مقام پر باہر لیپ کر دیا جائے جس سے

دوران خون باہر کی طرف آجاتا ہے اور ورم کے مقام پر دوران خون کم ہو کر رباڑ گھٹ جاتا ہے۔ جس سے مریض چند منٹوں کے اندر ہی سکون محسوس کرتا ہے۔

چونکہ ہالوں بھی محمر دخر ش اثر رکھتی ہے۔ لہذا اس کا لیپ نمونیا اور دردمعدہ کے لئے فوری اثر ہے۔ بلکہ اس میں ایک اور خصوصیت یہ بھی پائی جاتی ہے کہ اس کا لیپ چوٹ کے مقام پر کرنے سے اندر کا جما ہوا خون بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ہالوں کے چبانے سے منہ کی بدبو زائل ہو جاتی ہے۔

یہاں اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ نعوظ کے لئے عضو تناسل میں خون کا آنا اور کچھ دیر رکنا ضروری ہے۔ ورنہ نہ نعوظ و انتشار ہوتا ہے اور نہ ہی فعل جماع ادا ہو سکتا ہے۔ آخر کار آدمی نامرد ہو جاتا ہے۔

اس لئے اگر کسی شخص کو انتشار و نعوظ کی کمی ہو تو ایسے شخص کے عضو تناسل پر ہالوں کا باریک سفوف پانی میں ملا کر ہلکا سا لیپ کریں۔ اگر جلن معمولی اور قابل برداشت ہو تو درست ہے ورنہ اتار کر گھی لگا دیں۔ ایک دن چھوڑ کر پھر پہلے سے ذرا ہلکا لیپ کریں۔ چند دن ایسا کرنے سے نامرد کامل مرد بن جاتا ہے۔

چونکہ ہاضم اور مقوی معدہ ہے اور ذائقہ میں رائی کی طرح چرپری ہے۔ اس لئے پنجابی لوگ اسے اچار اور چٹنی میں ملا کر کھاتے ہیں۔

ہالوں معدہ و امعاء کے عضلات کو تحریک دے کر قوت ماسکہ بڑھا دیتی ہے جس سے قے و دست فوراً بند ہو جاتے ہیں۔

ہڈجوڑ

نام:۔ (پنجابی) ہڈجوڑ (فارسی)، ہاڑ جوڑ (سنسکرت)، استھی سنہاری (انگریزی) وائی ٹس کواڈریگولر VITIS QUADRAGULAR

تعارف:۔ ایک بیلدار بوٹی ہے۔ اس کی شاخیں پتلی ہوتی ہیں۔ پتے موٹے ہوتے ہیں جو سرخ مرچ کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ پھول گلابی یا سفید ہوتے ہیں۔ شاخیں پوری دار ہوتی ہیں۔ پوری کی گانٹھیں بیج کا کام دیتی ہیں۔ پھل سرخ سرسوں کے برابر ہوتا ہے۔ بیج رنگ میں سرخ ہوتے ہیں۔

ذائقہ:۔ قدرے تلخ و کسیلا۔

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک۔

مقام پیدائش:۔ کوہ ہمالیہ سے لنکا تک۔ روہیل کھنڈ میں کثرت سے ہوتی ہے۔

مزاج:۔ خشک گرم۔ عضلاتی غدی۔

افعال و اثرات:۔ عضلاتی غدی ہے۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مقوی غدد ہے۔ کیمیاوی طور پر رطوبات کو سودا میں تبدیل کرتی ہے۔
خواص:۔ مولد حرارت غریزی۔ محرش۔ حابس رطوبات۔ ہڈی جوڑنا۔
فوائد:۔ اسس کی جڑ کھلانے اور لگانے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ جاتی ہے۔ حابس رطوبات ہونے کی وجہ سے کان بہنے پر اسس کی تازہ کونپلوں کا رس کانوں میں ٹپکاتے ہیں جس سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔

چونکہ محرش ہے اس لئے اسس کو چبانے سے گلے میں جلن ہو جاتی ہے اسس لئے اسے ابال کر یا گھی میں بھون کر کھلاتے ہیں۔ اسس کی جڑ کا سفوف کیکر کے چھلکا کے سفوف میں ہم وزن ملا کر دانتوں اور مسوڑھوں پر لگانے سے دانت ہلنے بند ہو جاتے ہیں اور مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں۔

ہینگ

نام:۔ (عربی) حلتیت (فارسی) انگوزہ (گجراتی) ہنگرا یا بگھارن۔ (اردو) ہینگ (انگریزی) ایسافٹیڈا ASAFEETIDA

تعارف:۔ ہینگ درخت انجدان کا بدبودار گوند ہے۔ یہ نہایت قدیمی دوا ہے۔
اقسام:۔ اس کی دو اقسام ہیں (۱) ہیرا ہینگ (۲) حلتیت، منتن یا ہینگرا۔
ہیرا ہینگ کا درخت دو سے چار فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اسس کا پھل اور پھول سفید ہوتے ہیں۔ اسس پودے کو آڑے طور پر تراشش دیتے ہیں جس سے تین چھوٹا نکلتے ایک سبز رنگ رس نکل کر جم جاتا ہے۔ یہی ہیرا ہینگ کہلاتا ہے اس کا رنگ سفید اور قدرے سرخ ہوتا ہے۔ یہ ہینگ کی مادہ قسم ہے۔ اور یہ خوشبودار ہوتی ہے۔

دوسری قسم کے درخت کا پھل اور پھول سیاہ ہوتے ہیں۔ اسس لئے وہ انجدان سیاہ کہلاتا ہے۔ اسس درخت سے بھی مندرجہ بالا طریقے سے ہینگ حاصل کرتے ہیں۔ یہ نہایت بدبودار ہوتی ہے۔ اسس لئے اسے کھانوں میں نہیں ملاتے۔ صرف دوا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یہ نہایت خشک اور قوی ہوتی ہے۔ ہیرا ہینگ سے بہت سستی ہے۔

اصلی ہینگ کی پہچان یہ ہے کہ اسے اگر پانی میں حل کریں تو دودھیا کر دے اگر آگ لگائی جائے تو موم بتی کی طرح جلنے لگتی ہے۔ تیزاب شورہ لگنے سے تھوڑی دیر کے لئے سبز رنگت کی ہو جاتی ہے

ذائقہ:۔ تلخ۔ خراشدار۔ نامرغوب۔
رنگ:۔ سفید زردی مائل۔ کسی میں ہلکی سرخ
مقام پیدائش:۔ افغانستان۔ ایران اور شام کے بلند پہاڑی مقامات پر کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔
مقدار خوراک:۔ ایک سے دو رتی تک۔
مزاج:۔ خشک گرم (عضلاتی غدی)
افعال و اثرات:۔ عضلاتی غدی مقوی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مقوی ہے۔ کیمیاوی طور پر سوداکی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی کرتی ہے۔ قلب و عضلات کو مشینی طور پر فعل میں لاکر دوران خون دماغ کی طرف کرکے اس کی سوزش کو تحلیل کرتی ہے۔
خواص:۔ محرک، ومقوی قلب۔ محلل اعصاب۔ اور مدر حیض ہے۔ کاسر ریاح دافع تشنج۔ مقوی معدہ۔ ہاضم۔ دماغی و اعصابی فالج اور لقوہ کے لئے تریاق ہے۔
فوائد:۔ ہینگ میں سب سے زیادہ خصوصیت پائی جاتی ہے۔ کہ یہ تمام بدبودار چیزوں سے بڑھ کر بدبودار ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں بدبو کے مقابلہ میں خوشبو کو بالعموم اثرات والی تسلیم کیا ہے۔ یعنی خوشبودار چیزوں کو محرک اعصاب اور بدبودار چیزوں کو محرک عضلات تسلیم کیا ہے۔
دوسرے الفاظ میں یوں خوشبودار چیزیں جن کے استعمال سے قلب و عضلات میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ حرکات قلب سست ہو جائیں وہ سب کی سب محرک اعصاب و دماغ ہوتی ہیں اور جن بدبودار چیزوں کے استعمال سے قلب کی حرکات تیز ہو جائیں۔ وہ سب کی سب محرک عضلات کہلاتی ہیں۔
چونکہ ہینگ بدبودار ہے اور اس کے استعمال سے قلب و عضلات کے افعال میں تیزی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے یہ محرک عضلات رہتا ہے۔
یاد رکھیں کہ خوشبودار چیزوں سے قلب میں فرحت و تسکین پیدا ہوتی ہے اور ان کی زیادتی سے دل میں ڈوب اور کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ جنسی اعضاء میں شدید تحریک پیدا ہو کر اکثر بے ہوشی کے دورے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں جسے عرف عام میں باؤگولہ یا اختناق الرحم کہتے ہیں۔
ایسی صورت میں اگر مریض خوشبودار چیزوں کو استعمال کرتا ہے تو انہیں

بند کرا دینا چاہیئے اور محرک عضلات چیزوں کا استعمال شروع کرا دیں خصوصاً ایسی چیزیں جو بدبودار ہوں جن میں سرفہرست ہینگ ہے۔ اگر عورت ہے تو اسے ہینگ سونگھانی بھی چاہیئے اور رحم کے اندر (بطور شاف) کسی لطیف چیز میں رکھوانی بھی چاہیئے اور کھانے کے لئے مصبر اور ہینگ ہم وزن مقدار میں ملا کر حب بقدر نخود تیار کر کے دن میں چار بار کھلانی بھی چاہیئے۔ اس ترکیب سے پرانے سے پرانا اختناق الرحم کا مرض رفع ہو جاتا ہے۔ مریضہ کے قلب میں اس حد تک تقویت آ جاتی ہے کہ وہ بڑے سے بڑے صدمہ کو بھی برداشت کر لیتی ہے۔

چونکہ رطوبات کو ختم کرتی ہے اس لیئے اس کے استعمال سے دست و قے بند ہو جاتے ہیں۔ معدہ کے عضلات میں طاقت آ کر بھوک پیدا ہو جاتی ہے اور غذا ہضم ہونے لگتی ہے۔

چونکہ رحم کے عضلات میں بھی تحریک پیدا کرتی ہے۔ لہذا اس کے استعمال سے خون حیض کا ادرار شروع ہو جاتا ہے۔ رحم کی صفائی ہو جاتی ہے اور رحم نطفہ قبول کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہینگ اکثر معین حمل نسخوں میں جزو اعظم کے طور پر شامل کی جاتی ہے۔

ہینگ کے استعمال سے جب پھیپھڑوں کی رطوبات و بلغم ختم ہوتی ہے تو دمۂ بلغمی کھانسی کو بھی آرام آنا شروع ہو جاتا ہے۔ انہی افعال کی وجہ سے اسے قاطع بلغم کہتے ہیں۔

ہینگ رطوبات کو خشک یا ان کی پیدائش کو بند کرتی ہے۔ اسی لئے اسے زہروں کی تریاق کہا جاتا ہے۔ لہذا ہینگ ایسی زہریلی چیزوں کی بھی تریاق ہے جن کے استعمال سے رطوبات کی پیدائش ہوتی ہے۔

چونکہ اعصاب و دماغ کی سوزش تحلیل کرتی ہے۔ لہذا اس سے عصبی فالج۔ خدر اور لقوہ وغیرہ کو فوراً آرام آ جاتا ہے۔

برائے تبخیر و گیس ٹربل

ھو الشافی جائفل ۱ تولہ جلوتری ۱ تولہ لونگ ۱ تولہ ہینگ ۳ تولہ فلفل دراز ۱ تولہ عقرقرحا ۱ تولہ سنبل الطیب ۲ تولہ آب لہسن ۱۰ تولہ تمام ادویہ کو بارک پیس کر آب لہسن ملا کر نخودی گولیاں بنا لیں ایک ایک گولی دن میں تین بار

اُبھل

(عربی) حب العرعر۔ (فارسی) تخم ہرل (ہندی) ہبو بیر (بنگالی) ہبوشا (گجراتی) ہوش (عربی) اَبھل (سندھی) آہو بیر (انگریزی) جونیپر بیریز Juniper berries ہوبیر کی جھاڑی کے پتے سرو کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کا پھل قریباً گول جنگلی بیر کے برابر سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ لیکن یہ پھل پختہ ہونے پر سیاہ رنگ کا ہو جاتا ہے اور اس کی شکل ناہموار ہوتی ہے اور اس کے اندر سے چار بیج نکلتے ہیں **رنگت** تازہ پھل سرخ پختہ سیاہ ذائقہ شیریں **مزاج** عضلاتی غدی درجہ دوم ہے ایک بڑا درخت بڑی قسم کے پتے مانند سرو اور چھوٹی قسم کے پتے جھاؤ کے پتوں کی طرح۔ پھل گول اور جنگلی بیر کے برابر جس میں کئی تخم بھرے ہوتے ہیں۔ ان میں نصف تا ایک فی صد تیل ہوتا ہوتا ہے جس کو اولیم جونی پر کہتے ہیں۔ یہ شرابوں کو معطر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے **مقدار خوراک** تین ماشہ سے ۵ ماشہ تک **مقام پیدائش** کوہ ہمالیہ کے شمال مغربی علاقے سرحد اور بلوچستان میں بکثرت پایا جاتا ہے **مصلح** شہد۔ **افعال و استعمال** محلل، جالی، مقوی معدہ کاسر ریاح اور مدر بول وحیض ہے یورپ کے بعض ممالک میں ہوبیر کو بریاں کرکے باریک پیس کر کافی (قہوہ) کی بجائے استعمال میں لاتے ہیں۔ مرض استسقا میں اس کی مدر بول تاثیر دیکھی جاتی ہے۔ ورنہ بحالت صحت اس سے ادرار بول میں کمی ہو جاتی ہے مقوی معدہ اور کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے قراقر شکم اور امراض معدہ میں بھی مستعمل ہے۔ جالی ہونے کے باعث جلد کے داغوں اور نشانوں کو مٹاتا ہے اس کے متواتر اور بکثرت استعمال سے حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر اس کا استعمال ادرار حیض ہی کے لئے کیا جاتا ہے۔

انڈہ

(عربی) بیضہ ماکیاں (فارسی) تخم مرغ (پنجابی) انڈہ (انگریزی) ایگ **تعارف** مشہور عام ہے کہ دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں انڈہ

نہ پایا جاتا ہو۔ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ پاکستان میں عام طور پر انڈوں کی دو قسمیں مشہور جمع ہے مجیری کی۔ نالیاں۔

ہیں۔ ایک دیسی انڈہ دوسرے ولائیتی انڈے۔ تجارتی طور پر انڈے حاصل کرنے کے لئے ملک میں مرغی خانے بنے ہوئے ہیں جہاں ہزاروں کی تعداد میں مرغیاں پالی جاتی ہیں جن کے لئے خاص قسم کی غذا تیار کی جاتی ہے جس میں کیلشیم وغیرہ کی تعداد زیادہ ہوتی ہے جس مرغیاں انڈے زیادہ مقدار میں دیتی ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ انڈے عام مرغیوں کی نسبت قدرے بڑے ہوتے ہیں۔ مرغی خانوں میں اکثر غیر ملکی مرغیاں رکھی جاتی ہیں جو ولائیتی مرغیوں کے نام سے مشہور ہیں ان کے انڈے بھی ولائیتی کہلاتے ہیں۔ عام پاکستانی مرغیاں سال بھر میں ساٹھ سے اسی انڈے دیتی ہیں جبکہ ولائیتی مرغیاں ۱۲ سے ۱۵۰ انڈے دیتی ہیں۔

خراب انڈوں کی پہچان کا طریقہ تازہ انڈے یا قابل استعمال انڈے خراب انڈوں کی نسبت بھاری ہوتے ہیں۔ پاؤ بھر پانی میں نصف چھٹانک نمک طعام حل کرکے اس میں انڈہ ڈال کر دیکھیں۔ اگر انڈہ ڈوب جائے تو وہ اچھا ہے۔

نوٹ: تجارتی طور پر انڈے خریدنے والے اسی طریقہ سے صحیح اور خراب انڈوں کی پہچان کرتے ہیں۔ جو بہت کامیاب ہے۔

رنگت دیسی انڈہ ہلکا سفید اور ولائیتی انڈہ دودھ کی طرح سفید ہوتا ہے۔

ذائقہ پھیکا قدرے شور۔ دیسی انڈہ ولائیتی انڈے سے ذائقہ دار ہوتا ہے۔

مقدار خوراک ایک سے چار تک **مزاج** عضلاتی غدی

افعال و اثرات انڈے کے افعال و اثرات عضلاتی غدی ہیں یعنی عضلات محرک اعصابی مسکن اور غدی مقوی ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں صفراء و حرارت بڑھاتا ہے جس سے جگر گرم ہوکر جاگ اٹھتا ہے اور اس میں مقوی اثرات پیدا ہو جاتے

ہیں۔

ناظرین یہ بات ذہن نشین کرلیں انڈہ جہاں دماغ و اعصاب سے دوران خون کھینچ کر دل میں لاتا ہے وہاں سکون رفع ہو کر اس میں مقوی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی لحاظ سے انڈہ مقوی جگر ہے۔

مزاج عضلاتی غدی ہے یعنی خشک گرم

یاد رکھیں کہ انڈے میں دو بڑے اجزا ہوتے ہیں ایک سفیدی اور ایک زردی سفیدی کا مزاج عضلاتی اعصابی اور زردی کا مزاج عضلاتی غدی ہوتا ہے چھلکا عضلاتی اعصابی خشک سرد ہوتا ہے

خواص و فوائد کثیر الغذا حابس و قابض ہے مولد خون ہے مقوی ممسک ہے جریان منی کو چند دنوں میں روکتا ہے چونکہ مولد خون ہے اس لئے کمزوری اور کمی خون کے مریضوں کو ہر غذا کے ساتھ کھلاتے ہیں قلیل مقدار میں کھلانا نہائت مقوی صورت پیدا کرتا ہے انڈہ خالص غذا ہے یہ دوا نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہترین قسم کی مقوی غذا ہے خاص طور پر دائمی نزلہ زکام دائمی ریشہ اور ذیابیطس کے لئے مفید ہے اعصابی بخاروں اور اعصابی اسہال میں بھی بے حد مفید ہے اس کے استعمال سے دل میں بے حد طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور خون میں حرارت بڑھنی شروع ہو جاتی ہے اور بہت جلد گوشت پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن اس کے کثرت استعمال سے بواسیر ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے بڑھاپے میں بے حد مفید ہے جوانوں کو بہت کم کھلائیں ورنہ احتلام شروع ہونے کا خطرہ ہے

انڈوں کے تیل نکالنے کا طریقہ

ایک جستی پلیٹ میں چھلنی کی طرح سوراخ کرلیں سوراخوں والی پلیٹ کو تپائی پر رکھیں چار انڈوں کی زردی باریک کر کے پلیٹ پر پھیلا دیں اب زردی پر ایک توا نما پلیٹ رکھیں اس پلیٹ پر کوئلے دہکا دیں جونہی آگ کی گرمی زردی پر پڑے گی تو اس میں سے سیاہی مائل تیل نکلے گا اسے پیالی میں یا کسی برتن میں جمع کر کے محفوظ کرلیں اور بوقت ضرورت کام میں لائیں

انڈوں کا حلوہ

هوالشافي ۱۶ انڈے ایک کلو دیسی گھی اور ایک کلو چینی

ترکیب تیاری انڈے توڑ کر چھلکے پھینک دیں اب تینوں اشیاء کو دیگچی میں ڈال کر ہلکی آنچ پر پکانا شروع کر دیں پندرہ بیس منٹ کے بعد انڈے سکڑ جائیں گے اور قوام میں گھی پانی کی طرح نکل آئے گا بس حلوہ بیضہ مرغ تیار ہے

اگر اس حلوہ میں نصف کلو بھنے چنے کا سفوف ڈال لیں تو بے حد مقوی ہو جاتا ہے

مقدار خوراک ۵۰ گرام سے ۷۵ گرام صبح ناشتہ کی جگہ کھائیں یعنی اسی سے ناشتہ کریں

افعال و اثرات چونکہ محرک عضلات اور مقوی غدد ہے اس لئے اعلیٰ درجے کا مولد حرارت غریزی ہے قلب و عضلات کو بے حد تقویت دیتا ہے گوشت پیدا کرتا ہے کمزور اور اعصابی تحریک کے مریضوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں ہے

تمت بالخیر

فہرست ادویہ معہ نباتاتی نام

Abrus Precatorius	گھونگچی
Acacia arabica	کیکر
Acacia catechu	کویر (کتھ)
Acacia concinna	شیکا کائی
Acacia modesta	پھلائی
Acacia speciosa	سرس
Achillea millefolium	برنجاسف
Achyranthis aspera	پٹھکنڈا
Aconitum chasmanthum	میٹھا تیلیا
Aconitum heterophyllum	اتیس
Acorus calamus	بج - بچھ
Adansonia Digitata	گورکھ املی
Adhatoda vasaka	اڑولہ
Adiantem spp	پرسیاؤشان
Aegle marmelos	درخت بیل
Alangium Decapetalum	اکولہ
Allium Cepa	پیاز
Allium Sativum	لہسن
Alocasia Indica	آلو
Aloe Barbadensis	کنوار گندل
Alpinia galanga	خولنجان
Alstonia Scholaris	چھتون -
Althaea officinalis	ریشہ خطمی
Amaranth Hermaphodite	چولائی کا ساگ
Amomum Subulatum	بڑی الائچی

Anchusa Tinctoria	رتن جوت
Andrographis Paniculata	کریاب
Andropogon Muricatus	خس
Anona Sgamosa	شریفه
Anthemidis floris	بابونه
Anthocephalus Cadamba	درخت کدم
Apium graveolens	اجمود کے
Aquilaria ovata	اگر ۔ عود
Arachis Hypogea	مونگ پھلی
Areca Semina	سپاری
Argemone mexicana	ستیاناسی
Argyreia Speciosa	بدھارا
Aristoelchia longa	زراوند دراز
Aristoelchia otunda	زراوند مدحرج
Aristolochia Bracteata	ایشر مول
Artemisa Maritima	درمنه ترکی
Arthemesia absinthium	افسنتین
Artocarpus Integrifolia	کٹھل
Artocarpus lakoocha	بڑھل
Asparagus Adscendens	موصلی سفید
Asparagus acemosus	ستاور
Atropia belladonna	لوچھمنا
Averrhoa Carambola	کمرکھ
Balsamo dendron Mukul	گوگل
Balsamo dendron myrrh	مرمکی
Bambusa spinosa	طباشیر
Barring tonia Acutangula	سمندر پھل
Basella alba	پوئی
Bauhinia variegata	کچنار ۔
Beninkasa cerifera	پیٹھا
Berberis aristata	دار ھلد
Beta moritima	چقندر
Blepharis Edulis	اٹنگن کے بیج
Blumea densiflora	ککرونده

Boerhavia diffusa	پسکھپرا
Bombax malabaricum	سنبل کا درخت
Borassus Flagelliformis	درخت تاڑ
Boswellia Glabra	لوبان
Boswellia serrata	کندر
Brassica alba	سرسوں سفید
Brassica juncea	رائی
Brassica nigra	سرسوں سیاہ
Buchanania latifolia	چرونجی
Butea frondosa	درخت ڈھاک
Calotropis procera	آک یا مدار
Camellia theifera	چائے
Cannabis Sativa	بھنگ
Canscora Decussata	سنکھا ہولی
Capparis aphylla	کریر
Capparis corunda	کروندا
Capparis Spinosa	کیسر کی جڑ
Carica papaya	پپیتہ
Carthamus Tinctorius	کسنبہ
Carum bulbocastanum	زیرہ سیاہ
Cassia absus	چاکسو
Cassia alata	پنواڑ
Cassia Augustifolia	سنامکی
Cassia fistula	املتاس
Cassia occidentalis	کسوندی
Cedrela Toona	درخت تن
Cedrela deodara	درخت دیودار
Celarttus paniculatus	مالکنگنی
Centipeda orbicularis	نک چھکنی
Cesalpina Bondocella	کرنجوہ
Chenopodium album	باتھو
Chichorium intybus	تخم کاسنی
Cicer Orientum	چنے کا پودا
Cichorium endivia	کاسنی

Cinnamomum Tamala	تیز پات
Cinnamomum malabthrum	تج
Cistus Creticus resina	لاذن
Citron Pomelo	چکوترہ
Citrullus Colocynthis	اندرائن
Citrus Aurantium	سنگترہ
Citrus Bergamia	لیموں
Citrus limeta	مٹھا یا میٹھا
Citrus limonum	گلگل
Clerodendron phlomides	ارنی
Clitoria Ternatia	اپراجتا
Cocculus Cordifolius	گلو
Cocculus villosus	فرید بوٹی
Cocos nucifera	درخت ناریل
Colchicum luteum	سورنجان تلخ
Coleus aromaticus	پتھر چٹا
Colocassia antiquorum	اروی
Corchorus depressus	بوبھلی
Cordia Latifolia	لہسوڑہ (سپستان
Coriandrum Sativum	دھنیا
Costus specious	بھوج پتر
Crataeva Trapacea	درخت برنا
Cressa Cretica	ردر ونتی
Crinum latifolium	سکھ درشن
Crocus sativus	زعفران
Coroton tiglium	جمال گوٹہ
Cuminum Cyminum	سفید زیرہ
Curcuma longa	ہلدی
Curcuma zedouria	کچور
Cuscuta refluxa	امر بیل
Cymbium tessaloides	بندا ۔ خرقطان
Cyperus pertenuis	ناگر موتھا
Cyperus taberosus	کسیرو
Datura Fastuosa	داتورہ سیاہ

Delphinium denudatum	جدوار
Desmodium gangeticum	شال پرنی
Dioscorea sativa	باراھی کند
Dipterocarpus turbinatus	کرجن کا درخت
Echinops echinatus	اونٹ کٹارا
Eclipta erecta	بھنگرہ
Elleteria cardamom	الائچی خورد
Embelia robusta	باؤ بڑنگ
Emblica officinalis	آملہ
Ephedra vulgaris	سوما کلپالتا
Erio Dendron Anfractuosum	درخت سینبھل
Euphorbia antiquorum	تھوہر ڈنڈا
Euphorbia hirta	دودھی کلاں
Euphorbia thymifolia	ہزار دانی
Ferula foetida	ہینگ
Ficus Bengalensis	برگد - بوہڑ
Ficus carica	درخت انجیر
Ficus glomerata	درخت گولر
Ficus infectoria	پاکر (پاکھر)
Ficus Religiosa	پیپل (درخت)
Filixmas	سرخس
Fumeria Parviflora	شاہترہ
Garcinia Indica	کوکم کا تیل
Gmeline arborea	درخت کھمباری
Gossypium indicum	کپاس
Grewia populifolia	گنگیرن
Guilandima moranga	سہانجنہ -
Gymnema sylvestre	گڑ مار
Gynandropsis pentaphylla	ہلہل - ہرہر
Gynocardia odorata	چال موگرا -
Hedrera helix	عشق پیچہ
Hedysarum Alhagi	جوانسہ
Hedysarum gangeticum	شالپرنی

Helicterus Isora	سروڑ پھلی
Heliottopium Indicum	سورج مکھی
Hemidesmus indicus	انت مول
Hibiscus abelmoschus	مشک دانہ
Hibiscus Esculenta	بھنڈی
Hibiscus Rosa Sinensis	گڑھل
H. Multiflorum	اشنان (لانا)
Holarrhena antidysenterica	درخت اندر جو
Hydroctyle asiatica	برھمی
Hygrophilla spinosa	تالمکھانہ
Hyoscyamus niger	اجوائن خراسانی
Hyssopus officinalis	زوفا
Illicium verum	بادیان خطائی
Indigofera tinctoria	نیل
Ipomea digitata	بداری قند
Ipomea hederacea	کالا دانہ ۔
Ipomea Renniformis	چوھا کنی
Ipomea turpethum	تربد (تروی)
I. Florentina	سوسن
Jasminé spp	چمبلی ربیل
Lactuca Sativa	کاھو کے بیج
Laurocerasi folia	غار (درخت)
Lavandula stoechados	اسطو خودوس
Lawsonia alba	مہندی
Leadwart plumbagin	شیطرج
Lee Hirta	کاک جنگھا
Lepidium Sativum	ھالون
Leucos linifolia	گوماں ۔ گومد
Linum usitatissimum	السی
Lippia nodiflora	بکن ۔ بکم
Luffa acutangula	رام توری
Luffa echinata	بندال ڈوڈا
Luffa protendra	کھیا توری
Lycopersicum esculentum	ٹماٹر

Lycopus europaeus	جل نیم
Mallotus philippinensis	کمیلا - کمیله
Mattiricaria Chamomilla	گل بابونه
Melia Azadirachta	درخت نیم
Melia Azedarach	بکائن
Melilotus officinalis	اکلیل الملک
Mentha piperita	جنگلی پودینه
Mentha poligium	مشکطرا مشیع
Mesua ferrea	ناگ کیسر
Michelia murantiaca	پھول چمپا
Mimosa oxtrandra	راسن
Mimosa pudica	لاجونتی
Mimusops elengi	مولسری
Mirabilis jalapa	گل عباسی
Molmordica cymbalaria	کریلا
Momordica Dioica	ککوڑا
Morus alba	شہتوت
Myristica Fragras	جائفل
Myrtus Communis	حب الآس
Nepata ruderalis	بادرنجبویه
Nerium odorum	سفید کنیر
Nymphaea lotus	نیلوفر
Nyctanthes Arbortristis	هار سنگھار
Ocimum basilicum	تلسی - نازبو
Ocimum Album	بن تلسی
Olea cuspidata	زیتون
Onosma bracteatum	گاؤزبان
Orchis mascula	ثعلب مصری
Origanum vulgare	صعتر (ساتر)
Oroxylum indicum	ارلو (درخت)
Oxalis corniculata	کھٹی بوٹی
Paeonia officinalis	فادانیا (عود صلیب)
Pananus odoratissimus	کیوڑہ
Fanicum spicatum	باجره

Parmelia Perlata	چھڑیلہ
Pavonia odorata	مشک بالا
Peganum harmala	حرمل
P. Suberifolium	گل مچکن
Pentapetes phoenicca	گل دوپہر
Peucedonum gravedlens	سوئے
Phaseolus Roxburgh	اڑد یعنی ماش
Phyllanthus emblica	آملہ
Phyllanthus Niruri	بھوئی آملہ
Picrorrhiza kurroa	کٹکی
Pimpinella anisum	سونف
Pinea sarcolla	انزروت
Pinus longifolia	چیل ۔
Piper chebula	پان
Piper Longum	فلفل دراز
Piper nigrum	مرچ سیاہ
Pistacia Lentiscus	مصطگی
Plantago major	تخم بارتنگ
Plantago Ovata	اسپغول
Plumbago rosia	شیطرج سرخ
Plumbago zeylanica	شیطرج سفید
Podophyllum emodi	بن ککڑی ۔
Polygonum bislorta	انجبار
Polypodium crenatum	بسفائج
Pongamia glaba	سکھ چین۔ کرنجا
Portulaca oleracea	کلفہ (خرفہ)
Portulaca quadrifida	چولائی کا ساگ
Prunus persica	آڑو
Prunus cerasoides	پرماکھ (درخت)
Psophocorpus Tetragonobus	سمم (پاتلا)
Psoralea coryli Folia	بابچی
Pterocarpus Marsupium	وجے سار (درخت)
Pterocarpus Santalinus	صندل سرخ
Ptychotis Ajowan	اجوائن خراسانی

Punica granatum	انار
Putran jiwa Roxburghii	جیا پوتا
Pyrus cydonia	سفر جل (بہی)
Quercus infectoria	مازو پھل
Randia dumetorum	مین پھل
Raphanus Sativus	مولی
Rauwolfia Serpentina	چھوٹی چندن
Rheum emodi	ریوند چینی
Rhus coriaria	سماق
Rhus succeedanea	کاکڑا سینگی
Ricinus Communis	ارنڈ
Rosa Damascena	پھول گلاب
Saccharum Officinarum	گنا
Salix caprea	بید مشک
Salvedora persica	پیلو (درخت)
Salvia aegyptiaca	تخم بالنگو
Santalum album	صندل سفید
Sapindus Trifoliatus	ریٹھا
Saraca indica	اشوک
Saussurea lappa	قسط (کٹھ)
Scilla indica	جنگلی پیاز
Semicarpus anacardium	بھلانوہ -
Sesamum indicum	تل
Shorea robusta	سال (درخت)
Sida indica	بلا
Sida cordifolia	بیج بند
S. Rhombifolia	بیارا - بریالہ
Sisymbrium irio	خوب کلاں
Smilax chinenis	چوب چینی
Smilax officinalis	عشبہ
Solanum diffusum	بینگن
Solanum indicum	کٹائی کلاں
Solanum jacquini	کٹائی خورد
Solanum nigrum	مکو
Sphaeranthus hirtus	منڈی

Sphaeranthus indicus	زخم حیات
Spondias mangifera	امڑہ
Streblus asper	لسوڑا
Strychnos minor	آبنوس
Strychnos nuxvomica	کچلہ
Strychnos potatorum	نرملی
Sueda fruiticosa	خشخاش
Terminalia chebula	ہڑ
Thespesia populnea	پارس پیپل
Thymus serphyllum	جنگلی اجوائن
Thymus vulgaris	پودینہ کوہی
Tinospora cordifolia	گلوز
Trianthema pentandra	اٹ سٹ
Tribulus terrestris	گوکھرو
Trichodesma indicum	گاؤزبان
Trichosanthes dioica	پرول (پٹول)
Trigonella Foenum graecum	میتھی
Uraria picta	پرشٹ پرنی
Urginea indica	جنگلی پیاز
Valerian Wallichii	تگر - مشک
Valisneria octandra	سروال
Vanda roxburghii	راسنا
Verbascum thapsus	گیدڑ تمباکو
Veronia anthelmintica	کالی زیری
Versicolor iris	ابرسہ
Viola odorata	بنفشہ
Vitex negundo	سنبھالو
Vitex quadrangularis	ہڈ جوڑ

مصنفہ: حکیم محمد یٰسین، دنیاپوری

ہر علم فن کی اپنی مخصوص اصطلاحات ہوتی ہیں۔ جنہیں اس فن کی جان کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

طب اسلامی کی بھی اپنی مخصوص اصطلاحات ہیں جو طبی اصطلاحات کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔ محققین نے طبی نقات کے اسرار رموز ان طبی اصطلاحات میں اس طرح بند کر دیئے ہیں۔ جس طرح انسانی جسم میں بے شمار اعضاء خالق مطلق نے بند کر دیئے ہیں۔ جس طرح اندرونی اعضاء کی ماہیت حقیقت اور ان کے افعال و اثرات سمجھنے کے لئے انسانی جسم کا آپریشن ضروری ہے۔ بالکل اسی طرح طبی اصطلاحات کو سمجھنے کے لئے ان کا چیر پھاڑ ضروری ہے۔

ہم نے ان کو سمجھانے کے لئے قانون مفرد اعضاء کے تحت آپریشن کرکے ان کے اندر سموئے گئے۔ اسرار رموز کی مدلل تشریح کرکے شائع کر دیا ہے۔ یہ کتاب طبیبوں، حکیموں ویدوں اور ڈاکٹروں کو طبی نقاط سمجھنے کے لیے یکساں مفید ہے۔

فون ۳ ۷ ۷

ملنے کا پتہ: یٰسین دواخانہ، دنیاپور ضلع لودھراں